صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

۵ اپریل ۱۹۷۳ء

(یکم ربیع الاول ۱۳۹۳ھ)

Provincial Assembly of
12 9 75
Punjab

جلد ۳ — شمارہ ۴۱

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی

پنجاب

مندرجات

(جمعرات - ۵ اپریل ۱۹۷۳ء)

	صفحہ
تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ - -	
نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات - - -	۵۳۸۶
غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات - - -	۵۴۲۴
اراکین اسمبلی کی رخصت - - - - -	۵۴۲۹
مسئلہ استحقاق -	
سوال نمبر ۲۶ کے دو جوابات میں تضاد - -	۵۴۳۳
ممبران اسمبلی کو ٹیلیفون کنکشن دینے میں تاخیر -	۵۴۳۸

صوبائی اسمبلی پنجاب

پہلی صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس سوم

جمعرات ۔ ۵ اپریل ۱۹۷۳ء

(پنجشنبہ ۔ یکم ربیع الاول ۱۳۹۳ھ)

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں آٹھ بجے صبح منعقد ہوا۔

مسٹر سپیکر رفیق احمد شیخ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت قرآن پاک بامعہ اس کا اردو ترجمہ قاری اسمبلی نے پیش کیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۚ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا ۚ وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ ۚ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝

پ ——— س ۵۷ ——— ع ۱۷ ——— آیت ۱ تا ۴

ترجمہ: جو کچھ بھی آسمانوں اور زمین میں ہے اللہ کی تسبیح کرتی ہے۔ وہ زبردست حکمت والا ہے۔ آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اُسی کی ہے۔ وہی زندہ کرتا ہے اور وہی مارتا ہے۔ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ وہ سب سے اوّل ہے سب سے آخر۔ سب پر ظاہر اور سب سے پوشیدہ بھی ہے اور وہ تمام چیزوں کا جاننے والا ہے۔ وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا اور پھر عرش پر متمکن ہو گیا۔ جو چیز زمین میں داخل ہوتی ہے اور جو اس سے نکلتی ہے اور جو آسمان سے نازل ہوتی ہے اور اس کی طرف چڑھتی ہے سب اُس کے علم میں ہے اور تم جہاں کہیں بھی ہو وہ تمہارے ساتھ ہے۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اُس کو دیکھ رہا ہے۔

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغ

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

مسٹر سپیکر : وقفہ سوالات ۔

ہیلتھ سنٹر کا قیام

***۲۰۴۰ ۔ چوہدری محمد یعقوب علی بھٹہ :** کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) آیا یہ درست ہے کہ نئی ہیلتھ سکیم کے تحت ہر یونین کونسل میں ایک ہیلتھ سنٹر بنایا جائے گا ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اس پر کب تک عمل درآمد ہوگا اور اس کے لئے کتنی رقم رکھی گئی ہے ؟

وزیر صحت (چوہدری محمد ارشاد) : (الف) جی ہاں ۔

(ب) اس سکیم پر عمل درآمد مرکزی حکومت کی منظوری کے بعد ہوگا ۔ آئندہ مالی سال کے لئے بجٹ میں اس سکیم کے لئے ایک سو پچاس لاکھ روپے کی رقم مخصوص کرنے کی تجویز زیر غور ہے ۔

انسانی پیدائش پر زیادہ سے زیادہ پابندی لگانا

***۲۰۴۳ ۔ چوہدری محمد یعقوب علی بھٹہ :** کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب کے نوجوان اپنی بہادری تنومندی اور محنت کے باعث دنیا کے بہترین کاشتکاروں اور فوجیوں میں شمار ہوتے ہیں ۔

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ پاکستان کو (بالخصوص پنجاب) خوراک مہیا کرنے اور پاکستان کا دفاع کرنے کے لئے بہترین تنومند محنتی جفاکش اور بہادر جوانوں کی ضرورت ہے ۔

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ صوبہ پنجاب جیسے بہادر جفاکش اور بہادر علاقہ میں انسانی پیدائش پر زیادہ سے زیادہ پابندی لگانے کی کوشش کی جا رہی ہے ۔

(د) آیا یہ بھی درست ہے کہ پیدائش کم از کم ہو پر صوبائی حکومت کے علاوہ مرکزی حکومت بھی روپیہ خرچ کرتی ہے۔

(ہ) اگر جزو ہائے بالا (الف) تا (د) کے جوابات اثبات میں ہوں تو آیا حکومت پنجاب پیدائش کو کم کرنے پر جو روپیہ خرچ کرتی ہے اس روپے سے پنجاب میں زیادہ سے زیادہ غذا اگانے کے لئے کھاد، ٹریکٹر اور ٹیوب ویل وغیرہ مہیا کرنے کو تیار ہے۔ اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر صحت (چوہدری محمد ارشاد) : (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) خاندانی منصوبہ بندی کو سارے ملک میں یکساں طور پر رائج کیا جا رہا ہے۔

(د) جی ہاں۔

(ہ) خاندانی منصوبہ بندی پر اخراجات کو ختم کرنے یا ان میں کمی کرنے سے زیادہ غلہ اگانے میں ضرورت کے مطابق مدد نہیں ملے گی مگر آبادی میں اضافے کو اگر روکا نہ گیا تو زراعت اور صنعت کے میدانوں میں تمام ترقی اضافہ آبادی کی نذر ہو جائے گا اور عوام کی حالت میں کسی بہتری کا امکان پیدا نہیں ہوگا۔

میاں مصطفیٰ ظفر : کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے جیسا کہ سوال میں درج ہے کہ پنجاب میں فیملی پلاننگ کا زیادہ اثر ہوا ہے مگر نئی مردم شماری کے مطابق ہماری شرح باقی صوبوں سے کم ہوگئی ہے۔

وزیر صحت : میں نے عرض کیا ہے کہ خاندانی منصوبہ بندی کو سارے ملک میں یکساں طور پر رائج کیا جا رہا ہے۔

گورنمنٹ میڈیکل سٹور ڈپو کی کارکردگی

*۲۰۴۶ - **چوہدری محمد یعقوب علی بھٹہ** : کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ صوبائی حکومت نے گورنمنٹ میڈیکل

سٹور ڈپو کے کام کا جائزہ لینے اور اس کی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لئے جس کمیٹی کی تشکیل دی تھی اس نے اپنی مفصل رپورٹ حکومت کو پیش کر دی ہے۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ رپورٹ کی تفصیلات کیا ہیں اور کیا اس رپورٹ میں کوئی سفارش کی گئی ہے۔ اگر ایسا ہے تو اس پر کب تک عمل درآمد ہوگا ؟

وزیر صحت (چوہدری محمد ارشاد) : (الف) جی ہاں۔

(ب) یہ ایک طویل رپورٹ ہے جس میں بنیادی سفارشیں کی گئی ہیں جو اس وقت زیر غور ہیں جیسے ہی اس پر فیصلہ ہوگیا ان پر عملی بھی شروع کر دیا جائے گا۔

ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں میں ادویات کا کوٹا

***۲۰۴۷ - چوہدری محمد یعقوب علی بھٹہ** : کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ حکومت پنجاب نے تمام ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں میں ادویات کا کوٹا اور بستروں کی تعداد بڑھانے کا فیصلہ کیا ہے۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو میو ہسپتال لاہور کا ادویات کا کوٹا اور اس میں بستروں کی تعداد کس نسبت سے اور کب بڑھائے جائیں گے ؟

وزیر صحت (چوہدری محمد ارشاد) : (الف) جی ہاں۔ ادویات کا کوٹا بڑھا دیا گیا ہے۔ لیکن تمام ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں میں بستروں کی تعداد بڑھانے کے سلسلے میں ایسا کوئی فیصلہ نہیں کیا گیا ہے۔

(ب) ادویات کے لئے میو ہسپتال میں چھ لاکھ روپیہ فوری طور پر دے دیا ہے اور مزید بارہ لاکھ روپیہ صوبائی اسمبلی کی منظوری کے

بعد مل جائے گا ۔ بستروں کی تعداد بڑھانے کا کوئی فیصلہ نہیں کیا گیا ۔

اشیائے خوردنی میں ملاوٹ کا انسداد

*۲۰۷۶ ۔ **چوہدری محمد یعقوب علی بھٹہ** : کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) آیا حکومت پنجاب نے اشیائے خوردنی میں ملاوٹ کے انسداد کے لئے کوئی منضبط و موثر قدم اٹھایا ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اس کی تفصیلات بتائی جائیں ؟

وزیر صحت (چوہدری محمد ارشاد) : (الف) جی ہاں ۔

(ب) اشیائے خوردنی میں ملاوٹ کی روک تھام کے لئے موجودہ قوانین میں مناسب ترمیم کر کے مزید موثر بنایا جا رہا ہے ۔ اس ضمن میں ایک نیا مسودہ قانون مرتب کیا گیا ہے ۔ جو مجلس وزراء کے غور و خوض ۔ محکمہ قانون کی اصلاح اور مقننہ کی منظوری کے بعد صوبے میں نافذ کیا جائے گا ۔

رائے میاں خان کھرل : کیا یہ درست نہیں ہے کہ اشیائے خوردنی میں عام ملاوٹ کی وجہ سے عوام میں احساس ملاوٹ بھی ختم ہو گیا ہے ۔

Mr. Speaker : This is no supplementary question.

صوبہ پنجاب میں انسداد تپ دق کے مراکز

*۲۲۰۳ ۔ **چوہدری علی بہادر خان** : کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) صوبہ پنجاب میں جو ۲۱ انسداد تپ دق کے کلینک قائم ہیں وہ کہاں کہاں واقع ہیں ۔

(ب) ان جملہ کلینکوں کے سالانہ بجٹ متعلقہ سال ۷۲-۱۹۷۱ء بتائے

جائیں اور اس میں کس کس ادارہ نے کتنی کتنی رقم اپنے وسائل سے اکٹھی کی نیز ان کو کتنی کتنی گرانٹ دی گئی اور کیوں ؟

وزیر صحت (چوھدری محمد ارشاد) : ۷۲-۱۹۷۱ء میں جو رقم خرچ ہوئی -

	روپے
(الف) ۱- ماڈل چیسٹ کلینک لاہور (ضلع لاہور)	۸۳,۳۳۲
۲- پتوکی (ضلع لاہور)	۲۷,۸۶۰
۳- شکر گڑھ (ضلع سیالکوٹ)	۱۶,۴۴۰
۴- ڈسکہ (ضلع سیالکوٹ)	۳۳,۳۰۶
۵- وزیر آباد (ضلع گوجرانوالہ)	۲۵,۱۰۰
۶- حافظ آباد (ضلع گوجرانوالہ)	۲۷,۴۱۶
۷- کھیوڑہ (ضلع جہلم)	۲۷,۱۱۲
۸- جھنگ (ضلع جھنگ)	۳۴,۲۵۲
۹- چنیوٹ (ضلع جھنگ)	۳۰,۳۹۹
۱۰- ٹوبہ ٹیک سنگھ (ضلع لائل پور)	۲۲,۲۰۰
۱۱- میانوالی (ضلع میانوالی)	۲۱,۴۲۸
۱۲- عیسیٰ خیل (ضلع میانوالی)	۱۱,۶۴۷
۱۳- بھکر (ضلع میانوالی)	۱۰,۹۵۱
۱۴- پاک پتن (ضلع ساہیوال)	۳۶,۰۴۳
۱۵- لیہ (ضلع مظفر گڑھ)	۲۷,۴۲۲
۱۶- مظفر گڑھ (ضلع مظفر گڑھ)	۲۳,۹۵۷
۱۷- ڈیرہ غازی خان (ضلع ڈیرہ غازی خان)	۳۶,۹۰۳
۱۸- بہاولپور (ضلع بہاولپور)	۳۲,۷۵۳
۱۹- حاصل پور (ضلع بہاولپور)	۳۵,۵۳۶
۲۰- بہاول نگر (ضلع بہاول نگر)	۱۷,۱۴۵
۲۱- خان پور (ضلع رحیم یار خان)	۲۲,۴۷۲

(ب) ۷,۳۴,۱۵۰ روپے — یہ تمام رقم حکومت کے بجٹ سے مہیا کی جاتی ہے اور ہر ادارہ صرف حکومت کی مختص کردہ رقوم صرف

کرتا ہے۔ کسی دوسرے ذریعے سے ان کلینکوں کو کوئی آمدنی نہیں ہوئی۔

میاں مصطفیٰ ظفر : کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ تپ دق کے کلینک میں indoor مریضوں کے لئے کوئی جگہ ہے ؟

وزیر صحت : جگہ ہے مگر آؤٹ ڈور مریضوں کے لئے ہے۔

سینیٹوریم ساملی (مری) کے قرب و جوار میں پانی میں ٹی بی کے جراثیم

***۲۲۴۴ - مسٹر محمد حنیف خان** : کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ ٹی بی سینیٹوریم ساملی (مری) کے قرب و جوار کے پانی میں طبی معائنہ کے دوران ٹی بی کے جراثیم پائے گئے ہیں۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت سینیٹوریم کے ملحقہ علاقے کے لوگوں کو اس موذی مرض سے بچانے کے لئے کوئی تدابیر کر رہی ہے ؟

وزیر صحت (چوہدری محمد ارشاد) : (الف) جی نہیں۔

(ب) غیر متعلقہ ہے۔

(اس مرحلہ پر ملک غلام نبی صاحب کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

ٹی بی ایسوسی ایشن کو ادویات کی فراہمی

***۲۲۵۷ - چوہدری علی بہادر خان** : کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا حکومت انسداد تپ دق کے لئے ٹی بی ایسوسی ایشن کو صوبائی میڈیکل سٹور سے ادویات فراہم کرنے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے۔

(ب) صوبائی میڈیکل سٹور ڈپو میں اس وقت کل کتنی سٹریپٹو مائیسین (Streptomycine) پڑی ہوئی ہے ۔

(ج) کیا یہ درست کہ جو سٹریپٹومائیسین (Streptomycine) مذکورہ میڈیکل سٹور میں موجود ہے اس کی میعادِ افادیت ختم ہونے والی ہے ؟

وزیر صحت (چوھدری محمد ارشاد) : (الف) جی ہاں ۔ اگر ٹی بی ایسوسی ایشن اپنے کلینکوں کو میڈیکل سٹور کے ساتھ ادویات کی فراہمی کے لئے رجسٹر کرا لیں ۔

(ب) ۳۴,۵۵,۵۰۰ ٹیکے ۔

(ج) جی ہاں کل تعداد کا قریباً آٹھواں حصہ ۔

چوھدری علی بہادرخان : جناب والا ! وزیر موصوف نے اپنے جواب میں فرمایا ہے کہ Streptomycine کی کل تعداد کا آٹھواں حصہ یعنی ساڑھے چار لاکھ ٹیکے بیکار ہونیکا اندیشہ ہے ۔ یہ کب تک بیکار ہو جائیں گے ؟

وزیر صحت : ۴ لاکھ ۵۸ ہزار Streptomycine ٹیکوں کی میعاد اور افادیت ماہ مارچ میں ختم ہو رہی تھی ۔ ان کا تجزیہ لیبارٹری سے کرایا گیا ہے رپورٹ کے مطابق یہ مزید چھ ماہ تک استعمال ہو سکتے ہیں ۔

چوھدری علی بہادر خان : کیا یہ ٹیکے صوبائی ٹی بی ایسوسی ایشن کو قیمتاً نہیں دے سکتی تا کہ وہ شفاخانوں میں تقسیم کر دیئے جائیں ؟

وزیر صحت : قیمتاً دیئے جا سکتے ہیں لیکن ہم ان کو dispose of کر رہے ہیں ۔ اس سوال کے آنے کے بعد چار ہزار issue ہو چکے ہیں اور آج بھی ہو رہے ہیں اور میرا خیال ہے کہ بہت جلد یہ dispose of ہو جائیں گے ۔

پنجاب ٹی بی ایسوسی ایشن کو امداد کی فراہمی

***۲۲۵۹ ۔ چوھدری علی بہادر خان** : کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پیسٹ پاکستان ٹی بی ایسوسی ایشن ختم ہو گئی ہے اور اب صوبہ میں پنجاب ٹی بی ایسوسی ایشن قائم ہو گئی ہے ۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ابھی تک مذکورہ ادارہ کو حکومت پنجاب نے کوئی امداد فراہم نہیں کی ۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت پنجاب انسداد ملیریا اور خاندانی منصوبہ بندی پر کثیر سرمایہ صرف کر رہی ہے لیکن انسداد تپ دق کو نظر انداز کیا جا رہا ہے ؟

وزیر صحت (چوھدری محمد ارشاد) : (الف) جی ہاں ۔

(ب) جی ہاں ۔

(ج) ایسا نہیں ۔

چوھدری علی بہادر خان : جناب والا ! سوال کے حصہ "ج" کے جواب میں کہا گیا ہے کہ "ایسا نہیں" حالانکہ اگلے سوال میں رقم دی ہوئی ہے جو خرچ ہوئی ہے کہ خاندانی منصوبہ بندی پر ایک کروڑ ۵۳ لاکھ انسداد ملیریا پر تقریباً ایک کروڑ ۱۹ لاکھ اور تپ دق پر ۳۳ لاکھ روپیہ خرچ ہوا ہے ۔

وزیر صحت : میں نے جواب دیا ہے کہ "ایسا نہیں" لیکن پچھلے سالوں سے ہم نے اس سال رقم بڑھائی ہے ۔ حضور والا ! آپ کے سوال کے جزو (ج) کا آخری حصہ یہ ہے کہ "انسداد تپ دق کو نظر انداز کیا جا رہا ہے" میں نے اس کا جواب دیا ہے "کہ ایسا نہیں" پہلے رقم ۳۳،۶۱،۳۱۴ روپے تھی اور اب ۳۶،۸۲،۱۴۰ روپے ہو گئی ہے ۔

چوھدری علی بہادر خان : جناب والا ! جبکہ خاندانی منصوبہ بندی پر تقریباً ڈیڑھ کروڑ روپیہ خرچ ہو رہا ہے اس کے مقابلہ میں انسداد تپ دق پر ۳۳ لاکھ روپے تو کوئی چیز نہیں اسی لئے میں نے کہا تھا کہ انسداد تپ دق کو نظر انداز کیا جا رہا ہے

وزیر صحت : میں نے مقابلہ نہیں کیا ۔ آپ نے کہا کہ انسداد تپ دق کو نظر انداز کیا جا رہا ہے میں نے اس کا جواب یہ دیا کہ اس کو نظر انداز نہیں کیا جا رہا ہے ۔

چوھدری علی بہادر خان : ۳۳ لاکھ روپیہ کا جو خرچ ظاہر کیا گیا ہے میں سمجھتا ہوں یہ ڈیڑھ کروڑ کے مقابلہ میں نظر انداز ہونے کے مترادف ہے ۔

وزیر صحت : جناب والا ! اس میں یہ بھی گذارش کروں گا کہ خاندانی منصوبہ بندی پر جو رقم خرچ ہوتی ہے اس میں ۵۰ فیصدی پنجاب گورنمنٹ دیتی

ہے اور ۵۰ فیصدی مرکزی حکومت دیتی ہیں - جہاں تک پنجاب گورنمنٹ کا تعلق ہیں ہم نے پچھلے سال سے ٹی بی کا خرچ بڑھا دیا ہے -

---

محکمہ خاندانی منصوبہ بندی اور انسداد ملیریا پر اخراجات

***۲۲۶۰ چوہدری علی بہادر خان** : کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) ۷۲-۱۹۷۱ء میں صوبہ پنجاب نے محکمہ خاندانی منصوبہ بندی پر اور انسداد ملیریا پر کل کتنی رقم صرف کی ہے - تفصیل علیحدہ علیحدہ بتائی جائے -

(ب) سال مذکور میں انسداد تپ دق پر کتنی رقم صرف کی گئی ہے -

(ج) کیا حکومت پنجاب اس مد میں ۷۴-۱۹۷۳ء میں رقم بڑھانے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر صحت (چوہدری محمد ارشاد) : (الف) خاندانی منصوبہ بندی ۱,۵۳,۵۸,۹۴۲ (ایک کروڑ ترپین لاکھ آٹھ ہزار نو سو بیالیس) -

انسداد ملیریا ۱,۱۹,۲۶,۰۵,۹۲۲

(ب) ۳۳,۶۱,۳۱۴ روپے

(ج) جی ہاں -

میاں مصطفیٰ ظفر : کیا وزیر صحت از راہ کرم اتفاق فرمائیں گے کہ Malaria eradicate کرنے میں ناکام ہو گیا ہے ؟ eradication کا محکمہ

وزیرصحت : یہ غلط ہے -

میاں مصطفیٰ ظفر : جناب والا ! اگر میں یہ تجویز کروں کہ Malaria eradicatoin کا نام Malaria Planning اور Family Planning کا نام Family eradication رکھ دیا جائے تو آپ اس سے اتفاق فرمائیں گے ؟

Mr. Chairman : Bring it in the form of legislation.

میاں مصطفیٰ ظفر : جناب والا ! میں نے سوال کی صورت میں پوچھا ہے۔

Mr. Chairman : It is a good suggestion from the Member but it is not a supplementary question.

میاں مصطفیٰ ظفر : جناب والا ! یہ جو رقم خاندانی منصوبہ بندی کے لئے خرچ کی گئی ہے اگر اسے خوراک پر خرچ کیا جائے تو یہ زیادہ بہتر نہیں ہوگا ۔ آپ کا کیا خیال ہے ؟

مسٹر چیئرمین : یہ کوئی سوال نہیں ہے ۔

چوہدری علی بہادر خان : کیا وزیر صحت از راہ کرم یہ فرمائیں گے کہ انہوں نے جزو (ج) کے جواب میں کہا ہے "جی ہاں" یہ ٹیپ دق پر زیادہ خرچ کیا جائے گا ۔ تقریباً کتنا امکان ہے اس پر خرچ کرنے کا ؟

Mr. Chairman : You have put it into answer and he has given it in the form of a question. He has a mind to do it and the Government will do it.

صوبہ پنجاب میں ٹی بی کلینکوں کو ایمبولنس کی فراہمی

***۲۲۶۱ چوہدری علی بہادر خان :** کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ حکومت پنجاب ان ٹی بی کلینکوں کو جو اپنے وسائل سے چل رہے ہیں اور جن کا سالانہ بجٹ ۲۵,۰۰۰ روپیہ یا اس سے زیادہ ہے ایک ایک ایمبولنس فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر صحت (چوہدری محمد ارشاد) : جی نہیں ۔

پنجاب میں منصوبہ بندی

***۲۲۲۵ ۔ شیخ محمد اصغر :** کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ پاکستان کے دفاع خوراک استحکام و خوشحالی کے لئے پنجاب کے جوان تمام دنیا میں مشہور ہیں ۔

(ب) آیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ پنجاب میں زیادہ سے زیادہ جوانوں کی ضرورت ہے -

(ج) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ پنجاب میں خاندانی منصوبہ بندی پر سب سے زیادہ عمل درآمد کیا جا رہا ہے -

(د) اگر جزو (الف) تا (ج) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو آیا حکومت خاندانی منصوبہ بندی پر خرچ کی جانے والی رقم کسی اور پروگرام یا منصوبہ پر خرچ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر صحت (چوھدری محمد ارشاد) : (الف) جی ہاں -

(ب) جی ہاں - لیکن صحت مند اور نوجوان جو مفید شہری ثابت ہوں -

(ج) سارے ملک میں یکساں طور پر رائج کیا جا رہا ہے -

(د) جی نہیں -

میونسپل ہسپتال رینالہ خورد ضلع ساہیوال کی لیڈی ڈاکٹر کو تنخواہ کی ادائیگی

*۲۳۷۶ - (الف) **سردار محمد عاشق** : کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ رینالہ خورد ضلع ساہیوال میں میونسپل ہسپتال کی لیڈی ڈاکٹر کو اپریل ۱۹۷۲ء سے تنخواہ نہیں دی گئی -

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو اس تاخیر کی وجوہ کیا ہیں - نیز لیڈی ڈاکٹر مذکورہ کو کب تک تنخواہ ادا کر دی جائے گی ؟

وزیر صحت (چوھدری محمد ارشاد) : (الف) جی ہاں -

(ب) لیڈی ڈاکٹر کو گورنمنٹ نے بھرتی کر کے ڈپٹی کمشنر ساہیوال کی درخواست پر اور لیڈی ڈاکٹر کی خواہش کے مطابق ٹاؤن کمیٹی رینالہ خورد میں بطور لیڈی میڈیکل آفسیر ڈیپوٹیشن پر بھیج دیا - کمیٹی ہذا نے ڈیپوٹیشن کی شرائط متعلقہ محکمہ کی وساطت سے طے کروائی تھی - اور تنخواہ بھی کمیٹی ہذا نے دینی تھی -

محکمہ صحت نے اب اپنے طور پر شرائط ڈیپوٹیشن بنا کر متعلقہ محکمہ کو باقاعدہ منظوری کے لئے بھیج دی ہے ۔ ساتھ ہی متعلقہ محکمہ کو لیڈی ڈاکٹر کو بقایاجات کی ادائیگی کے لئے لکھ دیا ہے ۔ امید ہے کہ جلد ہی اس سلسلے میں متعلقہ محکمہ کو احکامات جاری کر دیے جائینگے ۔

خاندانی منصوبہ بندی بورڈ کے ملازمین کا بیمہ کرانے کے لیے رقم کی تخصیص

*۲۴۵۲ ۔ **مسٹر احسان الحق پراچہ** : کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ خاندانی منصوبہ بندی بورڈ پنجاب کے میزانیہ بابت ۷۳-۱۹۷۲ میں بورڈ کے ملازمین کا اجتاعی بیمہ کرنے کے لئے رقم مختص کی گئی تھی لیکن ابھی تک ان کا بیمہ نہیں کیا گیا ۔

(ب) آیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ ان ملازمین کو جو مذکورہ میزانیہ میں رقم مختص ہونے کے بعد فوت ہوئے معاوضہ ادا کیا جائیگا ۔ اگر نہیں تو کیا حکومت اس فروگزاشت کے لئے ذمہ دار اشخاص کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر صحت (چوہدری محمد ارشاد) : (الف) جی ہاں ، مگر ابھی تک انشورنس کمپنیوں سے گفت و شنید مکمل نہیں ہوئی ۔

(ب) معاوضہ کی ادائیگی کا سوال قواعد کے نفاذ کے بعد پیدا ہوگا ۔

خاندانی منصوبہ بندی میں انسپکشن آفیسروں اور ٹریننگ آفیسروں کی آسامیاں

*۲۴۵۳ ۔ **مسٹر احسان الحق پراچہ** : کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ صوبائی خاندانی منصوبہ بندی کی تنظیم میں

انسپکشن آفیسروں اور ٹریننگ آفیسروں کی آسامیاں سینئر افسران میں سے پر کی جانی چاہئیں ۔

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ خاندانی منصوبہ بندی بورڈ لاہور نے احکام جاری کئے تھے کہ انسپکشن افسران کی آسامیوں پر تعیناتی سینئر افسران میں سے کی جائے لیکن اس میں ٹریننگ افسران کا کوئی ذکر نہ تھا ۔

(ج) کیا یہ حقیقت ہے کہ ایک ماہ بعد کوئی وجہ بتائے بغیر ان احکامات پر عمل درآمد روک دیا گیا ۔

(د) کیا یہ حقیقت ہے کہ سینئر آسامیوں پر تعیناتی کے لئے صوبائی سطح پر سینارٹی لسٹ مرتب کی جاتی ہے ۔ لیکن مذکورہ تقرریوں کے سلسلے میں سنیارٹی لسٹ کو زیر غور نہیں لایا گیا ۔

(ہ) اگر جزو ہائے (الف) تا (د) کا جواب اثبات میں ہو تو کیا وزیر موصوف اس سلسلے میں کی جانی والی دھاندلیوں پر غور فرمائیں گے اور اس کے انسداد کے لئے اقدامات کریں گے ۔

وزیر صحت (چوہدری محمد ارشاد) : (الف) جی ہاں ۔

(ب) جی ہاں ۔

(ج) جی ہاں ۔

(د) جی ہاں ۔

(ہ) اس مسئلہ کا عنقریب فیصلہ کر دیا جائے گا

میڈیکل کالجوں میں ڈاکٹروں کے بچوں کے لئے سیٹوں کی تخصیص

***۲۵۰۳ - ڈاکٹر محمد صادق ملہی** : کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) میڈیکل کالجوں میں داخلے کے لئے ڈاکٹروں کے بچوں کے لئے

کوئی سیٹیں مختص ہیں ۔ اگر ہیں تو ہر کالج میں کتنی سیٹیں مختص ہیں ؟

(ب) کیا ڈاکٹروں کی تعداد اور ملکی خدمت کے پیش نظر ان کو ۵ سیٹیں فی کالج دینے کی کوئی تجویز حکومت کے زیر غور ہے ؟

وزیر صحت (چوہدری محمد ارشاد) : (الف) جی ہاں ۔ ہر کالج میں دو دو سیٹیں مختص ہیں ۔

(ب) جی نہیں ۔

تحصیل نارووال میں ہسپتالوں ، ڈسپنسریوں اور ہیلتھ سنٹروں کا قیام

***۲۵۲۵ - صوفی نذر محمد** : کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) تحصیل نارووال میں نئے منصوبہ کے تحت کب اور کہاں کہاں ہسپتال ، ڈسپنسریاں اور ہیلتھ سنٹر قائم کئے جائیں گے ۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل نارووال کی دیہی ڈسپنسریاں جو بغیر ڈاکٹروں کے ہیں ان میں ڈاکٹر تعینات کئے جائیں گے ۔ اگر ایسا ہے تو کب تک ؟

وزیر صحت (چوہدری محمد ارشاد) : (الف) تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ میں ۵ دیہی مراکز اور ۲۲ ذیلی مراکز صحت قائم کرنے کے لئے تجویز کئے گئے ہیں جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے :

دیہی مراکز صحت

(۱) ظفر وال

(۲) سنکھترا

(۳) پکھوا کے

(۴) قلعہ سوبھا سنگھ

(۵) پدوملہی

دیہی مراکز صحت

(۱) روپو چک

(۲) مراڑا

(۳) راجیاں

(۴) لنگرکے

(۵) دھا متھل

(۶) مدو کالواں

(۷) سید والا

(۸) نڈوکے

(۹) رسین وال

(۱۰) خان خاصہ

(۱۱) داؤد خاصہ

(۱۲) علی پور سیداں

(۱۳) بوبک

(۱۴) نوٹار

(۱۵) لالہ

(۱۶) بینیاں

(۱۷) گڈیاں

(۱۸) باٹھاں والا

(۱۹) میرک پور

(۲۰) جسڑ

(۲۱) چانڈ وال

(۲۲) چندرکے

مندرجہ بالا مجوزہ مقامات پر دیہی مراکز صحت و ذیلی مراکز صحت کا قیام متعلقہ ڈپٹی کمشنر صاحب اور ممبران قومی سمبلی اور صوبائی اسمبلی کے مشورے سے طے پایا جائے گا۔

(ب) درست ہے۔ ڈاکٹروں کی تعیناتی ان کے دستیاب ہونے پر منحصر ہے۔

صوفی نذر محمد: کیا یہ درست ہے کہ تحصیل نارووال کی ۵ لاکھ آبادی کے لئے صرف چار ڈاکٹر ہیں؟

وزیر صحت: اس کے لئے علیحدہ سوال درکار ہے۔

سستے داموں ادویات کی فراہمی کے لئے میڈیکل سٹور ڈپوؤں کا قیام

*۲۵۵۲ - شیخ محمد اصغر: کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے نئی صحت پالیسی کے تحت عوام کو سستے داموں ادویات فراہم کرنے کے لئے میڈیکل سٹورز ڈپو قائم کئے ہیں۔ اگر ایسا ہے تو وہ کس کس شہر میں کھولے گئے ہیں اور ان کے مکمل پتے کیا ہیں۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت مزید میڈیکل سٹورز ڈپو کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ایسا ہے تو کب تک اور وہ ڈپو کہاں کہاں قائم کئے جائیں گے؟

وزیر صحت (چوہدری محمد ارشاد): (الف) جی ہاں۔ مندرجہ ذیل شہروں کے ہسپتالوں میں اس قسم کے ادویات سٹور کھل چکے ہیں:

۱۔ لاہور: میو ہسپتال مورخہ ۲۱-۲-۱۹۷۳ء

۲۔ بہاولپور: وکٹوریہ ہسپتال مورخہ ۱۸-۲-۱۹۷۳ء

۳۔ لائلپور: ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال مورخہ ۱۷-۲-۱۹۷۳ء

۴۔ ملتان: نشتر ہسپتال مورخہ ۱۹-۲-۱۹۷۳ء

(ب) مزید سستی ادویات کے سٹور کھولنے کا مسئلہ حکومت کے زیر غور ہے۔

سردار امجد حمید خان دستی : کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ باقی شہروں میں یہ ادویات کے سستے ڈپو کھولنے کا کب تک ارادہ ہے اور یہ خاص طور پر ان شہروں کو کیوں دئے جا رہے ہیں ؟

Mr. Chairman : It would have been much better if the member had given a question seeking information about the districts. This question pertains to a particular district and the member is asking about many districts. He should, therefore, give a separate question for that.

سردار امجد حمید خان دستی : جناب والا ! چار اضلاع مخصوص کر دئے گئے ہیں ۔ میں نے یہ پوچھا ہے کہ باقی اضلاع کے لئے کیا ارادہ ہے ۔ کیا یہ فیصلہ صرف چار ہی تک مخصوص رہے گا یا باقی اضلاع پر بھی اسکا اطلاق ہوگا؟

مسٹر چیئرمین : سردار صاحب ! یہ ضمنی سوال نہیں بنتا ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! قواعد کے تحت آپ یہ فیصلہ اس وقت فرمائیں گے جب وہ یہ سوال پیدا کریں کہ اس کے لئے علیحدہ نوٹس چاہئے۔

Mr. Chairman : It is for the Chair to decide whether this question pertains to this category or not. I can disallow a supplementary question if it does not pertain to the original question.

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! اگر سوال irrelevent ہو تو تب آپ کہہ سکتے ہیں ۔ اسی سے متعلق اگر ضمنی سوال ہو اور وہ یہ کہیں کہ اس کا نوٹس علیحدہ چاہئے ۔ تب آپ کہیں کہ آپ علیحدہ سوال کریں ۔

Suo moto, Sir, you can't.....

مسٹر چیئرمین : یہ سوال تو بعد میں پیدا ہوگا کہ وہ اس کو کرتے ہیں یا نہیں کرتے ہیں ۔ پہلے تو میرا سوال ہوگا کہ میں اس کو allow بھی کرتا ہوں یا نہیں کرتا ہوں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! سوال irrelevant ہو تو تب آپ disallow کر سکتے ہیں ۔

مسٹر چیئرمین : اس لئے میں لفظ "irrelevant" نہیں کہنا چاہتا کیونکہ وہ میرے معزز دوست ہیں ۔ میں نے اس لئے کہا کہ آپ کا سوال اس سوال سے lie کرتا ہے کہ آپ یہ سوال پیدا کریں ۔

سردار امجد حمید خان دستی : جناب والا ! میں عرض کرتا ہوں کہ کس طرح lie کرتا ہے ۔

Haji Muhammad Saifullah Khan : This is for the Minister to say.

Mr. Chairman : That is not for the Minister. Minister comes afterwads. This is for the Speaker to decide.

Haji Muhammad Saifullah Khan : No. Sir.

وزیرقانون : جناب والا ! یہ Chair نے decide کرنا ہے کہ سوال relevant ہے یا irrelevant ہے ۔ آپ نے رولنگ دے دیا ہے اس پر اگر حاجی سیف اللہ خان No کہتے ہیں تو انہیں یہ الفاظ واپس لینے چاہئیں ۔

مسٹر چیئرمین : میں سمجھتا ہوں انہوں نے یہ الفاظ جذبات میں کہے ہیں He will realise afterwards.

میاں خورشید انور : پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ! اس کا فیصلہ کون کرے گا کہ وزیر صاحب relevant ہیں یا irrelevant ہیں ؟

مسٹر چیئرمین : فیصلہ میں نے کرنا ہے ۔

میاں خورشید انور : وزیر صاحب irrelevant تھے ۔

مسٹر چیئرمین : آپ کے کہنے سے تو irrelevant نہیں ہیں ۔

If you give me the authority to decide, then I would say that he is very much relevant.

میاں خورشید انور : جناب والا ! وہ ہمیشہ irrelevant ہوتے ہیں ۔

مسٹر چیئرمین : ہمیشہ کا سوال نہیں ہے ۔ اس وقت جو یہاں وہ بات کر رہے ہیں وہ relevant ہے آپ اپنے ساتھی سے کہیں کہ وہ irrelevant ہیں ۔

سردار امجد حمید خان دستی : جناب والا ! سوال یہ کیا گیا تھا "کہ کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے نئی صحت پالیسی کے تحت عوام کو سستے داموں ادویات فراہم کرنے کے لئے میڈیکل سٹورز ڈپو قائم کئے ہیں" ان چار

جگہوں یعنی لاہور - بہاولپور - لائلپور اور ملتان کے متعلق سوال نہیں پوچھا تھا - یہ جنرل سوال تھا -

مسٹر چیئرمین : آپ اپنا ضمنی سوال پیش کریں -

سردار امجد حمید خان دستی : جناب والا ! میں نے عرض کیا ہے کہ ان چار مقامات کے علاوہ باقی جگہوں پر بھی حکومت ادویات کے سٹورز کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے - اگر رکھتی ہے تو کب تک ؟

وزیر صحت : جناب والا ! سردار امجد حمید دستی صاحب کے سوال کا جواب جزو (ب) میں موجود ہے - میں پھر عرض کرتا ہوں کہ مزید سستی ادویات کے سٹور کھولنے کا مسئلہ حکومت کے زیر غور ہے -

سردار امجد حمید خان دستی : جناب والا ! میں نے یہ بھی پوچھا ہے کہ "کب تک" - اس کا جواب نہیں دیا گیا ؟

مسٹر چیئرمین : دستی صاحب ! کب تک کا مسئلہ کئی بار اس ایوان میں پیدا ہوا مگر ہم فیصلہ نہ کر پائے -

سردار امجد حمید خان دستی : جناب والا ! عرض یہ ہے کہ چھ ماہ - سال - پانچ سال کچھ مدت تو بتائیں -

مسٹر چیئرمین : ممکن ہے کہ دو مہینے ہی ہوں - اس کے متعلق وہ کیا فیصلہ کریں -

سردار امجد حمید خان دستی : جناب والا ! "زیر غور" کا مطلب ہے کہ گورنمنٹ کر رہی ہے -

میاں مصطفیٰ ظفر : کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ پسماندہ علاقوں اور غریب علاقوں میں جہاں سستی ادویات کے ڈپو کھولنے کی زیادہ ضرورت ہے ان علاقوں کو ترجیح دیں گے کہ پہلے اس جگہ سستی ادویات کے ڈپو کھولے جائیں ؟

وزیر صحت : جناب والا ! اگر مزید سٹور کھولنے کا فیصلہ کیا گیا تو یہ بات مد نظر رکھی جائے گی -

میاں مصطفیٰ ظفر : جناب والا ! جواب کے جزو (ب) میں یہ درج ہے کہ سٹور کھولنے کا مسئلہ حکومت کے زیر غور ہے -

وزیر صحت : زیر غور ہے ۔ میں نے یہ نہیں کہا کہ فیصلہ ہوا ہے ۔

میاں مصطفیٰ ظفر : جناب والا ! پہلے سوال کے جواب میں یہ بتایا گیا ہے اور یہ مدت کی بات تھی ۔

Mr. Chairman : When the Government decides to open new stores, then the backward areas will be considered.

میاں مصطفیٰ ظفر : preference ملے گی یہ بات واضح کر دیں ۔

مسٹر چیئرمین : ابھی تو گورنمنٹ نے سٹور کھولنے کا فیصلہ نہیں کیا ۔

Mian Mustafa Zafar : I have said whether they will be given preference.

مسٹر چیئرمین : آپ بار بار ایک بات کو پوچھ رہے ہیں ۔ وہ اس کا جواب دے چکے ہیں ۔

وزیر صحت : میں نے عرض کیا ہے کہ اگر مزید سٹور کھولنے کا فیصلہ کیا تو ان کی بات پر ضرور غور کیا جائے گا اور اس پر فیصلہ کیا جائے گا ۔

سول ہسپتال پنڈی گھیب میں لیڈی ڈاکٹر کی تعیناتی

*۲۵۸۶ ۔ ملک فتح خان : کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ گزشتہ ۴ ماہ سے پنڈی گھیب سول ہسپتال میں کوئی لیڈی ڈاکٹر تعینات نہیں ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت مذکورہ ہسپتال میں کب تک لیڈی ڈاکٹر تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر صحت (چوہدری محمد ارشاد) : (الف) جی ہاں ۔

(ب) جتنی جلدی ممکن ہوگا ۔ وقت کا تعین نہیں کیا جا سکتا ۔

لیڈی ایجسن ہسپتال لاہور اور سرکاری ہسپتالوں کی نرسوں کی ڈیوٹی کے اوقات

*۲۶۰۳ - سید تابش الوری : کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ چند ماہ پیشتر تک لیڈی ایجسن ہسپتال لاہور اور دوسرے سرکاری ہسپتالوں کی نرسوں سے ایک دن میں وقفے کے بغیر مسلسل ۸ گھنٹے ڈیوٹی لینے کا طریقہ رائج تھا -

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ یہ طریق کار ترک کر کے ان سے ایک دن میں دو دفعہ ڈیوٹی لینے کا طریقہ رائج کر دیا گیا ہے اور یہ ڈیوٹی ساڑھے سات بجے صبح سے لے کر دس بجے صبح تک اور پھر دس بجے صبح سے دو بجے دوپہر تک کے وقفہ کے بعد دو بجے دوپہر سے ساڑھے سات بجے شام تک جاری رہتی ہے -

(ج) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ مذکورہ نرسوں نے انفرادی اور اجتماعی طور پر ڈیوٹی کے اس طریق کار کے خلاف متعدد بار احتجاج کیا کیونکہ اس طرح وقفہ کے باعث انہیں سارا دن ڈیوٹی پر رہنا پڑتا ہے - گھر سے ہسپتال تک دو دفعہ آنا جانا پڑتا ہے نیز انہیں اپنی تمام گھریلو ذمہ داریوں سے دست بردار ہونا پڑتا ہے -

(د) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ وزیر موصوف نے نرسوں کے اس مسئلہ اور دیگر مطالبات کو فوری حل کرنے کا وعدہ کیا تھا اور پاکستان نرسز فیڈریشن کی جنرل کانفرنس کے افتتاحی اجلاس میں یقین دلایا تھا کہ عنقریب ان کے تمام مسائل حل کرنے کے لئے اقدامات کئے جائیں گے -

(ذ) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ یہ وعدہ پورا نہ ہونے کے باعث مس نسیم خدا بخش اسٹاف نرس لیڈی ایجسن ہسپتال لاہور نے مورخہ یکم دسمبر ۱۹۷۲ء کو احتجاج کے طور پر ڈائریکٹر ہیلتھ سروسز لاہور کو اپنا استعفیٰ بھیج دیا تھا -

(و) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا وزیر موصوف بیان فرمائیں گے کہ ۔

(۱) نرسز کی ڈیوٹی کے اوقات کیوں تبدیل کئے گئے ہیں ۔

(۲) ان کا یہ مسئلہ وعدہ کے باوجود اب تک حل کیوں نہیں کیا گیا ۔

(۳) مس نسیم خدا بخش کے احتجاجی استعفیٰ پر کیا کارروائی کی گئی کیا استعفیٰ منظور ہوا ہے یا نا منظور اور احتجاج کی بنیاد دور کرنے کے لئے کیا کارروائی کی گئی ۔

(ز) کیا حکومت نرسز کی ڈیوٹی کے موجودہ طریق کار کو تبدیل کر کے وقفے کے بغیر مسلسل ڈیوٹی کے پرانے طریق کار کو اپنانے پر تیار ہے ؟

وزیر صحت (چوہدری محمد ارشاد) : (الف) جی نہیں ۔ نرسوں کی ڈیوٹی ہمیشہ ایک نرس کی (Evening off) اور دوسری کی (Evening on) ہوتی رہی ہے ۔ ۸ گھنٹے مسلسل ڈیوٹی کا طریقہ صرف ایبسن ہسپتال میں لڑائی کے دوران عارضی طور پر جاری کیا گیا تھا ۔ کیونکہ لڑکیاں دور سے دوبار ڈیوٹی پر نہ آ سکتی تھیں ۔

(ب) جی ہاں ۔ دوبار ڈیوٹی کا طریقہ پرانا ہے ۔ البتہ اوقات میں رد و بدل ہوتا رہتا ہے ۔

(ج) اجتماعی طور پر نرسوں نے کوئی احتجاج نہیں کیا ۔ صرف ایک فرد واحد نسیم خدا بخش سٹاف نرس نے ذاتی اختلافات کی بنا پر استعفیٰ دے دیا اور وجہ ڈیوٹی کی بتائی ۔

(د) اجتماعی طور پر نرسوں کے مطالبات موصول ہو چکے ہیں ۔ اور حکومت کے زیر غور ہیں ۔ چیف نرسنگ سپرنٹنڈنٹ کی آسامی سال ۷۳-۱۹۷۲ء کے لئے منظور ہو چکی ہے ۔

(ذ) استعفیٰ صرف ذاتی اختلافات کی وجہ سے دیا گیا ۔ حالانکہ اس اختلافات کو اگر اجتماعی حیثیت حاصل ہوتی تو زیادہ مؤثر ہو سکتی تھی ۔

(و) (۱) ڈیوٹی کے اوقات کار تبدیل نہیں کئے گئے ۔

(۲) چونکہ ڈیوٹی کے اوقات تبدیل نہیں کئے گیے ۔ لہذا محکمہ کی نظر میں یہ کوئی مسئلہ ہی نہیں ۔

(۳) چونکہ استعفیٰ ذاتی اختلافات کی بنیاد پر کیا گیا ۔ لہذا منظور کر لیا گیا ہے ۔

(ز) بغیر وقفہ کے ڈیوٹی سے نرسنگ کا کام ٹھیک نہیں چل سکتا ۔ کیونکہ صبح کے وقت زیادہ کام ہوتا ہے ۔ دو نرس چار گھنٹہ ڈیوٹی دیتی ہیں ۔ دوپہر کے بعد چار گھنٹے ایک کام کرتی ہے ۔ اور چار گھنٹے دوسری ۔ اس طریق کار کو تبدیل کرنے کی ضرورت ہوئی تو محکمہ نیا طریق کار اپنائے گا ۔

سردار امجد حمید خان دستی : پوائنٹ آف آرڈر ، وہ جوابات جو فہرست سوالات میں درج ہیں ان جوابات سے جو وزیر صحت نے پڑھے ہیں کچھ مختلف ہیں اس کی کیا وجہ ہے ؟

Mr. Chairman : There is some change authentic answer is what the Minister has given.

آپ اگر کوئی ضمنی سوال کرنا چاہتے ہیں تو اس جواب کی روشنی میں کریں ۔ بعض اوقات ہوتا ہے کہ جواب میں لکھا ہوتا ہے "جواب موصول نہیں ہوا"

But here in the House the Minister reads out the answer

کیونکہ بعد میں ان کو دفتر کی طرف سے جواب میسر ہو جاتا ہے ۔

لیڈی ایچیسن ہسپتال کی سٹاف نرس نسیم خدا بخش کے استعفیٰ کی منظوری

*۲۶۰۴ ۔ **سید تابش الوری :** کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ لیڈی ایچیسن ہسپتال کی سٹاف نرس

نسیم خدا بخش نے موجودہ نظام کار کے خلاف بطور احتجاج استعفیٰ دے دیا تھا جو ابھی تک منظور نہیں کیا گیا ۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو پھر محکمہ صحت نے اس استعفیٰ کو منظور کرنے میں تاخیر کیوں کی ۔

(ج) کیا یہ حقیقت ہے کہ تمام ہسپتالوں میں نرسیں اپنی یونیفارم کے اخراجات خود برداشت کرتی ہیں ۔

(د) اگر جزو (ج) کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ نرسوں کو یونیفارم کا خرچ کیوں نہیں دیا جاتا ۔

(ہ) کیا صوبہ میں نرسوں کی کمی ہے ۔ اگر ہے تو اس کو پورا کرنے کے لئے حکومت پنجاب کیا اقدامات کر رہی ہے ؟

وزیر صحت (چوہدری محمد ارشاد) : (الف) استعفیٰ منظور ہو چکا ہے ۔

(ب) سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔

(ج) جی ہاں ۔

(د) اس مد میں صرف نرسیں ہی نہیں محکمہ صحت دوسرے عملہ کو بھی یونیفارم نہیں دیتا ۔

(ہ) جی ہاں ۔ محکمہ نے تمام نرسنگ سکولوں میں داخلہ بڑھا دیا ہے اور مرد نرسوں کی کلاس بھی کھول دی ہے ۔ لیکن نرس بننے میں تین سال لگتے ہیں اور موجودہ اقدامات کا اثر کچھ سال بعد جا کر ظاہر ہوگا ۔

سردار امجد حمید خان دستی : کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ نرسیں اس چیز کی پابند ہیں کہ وہ اپنی یونیفارم خود بنائیں ۔ کیا آپ اس پر غور فرمائیں گے کہ گورنمنٹ یونیفارم خود ان کو مہیا کرے ۔ کیونکہ بعض اوقات یونیفارم ان کو دن میں دو مرتبہ تبدیل کرنا پڑتی ہے اور نرسوں کی تنخواہ اتنی قلیل ہے کہ وہ اپنی جیب سے یونیفارم کے اخراجات پورے نہیں کر سکتیں ؟

وزیر صحت : میرے خیال میں نرسوں کو جتنی مراعات حاصل ہیں کسی اور جگہ پر نہیں ہیں ۔ پہلے ان کو ۱۲۵ روپے وظیفہ ملتا تھا اب

حکومت نے ۲۲۵ روپے کر دیا ہے ۔ یہ اسی لئے کیا ہے کہ وہ اس سے اپنی پوشاک وغیرہ بنوائیں ۔

ناقص اور ملاوٹی اشیاء فروخت کرنے والے ملزمان کی تعداد

*۲۶۱۰ - **شیخ محمد اصغر** : کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائینگے کہ ۔

(الف) حکومت کی طرف سے محکمہ صحت کے کس کس عہدہ کے افسران ملاوٹی اشیاء پر قبضہ کرنے اور ملاوٹی اشیاء فروخت کرنے والے ملزمان کے چالان کرنے کے مجاز ہیں ۔

(ب) لاہور میں ان افسران نے ۱۹۷۱ء میں کتنے چھاپے مارے اور کتنے ملزمان کے چالان کئے ؟

وزیر صحت (چوہدری محمد ارشاد) : (الف) محکمہ صحت کے مندرجہ ذیل افسران ملاوٹی اشیاء پر قبضہ کرنے اور ان کو فروخت کرنے والے ملزمان کے چالان کرنے کے مجاز ہیں ۔

(i) تمام ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسرز ۔
(ii) تمام اسسٹنٹ ہیلتھ آفیسرز ۔
(iii) ڈپٹی میڈیکل سپرنٹینڈنٹ لیڈی ایجسن ہسپتال لاہور ۔
(iv) ڈپٹی میڈیکل سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ مینٹل ہسپتال لاہور ۔
(v) ڈپٹی میڈیکل سپرنٹنڈنٹ سروسز ہسپتال لاہور ۔
(vi) ڈپٹی میڈیکل سپرنٹندنٹ لیڈی ولنگڈن ہسپتال لاہور ۔
(vii) کوارٹر ماسٹر میڈیکل آفیسر ۔ لاہور جنرل ہسپتال ۔
(viii) ڈپٹی میڈیکل سپرنٹنڈیٹ میو ہسپتال لاہور ۔
(ix) ڈپٹی میڈیکل سپرنٹنڈنٹ تمام ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال ۔
(x) ڈپٹی میڈیکل سپرنٹنڈنٹ گلاب دیوی ہسپتال لاہور ۔
(xi) ڈپٹی میڈیکل سپرنٹنڈنٹ سر گنگا رام ہسپتال ۔
(xii) ڈپٹی میڈیکل سپرنٹنڈنٹ محمد حسین ٹی بی سینی ٹوریم ہاملی ۔
(xiii) ڈپٹی میڈیکل سپرنٹنڈنٹ بی وی ہسپتال بہاولپور ۔

(xiv) ڈپٹی میڈیکل آفیسر سرگودھا ٹی بی ہسپتال

(xv) سٹورڈ میو ہسپتال لاہور

(ب)

نام دفتر ہسپتال	تعداد چھاپوں کی		تعداد چلانوں کی	
	۱۹۷۱	۱۹۷۲	۱۹۷۱	۱۹۷۲
(۱) ڈپٹی میڈیکل سپرنٹنڈنٹ مینٹل ہسپتال لاہور	۲۶۹	۲۳۴	۶۲	۶۴
(۲) " " لیڈی ایجسن ہسپتال	۲۳	۳۳	۱۱	۸
(۳) " " لیڈی ولنگڈن ہسپتال	۱۵	۲	۴	۱
(۴) " " سروسز ہسپتال	۱۶۴	۱۲۴	۳۷	۲
(۵) " " میو ہسپتال	۱۸	۵۷	۸	۳۰
(۶) " " گنگا رام ہسپتال	۹	۸۵	۳	۲۹
(۷) کوارٹرماسٹر میڈیکل آفیسر جنرل ہسپتال "	۵۶	۵۰	۱۷	۲۲
(۸) ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر لاہور	۵۰	۱۰	۱۲	۵۵
(۹) اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر لاہور	۶۰	۹۹	۳۳	۵۱
(۱۰) ڈپٹی میڈیکل سپرنٹنڈنٹ گلاب دیوی ہسپتال لاہور	—	—	—	—

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! ایوان میں کورم نہیں ہے ۔

Mr. Speaker : The quorum is in order

میاں مصطفیٰ ظفر : گنتی کے بعد بتائیں ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد : جناب والا ! جب کورم کا سوال پیدا ہو آپ کے لئے لازم ہے کہ آپ سیکریٹری صاحب کو کہیں کہ وہ گنتی کریں اس کے بعد وہ آپ کو اطلاع دیں کہ اتنے ممبران ایوان میں موجود ہیں پھر آپ اعلان فرمائیں کہ اتنے افراد موجود ہیں اور کورم پورا ہے ۔

مسٹر چیئرمین : علامہ صاحب ! میں نے سیکریٹری صاحب کو گنتی کے لئے کہا ہے جب میری تسلی ہو گئی ہے تو پھر میں نے کوم پورا ہونے کا اعلان کیا ہے ۔

میاں مصطفیٰ ظفر : کیا ایم ۔ ۔ پی ۔ اے اور ایم ۔ این ۔ اے حضرات کو ملاوٹ کی اشیاء چیک کرنے کے اختیارات دینے کے حق میں وزیر صاحب غور فرمائیں گے ؟

مسٹر چیئرمین : کس بات کی چیکنگ کے اختیارات ملنے چاہئیں ؟

میاں مصطفیٰ ظفر : ملاوٹ چیک کرنے کے سلسلے میں اختیارات دینے کے متعلق سوال پوچھا ہے ۔

وزیر صحت : جناب والا ! ایسی کسی تجویز پر غور نہیں کیا گیا ۔

سیالکوٹ ۔ لاہور ۔ بہاولنگر اور رحیم یار خان میں جنگ سے متاثرہ علاقوں میں وبائی امراض

* ۲۶۱۷ ۔ **شیخ محمد اصغر :** کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سیالکوٹ ۔ لاہور ۔ بہاولنگر اور رحیم یار خان کے اضلاع میں جنگ سے متاثرہ علاقوں میں بعض امراض نے وبائی صورت اختیار کر لی تھی ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو (۱) یہ امراض کس کس قسم کے تھے (۲) کتنے افراد ان امراض میں مبتلا ہوئے اور کتنی اموات ہوئیں (۳) صوبائی حکومت نے کتنی مالیت کی ادویات مذکورہ علاقوں میں مہیا کیں اور کتنے ڈاکٹر ، لیڈی ڈاکٹر ، نرسیں اور کمپونڈر بھیجے گئے اور (۴) مذکورہ ڈاکٹروں کی کس کس جماعت اور کس کس سماجی انجمن نے اس موقع پر کیا کیا امداد کی ؟

وزیر صحت : (چوہدری محمد ارشاد) ! (الف) جی نہیں ۔

(ب) (۱) ، (۲) غیر متعلقہ ہے ۔

(۳) ضلع سیالکوٹ ۱،۲۲،۸۰۴ اور ضلع لاہور ۶،۵۱۳ روپے کی ادویات فراہم کی جا چکی ہیں ۔ اور مزید بھیجی جا رہی ہیں ۔

بھاولنگر اور رحیم یار خان کے اضلاع جنگ میں متاثرہ علاقوں میں شمار نہیں ہوتے ہر دو اضلاع میں کام کرنے والے طبی عملہ کی تعداد مندرجہ ذیل ہے :

طبی عملہ	ضلع لاہور	ضلع سیالکوٹ
ڈاکٹر	۲	۲۳
ڈسپنسر	۴	۴۰
نرس دائیاں	۴	۳۸

(ب) جزو (م) ضلع سیالکوٹ میں دو ڈاکٹر پاکستان میڈیکل ایسوسی ایشن نے مہیا کئے ہیں ۔ اس کے علاوہ اس ضلع کے لئے حکومت آزاد کشمیر نے تقریباً ایک لاکھ روپے کی مالیت کی ادویات فراہم کیں ۔ جو سیالکوٹ ضلع کے علاقوں میں پہنچا دی گئی ہیں ۔ مزید برآں مختلف سماجی تنظیموں مثلاً یونیف ، (CARE) کچھ اسلامی ممالک اور ریڈ کراس نے بھی سیالکوٹ ضلع کے لئے کافی تعداد میں ادویات فراہم کی ہیں ۔ اور ڈسٹرکٹ کونسل لاہور کی طرف سے ضلع لاہور میں جنگ سے متاثرہ علاقوں کے لئے بھی ادویات کی شکل میں کچھ امداد کی گئی ہے ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ وزیر موصوف کی طرف سے جواب میں یہ کہا گیا ہے کہ بھاولنگر اور رحیم یار خان کے اضلاع جنگ سے متاثرہ علاقوں میں شمار نہیں ہوتے ۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ اضلاع بالکل سرحد پر واقع ہیں اور ان کا کافی نقصان ہوا ہے ۔ ان کو جنگ سے متاثرہ اضلاع قرار نہ دینے کا کیا criteria ہے ۔ کیا اسکے لئے انکا اپنا کوئی فارمولہ ہے یا وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ان اضلاع میں جنگ سے قطعاً کوئی نقصان نہیں ہوا ۔

وزیر صحت : پوزیشن یہ ہے کہ چونکہ وہاں مہاجرین کی تعداد اتنی زیادہ نہیں تھی اور نہ ہی کوئی ڈیمانڈ تھی کہ وہاں میڈیکل ایڈ بھیجی جائے ۔ اسلئے میں نے کہا ہے کہ یہ اضلاع جنگ سے متاثرہ قرار نہیں دیئے گئے ۔

سرکاری ہسپتالوں میں درجہ چہارم کے ملازمین کو سہولتیں

*۲۶۳۱۔ **شیخ محمد اصغر** : کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت کے زیر اہتمام ہسپتالوں میں درجہ چہارم کے ملازمین کو (۱) نہ مستقل کیا جاتا ہے (۲) نہ انہیں ہفتہ وار رخصت دی جاتی ہے (۳) نہ انہیں سال میں عام رخصت دی جاتی ہے (۴) نہ انہیں بیماری یا کسی ضروری کام کی رخصت دی جاتی ہے (۵) اور نہ ہی انہیں گریجوٹی بونس یا الاؤنس یا کوئی پنشن دی جاتی ہے۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ان درجہ چہارم کے ملازمین کو مستقبل میں مذکورہ سہولتیں فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر صحت (چوہدری محمد ارشاد) (الف) یہ درست نہیں ہے۔ درجہ چہارم کے ملازمین کو تمام مراعات حاصل ہیں جو باقی ماندہ سرکاری ملازمین کو ملتی ہیں۔ البتہ (Contingent paid) یعنی یومیہ اجرت پر کام کرنے والے ملازمین کو ایسی مراعات حاصل نہیں ہیں۔ لیکن اب عوامی حکومت کے برسر اقتدار آنے کے بعد حکومت نے یہ مراعات اس قسم کے ملازمین کو بھی دینے کا حکم جاری کر دیا ہے۔ موجودہ مالی سال میں ۵۰ فیصد ملازمین کو یہ مراعات مل جاوینگی۔ اور باقی ماندہ ۵۰ فیصد کو اگلے مالی سال یعنی ۷۴-۱۹۷۳ء میں حاصل ہو جاوینگی۔ ان احکامات پر عمل درآمد شروع ہو گیا ہے۔

(ب) جواب جزو الف میں موجود ہے۔

ڈسٹرکٹ ٹی۔ بی۔ ہسپتال سرگودھا کی جوہر آباد منتقلی

*۲۶۶۲۔ **سید احسان الحق بخاری** : کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا یہ حقیقت ہے کہ حکومت ڈسٹرکٹ ٹی۔ بی ہسپتال

سرگودھا کو جوہرآباد منتقل کرنے کے متعلق غور کر رہی ہے۔ اگر ایسا ہے تو کیوں ؟

وزیر صحت (چوہدری محمد ارشاد) : حقیقت یہ ہے کہ پاکستان فضائیہ کے ڈائریکٹر میڈیکل سروسز نے ڈسٹرکٹ ٹی۔ بی ہسپتال سرگودھا کو اپنی تحویل میں لینے کے لئے محکمہ صحت پنجاب سے رجوع کیا ہوا ہے۔ محکمہ صحت پنجاب اس مسئلہ کے ہر پہلو کا جائزہ لے رہی ہے لیکن ابھی تک اس پر کوئی فیصلہ نہیں کیا گیا۔

بہاولنگر اور رحیم یار خان کے سینٹری انسپکٹروں کو پراونشلائز کرنا

***۲۶۸۵ ۔ راؤ مراتب علی خان :** کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ ماسوائے اضلاع بہاولنگر، رحیم یار خان صوبہ پنجاب کے تمام اضلاع کی تحصیلوں میں متعینہ سینٹری انسپکٹرز گورنمنٹ کے ملازم ہیں لیکن رحیم یار خان اور بہاولنگر اضلاع کی تحصیلوں میں متعینہ سینٹری انسپکٹرز ڈسٹرکٹ کونسل کے ہی ملازم ہیں اور ان کو تا حال پراونشلائز نہیں کیا گیا ہے

(ب) کیا یہ درست ہے کہ متذکرۃ الصدر سینٹری انسپکٹرز جن کو ابھی تک پراونشلائز نہیں کیا گیا ہے ڈسٹرکٹ کونسل کے ملازم ہیں اور ایسی صورت میں ان کی کارکردگی انتہائی حد تک ناقص ہے اور ناقص کارکردگی پر محکمہ صحت براہ راست کوئی انضباطی کارروائی کرنے سے قاصر رہتا ہے۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو اس کی وجوہ کیا ہیں اور صوبائی حکومت کب تک متذکرۃالصدر سینٹری انسپکٹرز کو پراونشلائز کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور کب تک بہاولنگر اور رحیم یار خان کے بیمانندہ اضلاع کی ڈسٹرکٹ کونسلوں کو ایسے اخراجات سے نجات دلانا چاہتی ہے۔ اگر نہیں تو کیوں۔ نیز کیا صوبائی حکومت ان سینٹری انسپکٹرز کو محکمہ صحت میں ضم کرنے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر صحت (چوہدری محمد ارشاد) : (الف) جی ہاں -

(ب) جی ہاں -

(ج) ابھی تک اس سلسلے میں متعلقہ محکمہ (لوکل باڈیز) کی طرف سے کوئی درخواست اس سلسلے میں موصول نہیں ہوئی - محکمہ صحت درخواست موصول ہونے پر مناسب کارروائی پراونشلائز کرانے کے سلسلے میں کرے گا - اور ان آسامیوں کے پراونشلائز ہونے سے متعلقہ ڈسٹرکٹ کونسلوں پر سے ایک مالی بوجھ اٹھ جاوے گا اور یہ پیسہ جو اس طرح بچے گا وہ کسی دوسرے رفاہ عامہ کے کاموں کے لئے استعمال ہو سکے گا -

میاں منظور احمد موہل : کیا وزیر موصوف اس بات کی وضاحت فرمائیں گے کہ باقی اضلاع میں جہاں پر یہ محکمہ پراونشلائز کیا گیا ہے وہاں سے لوکل باڈیز نے کوئی درخواست کی تھی ؟

مسٹر چیئرمین : کس بات کی درخواست کرنی تھی ؟

میاں منظور احمد موہل : جناب والا ! انہوں نے فرمایا ہے کہ بہاولنگر اور رحیم یار خان میں اس لئے پراونشلائز نہیں کئے گئے کہ لوکل باڈیز نے درخواست نہیں کی تھی اور باقی اضلاع میں پراونشلائز ہوگئے ہیں - میں نے یہ پوچھا ہے کہ باقی اضلاع میں جو محکمے حکومت نے اپنی تحویل میں لیے ہیں - کیا وہاں کی لوکل باڈیز نے اس کے لئے درخواست پیش کی تھی ؟

وزیر صحت : اس کے متعلق تحریک کسی نہ کسی طرف سے ضرور ہوتی ہے خواہ عملہ کی طرف سے ہو خواہ لوکل باڈیز کی طرف سے ہو -

---

میڈیکل کالجوں میں ڈبل شفٹیں

*۲۶۸۸ - **سردار محمد عاشق** : کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ صوبہ پنجاب کی آبادی تین کروڑ سے زیادہ ہے اور یہاں میڈیکل کالجوں میں طلباء کے لئے صرف ۴۰۰ سیٹیں ہیں جب کہ صوبہ سندھ میں میڈیکل طلباء کے لئے ۵۵۰ سیٹیں اور صوبہ سندھ کی کل آبادی تقریباً $1\frac{1}{2}$ کروڑ ہے -

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ صوبہ پنجاب میں ۶۱۵ نمبر حاصل کرنے والے طلباء بھی میڈیکل کالجوں میں داخلہ حاصل کرنے میں ناکام رہے ہیں جب کہ بقیہ تینوں صوبوں میں درجہ دوم اور سوم کے طلباء کو بھی داخلہ مل چکا ہے ۔

(ج) کیا یہ حقیقت ہے کہ حکومت پنجاب کے میڈیکل کالجوں میں ڈبل شفٹوں کا انتظام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو ایسا کب تک ممکن ہے اور اگر جواب نفی میں ہے تو کیوں ؟

وزیرصحت (چوہدری محمد ارشاد) : (الف) یہ درست نہیں ہے کہ پنجاب کے میڈیکل کالجوں میں صرف چار صد (۴۰۰) نشستیں برائے طلباء از پنجاب ہیں ۔ در حقیقت پنجاب کے میڈیکل کالجوں میں ۵۴۸ سیٹیں ہیں جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے :۔

۱۔ کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج	۱۸۲
۲۔ نشتر میڈیکل کالج	۱۶۴
۳۔ قائداعظم میڈیکل کالج	۱۳۲
۴۔ فاطمہ جناح میڈیکل کالج	۷۰

مگر یہ حقیقت ہے کہ آبادی اور نشستوں کا تناسب پنجاب کے صوبے میں بمقابلہ دوسرے صوبوں کے کم ہے ۔ اور حکومت پنجاب اس فرق کو مٹانے کی کوشش کر رہی ہے ۔ دیہی ڈاکٹروں کا منصوبہ زیر غور ہے اور حکومت نئے میڈیکل کالج کھولنے پر بھی غور کر رہی ہے ۔

(ب) یہ حقیقت ہے کہ ۶۲۵ نمبر حاصل کرنے والے طلباء کو میرٹ (Merit) قابلیتی معیار پر داخلہ نہیں مل سکا ۔ دوسرے صوبوں کا معیار معلوم نہیں ۔

(ج) ڈبل شفٹ چلانے کی سکیم زیر غور نہیں کیونکہ کالجوں سے ملحقہ ہسپتالوں کے بستر اور فنی ضروریات اس کی اجازت نہیں دیتے ۔

پنجاب میں حکومت کی جانب سے یونانی شفاخانوں کا اجراء

*۲۷۳۲ - **سید تابش الوری** : کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) یونانی طریق علاج کے لئے پنجاب میں حکومت کی جانب سے کتنے یونانی شفاخانے کھولے گئے ہیں یا کھولے جائیں گے ان کے لئے کتنی رقم منظور کی گئی ہے اور ان شفاخانوں سے کتنے لوگ استفادہ کر رہے ہیں - سال رواں کی ماہانہ تفصیل بتائی جائے ؟

(ب) کیا طب یونانی کی ترقی اور یونانی طریق علاج کی سر پرستی کے لئے کوئی اقدام حکومت کے زیر غور ہے ؟ اگر ہے تو کیا ؟

وزیر صحت (چوہدری محمد ارشاد) : (الف) کوئی نہیں -

(ب) عوامی ہیلتھ سکیم کے تحت نیشنل ہیلتھ لیبارٹریز اسلام آباد میں طب یونانی پر ریسرچ کے لئے گنجائش رکھی گئی ہے -

---

محکمہ صحت میں میڈیکل افسروں کی خالی آسامیاں

*۲۷۳۳ - **سید تابش الوری** : کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ محکمہ صحت پنجاب کے تحت اس وقت میڈیکل افسروں کی کتنی آسامیاں خالی ہیں اور یہ آسامیاں کیوں خالی ہیں ؟

وزیر صحت (چوہدری محمد ارشاد) : کل ۱۶۹ آسامیاں خالی ہیں - ان میں ۴۸ لیڈی میڈیکل افسروں کی آسامیاں بھی شامل ہیں -

وجوہات یہ ہیں

(i) ڈاکٹروں کی ایک بڑی تعداد مسلم ممالک میں جا رہی ہے -

(ii) گریجویٹ ڈاکٹر دیہاتوں میں نوکری کرنے سے کتراتے ہیں

میاں خورشید انور : کیا یہ درست ہے کہ ایک ڈاکٹر کی تعلیم مکمل کرنے کے لئے قومی خزانہ سے تقریباً ایک لاکھ روپیہ خرچ ہوتا ہے ؟

Mr. Chairman : How does Qaumi Khazana come in ?

میاں خورشید انور : جناب والا ! گزارش یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحبان ملک سے باہر جا رہے ہیں - اس لئے میں نے یہ سوال پوچھا ہے - کیا وزیر موصوف یہ بتلائیں گے کہ آپ اپنے صوبہ کی ضروریات پوری کرنے کے لئے اور ڈاکٹروں کو باہر جانے سے روکنے کے لئے کوئی پابندی لگانے کے لئے تیار ہیں ؟

وزیر صحت: باہر جانے پر پابندی مرکزی حکومت ہی لگا سکتی ہے لیکن پنجاب کی حکومت کو اس بات کا پورا پورا احساس ہے - اور یہ بات کیبنٹ میں بھی زیر غور آئی تھی - وہاں یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ ہم مرکزی حکومت کو یہ سفارش کریں کہ صرف وہی ڈاکٹر باہر جا سکتا ہے جس نے کم از کم تین سال ملک کی خدمت کی ہو -

میاں خورشید انور : جناب والا ! جب قوم ان پر اتنا روپیہ خرچ کر رہی ہے اور ڈاکٹر صاحبان پیسے کے لالچ میں باہر تشریف لے جا رہے ہیں تو کیا آپ مرکزی حکومت سے کوئی فوری اور ٹھوس قدم اٹھانے کے لئے سفارش کریں گے ؟

Mr. Chairman : He wants certain information. I hope that the Minister will supply him and that he will take up the matter with the Central Government.

ملک ثناء اللہ خان : کیا وزیر موصوف یہ بیان فرمائیں گے کہ جو سہولتیں ڈاکٹروں کو بیرونی ممالک میں میسر ہیں وہی سہولتیں اپنے ملک میں مہیا کر کے ان کو باہر جانے سے روکنے کے لئے حکومت کوئی اقدام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر صحت : میرے خیال میں یہ مختلف ممالک کے ذرائع پر انحصار ہوتا ہے اور ہم اپنے ملک کے ذرائع کے مطابق انہیں سہولتیں دے سکتے ہیں -

میاں خورشید انور : جناب والا ! وزیر صحت میرے سوال کے متعلق اطلاع دے رہے تھے تو آپ نے انہیں ٹوک دیا ہے -

مسٹر چیئرمین : میں نے انہیں اطلاع دینے سے منع نہیں کیا ہے -

وزیر صحت : جناب والا ! میں نے انہیں یہ جواب عرض کیا تھا کہ تین سال کی پابندی کے لئے ہم نے مرکزی حکومت سے سفارش کر دی ہے بلکہ ہم

یہ چیک کرتے ہیں کہ جن ڈاکٹروں کی سروس ابھی تین سال نہیں ہوئی انہیں ہم باہر جانے کی اجازت نہ دیں۔

وزیر خزانہ : جناب والا ! میں وزیر صحت صاحب کی اطلاع میں مزید اضافہ کرنا چاہتا ہوں کہ نہ صرف پابندی لگائی جا رہی ہے بلکہ ڈاکٹروں کے لئے اندرون ملک زیادہ سہولتیں اور مراعات دینے کے لئے ایک وسیع پیمانے پر انتظام کیا جا رہا ہے تاکہ وہ ڈاکٹر جو چند پیسوں کے خیال سے یا اچھی ملازمت کے خیال سے اپنا وطن چھوڑ کر دوسرے ممالک میں چلے جاتے ہیں اور جن کی ہمیں اپنے ملک میں بے حد ضرورت ہے۔ ہم ان کو دیہات کے اندر بہتر مراعات اور بہتر سہولتیں دے سکیں۔ ان کے لئے حکومت نے ایک ایسا پروگرام بنایا ہے اور ہم توقع کرتے ہیں کہ ایک طرف پابندی اور دوسری طرف مراعات۔ یہ دونوں چیزیں مل کر ہمارے ڈاکٹروں کو باہر جانے سے روکیں گی اور ہم ان کو اپنے ملک کی ضروریات کے مطابق ملک کے اندر کھپائیں گے۔

(نعرہ ہائے تحسین)

علامہ رحمت اللہ ارشد : کیا وزیر صحت یہ فرمائیں گے کہ لیبیا، سعودی عرب اور دوسرے اسلامی ممالک کے لئے آپ آزادی کے ساتھ ڈاکٹر بھیج سکتے ہیں لیکن دوسرے ممالک کے لئے آپ اجازت نہیں دیتے، یہ پابندی کیوں ہے ؟

وزیر صحت : آپ نے جو کچھ فرمایا ہے وہ ابھی تک درست ہے۔ لیبیا اور اسلامی ممالک میں جو ڈاکٹر جانا چاہتے ہوں، ان پر کوئی پابندی نہیں۔

Mr. Taj Muhammad Khanzada : Will the Hon'ble Minister for Health be pleased to state whether it is a fact that there are no unemployed doctors in the Province.

وزیر صحت : اس کے متعلق میں نہیں کہہ سکتا کہ ڈاکٹر unemployed ہیں یا نہیں۔ جب ہم ایڈورٹائز کرتے ہیں کہ اتنی آسامیاں خالی ہیں تو ہمیں درخواستیں بہت کم آتی ہیں اور جب انٹرویو کے لئے انہیں بلایا جاتا ہے تو بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کو پیش کش کی جاتی ہے کہ فلاں سٹیشن پر جائیں مگر وہ نہیں جاتے۔

Mr. Taj Muhammad Khanzada : Sir, my question has still not been answered. The Minister should please say categorically.

مسٹر چیئرمین : وزیر خزانہ صاحب کی وضاحت کے بعد جو انہوں نے ڈاکٹروں کی روک تھام کے متعلق فرمائی ہے کہ بیرونی ملکوں میں جانے کے متعلق سکیم حکومت کے زیر غور ہے , آپ کو مطمئن ہو جانا چاہیے -

Mr. Taj Muhammad Khanzada : Sir, in view of the assurance given by the Deputy Leader of the House that the terms and conditions of doctors will be comparatively improved in order to enable them to serve the country, how soon will this legislation come into force.

Mr. Chairman : Khanzada Sahib, how can it be a supplementary. It is a suggestion.

Mr. Taj Muhammad Khanzada : Sir, let the Health Minister answer. You are not the Minister for Health.

Mr. Chairman : I don't allow this question.

(At this Stage Mr. Speaker occupied the Chair)

Mr. Taj Muhammad Khanzada : Sir, the Health Minister wants to answer this question but Mr. Chairman, does'nt allow him to speak.

Mr. Speaker : He has the discretion.

Mr. Taj Muhammad Khanzada : Then it is a very good discretion.

سردار امجد حمید خان دستی : ابھی ابھی وزیر صحت نے فرمایا ہے کہ کیبنٹ میں بڑے غور و خوض اور بڑی محنت کے بعد یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ صرف تین سال کے لئے پابندی لگائی جائے یعنی جب تک نئے ڈاکٹر اپنے ملک میں تین سال تک کام نہ کر لیں اس وقت تک ان کو باہر بھیجنے کی اجازت نہ ہو - میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ یہ جو ڈاکٹروں کے تجربے کا تین سال کا پیریڈ ہے ، کیا یہ مریضوں کے زیادہ سے زیادہ تعداد میں مرنے کا پیریڈ ہے ؟

کیا یہ اس لئے پابندی لگائی گئی ہے کہ ان کا لوگوں کو مارنے کا پیریڈ یہاں ختم کیا جائے اور جب وہ کارآمد ہو جائیں تو ان کو باہر بھیج دیا جائے ؟

مسٹر سپیکر : یہ ضمنی سوال نہیں ہے اس کو ایک تقریر تو کہا جا سکتا ہے لیکن ضمنی سوال نہیں ۔

سردار امجد حمید خان دستی : میں اس کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں ۔

Mr. Speaker : I don't want speeches on supplementary questions.

سید تابش الوری : کیا وزیر موصوف دیہاتوں اور پسماندہ علاقوں کے لئے بھی ڈاکٹروں پر کوئی پابندی لگائیں گے کہ انہیں وہاں ضرور سروس کرنی ہوگی ؟

وزیر صحت : یہ تجویز ہیلتھ پالیسی میں ہے ۔

پنجاب کے میڈیکل کالجوں سے فارغ التحصیل ہونے والے گریجویٹس کی تعداد

*۲۷۳۳ (الف) ۔ سید تابش الوری : کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) پنجاب کے میڈیکل کالجوں سے ہر سال کتنے میڈیکل گریجویٹ عام طور پر فارغ التحصیل ہوتے ہیں ۔ سال رواں میں کتنے فارغ التحصیل ہوئے ۔ کتنوں نے سرکاری ملازمت کے لئے درخواست دی اور کتنے ملازم رکھے گئے ۔

(ب) صوبہ پنجاب کے لئے مجموعی طور پر اس وقت کتنے میڈیکل افسر درکار ہیں اور نئی ہیلتھ سکیم کے تحت کتنے درکار ہوں گے ۔ یہ ضرورت کس طرح پوری کی جائے گی اور اس کے لئے کیا تدابیر بروئے کار لائی جا رہی ہیں ؟

وزیر صحت (چوہدری محمد ارشاد) : (الف) پنجاب کے میڈیکل کالجوں سے

فارغ التحصیل ہونے والے ڈاکٹروں کی تعداد مندرجہ ذیل ہے :-

ام میڈیکل کالج	تعداد فارغ التحصیل ڈاکٹر بمعہ سال				
	۱۹۶۷ء	۱۹۶۸ء	۱۹۶۹ء	۱۹۷۰ء	۱۹۷۱ء
۱۔ کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور -	۱۳۸	۱۵۱	۱۹۴	۱۹۶	۲۲۹
۲۔ فاطمہ جناح میڈیکل کالج لاہور -	۷۳	۹۳	۹۳	۵۸	۱۰۶
۳۔ نشتر میڈیکل کالج ملتان -	۱۱۰	۱۵۵	۱۴۵	۱۳۷	۱۸۲

نوٹ : ۱۹۷۲ء کی کلاس کا امتحان حال ہی میں ختم ہوا ہے - اس لئے ابھی نتیجہ نہیں نکلا -

(ب) (i) قریباً ۱۵۰ میڈیکل افیسرز کی آسامیاں خالی پڑی ہیں -

(ii) نئی ہیلتھ سکیم کے تحت ۳۸۳۶ میڈیکل افیسرز درکار ہوں گے - جو کہ ۸ سال تک پوری کی جانے کی تجویز ہے - فارغ التحصیل ہونے کی موجودہ رفتار اس مدت میں اس کو پورا کریں گے -

سید تابش الوری : میں نے اپنے سوال میں یہ پوچھا تھا کہ کتنوں نے سرکاری ملازمت کے لئے درخواست دی اور کتنے ملازم رکھے گئے - میرے اس سوال کا جواب موجود نہیں ، کیا وہ زبانی بتا سکیں گے ؟

وزیر صحت : اس میں واقعی جواب نہیں ، لیکن میں صرف یہ بتاؤں گا کہ جو بھی درخواست دیں ان کو رکھ لیا جاتا ہے -

سید تابش الوری : جناب والا ! آرمی کی طرف سے بھی ان کو requisition دی گئی کہ ان کو میڈیکل افیسر مہیا کیا جائے ، جو ابھی تک نہیں کیا گیا -

مسٹر سپیکر : انہوں نے وجہ بتائی ہے کہ جتنی درخواستیں آتی ہے ان کو رکھ لیا جاتا ہے -

سید تابش الوری : یہ ممکن نہیں ہے ۔ ہمیں تعداد چاہیے ، کتنوں نے درخواست دی اور کتنے رکھ لئے گئے ۔

وزیر صحت : جناب سپیکر ! اگر آپ اجازت دیں تو میں بعد میں بتا سکوں گا ۔

مسٹر سپیکر : کیا آپ figures بتا سکتے ہیں ؟

وزیر صحت : اس وقت نہیں بتا سکتا ۔

مسٹر سپیکر : اس کو کل پر رکھ لیتے ہیں ۔

سید تابش الوری : اس پر سپلیمنٹری بھی کل ہو جائیں گے ؟

مسٹر سپیکر : یہ سوال آپ کا خاص طور پر کل ہوگا ۔ اور آپ سپلیمنٹری بھی کر سکیں گے ۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

محکمہ فیملی پلاننگ پر سالانہ اخراجات

۲۹ ۔ چوہدری علی بہادر خان : کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) صوبہ پنجاب میں محکمہ فیملی پلاننگ پر سالانہ کتنی رقم خرچ کی جاتی ہے ۔ اس میں سے کتنی رقم صوبائی حکومت دیتی ہے ۔ کتنی رقم مرکزی رقم حکومت اور کتنی رقم بطور امداد ملتی ہے ۔

(ب) محکمہ فیملی پلاننگ میں کل کتنا عملہ ہے ۔ اس میں کتنے فیملی پلاننگ آفیسر ، کتنے ایگزیکٹو آفیسر ، کتنا ریٹنگ سٹاف ۔ کتنی لیڈی ڈاکٹر ہمہ وقتی کتنی جزوقتی دائیاں اور دیگر سٹاف ہے ۔ نیز ان کی تنخواہ ماہانہ علیحدہ علیحدہ بتائی جائے ۔

(ج) مذکورہ محکمہ میں ادویات پر سالانہ اخراجات کیا ہیں اور مشتہری پر سالانہ کتنا خرچ ہوتا ہے ۔

(د) مذکورہ محکمہ کے افسران کو بطور ٹی اے اورڈی اے سال ۱۹۷۱-۱۹۷۰ء و ۷۲-۱۹۷۱ء میں کتنی رقم ادا کی گئی ؟

وزیر صحت (چوہدری محمد ارشاد) ! (الف) مالی سال ۷۲-۱۹۷۱ء میں صوبہ پنجاب میں محکمہ فیملی پلاننگ پر کل ۱،۵۳،۵۸،۹۴۲ روپے (ایک کروڑ ترپن لاکھ اٹھاون ہزار نو سو بیالیس روپے) خرچ ہوئے۔ اس میں سے ۵۰ فیصد مرکزی حکومت اور ۵۰ فیصد صوبائی حکومت برداشت کرتی ہے ۔ بیرونی امداد ذرائع حمل و نقل اور دوائیوں کی صورت میں مہیا کی جاتی ہے ۔ اس امداد کی مقدار کا تعین مرکزی حکومت ہی کر سکتی ہے ۔

(ب)

عہدہ	تعداد	تنخواہ کا سکیل	ماہوار تنخواہ
(۱) ایگزیکٹو آفیسر	۱۹	۱۵۰۰-۷۵-۷۵۰	۱۲۷۵ روپے
(۲) فیملی پلاننگ آفیسر	۶۰۵	۹۲۵-۴۰-۵۲۵-۳۵-۳۵۰	۵۲۵ روپے
(۳) انسپکشن آفیسر	۳۲	۹۲۵-۴۰-۵۲۵-۳۵-۳۵۰	۶۰۵ روپے
(۴) ٹریننگ آفیسر	۳۴	۹۲۵-۴۰-۵۲۵-۳۵-۳۵۰	۶۰۵ روپے
(۵) لیڈی ڈاکٹر (بمعہ وقتی)	۲۱	۱۵۰۰-۷۵-۷۵۰	۱۴۲۵ روپے
		(علاوہ این ۔ پی ۔ اے ۳۰۰ روپے ماہوار اور فی تنخواہ سو روپے ماہوار)	
(۶) دائیاں (سب جزوقتی)	۶۰۶۷	۱۵ روپے ماہوار	۱۵ روپے
(۷) دیگر سٹاف	۲۷۰۲	تنخواہ کا سکیل فہرست منسلکہ میں ملاحظہ فرمادیں	
کل میزان	۹۴۸۰		

(ج) دائیاں چونکہ امدادی مد سے مہیا کی جاتی ہیں ۔ ان پر محکمہ کے بجٹ سے خرچ نہیں ہوتا ۔

(د) مشتہری پر تقریباً دو لاکھ روپے ۔

(د) (۱) ۱۹۷۲-۷۱ء ۵,۶۸,۰۴۳ روپے (پانچ لاکھ اڑسٹھ ہزار تنتالیس روپے)

(۲) ۱۹۷۱-۷۲ء ۵,۹۲,۵۵۱ روپے (پانچ لاکھ بانوے ہزار پانچ سو اکاون روپے) ۔

فہرست دیگر سٹاف

عہدہ	تنخواہ کا سکیل
(۱) اسٹنٹ ، سٹینو گرافر ، اکاؤنٹنٹ ، خزانچی ، سٹیٹسٹیکل اسسٹنٹ اور انسپکشن اسسٹنٹ ۔	۲۷۵-۲۰-۳۷۵-۲۰-۴۷۵-۲۵-۶۰۰
(۲) وارڈن ۔	۲۵۵-۱۵-۳۰۰-۱۲-۳۸۰-۲۰-۴۸۰
(۳) سٹیٹسٹیکل کمپیوٹر ، فلم پروجیکسٹ، مکینک ۔	۲۰۰-۱۲-۲۶۰-۱۵-۳۳۵-۱۰-۴۲۵
(۴) سٹینو ٹائپسٹ ، سٹور کیپر ، اپرڈویژن کلرک ، فیملی پلاننگ اسسٹنٹ ۔	۱۸۰-۱۰-۲۳۰/۱۰-۲۸۰/۱۵-۳۷۰
(۵) سینئر کلرک ، اردو ٹائپسٹ ، لیڈی ہیلتھ وزیٹر ۔	۱۶۵-۸-۲۰۵/۱۰-۲۵۵/۱۰-۳۱۵
(۶) جونئیر کلرک ، اسسٹنٹ مکینک ، میڈیکل اٹنڈنٹ ، فیملی پلاننگ ورکر ، لیڈی فیملی پلاننگ وزیٹر ۔	۱۵۰-۶-۱۸۰/۸-۲۲۰/۱۰-۲۸۰
(۷) ڈرائیور ۔	۱۳۰-۴-۱۷۰/۵-۲۰۰
(۸) دفتری ۔	۱۱۰-۳-۱۵۲/۴-۱۶۰
(۹) چپڑاسی ۔	۱۰۰-۲-۱۱۶/۳-۱۴۰

صوبہ پنجاب میں میڈیکل کالجوں کی تعداد

۳۱ ۔ چوھدری امان اللہ لک : کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) صوبہ پنجاب میں اس وقت کل کتنے میڈیکل کالج کام کر رہے ہیں اور ہر کالج میں ۷۳-۱۹۷۲ء میں کل کتنے طلباء داخل ہوئے ۔

(ب) ہر کالج میں داخل شدہ طلباء کے نام اور تعلیمی قابلیت مع نمبر بتائے جائیں ۔

(ج) مذکورہ کالجوں میں داخل شدہ ایسے طلباء جو سپیشل کوٹا میں داخل ہوئے کی تفصیل مع نام طالب علم و افسر جس کے کوٹے پر داخل ہوا بتائی جائے۔

(د) آیا کوئی طالب علم سپیشل کوٹا کی بنیاد پر ۱۹۷۱ء ، ۱۹۷۰ء ۱۹۶۹ء میں داخل ہوا ۔ تفصیل مع نام سال‌وار بتائی جائے ۔

(ہ) سپیشل کوٹا کے اختیارات کس کس افسر کو ہیں ؟

وزیر صحت (چوھدری محمد ارشاد) : (الف) صوبہ پنجاب میں چار میڈیکل کالج کر رہے ہیں ۔

۷۳-۱۹۷۲ء نشستیں	
(i) کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور ۔	۱۸۲
(ii) فاطمہ جناح میڈیکل کالج لاہور ۔	۱۱۶
(iii) نشتر میڈیکل کالج ملتان	۱۶۳
(iv) قائد اعظم میڈیکل کالج بہاولپور	۱۳۲
کل میزان	۵۹۳

(ب) *فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے ۔

(ج) میڈیکل کالجوں میں مندرجہ ذیل اقسام کے طلباء سپیشل کوٹہ میں داخل ہوتے ہیں :-

۱- پنجاب کے پسماندہ اضلاع یعنی کیمبل پور ۔ میانوالی ۔ جہلم ۔ ڈیرہ غازی خان ۔ جھنگ ۔ رحیم یار خان ۔ بہاولنگر ۔ بہاولپور اور مظفر گڑھ سے دو دو لڑکے اور ایک ایک لڑکی ہر ضلع سے تعلیمی قابلیت یعنی ضلع وار نمبروں کے مطابق لئے جاتے ہیں ۔

۲- فوجی ملازمین کے لڑکے یا لڑکیوں کے لئے جن میں شہیدوں یا ناکارہ ہونے والے فوجیوں کو ترجیحاً داخل کیا جاتا ہے ۔ تین فی کالج ہے ۔

۳- پنجاب کے ڈاکٹروں کے لڑکوں یا لڑکیوں کے لئے دو فی کالج داخلہ تعلیمی قابلیت کی بنا پر دیا جاتا ہے ۔

۴- گورنر پنجاب کی نامزد کردہ نشستیں ۲۲ ہیں ۔

۵- آزاد کشمیر کے نامزد کردہ امیدوار تیرہ ان کو مرکزی وزارت داخلہ و امور کشمیر نامزد کرتی ہے ۔

۶- غیر ملکی امیدوار تیس ان کو مرکزی حکومت نامزد کرتی ہے ۔

تفاصیل برائے ہر کالج لف ہیں ۔

(د) *تفصیل لف ہے ۔

(ہ) سپیشل کوٹہ کے اختیارات مندرجہ ذیل کو حاصل ہیں ۔

۱- فوجی ملازمین کے لڑکے اور لڑکیاں ۔ جی ۔ ایچ ۔ کیو راولپنڈی ۔

۲- آزاد کشمیر کے امیدواران وزارت داخلہ و امور کشمیر ۔

---

*فہرست آخر میں ملاحظہ فرمائیں

۴۔ پسماندہ اضلاع کے طلباء ان کو چیئرمین سیلیکشن کمیٹی تعلیمی قابلیت کی بنا پر جو کہ ہر ضلع کے طلباء کے مابین پرکھی جاتی ہے ۔ منتخب کرتے ہیں ۔

۴۔ پنجاب کے ڈاکٹروں کے لڑکے لڑکیوں کی نشستیں چیئرمین سیلیکشن کمیٹی منتخب کرتے ہیں ۔

۵۔ گورنر کی نامزد کردہ نشستیں ۔ گورنر پنجاب نشستوں کے لئے امیدوار نامزد کرتے ہیں ۔ اس کے علاوہ کسی افسر کو نامزد کرنے کا اختیار نہیں ۔

اراکین اسمبلی کی رخصت

مسٹر سپیکر : اب ممبران کی رخصتوں کی درخواستیں لی جائیں گی ۔

ڈاکٹر حلیم رضا

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست ڈاکٹر حلیم رضا صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :۔

گزارش ہے کہ میں بعارضہ ملیریا بخار علیل ہونے کی وجہ سے مورخہ ۳-۳-۱۹۷۳ء کو حاضر نہیں ہو سکا ۔ براہ کرم رخصت منظور فرمائی جائے ۔

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :۔

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر عبدالرحمان جامی

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست مسٹر عبدالرحمان جامی صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :۔

I am feeling indisposed today. Please excuse my absence from the session for 5th and 6th instant.

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

خان امیر عبداللہ خان روکڑی

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست خان امیر عبداللہ خان روکڑی صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

گزارش ہے کہ مورخہ ۲۰-۱۹ مارچ ۱۹۷۳ء کو مجھے ایک ضروری کام کی انجام دہی کے سلسلے میں کراچی جانا پڑ گیا تھا جس کی وجہ سے ایوان کی کارروائی میں حصہ نہ لے سکا ۔ براہ کرم مذکورہ دو یوم کی رخصت مرحمت فرمائی جائے ۔

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

ملک غلام قادر

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست ملک غلام قادر صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

گزارش ہے کہ بندہ مورخہ ۲-۴-۱۹۷۳ء کو ٹیکسٹائل بورڈ کی میٹنگ attend کرنے کے لئے کراچی گیا ہوا تھا ۔ اس لئے اسمبلی کا سیشن attend نہ کر سکا ۔ اس دن کے لئے چھٹی عنایت فرمائی جائے ۔

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے

(تحریک منظور کی گئی)

میاں محمد افضل حیات

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست میاں محمد افضل حیات صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

Kindly grant me leave for 19-3-73 as I could not attend the session because of illness.

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر بشیر احمد

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست مسٹر بشیر احمد صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

گزارش ہے کہ بندہ بوجہ ایک ضروری کام مورخہ ۱۹ ، ۲۰ مارچ ۱۹۷۳ء دو دن اجلاس میں حاضر نہیں ہو سکا ۔ براہ مہربانی رخصت عطا فرمائی جاوے ۔

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر احمد بخش تھیم

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست مسٹر احمد بخش تھیم صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

گزارش ہے کہ بندہ مورخہ ۸ اور ۹ مارچ کو بوجہ بیماری اجلاس میں شمولیت نہ کر سکا ۔ رخصت منظور فرمائی جائے ۔

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

سردار امجد حمید خان دستی

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست سردار امجد حمید خان دستی صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

I could not attend the Assembly on the 19th February 1973 due to some urgent personal work. Kindly excuse this absence and oblige.

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

چوہدری فرزند علی

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست چوہدری فرزند علی صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

گزارش ہے کہ میں بوجہ بیماری ۲۶-۲۷ فروری حاضر اجلاس نہیں ہو سکا ۔ التماس ہے کہ مہربانی فرما کر رخصت عطا فرمائی جائے ۔

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسئلہ استحقاق

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! میں نے آج ایک تحریک استحقاق دی تھی ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! میری بھی ایک تحریک استحقاق تھی جسے آج کے لئے ملتوی کیا گیا تھا ۔

مسٹر سپیکر : وہ غیر نشان زدہ سوال نمبر ۲۶ کے جواب سے متعلق ہے ۔ اس کو پہلے لے لیتے ہیں ۔

سوال نمبر ۲۶ کے دو جوابات میں تضاد

وزیر اوقاف نوآبادیات و اشتمال : جناب والا ! سوال نمبر ۲۶ جو حاجی سیف اللہ صاحب نے دریافت کیا تھا اس کا جواب ۲۶ فروری کو دینا تھا ۔ ۲۵ فروری کی شام تک اس کا جواب رحیم یار خان سے نہیں پہنچا تھا ۔ ۲۶ فروری کی صبح کو اس کا جواب موصول ہوا میں یہاں ہاؤس میں بیٹھا ہوا تھا کہ مجھے یہ جواب دیا گیا ۔ میں نے اس کو پڑھا سوال کے جزو (د) اور (ہ) اس کے متعلق تھے کہ وہاں کی تحصیل لیاقت پور میں عباسیہ کالونی میں چراگاہ کا رقبہ ہے جو ہم ہر سال مستاجری پر نیلام عام میں دیتے ہیں ۔ حاجی صاحب کا سوال یہ تھا کہ بعد از مشتہری اس رقبہ کا باقاعدہ نیلام کیا گیا یا نہیں ۔ اگر نہیں کیا گیا تو اس کی کیا وجہ ہے اور کون سے وہ چکوک ہیں جو باقاعدہ وہاں نیلام کے بعد مستاجری پر دئے گئے۔ جزو 'د' کا جواب جو میں نے دینا تھا اس میں یہ تھا کہ کون سے وہ چکوک ہیں جو بعد از مشتہری بذریعہ نیلام عام باضابطہ دئیے گئے ہیں تو وہ چھ چکوک ہیں جو دئیے گئے ۔ فہرست کے مطابق تحصیل میں کل ۵۲ چکوک تھے جو دئیے جانے تھے ۔ مجھے جو جواب وہاں سے ملا تھا اس میں انہوں نے یہ کہا کہ ہم نے باقاعدہ صحیح طور پر نیلامی کرائی ہے اور اس کے لئے کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ ہم کوئی انکوائری کریں ۔ میں نے خود اپنے قلم سے یہاں اٹھ کر سوال کے جزو (د) کا جواب کاٹ دیا اور میں نے لکھا کہ نہیں ۔ مجھے ابھی خود اس میں گڑ بڑ نظر آتی ہے ۔ میں خود اس جواب سے مطمئن نہیں ہوں کل ۵۲ چکوک ہیں جن کو بذریعہ نیلام تقسیم ہونا چاہیے تھا جبکہ صرف ۶ دئیے گئے

تھے اور وہ بھی معمولی زر نیلام تھا ۔ دس روپے ۔ بارہ روپے اور آٹھ روپے فی ایکڑ زر نیلام تھا ۔ میں نے اس کے اوپر لکھ کر خود جواب ان کے حوالے کر دیا کہ میں اس کی انکوائری کراؤں گا اور فاضل ممبر کو پھر آگاہ کروں گا ۔ یہ میرا جواب ۲۶ فروری کو تھا جو میں نے دیا ۔ اس کے ساتھ ہی میں نے انکوائری شروع کرا دی اور ڈپٹی کمشنر کو باقاعدہ ٹیلیگرام دی ۔ ٹیلیفون بھی کیا اور reminder بھی دیئے کہ وجہ بتائی جائے ۔ ۵۲ میں سے ۴۶ چکوک کی زمین بذریعہ نیلام عام کیوں نہیں دی گئی ۔ اور یہ زر نیلام اتنا کم کیوں ہے ۔ اس کا جواب مجھے ۲۰ مارچ سے پہلے موصول ہو گیا ۔ جس میں انہوں نے یہ جواب دیا ۔ جزو (د) کا جواب جو میں نے پہلے دن دیا تھا وہ پڑھ دیتا ہوں اور حاجی صاحب بھی اس سے اتفاق فرمائیں گے ۔ وہ جواب یہ تھا کہ اگر بغیر مشتہری کے ثابت ہوگی تو نہ صرف بولی منسوخ ہو گی بلکہ اس مسئلہ کے متعلق انکوائری بھی کروائی جائے گی ۔ مجھے خود اس میں گڑ بڑ نظر آتی ہے لیکن یہ جواب آج صبح ہی موصول ہوئے ہیں ۔ میں اس کی مناسب طریقے سے انکوائری کر کے فاضل ممبر کو آگاہ کروں گا ۔ اگر اس انکوائری میں فاضل ممبر مدد دیں تو میں ان کا ممنون ہوں گا ۔ ۲۶ فروری کو یہ میرا جواب تھا ۔ ۲۰ مارچ کو جب انکوائری رپورٹ وہاں سے موصول ہو گئی تو اس سے میں مطمئن تھا اور اس دوران میں نے ان سے بھی بات کر لی تھی کہ اگر مجھے مزید انکوائری کی ضرورت پیش آئی تو میں یہاں سے ایک انکوائری کمیٹی بھیجوں گا ۔ اس سلسلہ میں میں نے حاجی صاحب اور دوسرے ہماری پارٹی کے رکن حنیف رامو صاحب سے بھی بات کی کہ میں آپ دونوں کے ساتھ اپنا ڈپٹی سیکریٹری بھیجوں گا تا کہ انکوائری وہاں موقع پر جا کر ہو اور یہ دونوں معزز ممبران اس واقعہ کی انکوائری کریں گے دونوں نے مجھے زبانی طور پر یقین دلایا تھا ۔ لیکن جب ڈپٹی کمشنر کا جواب مجھے موصول ہوا تو وہ جواب مدلل تھا جو میں نے ان کی خدمت میں ۲۰ مارچ کو پیش کیا اور وہ جواب یہ تھا ۔

> باقی ماندہ چکوک میں چراگاہ کا رقبہ کوئی شخص بھی بولی پر لینے پر رضامند نہ ہوا ۔ اسسٹنٹ کمشنر لیاقت پور کی اطلاع کے مطابق لوگ اس شرط پر زیادہ رقم ادا کرنے کے لئے تیار تھے کہ پٹہ کی میعاد تین سال یا پانچ سال کر دی جائے ۔

جو نئی پالیسی کے تحت ہم نہیں کر سکتے ۔ جو چراگاہ کا رقبہ ہے صرف ایک سال کے لئے پٹہ پر دے سکتے ہیں ۔

سابقہ ریکارڈ ظاہر کرتا ہے کہ ۱۹۶۶ میں ان چکوک میں چراگاہ کا رقبہ ۴ روپے اور پانچ روپے فی ایکڑ کے حساب سے پانچ سالہ پٹہ پر نیلام ہوا تھا ۔ نیلام شدہ چراگاہ کا رقبہ بیشتر "غیر مکمن ہے ۔

اور وہ غیر ممکن جو قابل کاشت بھی نہیں تھا پھر ساتھ ان کا لمبا چوڑا خط آیا جس میں انھوں نے بتایا کہ کوئی بولی دینے آتا ہی نہیں آپ بے شک انکوائری کرا لیں ۔ ڈپٹی کمشنر سے بھی ہمیں یہی اطلاع موصول ہوئی میں اس سے مطمئن ہو گیا کیونکہ وہ ناقابل کاشت رقبہ ہے اور اس نے باقاعدہ کہا کہ اس طرح سے مندرجہ بالا چکوک میں چراگاہ کا بیشتر حصہ بنجر قدیم یا "غیر ممکن ہے" ۔ چک نمبر ۳۸ کا رقبہ نہری ہے جس کو انھوں نے ۲۰ روپے فی ایکڑ کے حساب سے مستاجری پر دیا ہوا ہے ۔ تو ان حالات میں انھوں نے کہا کہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ ہم اس کو منسوخ کر دیں ۔ یعنی اس کے مطابق ضرورت محسوس نہیں ہوتی ۔ لہذا فاضل ممبر کو اس بات کو سراہنا چاہیے کہ میں نے کس طرح سے افسران کو تنبیہ کی اور انکوائری کر کے جواب ایوان کے سامنے پیش کیا ۔ اس میں کوئی غلط بیانی نہیں کی گئی اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر اس سے بھی فاضل ممبر مطمئن نہیں ہیں تو پھر کمیٹی بھی حاجی محمد سیف اللہ خان صاحب اور محمد حنیف نارو کی سرکردگی میں بھیجی جا سکتی ہے ۔ ان سے میں پہلے بھی بات کر چکا ہوں کہ اگر آپ مطمئن نہیں ہیں تو میں آپ کو بھیجنے کے لئے تیار ہوں ۔ لیکن یہ جواب وہ ہے جو بعد از تحقیقات اور باقاعدہ تنبیہہ اور متعدد reminders دینے کے بعد حاصل کیا گیا ہے ۔ میرا خیال ہے کہ حاجی صاحب کو غلط فہمی ہو گئی ہے کہ میں نے افسران کو بچانے کی کوشش کی ہے یا میں نے ایوان کو غلط اطلاع دینے کی کوشش کی ہے ۔ ایسا ہرگز نہیں ہے ۔ میں یقین دلاتا ہوں کہ مجھے تو اس روز بڑا صدمہ ہوتا ہے جس روز میرے محکمے کے سارے کے سارے سوالات یہاں نہ پڑھے جائیں یا مجھے موقع نہ دیا جائے کہ میں ان کو explain کر سکوں ۔ یہاں میں نے یہ بھی محسوس کیا ہے کہ محکمہ جات کے بہت سے ایسے گوشے

ہوتے ہیں جن پر کارروائی کرنا مفاد عامہ میں ہوتا ہے۔ عوام کے حق میں بہتر ثابت ہوتا ہے۔ انشاءاللہ میں آپ کی وساطت سے ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ کم از کم گورنمنٹ بنچز کی طرف سے ایسے کبھی نہیں ہوگا کہ ہم سوالوں کے جوابات میں غلط بیانی یا تضاد سے کام لیں۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا! مجھے انتہائی افسوس ہے کہ اس ایوان کے انتہائی واجب الاحترام وزیر کی پوزیشن کو انہی کے ہی اپنے ملازمین نے خراب کر دیا ہے۔ وہ اس لئے کہ جو پہلے انہوں نے جواب دیا تھا حقیقت یہ ہے وہ جواب من و عن صحیح تھا درست تھا اس میں انہوں نے تسلیم کیا تھا کہ اس نیلامی میں گڑ بڑ ہوئی ہے یا گڑ بڑ محسوس ہوتی ہے اور میں انکوائری کروں گا۔ انہوں نے اس حد تک دلچسپی کا اظہار کیا۔ ایوان کے باہر بھی انہوں نے فرمایا کہ اگر تم مجھے وقت دے سکو تم اور جناب محمد حنیف نارو صاحب مل کر اپنے ایک ڈپٹی سیکریٹری کے ساتھ اس کی انکوائری کروں گا۔ بات یہ تھی پھر اچانک اس کا جواب اس ایجنڈہ میں شامل ہو کر سوالات کی فہرست میں آ گیا جو بالکل اس سے مختلف تھا۔ جناب وزیر متعلقہ کو انہی کے ملازمین نے یہ باور کرانے کی کوشش کی کہ نیلامی درست ہوئی ہے۔ رقبہ "غیرممکن ہے" اور اس میں کسی قسم کی گڑبڑ نہیں ہوئی۔ میں یہ واقعہ ایوان کے floor پر بیان کرتا ہوں اور پوری ذمہ داری کے ساتھ بیان کرتا ہوں کہ ۵۸ چکوک میں سے صرف ۶ منتخب کر کے بے نامی طریقے سے نیلامی کرائی گئی۔ کوئی مشتہری نہیں کرائی گئی۔ رقبہ لیاقت پور سے دو فرلانگ کے فاصلہ پر واقع ہے اور نیلامی لیاقت پور سے سات میل کے فاصلے پر دکھائی جاتی ہے۔ ایک بنگلے میں مخصوص آدمیوں کو زمین دی گئی اور دس دس روپیہ فی ایکڑ کے حساب سے دی گئی۔ ڈپٹی کمشنر کے دفتر میں اپیلیں موجود ہیں۔ وہاں کے چکوک کے لوگوں نے درخواستیں دی ہیں کہ اگر آپ نیلام کرنا چاہتے ہیں تو ۱۰۰ روپیہ فی ایکڑ کے حساب سے ہم لینے کے لئے تیار ہیں اور وہ اپیلیں جناب محمد حنیف نارو کے ذریعہ سے دائر ہوئی ہیں۔ ان لوگوں نے واویلا کیا وہ چیخے چلائے کہ اس سے زیادہ اور دھاندلی نہیں ہو سکتی۔ ڈپٹی کمشنر صاحب مجبور تھے۔ انہوں نے ان اپیلوں پر کوئی کارروائی نہیں کی اور اس کے خلاف ایکشن بھی نہیں لیا جس پر مجھے یہ سوال مجبوراً اسمبلی میں دینا پڑا۔

جناب والا ! مجھے اس روز انتہائی خوشی ہوئی تھی کہ جب فاضل وزیر صاحب نے فرمایا تھا کہ واقعی اس میں دھاندلی اور گڑبڑ ہے میں انکوائری کروں گا ۔ پھر اس کے بعد کوئی انکوائری نہیں کرائی گئی ۔ وہی ملزم وہی لوگ جو دھاندلی کرنے والے ہیں ان کو ان کی ہی سازش پر وہی جواب دے رہے ہیں کہ اس میں سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور جناب منسٹر صاحب مطمئن ہو گئے ۔ وہی اسٹنٹ کمشنر جس نے نیلامی کی تھی وہ لکھ رہا ہے کہ یہ درست ہے ۔ جس کے خلاف شکایت ہے کہ اس نے یہ کیس غلط کیا ہے ۔ دھاندلی کی ہے اس پر اعتماد کیا جا رہا ہے ۔ جناب والا ! میرا استحقاق مجروح ہوا ہے ۔ پائمال ہوا ہے ۔ سوال کا پہلا جواب بالکل درست ہے ۔ دوسرا جواب جس کی ضرورت نہ تھی وہ دیا گیا ۔ انہوں نے تمام commitment ختم کر دی ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر : دوسرے جواب میں لکھا ہے کہ جو commitment انہوں نے آپ سے کی ہے وہ اس سے منحرف ہو رہے ہیں ؟

حاجی محمد سیف اللہ خان : نہیں ۔ جناب والا ! وہ جواب ہی مختلف آ گیا ہے ۔ وہ دینے کی ضرورت ہی نہیں ہے ۔ جو commitment کی ہے کہ میں انکوائری کراؤں گا وہاں لکھتے ہیں کہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔ جس میں commitment کی ہے کہ واقعی گڑبڑ ہوئی ہے وہاں لکھتے ہیں کہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔ دوسرا جواب وہ بھول گئے ہیں ۔

وزیر اوقاف و نو آبادیات : جو جواب دیا گیا ہے کہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔ وہ اس بات کا ہے کہ انکوائری کرائی جائے ۔

مسٹر سپیکر : انکوائری کرانے کا آپ کا سوال ہی نہیں تھا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : میں نے وہ جواب مانگا ہی نہیں تھا ۔ جواب تو مجھے مل گیا تھا ۔

مسٹر سپیکر : محکمے سے جو جواب آیا ہے اس میں ان کا اپنا قلمی حصہ بھی ہے یا انہوں نے اس کے بغیر آپ کو جواب دیا ہے ۔ ان کی انکوائری کی commitment میں سمجھتا ہوں اب بھی موجود ہے ۔

وزیر اوقاف و نو آبادیات : جناب والا ! میں آج بھی ہاؤس کے floor پر اعلان کرتا ہوں کہ جس دن حاجی محمد سیف اللہ خان صاحب اور محمد حنیف لارڈ صاحب کو فرصت ملے ڈپٹی سیکریٹری کالونیز پہلی فرصت میں ان کے ساتھ جاتے

ہیں اگر یہ دھاندلی ثابت ہوئی تو میں اسسٹنٹ کمشنر صاحب کو نہیں چھوڑوں گا لیکن اگر یہ ثابت ہو جائے کہ ان کا جواب صحیح ہے تو پھر اس کا بھی اس کمیٹی کو تدارک کرنا ہوگا ۔ ہم اپنے افسران کی اس طرح سے بے عزتی کرنے کی بھی کوشش نہیں کرتے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : صحیح ہے ۔

وزیر اوقاف و نوآبادیات : میں بالکل تیار ہوں ۔ کمیٹی بن گئی ہے وہ الکوائری کرے جو جو قصور وار ثابت ہو کمیٹی باقاعدہ اس بات کو بھی probe کرے ۔ چپڑاسی سے لے کر ڈپٹی کمشنر تک جو آدمی بھی ذمہ دار ہوگا انشاءاللہ اس کو اس ہاؤس کے سامنے رگیدا جائے گا ۔ اس کو نہیں چھوڑا جائے گا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! وزیر صاحب کی اس یقین دہانی کے بعد میں اپنی تحریک استحقاق کو پریس نہیں کرتا ۔

ممبران اسمبلی کو ٹیلیفون کے کنکشن دینے میں تاخیر

مسٹر سپیکر : چوہدری امان اللہ لک نے تحریک استحقاق پیش کی ہے کہ ممبران صوبائی اسمبلی پنجاب کو ٹیلیفون لگوانے کی جو رعایت اور حق دیا گیا تھا اس پر آج تک عمل درآمد نہیں ہوسکا اور محکمہ خزانہ اور اسمبلی سیکرٹریٹ کے مابین خط و کتابت جاری ہے ۔ اس طرح محکمہ خزانہ ممبران اسمبلی پنجاب کو دیے گئے حق پر نہایت بھونڈے انداز سے حاوی ہو رہا ہے اور ممبران کے حق کو بری طرح سے نظر انداز کیا جا رہا ہے ۔ ممبران اسمبلی کے حق سے یہ ایک کھلا مذاق ہے ۔ لہذا میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ اس مسئلہ پر اسمبلی میں بحث کی جائے اور ممبران کے حق کو محفوظ کیا جائے ۔

Who will accept notice on behalf of the Government ?

چوہدری امان اللہ لک : وزیر خزانہ کو تحریک استحقاق دی جائے یہ انہیں سے متعلقہ ہے ۔

مسٹر سپیکر : رانے صاحب آپ کریں گے ۔ کل غیر سرکاری ارکان کی کارروائی کا دن ہے سوموار کو رکھ لیں ۔

چوہدری امان اللہ لک : سوموار کو رکھ لیں ۔

مسٹر سپیکر : سوموار کو کریں گے ۔

چوہدری امان اللہ لک : ٹھیک ہے سوموار کو کرلیں ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد : لکنہ وضاحت ! جناب والا ! میری ایک تحریک استحقاق جناب محمد انور سمہ صاحب کے خلاف آپ کے پاس موجود ہے ۔ بہت دن گزر گئے ہیں وہ فیصلہ طلب ہے ۔ یہاں محترم قائد ایوان نے آپ کی خدمت میں کہا تھا کہ دو تین دن کی مہلت دی جائے تاکہ ہم اپنی پارٹی میں اس کے متعلق بات کر سکیں ۔ میں نے یہ گزارش کی تھی کہ اس معاملہ کی رپورٹ گورنر صاحب اور صدر صاحب کو دوں گا ۔ میں نے گورنر صاحب اور صدر صاحب کی گزارشات پیش کر دی ہیں اس لئے میں آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ اس تحریک استحقاق کو زیر بحث لایا جائے ۔

مسٹر سپیکر : علامہ صاحب چونکہ ایوان میں وزیر اعلیٰ نے سٹیٹمنٹ دی تھی اس لئے پرسوں بھی ان کو ٹیلیفون کیا تھا ۔ آج صبح بھی ٹیلیفون کیا ہے۔ پیغام میں نے چھوڑ دیا ہے ۔ اگر وہ آج available نہیں ہوتے تو پھر ان کے بغیر لے لیں گے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ! میری عادت ہے کہ میں آپ کی ہر رولنگ اور آپ کے ہر ارشاد کا احترام کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : یہ رولنگ نہیں ہے ۔ یہ ممبران کا استحقاق ہے ۔ اس پر رولنگ کا سوال کم ہی پیدا ہوتا ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد : جناب والا ! میں یہ گزارش کرنی چاہتا ہوں کہ خیال یہ تھا کہ اجلاس کچھ لمبا چلے گا لیکن اجلاس ۱۷ یا ۱۸ کو ختم ہونے کا امکان ہے جیسا کہ خیال کیا جا رہا ہے ۔ اب میرے پاس کوئی متبادل چیز اسکے بغیر نہیں رہ جاتی کہ گورنمنٹ کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پیش کروں اور فرداً فرداً ایک ایک منسٹر کے کارناموں پر تنقید کروں اس لئے اسکا فیصلہ جلد فرما دیں ۔

مسٹر سپیکر : بہت اچھا ۔

سید ناہض الوری : جناب والا ! میری دو تحریک استحقاق التوا میں پڑی ہیں ۔ اگر قائد ایوان تشریف نہیں لاتے تو میرا خیال ہے کہ نائب قائد ایوان ان سے نپٹ سکتے ہیں ۔

Mr. Speaker : Then he has to have the notice

سید تابش الوری : جناب والا ! اگر آج آپ نوٹس جاری فرما دیں تو بہتر ہوگا ۔

مسٹر سپیکر : میں آپ کو اطلاع کر دوں گا ۔

وزیر خزانہ : جناب والا ! میری یہ تجویز ہے کہ وزیر اعلیٰ کے لئے جو بھی کام آپ نے pending رکھا ہوا ہے اس کو ہفتہ تک آپ pending رکھیں اس روز بھی اگر وہ تشریف نہ لاتے تو ہاؤس کی کارروائی کو آگے بڑھانے کے لئے مناسب ہوگا میں ان کی طرف سے یہاں سوالوں کا جواب دیدوں ۔

مسٹر سپیکر : ٹھیک ہے ۔

تحاریک التوائے کار

مسٹر سپیکر : رامے صاحب ! میاں خورشید انور کی ایک تحریک التواء کے متعلق آپ نے کہا تھا کہ آپ دریافت کر کے مزید وضاحت کریں گے ۔

وزیر خزانہ : کون سی تحریک التوا ہے ؟

مسٹر سپیکر : اس کا نمبر ۴۵۶ ہے - یہ گورنمنٹ کالج وحدت روڈ لاہور سے متعلق ہے -

گورنمنٹ کالج وحدت روڈ لاہور میں اسلامی جمعیت طلبہ پاکستان کے جلسہ پر حملہ

وزیر خزانہ : جناب والا ! ایک حد تک اس کا جواب ملک مختار اعوان صاحب دے چکے ہیں - اس میں حقائق یہ ہیں کہ ۱۴-۳-۷۳ کو جمعیت طلبا نے مسٹر جاوید ہاشمی کو گورنمنٹ کالج وحدت روڈ میں تقریر کرنے کے لئے مدعو کیا تھا - وہاں جب وہ تشریف لائے تو طلباء کے دو گروہوں میں جھگڑا شروع ہو گیا - اور نوبت ہاتھا پائی تک آ گئی لہذا پولیس نے اس موقع پر مداخلت کی اور جو میٹنگ وہاں ہو رہی تھی اس کو غیر قانونی قرار دے دیا اور کہا کہ حاضرین یہاں سے منتشر ہو جائیں - جناب والا ! نہ وہاں کوئی لاٹھی چارج ہوا نہ کوئی طالب علم زخمی ہوا - یہ بھی غلط ہے کہ مسٹر جاوید ہاشمی - عبداللطیف مرزا ضیاء اللہ اور قاری مغیث الدین کو گرفتار کیا گیا - جناب والا !

ان میں سے کسی کو بھی گرفتار نہیں کیا گیا بلکہ ان کی جان کی باقاعدہ حفاظت کی گئی - چونکہ وہاں جھگڑا ہو رہا تھا پولیس نے ان کو اپنی حفاظت میں لے لیا اور ان کو بخیر و خوبی رخصت کیا میں سمجھتا ہوں کہ کوئی ایسی بات نہیں ہے جس پر ہمارے معزز دوستوں نے تحاریک التوائے کار نمبر ۴۵۵-۴۵۶ اور ۴۶۰-۴۶۱ پیش کی ہیں - ۴۶۰ سردار امجد حمید خان دستی کی ہے - میں سمجھتا ہوں کہ ان کو پریس نہیں کرنا چاہئے -

میاں خورشید انور : جناب سپیکر ! دوسری معلومات کے علاوہ وزیر صاحب نے فرمایا ہے اور کل جناب وزیر قانون نے بھی ارشاد فرمایا تھا کہ پولیس نے وہاں مجمع کو غیر قانونی declare کیا - میں نے کل بھی اعتراض کیا تھا اس چیز کا پولیس کو قطعاً اختیار نہیں ہے - آپ از راہ کرم یہ خصوصی اختیارات پولیس کو نہ دیں - آج پھر وزیر خزانہ صاحب نے فرمایا ہے کہ پولیس نے جب دیکھا کہ ہجوم بڑھ گیا ہے تو انہوں نے اس کو غیر قانونی قرار دیا -

وزیر خزانہ : جناب والا ! ڈیوٹی مجسٹریٹ نے ایسا کیا تھا مگر صورت یہ ہے کہ اگر بلوہ شروع ہو جاتا یا شروع ہو جائے تو پولیس کے لئے لازم ہو جاتا ہے کہ وہ اس بلوے کو ختم کرنے کے لئے لوگوں کو منتشر کرے اور وہاں ڈیوٹی مجسٹریٹ موجود تھے جنہوں نے کہا کہ ہم اس چیز کی اجازت نہیں دے سکتے -

میاں خورشید انور : جناب والا ! پولیس کے پاس پہلے ہی اختیارات کافی ہیں مگر یہ ان کو اختیار نہیں ہے -

مسٹر سپیکر : انہوں نے کہا ہے کہ وہاں ڈیوٹی مجسٹریٹ موجود تھے - اور ڈیوٹی مجسٹریٹ نے حکم دیا کہ وہ منتشر ہو جائیں -

میاں خورشید انور : وہاں ڈیوٹی مجسٹریٹ نہیں تھے - وزیر صاحب نے اس کا ذکر نہیں فرمایا ہے کہ ڈیوٹی مجسٹریٹ وہاں پر موجود تھے اور انہوں نے اجلاس کو غیر قانونی قرار دیا ہے -

Mr. Speaker : This has been said categorically by the two Ministers

کہ وہاں نہ کوئی گرفتاری ہوئی ہے - نہ لاٹھی چارج کیا گیا اور نہ ہی کوئی طالب علم زخمی ہوا ہے -

وزیر خزانہ : جناب والا ! جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ چیف منسٹر صاحب اگر تشریف نہ لائیں تو ان کی طرف سے میں جواب دے دوں گا تو مجھے ان کی اجازت لینی ہوگی ۔ اسی طرح ضروری نہیں ہوتا کہ جب پولیس کو اختیار گورنر دیں یا منسٹر دیں یا ڈیوٹی مجسٹریٹ دیں تو وہ لازمی طور پر خود بھی وہاں موجود ہوں ۔ وہ ان سے رابطہ قائم کر کے حکم لے لیتے ہیں ۔

سردار امجد حمید خان دستی : جناب والا ! عرض یہ ہے کہ جو وضاحت کی گئی ہے اس کا مناسب طریقہ یہ ہے کہ اگر کوئی غلط خبر کسی اخبار میں چھپتی ہے تو اس کی تردید اخبار میں کر دی جائے ۔

مسٹر سپیکر : آپ کس کس خبر کی تردید کریں گے ۔ اسطرح مسئلہ لمبا ہوتا چلا جائے گا ۔

سردار امجد حمید خان دستی : جناب والا ! نہایت معتبر اخبار کی خبر ہے جس کو لوگ شوق سے پڑھتے ہیں اس میں کوئی غلط خبر نہیں آ سکتی ۔ یہ نوائے وقت کی خبر ہے ۔

مسٹر سپیکر : میں اس پر کوئی comment نہیں کر سکتا ۔ آپ اپنی رائے اپنے تک ہی محفوظ رکھیں تو زیادہ بہتر ہے ۔ کبھی آپ میرے چیمبر میں تشریف لائیں تو میں آپ کو اس سلسلے میں اپنی رائے بتاؤں گا ۔

وزیر خزانہ : اس معزز اخبار میں ایسی خبریں بھی چھپتی ہیں جو ہم سب کے لیے باعث ندامت ہو سکتی ہیں ۔ اخبارات کی کارکردگی سے اور اس کے بعد اللہ کے فضل سے پاکستان میں باقی تمام کارخانوں کی نسبت افواہ سازی کے کارخانے کی پروڈکشن سب سے زیادہ ہے ۔

Mr. Speaker : In view of the categorical statement of the two Ministers let us stop this discussion.

لیاقت پور میں تحریک استقلال کے صدر ایئر مارشل اصغر خان کے جلسوں میں گڑ بڑ کرانے کی کوشش

مسٹر سپیکر : سردار امجد حمید خان دستی یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ

آج کے روزنامہ نوائے وقت کی ایک خبر جو انہیں ان کے نامہ نگار لیاقت پور نے بھیجی ہے کے ذریعے معلوم ہوا ہے کہ تحریک استقلال کے سربراہ ریٹائرڈ ایئر مارشل اصغر خان کے مقامی جلسوں میں شرپسندوں نے اور تحریک کے حلقوں کے مطابق پیپلز پارٹی کے کارکنوں نے متعدد بار گڑبڑ کرنے کی کوشش کی لیکن جلسہ کے منتظمین اور سامعین کے تعاون سے ان پر قابو پا لیا گیا۔ خان بیلہ میں جلسہ سے خطاب کرنے کے بعد جب کاروں پر مشتمل اصغر خان کا قافلہ لیاقت پور کے لیے روانہ ہوا تو کاروں پر خشت باری کی گئی۔ اس پر تحریک کے کارکنوں نے جوابی اقدام کیا تو حملہ آور بھاگ گئے۔ جلسہ کے دوران عوام نے اصغر خان کے حق میں نعرے لگائے۔ تحریک کے حلقوں اور مقامی عوام نے اس دوران پولیس کے رویہ پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے اس کی مذمت کی ہے کہ اس نے خاموش تماشائی بنے رہنے میں مصلحت سمجھی۔ اس سے یہ تاثر پیدا ہو گیا ہے کہ صوبائی حکومت اپنی پارٹی کے کارکنان اور انتظامیہ کے ذریعہ حزب اختلاف کو خوفزدہ کر کے ان کو اپنے جمہوری حقوق سے محروم کرنا چاہتی ہے تاکہ ملکی مسائل اور خصوصاً مستقل آئین کی تشکیل کے سلسلے میں عوام کے سامنے اپنے نقطہ نظر آزادانہ طور پر پیش نہ کر سکیں اور یہ کارروائیاں اس وقت عمل میں لائی جا رہی ہیں جب ملک میں اندرونی طور پر مکمل اتحاد اور اتفاق کی ضرورت ہے کیونکہ خارجی طور پر دشمن ممالک ہر طرح کی ریشہ دوانیوں سے ہمارے ملک کو ختم کرنے کے در پے ہیں۔ ایسے حالات میں حزب اختلاف کے محب وطن رہنماؤں کے جلسوں جلوسوں میں گڑبڑ کرانا اور پتھراؤ کرانا داخلی بے اطمینانی اور سیاسی انتشار کا موجب ہے جس کا اثر لازماً ملکی سالمیت پر پڑے گا۔ اس واقعہ سے عوام میں شدید غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی ہے۔

Mr. Speaker : Sardar Sahib what is the specific matter in the adjournment motion?

سردار امجد حمید خان دستی : اس میں جناب والا بڑا واضح ہے کہ جلسے میں گڑبڑ کرانے کی کوشش کی گئی کاروں پر پتھراؤ کیا گیا اور پولیس خاموش تماشائی بنی رہی۔

مسٹر سپیکر : پہلی تحریک التواء میں پولیس نے کام کیا ہے۔ یہ پتہ نہیں کہ اس نے غلط کام کیا یا درست بہر حال اس پر احتجاج ہے۔ لیکن اب اس مرتبہ پولیس نے دخل نہیں دیا۔ تو احتجاج ہے۔

سردار امجد حمید خان دستی : جہاں دخل دینا ہوتا ہے وہاں خاموش تماشائی بنی رہتی ہے اور جہاں دخل نہیں دینا ہوتا وہاں کالجوں میں داخل ہو کر لڑکوں کو مارنا اور ان کو حبس بیجا میں رکھنا ان کا کام ہوتا ہے ۔

مسٹر سپیکر : آپ نے کہا ہے کہ خشت باری کی گئی تھی ۔ وہ اس پوزیشن میں تھے کہ وہ حملہ آوروں کو بھگا دیتے ۔ ایسے حالات میں زیادہ بہتر پولیس کے لیے ہے کہ وہ خود لوگوں کو بھگا دیتے ہیں ۔

وزیر خزانہ : جناب والا ! اسی سے متعلقہ تحریک التوا نمبر ۴۶۳ چوہدری امان اللہ لک صاحب کی ہے اگر دونوں کو اکٹھا لے لیں تو میں جواب عرض کر دوں گا ۔

مسٹر سپیکر : دونوں اکٹھی ہیں ۔

وزیر خزانہ : جناب والا ! ریٹائرڈ ایئر مارشل اصغر خان نے لیاقت پور سب ڈویژن میں مختلف جگہوں پر مختصر جلسوں سے خطاب کیا ۔ خان بیلہ اور جن پور کے جلسوں میں کچھ ہنگامے ہوئے اور مخالف گروپ نے ان کے خلاف نعرہ بازی کی ۔ اس پر تحریک کے اپنے کارکنوں نے نعرے لگانے والوں کے خلاف تشدد آمیز رویہ اختیار کیا ۔ جن پور میں پاکستان پیپلز پارٹی کا ایک کارکن زخمی ہوا ۔ تحریک استقلال کے کچھ کارکنوں کے خلاف مقدمہ زیر دفعہ ۳۰۷/۱۴۸-۱۴۹ پی پی سی درج ہوا ۔ دوسری طرف ایک اور مقدمہ تحریک کے کارکنوں کا درج ہوا ۔ اس کی بنیاد یہ تھی کہ کاروں پر سنگ باری کی گئی ۔ جناب والا ! دونوں مقدمات درج ہو چکے ہیں ۔ دونوں کے متعلق پولیس تحقیق کر رہی ہے ۔ اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ یہ اب مسئلہ recent occurrence کا نہیں ہے ۔ اس پر دوستوں کو پریس نہیں کرنا چاہیے ۔

سردار امجد حمید خان دستی : جناب والا ! جو مدعی تھے وہ ملزم بن گئے اور جو ملزم تھے وہ مدعی بن گئے ۔ جناب اس جواب سے کیسے تسلی ہو ۔

مسٹر سپیکر : تسلی والی بات نہیں ہے ۔ بات تو technicalities پر آ گئی ہے کہ دونوں طرف سے اب مقدمات درج ہو گئے ہیں ۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! میری تحریک التوا کو ایوان میں پڑھ دیں شاید اس حصے کو فاضل دوست جناب محمد حنیف رامے صاحب قبول کر لیں ۔

مسٹر سپیکر : آپ کی تحریک التوا نمبر ۴۶۳ تقریباً وہی ہے ۔ آپ نے اس کو مختصر کر دیا ہے ۔ میں اس کو ایوان میں پڑھے دیتا ہوں ۔

خان بیلہ و لیاقت پور میں تحریک استقلال کے صدر کے جلسوں میں گڑبڑ کرانے کی کوشش

مسٹر سپیکر : چوہدری امان اللہ لک یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ تحریک استقلال کے سربراہ نے خان بیلہ جنی تربنڈی اور لیاقت پور میں متعدد جلسوں سے مورخہ ۴ مارچ کو خطاب کیا ۔ پیپلز پارٹی کے کارکنان نے ان جلسوں میں گڑبڑ پیدا کی ۔ جلسوں اور کاروں پر پتھراؤ کیا اور غنڈہ گردی میں تحریک استقلال اور پیپلز پارٹی کے کارکنوں میں تصادم ہوئے اور قانون کا کوئی احترام نہ کیا گیا ۔ اور پولیس تماشائی بن کر تماشا دیکھتی رہی ۔ اس واقعہ سے سارے صوبہ پنجاب میں سیاسی کشیدگی کی فضا پیدا ہو چکی ہے اور تشدد اور لاقانونیت کا دور دورہ شروع ہو چکا ہے ۔ عوام میں سخت خوف و ہراس پیدا ہو چکا ہے ۔ مسئلہ کی اہمیت کے پیش نظر زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی فرمائی جائے ۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! میں اتنا عرض کرتا ہوں کہ پولیس نے مداخلت نہیں کی اور آپس میں دو سیاسی گروہ کے کارکن لڑتے رہے ۔ جھگڑتے رہے یا پتھراؤ کرتے رہے اور زخمی ہوئے ۔ دوسرے حصے کے متعلق عرض کروں گا جو کہ یہ معاملہ sub judice اس حد تک نہیں ہے کہ اس واقعہ کے متعلق specifically انہوں نے جواب میں فرمایا ہے ۔ میرا نکتہ اعتراض یہ ہے کہ پیپلز پارٹی کے کارکنوں کو اگر صوبائی مقام پر یا ضلعی مقام پر یہ تحریک کیا گیا ہے یا انہیں نے suo-moto نچلی سطح پر خود اس کا انتظام کیا ہے تو اس کے متعلق تحقیقات کی جائے ۔ یہ تشدد آمیز پالیسی غلط ہے اور اس کے نتائج انتہائی خطرناک ہوں گے ۔ ہماری تحریک اس سے پہلے کی تھی ۔ یہ واقعات اس سے بعد میں ہوئے ۔

Mr. Speaker : In view of the statement of the Minister..,

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! وہ جواب دے رہے ہیں۔ یہ بات ہمارے اور آپ سب کے مفاد میں ہے کہ اس کو clarify کر دیا جائے۔

مسٹر سپیکر : آپ نے ان کو بتا دیا ہے کہ ان کے مفاد میں کیا ہے اگر وہ مناسب سمجھیں گے کہ یہ بات ان کے مفاد میں ہے تو وہ اس پر عمل کریں گے۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! وہ دونوں حصوں کا جواب دینے والے ہیں کہ پولیس کا رویہ وہاں کیا تھا۔ میں پھر گزارش کروں گا کہ وہ اس معاملہ کی تحقیقات فرمائیں۔

Mr. Speaker : In view of the statemen tof the Minister, these are not admitted.

حزب اختلاف کے اراکین کی ڈاک کو سنسر اور ٹیلیفون ٹیپ کرنے سے متعلق

مسٹر سپیکر : سردار امجد حمید خان دستی یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ آج کے روز نامہ نوائے وقت کی ایک خبر کے مطابق جب آئین ساز اسمبلی میں مسودہ آئین کی دفعہ ۱۳ زیر بحث آئی متعدد ارکان نے اپنی ترامیم پیش کیں۔ ان کے علاوہ میاں محمود علی قصوری نے اپنی ترمیم پر تقریر کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ آئین میں خط و کتابت اور ڈاک کا تحفظ بھی دیا جائے۔ ذاتی خط و کتابت کا تحفظ بین الاقوامی منشور تک میں دیا گیا ہے جو ۱۹۴۸ء میں منظور ہوا تھا اور جس پر منجملہ دیگر ممالک پاکستان نے بھی دستخط کیے تھے اس لیے ذاتی خط و کتابت پر سنسر اور کسی کے ٹیلیفون کو ٹیپ کرنا دونوں قانون کے خلاف ہیں۔ انھوں نے کہا کہ شائد کوئی ایسا فرد ہو جو اس خلاف قانون طرز سلوک سے محفوظ رہا ہو حتیٰ کہ جب میں وزیر قانون تھا اس وقت بھی میرا ٹیلیفون ٹیپ کیا جاتا تھا۔ میاں محمود علی قصوری نے کہا کہ موجودہ سنسر شپ اور ٹیلیفون ٹیپنگ دونوں ٹیلیفون ایکٹ اور ضابطہ فوجداری کی خلاف ورزی کے مترادف ہیں۔ انھوں نے کہا کہ آپوزیشن ارکان کی ڈاک کو سنسر اور ٹیلیفون ٹیپ کرنے بند کیے جائیں۔ دفعہ ۱۳ کا مفہوم حسب ذیل ہے۔

"ہر فرد کی عزت و آبرو اور اس کے نجی اور گھریلو ماحول کا پورا تحفظ اور احترام کیا جائے گا۔

(۲) کسی فرد سے شہادت یا بیان حاصل کرنے کے لیے اسے اذیت نہیں پہنچائی جائے گی۔"

اس خبر سے یہ تاثر پیدا ہوا ہے کہ حکومت اپنے مخالفوں کے نجی اور گھریلو ماحول کا پورا پورا تحفظ اور احترام کرنے میں نہ صرف ناکام رہی ہے بلکہ وہ ایسا ارادتاً کر رہی ہے تاکہ اخلاقی نظریات رکھنے والے محب وطن رہنماؤں کی گھریلو زندگی کو اس قدر پریشان کیا جائے کہ انہیں مرعوب کر کے ملکی مسائل پر اظہار خیال سے باز رکھا جائے۔ اس سے عوام میں شدید غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی۔

سردار صاحب۔ اس میں تو صوبائی حکومت جس کے لیے آپ کی موجودہ کابینہ ذمہ دار ہے کہیں نہیں آتی۔

Begum Rehana Sarwar (Shaheed) : This matter relates to the Central Government.

Mr. Speaker : This is exactly what I have said.

Begum Rehana Sarwar (Shaheed) : The Punjab Assembly is not competent to consider it.

Mr. Speaker : I agree with the objection of Begum Rehana Sarwar.

سردار امجد حمید خان دستی : جناب والا ! میں اس کی وضاحت کرتا ہوں کہ یہ خبر کا ذریعہ ہے کہ جب وہ تقریر کر رہے تھے تو اس سے یہ معلوم ہوا کہ اس طرح کے حالات صوبے میں موجود ہیں۔ اور یہ کیوں ہو رہا ہے اس کی ذمہ داری حکومت پنجاب پر آتی ہے۔

مسٹر سپیکر : صوبے میں تو انہوں نے کہیں کہا نہیں۔ انہوں نے تو اسلام آباد کا ذکر کیا ہے۔

I uphold the objection raised by Begum Rehana Sarwar. The matter relates a federal subject.

سردار امجد حمید خان دستی : جناب والا ! مجھے اس کی وضاحت کرنے دیجئے ۔ اس میں یہ درج ہے کہ انہوں نے یہ کہا تھا کہ generally اپوزیشن کی ڈاک کو سنسر اور ٹیلیفون ٹیپ کرنے بند کیے جائیں تو اس کا مطلب ہے کہ generally سب کے ساتھ یہی ہوتا ہے اور یہ ذمہ داری حکومت پنجاب کی ہے ۔

مسٹر سپیکر : ٹیلیفون سے متعلق معاملات حکومت پنجاب کی ذمہ داری نہیں ہے ۔

مسٹر رؤف طاہر : جناب سپیکر ! جو اتنی obvious تحاریک التوا ہیں ان کو پڑھنے کی ضرورت نہیں ہونی چاہیے ۔

میاں خورشید انور : جناب رؤف طاہر صاحب آپ رولز پڑھیں ۔ آپ اتنے allergic کیوں ہیں کہ قصوری صاحب کا نام آیا اور آپ کھڑے ہو گئے ۔

(قطع کلامیاں)

Mr. Speaker : Will the Honble Members please resume their seats.

لاہور میں قتل کی وارداتوں میں اضافہ

مسٹر سپیکر : میاں خورشید انور یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ جمہور ۱۶ مارچ ۷۳ء کی اطلاع کے مطابق لاہور میں ۲۴ گھنٹے کے دوران تین افراد کو سنگ دلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے نہایت ہی بے دردی سے قتل کر دیا گیا ۔ مقتولین میں کچکول خان ، حسین بی بی جس کا ہزاروں روپیہ کا سامان اور زیورات بھی لوٹ لے گئے اور تیسرے عبدالحفیظ شامل ہیں ۔ صوبہ میں اس بڑھتی ہوئی لاقانونیت ، اسلحہ کی فراوانی اور پولیس کی نا اہلی نے لوگوں کا سکون غارت کر دیا ہے جس سے عوام میں خوف و ہراس غم و غصہ اور شدید اضطراب ہیجان کی لہر دوڑ گئی ہے ۔

میاں خورشید انور : جناب والا ! لا اینڈ آرڈر کا بڑا اہم مسئلہ ہے ۔

Mr. Speaker : These are not matters of urgent importance.

وزیر خزانہ : جناب والا ! صحیح پوزیشن یہی ہے کہ یہ تینوں قتل اپنی جگہ پر قابل افسوس ہیں لیکن ان کا آپس میں کوئی رابطہ نہیں ہے ۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ تین چار دن میں کوئی واقعہ نہ ہو ۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کسی دن دو تین واقعات ہو جائیں ۔ بہر حال اس میں کچکول خان کا جو کیس ہے اس نے میو ہسپتال میں دم توڑا تھا ۔ اس کے خلاف تحقیقات ہو رہی ہے ۔ ملزم ابھی گرفتار نہیں ہوا ۔ اسی طرح عبدالحفیظ جو راج گڑھ میں قتل ہوا اس کے دونوں ملزم گرفتار ہو چکے ہیں ۔

اسی طرح جناب والا تیسرا کیس حسین بی بی کا ہے اس میں ایک مالی پر یہ الزام ہے کہ اس نے حسین بی بی کو مردہ پایا اور اس کا زیور وغیرہ تقریباً ۲۰ تولے سونا چوری ہو گیا ۔ اس میں ملزم جلد ہی گرفتار ہو جائے گا ۔

Chaudhri Amanullah Lak : The motion is not pressed, Sir.

Mr. Speaker : The motion is not pressed.

سوت کی قیمتوں میں اضافہ سے گھریلو صنعت پارچہ بافی کی تباہی اور لاکھوں مزدوروں کی بیکاری

مسٹر سپیکر : میاں خورشید انور یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ روز نامہ وفاق ۱۶ مارچ ۱۹۷۳ء کی اطلاع کے مطابق قومی مزدور محاذ کے کنوینر محمد وحید جالی نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ ملک کی سب سے بڑی گھریلو صنعت پارچہ بافی کی تباہی اور لاکھوں پارچہ باف مزدوروں کو بیکاری سے بچانے کے لئے سوت کی قیمتوں میں کمی کی جائے کیونکہ ٹیکسٹائل ملوں کے مالکان نے گزشتہ تین ماہ کے دوران سوت کے نرخوں میں ۵۰ فیصد اضافہ کیا اور ایک سال کے اندر ۱۰۰ فی صد اضافہ ہوا انہوں نے کہا اگر سوت کی قیمتوں میں کمی نہ کی گئی تو دستی اور برقی کھڈیوں کے ۱۰ لاکھ افراد بے روزگار اور فاقہ کشی کا شکار ہو جائیں گے ۔ اس خبر سے عوام اور خصوصاً محنت کش طبقہ میں ہیجان و اضطراب اور شدید پریشانی کی لہر دوڑ گئی ہے ۔

The matter is of grave and great public importance but it is not of recent occurrence.

میاں منظور احمد موہل : جناب والا ! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ اس ایوان میں ایک روایت بن چکی ہے کہ جو بھی بات ہوتی ہے اس کو یہاں تحریک التوا کے ذریعہ پیش کر دیا جاتا ہے مقصد یہ ہوتا ہے کہ اس کو یہاں پڑھا جائے حالانکہ رولز میں واضح طور پر درج ہے ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker : I hope that the member is aware of the fact that I can waive rules.

میاں منظور احمد موہل : جناب والا ! میں آپ کی توجہ رول ۶۷ کی طرف مبذول کراتا ہوں ۔

میاں خورشید انور : میری تحریک کے متعلق رولز واضح ہیں ۔

میاں منظور احمد موہل : جناب والا ! مجھے بولنے کا موقع دیا جائے کیونکہ یہ میرا حق ہے ۔ یہاں پر یہی ہوتا ہے اس لئے آپ کم از کم مجھے سن لیں اس کے بعد جو بھی چاہیں آپ رولنگ دیں ۔ مجھے بولنے کے حق سے محروم نہ کریں ۔

Rule 67 says :

> If the Speaker is of the opinion that the matter proposed to be discussed is in order, he shall read...

Sir, then you will read out.

Mr. Speaker : So long as there is an agreement between the Government and the Opposition, I will honour that. I can waive this rule.

Sheikh Safdar Ali : We are ignorant of any such agreement made between the Opposition and the Government.

مسٹر سپیکر : آپ پوری کارروائی میں حصہ لیا کریں ۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی : پوائنٹ آف پرولیج ۔ جناب والا ! فاضل ممبر نے ہماری نیت پر شبہ کیا ہے ۔ انھوں نے جو الفاظ استعمال کئے ہیں ان کا مقصد یہ نکلتا ہے کہ ہم جو بھی یہاں کام کرتے ہیں بد نیتی سے کرتے ہیں اور ہماری نیت نیک نہیں ہوتی ۔

سردار امجد حمید خان دستی : جناب سپیکر ۔ میاں منظور احمد موہل صاحب نے یہ فرمایا ہے کہ جو تحاریک التوا یہاں پڑھنے کے لیے دی جاتی ہیں وہ بلا مقصد ہوتی ہیں ان کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا ۔ میں آپ کی اجازت سے انہیں یاد دلانا چاہتا ہوں کہ ملکی مسائل پر اگر وہ زبان استعمال کرتے ہیں تو انہیں پورس کا ہاتھی کہا جاتا ہے ۔ اگر ہماری زبان بھی بند ہو جائے تو پھر کون ملکی مسائل پر بات کرے گا ۔ میں ان سے پوچھتا ہوں ۔

میاں منظور احمد موہل : ذاتی نکتہ وضاحت ۔ جناب والا ! میرے محترم دوست جو اپنے آپ کو قانون دان کہتے ہیں انہوں نے آج یہاں ایک ایسی تحریک التوا پیش کی ہے جس کا پنجاب اسمبلی سے دور کا تعلق نہیں تھا اور وہ ایک واضح بات تھی ۔ اس کو یہاں دو تین منٹ تک پڑھا گیا پھر اس پر بحث ہوئی ۔ حالانکہ اگر وہ in order ہو تو پھر یہاں پر پڑھی جا سکتی ہے۔ میں نے یہ کہا تھا ۔ اور یہ بات سب کے سامنے عیاں ہے کہ جو آپ ایسی باتیں اخبارات میں پڑھتے ہیں ان کو آپ تحریک التوا کی شکل میں دیتے ہیں ۔ مقصد یہ ہوتا ہے کہ ان کو صرف پڑھا جائے کیونکہ وہ in order نہیں ہوتیں ۔ ہم کہتے ہیں کہ جو تحریک التوا in order نہ ہو اس کو یہاں پڑھ کر اس ہاؤس کے قیمتی وقت کا ضیاع نہ کیا جائے ۔

میاں خورشید انور : جناب والا ! یہ آپ کے دفتر کا فرض ہے کہ جو تحریک التوا یہاں پیش ہوتی ہے اس کی ایک کاپی ہمیں مہیا کر دیا کریں تاکہ آپ کا وقت بچ جائے ہم پڑھ دیا کریں گے لیکن وقت تو اتنا ہی لگے گا ۔ دوسری بات یہ ہے کہ پڑھنے کے بعد ہی فیصلہ ہوگا کہ وہ کس نوعیت کی ہے ۔ (قطع کلامیاں)

Mr. Speaker : The house is called to order.

علامہ رحمت اللہ ارشد : جناب والا ! آپ نے فیصلہ فرما دیا کہ حزب اختلاف اور حکمران پارٹی میں ایک معاہدہ ہوا تھا کہ آپ تحریک التوا یہاں چیمبر میں پڑھیں گے اور فیصلہ اس کے بعد جو بھی چاہے کریں آپ اس فیصلہ کو honour کر رہے ہیں ۔ اس کے بعد اس بحث کو ختم ہونا چاہیے اس کی ضرورت کوئی باقی نہیں ہے ۔ قائد حزب اقتدار اور نائب قائد حزب اقتدار کو پتہ ہے ۔ ایوان کو اس کے علم میں لانا ضروری نہیں ۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی : ہم یہ جاننا چاہتے ہیں کہ آئندہ کس سے گفت و شنید کی جائے ۔

میاں خورشید انور : میری تحریک کے متعلق آپ نے یہ فرمایا ہے کہ وہ بڑی اہم ہے public importance کی ہے لیکن recent occurrence نہیں ہے ۔ جب ہمیں واقعہ کا علم ہوا اس وقت ہم نے تحریک پیش کر دی اور وہ واقعہ recent occurrence کا بن جاتا ہے ۔

مسٹر سپیکر : بجائے اس کے کہ آپ کو رپورٹر وحید جالی کے ذریعے اطلاع ملتی آپ کو سیاسی امور کے متعلق زیادہ علم ہونا چاہیے ۔ معیشت کا آپ کو علم ہونا چاہیے ۔

میاں خورشید انور : ہمیں اخبارات سے ہی پتہ چلتا ہے یہ ناممکن ہے کہ میں سارے صوبے کا دورہ کرتا پھروں ۔

مسٹر سپیکر : جہاں پارلیمانی سیاست ہو وہاں یہ سمجھا جاتا ہے کہ سیاسی جماعتوں اور سیاسی جماعتوں کے راہنماؤں کو اور سیاسی جماعت کے اراکین بالخصوص اسمبلی کے ممبران کو اخباروں سے اور دوسرے پولیٹیکل ورکر سے زیادہ معلومات ہوتی ہیں ۔ ایک تو یہ ہوتا ہے کہ فوری طور پر کوئی واقعہ ہو گیا حادثہ ہو گیا پتہ نہیں کہ وہ وزیر آباد میں ہوا ہے یا ملتان میں ہوا اس کا آپ کو اخبار کے ذریعے سے پتہ چلتا ہے لیکن ملک کی معیشت پر کسی شخص نے تنقید کی ہے تو آپ کو اس سے پہلے پتہ ہونا چاہیے ۔ آپ یہ plea نہیں لے سکتے کہ آپ کو اخبار کے ذریعہ پتہ چلا ہے ۔

Now we let us go on to legislative business.

سید قابش الوری : جناب والا ! آپ کو یاد ہوگا کہ راولپنڈی کے سانحہ کے متعلق آج تحریک التوا پیش کرنے کے لیے کل آپ نے کہا تھا چونکہ نوٹس نہیں تھا بلکہ اس پر تھوڑی سی خفگی کا بھی اظہار کیا تھا میں ممنون ہوں گا اگر آپ اس کو آج لے لیں ۔

مسٹر سپیکر : اس موضوع پر تحریک التوا نمبر ۴۹۵ راجہ محمد افضل خان ۔ ۴۹۹ ۔ ۵۰۰ ۔ ۵۰۱ ۔ ۵۰۲ ۔ ۵۰۳ اور ۵۰۴ میاں خورشید انور ۵۰۶ چوہدری امان اللہ لک ۵۰۸ ۔ ۵۱۰ اور ۵۱۱ راجہ جمیل اللہ خان کی طرف سے آئی ہیں ۔

میاں خورشید انور : جناب والا ! یہ نظم و نسق سے متعلق مسئلہ ہے اس لیے وزیر اعلیٰ کا موجود ہونا بہت ضروری ہے آپ ان کو سوموار کے لیے ملتوی کر دیں ۔

سید تابش الوری : جناب والا ! علامہ صاحب کی اور میری تحریک التوا بھی ہیں ۔ وہ دیکھ لیں کہ کس نمبر پر ہیں ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد : وہ بھی سوموار پر رکھ دیں ۔

وزیر خزانہ : جناب والا ! ان کو سوموار پر رکھ دیں ۔ اگر وزیر اعلیٰ صاحب تشریف رکھتے ہوں گے تو وہ خود ان کا جواب دے دیں گے ورنہ میں جواب دے دوں گا ۔

مسودۂ قانون

مسودہ قانون جامعہ پنجاب مصدرہ ۱۹۷۳

(بحث جاری)

(ضمن ۱۰)

مسٹر سپیکر : اب ہم قانون سازی کے کام کی طرف آتے ہیں ۔ ضمن ۱۰ میں ترمیم نمبر ۲۹ علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ سید تابش الوری اور حاجی محمد سیف اللہ کی طرف سے پیش کی گئی ہے ۔ علامہ صاحب آپ ترمیم پیش کریں گے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد : سید تابش الوری صاحب پیش کریں گے ۔

سید تابش الوری : جناب سپیکر ۔ میں ترمیم پیش کرتا ہوں :

> کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے تعلیم نے سفارش کی ہے کہ ضمن ۱۰ کے پیرا (چہارم) کو حذف کر دیا جائے ۔

مسٹر سپیکر : پھر Deans کیا ہوں گے ۔

Can this be deleted ?

سید تابش الوری : جناب والا ! اس میں ڈین کی definition بھی موجود ہے ۔ ان کے فرائض کار بھی موجود ہیں ۔ میں نے ابھی ابھی جناب وزیر تعلیم سے یہ وضاحت چاہی تھی کہ ان تمام لوگوں کو officers declare کرنے کا فلسفہ کیا ہے ؟

جناب والا ! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ چونکہ آفیسرز کی اس میں کوئی definition موجود نہیں ہے تو ان کو officers declare کرانے سے ان کا مقصد کیا ہے اور اس کے پیچھے کیا عوامل کار فرما ہیں ۔ اگر اس کی وضاحت ہو جائے تو یہ امکان موجود ہے کہ ان ترامیم کی ضرورت ہی باقی نہ رہے ۔

وزیر تعلیم : جناب والا ! یونیورسٹیوں کا جو concept تھا ۔ جب یورپ میں پہلے یونیورسٹیاں بنیں تو ان میں کچھ لوگوں کو officers of the University کہا جاتا تھا ۔ یہ بالکل ایسے ہے جیسے کسی پوپ یا کسی بادشاہ کے دربار میں یا اور کسی پرانے ادارے میں کچھ لوگوں کو آفیسر declare کیا جاتا تھا ۔ یہ تقریباً ایک رسم کے طور پر چل رہا ہے ۔ آرڈیننس آج تک بنے ہیں ان میں بھی یہ چیز شامل رہی ہے ۔ اور جو قانون اب بن رہا ہے مثلاً سندھ میں جام شورو میں بنا ہے ۔ کراچی میں اور اسلام آباد میں بھی بنا ہے وہ یہی ہے ۔

Mr. Speaker : Dr. Sahib, There are legal implications as well. He would be liable in many matters. He can be sued and prosecuted for some of his actions.

علامہ رحمت اللہ ارشد : جناب والا ! ویسے تو ایک سپاہی کو بھی آفیسر کہا جاتا ہے ۔

میاں مصطفیٰ ظفر : جناب سپیکر ۔ کورم پورا نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر : گنتی کی جائے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ گنتی کی گئی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کورم پورا نہیں ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ گھنٹیاں بجائی جائیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ گھنٹیاں بجائی گئیں ۔ ۔ ۔ کورم پورا ہو گیا ہے ۔

سید تابش الوری : جناب سپیکر ۔ جناب وزیر تعلیم کی وضاحت اور آپ کی طرف سے مزید وضاحت کے بعد کہ یہ شق محض روائتی ہے ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر : یہ روائتی نہیں ہے ۔ پینل کوڈ میں rights بھی ہیں اور liabilities بھی ہیں ۔ یہ میرا کام تو نہیں ہے مگر چونکہ آپ نے سوال پوچھا ہے اس لیے میں نے آپ کو بتا دیا ہے ۔

سید تابش الوری : جناب والا ! یہ بجا ہے لیکن جہاں بھی ایسے ہوتا ہے وہاں definition میں officers کے متعلق یہ بتایا جاتا ہے کہ ان کی تعریف کیا ہوگی اور حیثیت اور اختیارات کیا ہوں گے ۔ اس بل میں اس کے متعلق ایسی کوئی وضاحت نہیں کی گئی ۔

مسٹر سپیکر : اس کے متعلق وزیر تعلیم ہی جواب دیں گے ۔

سید تابش الوری : نہیں جناب والا ! points کو elaborate کرانے کے لیے آپ اس سلسلے میں رہنمائی تو یقیناً کر سکتے ہیں ۔ اگر وہ یہ فرما دیں کہ اس سلسلے میں وہ definition کے خانے میں اس کو ترمیم کے ذریعہ لے آئیں گے تو میں اپنی اس ترمیم کو press نہیں کروں گا ۔

Mr. Speaker : In this connection I refer you to Section 14 of the Pakistan Penal Code. The definition of servant is given as –

> 14. The words "servant of the State" denote all officers or servants continued, appointed or employed in Pakistan by or under the Authority of the Central Government or any Provincial Government.

سید تابش الوری : اگر یہ سرونٹ بنا دیے گئے ۔

مسٹر سپیکر : وہ آفیسرز بھی ہیں ۔ پاکستان پینل کوڈ کے سیکشن ۲۱ میں درج ہے کہ پبلک سرونٹ کی liabilities کیا ہیں ۔ اگر وہ کوئی خرد برد کرتا ہے یا خیانت کرتا ہے یا اس نے breach of trust کی ۔

The penalty is much higher. That is why it appears, they are being declared officers.

سید تابش الوری : یہ آپ صحیح فرما رہے ہیں لیکن پبلک سرونٹ کی definition اس پر حاوی کر دی گئی تو پروچانسلر جو بر بنائے عہدہ وزیر تعلیم ہوں گے کی پوزیشن بڑی عجیب ہوگی ۔

مسٹر سپیکر : انہوں نے اب ترمیم کرنا منظور کر لیا ہے ۔

وزیر تعلیم : جناب والا ! انہوں نے بالکل ٹھیک نکتہ اٹھایا ہے ۔ ہم definition کلاز میں اس definition کو شامل کر لیں گے ۔

سید تابش الوری : اس یقین دہانی کے پیش نظر میں اپنی ترمیم واپس لیتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : حاجی صاحب ! آپ کی بھی یہی پوزیشن ہے ؟

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! میں سمجھتا ہوں کہ نہ تو یہ مسئلہ definition clause میں ایک نئی ترمیم دینے سے حل ہو سکتا ہے اور نہ یہ ان مقاصد کی تکمیل کرتا ہے جن کا حوالہ جناب والا نے دیا ہے ۔ پینل کوڈ کے سیکشن ۲۱ کے تابع

They are to be treated officers or public servants.

جناب والا کو اچھی طرح علم ہے کہ کوئی بھی سرکاری ملازم جس کا تعلق کسی اٹانومس باڈی سے ہو وہ اس وقت تک سرکاری ملازم نہیں کہلایا جا سکتا جب تک وہ specific الفاظ میں اس ضابطے یا اس لاء میں نہ لکھ دیا جائے کہ یہ سرکاری ملازم تصور ہوگا ۔

Officer does not mean a public servant under Section 21 of the Penal Code, Sir.

ویسے میرے نقطۂ نگاہ سے کلاز ۱۰ میں ایک سے لے کر بارہ تک تمام کے تمام پبلک سرونٹ اور آفیسرز کے زمرے میں آتے ہیں اور یہ کسی قسم کے غبن یا ایسی liability کی صورت میں liable قرار نہیں دیے جا سکتے جو اس سے پیدا ہوتی ہے بلکہ ان کے احترام کی صورت میں ان کی کارکردگی میں مداخلت کی صورت میں جو انہیں حقوق و مراعات اس چیز کے تابع حاصل ہوا کرتے ہیں ۔ میں وثوق اور یقین سے کہہ سکتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : حاجی صاحب ! آپ ذرا تشریف رکھیں ۔ میں ایک چیز واضح کر دوں کہ میں ترامیم ۲۹ تا ۳۲ اکھٹی لے رہا ہوں مگر ان پر ووٹنگ علیحدہ علیحدہ ہوگی ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : میں گزارش کر رہا تھا کہ انہیں اسی طرح آفیسرز قرار دے دیں جس طرح خود مختار اداروں کے لئے اس ملک کے اندر ایکٹ نافذ ہیں اور جتنے میری نظر سے گزرے ہیں جس طرح لوکل کونسلز کے لئے یا پی ۔ آئی ۔ ڈی سی کے لئے یا اس قسم کے دوسرے اداروں کے لئے موجود ہیں اسی طرح پنجاب یونیورسٹی بھی خود مختار ادارے کی حیثیت اختیار کر لیتی ہے ۔ یہ گورنمنٹ کی باڈی نہیں ہے ، نہ اسے گورنمنٹ کے ادارے کی حیثیت سے پی پی سی کے تحت coverage مل سکتی ہے ۔ محض آفیسرز لکھ دینے سے تو وہ مقصد پورا نہیں ہوتا جو مقصد پاکستان پینل کوڈ میں درج ہے اس کے ساتھ ساتھ ایک ایسا غلط تاثر پیدا ہوتا ہے کہ آج تک ہم سرکاری ملازمین کو پبلک سرونٹس کا نام دیتے رہے ہیں اور ہر جگہ آپ یہی کہتے رہے ہیں کہ سرکاری ملازم پبلک سرونٹ ہے ۔ اگر پہلے ہوتا رہا ہے تو میں یقین سے کہتا ہوں جس نے پہلی دفعہ یہ آفیسرز کے عہدے create کیے اس کا مقصد کیا تھا وہ مقصد اب تک define نہیں ہو سکا ہے اور یہی میرے فاضل وزیر تعلیم صاحب نے بھی فرمایا ہے کہ چونکہ پہلے ہر یونیورسٹی آرڈیننس یا یونیورسٹی ایکٹ میں آفیسر کا لفظ لکھا جاتا رہا ہے ۔ ہم نے بھی اسی طرح آفیسر کا لفظ لکھ دیا ہے ۔ وہ یہ بات بتا نہیں سکے ، جناب بھی نہیں بتا سکے کہ آخر ان کا یہ لکھنے کا مدعا اور مقصد کیا تھا ۔ کس لیے انہوں نے آفیسر بنایا اور آفیسر کی theme کو discourage کرنا چاہئے ، بجائے اس کے کہ وہ ایک آفیسرز کی لسٹ بنا کر آفیسرز انہیں قرار دیں ۔ اسی طرح ایک کلاز لے آئیں جس طرح ہر خود مختار ادارے کے ایکٹ میں ہوا کرتی ہے کہ

That such and such officers shall be treated to be public servants under Section 21 of the Pakistan Penal Code.

تا کہ تمام وہ مراعات ، وہ تمام حقوق ان کو بھی اور پبلک کو بھی ، ان کے حق میں اور ان کے خلاف حاصل ہو جائیں جو ہر بل میں ہوا کرتی ہیں ۔ محض نقل کر لینے سے اور بغیر سوچے سمجھے مقصد پورا نہیں ہوگا حالانکہ نقل کے لئے بھی عقل کی ضرورت ہوتی ہے ۔ اس کلاز کے

لانے سے پہلے ہمیں خود سوچنا چاہئے تھا کہ آخر ہم لفظ آفیسر لکھ کیوں رہے ہیں ، پہلے قانون میں کیوں آتا رہا ہے ، پہلے آرڈیننسز میں کیوں آفیسرز قرار دیے جاتے رہے ہیں ، ان کا مدعا اور مقصد کیا ہے ؟ اول تو پہلے چار عہدوں کو بھی اس لسٹ میں شامل کرنے کی ضرورت ہی نہیں ۔ کون نہیں جانتا کہ چانسلر آفیسر نہیں ہے ، کون نہیں جانتا کہ پروچانسلر آفیسر نہیں ہے ، کس کو پتا نہیں کہ وائس چانسلر آفیسر نہیں ہے ؟ یہ عہدے اس لسٹ میں لانے کی ضرورت ہی نہیں تھی اگر لانے بھی ہیں تو اعتراض بھی کوئی نہیں ، لیکن ان مقاصد کو پورا کریں جن کی اصل ضرورت ہے ۔ سارا بل میں نے دیکھا ہے جس نے ایکٹ کی شکل اختیار کرنی ہے کہیں بھی ان کو تحفظ نہیں دیا گیا ہے ۔

مسٹر سپیکر : جب اس کی سٹیج آئے گی تو اس وقت اس بحث کی اجازت دوں گا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : آپ نے فرما دیا ہے ، اب مجھے حق پہنچ گیا ہے یہ دفعہ ۲۱ کے تحت cover ہوتی ہے حالانکہ اس کی کلاز ہونی چاہئے جس کے تحت انہیں وہ حقوق و مراعات حاصل ہو جائیں ۔ میں سمجھتا ہوں یہ کلاز ایک غلط تاثر دینے کے لئے ایک غلط سلسلہ پیدا کرنے کے لئے انگریزوں کے زمانے میں تو روا رکھی جا سکتی ہے مگر اس دور میں روا نہیں رکھی جا سکتی ۔ میں گزارش کروں گا کہ ضمن ۱۰ کے پیرا (چہارم) کو حذف کر دیا جائے ۔

And Deans should not be treated as officers of the University. They serve the University and they are public servant of the University.

وزیر خزانہ : جناب والا ! اس کلاز پر کل سے بحث ہو رہی ہے ، اور ساری بحث اس نکتے پر گردش کرتی رہی ہے کہ پروچانسلر کو یونیورسٹی میں ایک آفیسر ظاہر کرکے اس کو اس میں مداخلت کی ایک گنجائش پیدا کی جا رہی ہے ۔ جناب والا ! یہ مسئلہ صرف پروچانسلر کا نہیں ہے ۔ آفیسرز کی لسٹ میں سر فہرست چانسلر کا لفظ بھی موجود ہے اور وہ گورنر صاحب ہیں ۔ اس اعتبار سے یہ کہنا کہ اس میں سیاسی مداخلت ہو گئی ہے ، پروچانسلر کو آفیسر ظاہر کر دیا گیا ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ! میں ایک قانونی بات کرنا چاہتا ہوں ۔

وزیر خزانہ : آپ ہمیشہ قانونی موشگافی ہی کیا کرتے ہیں ، ایک منٹ صبر کر لیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : میں عرض کرتا ہوں کہ یہ امنڈمنٹ صرف ڈین صاحب کے متعلق ہے چانسلر اور پروچانسلر کے متعلق سب کلاز ختم ہو گئی ہیں ۔ ان پر اب کوئی اعتراض کا سوال نہیں ۔ ڈین صاحب کے بارے میں اگر جواب دینا ہو تو اس کے متعلق فرمائیں ۔

مسٹر سپیکر : ڈین صاحبان اور پانچویں نمبر پر ڈائریکٹرز ہیں چھٹے نمبر پر مشمولہ کالجوں کے پرنسپل ۔ اور ساتویں نمبر پر چٹرمین ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : نمبر تین سے نیچے کے متعلق فرمائیں اوپر نہ جائیں ۔

سید تابش الوری : ترامیم الگ الگ ہیں ۔

Mr. Speaker : I can take them up together.

وزیر خزانہ : جناب والا ! یہ قانونی موشگافیاں بہت قیمتی ہیں اور ہم اپنے دوستوں کے شکر گزار ہیں کہ یہ بال کی کھال اتارتے رہتے ہیں ۔ لیکن کل سارا دن اسی نکتے پر بحث ہوئی ہے کہ پروچانسلر اس ہاؤس کا رکن ہے ۔ وہ کیسے آفیسرز کے زمرے میں شامل ہو سکتا ہے ۔ آج کہا جا رہا ہے کہ اس پر اعتراض نہیں ۔

Mr. Speaker : Their objection was that if Pro-chancellor becomes an Officer of the University he will be disqualified from being a Member of this House. He has only elaborated this point. His objection was that if he becomes an Officer, may-be, that he is disqualified from the membership of this Assembly.

وزیر خزانہ : جناب والا ! اگر وہ اس بات پر متفق ہوگئے ہیں کہ چانسلر اور پروچانسلر کو تو آفیسر کہہ دیا جائے تو ڈین صاحبان جو باقاعدہ یونیورسٹی کا ملازم ہے ان پر ان کو کیا اعتراض ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : وہ ترمیم مسترد ہو گئی ہے ۔ اب ہم اس کو re-open نہیں کر سکتے ۔

وزیر خزانہ : جناب والا ! سوال یہ ہے کہ جب ان دو اوپر کی categories پر اتنی طویل بحث ہوئی ان پر اب وہ بحث نہیں کر سکتے اور جو باقاعدہ یونیورسٹی کا ملازم ہے یا دوسرے ملازمین ہیں وہاں کے آفیسرز ہیں ان پر اب بحث شروع ہو گئی ہے ۔ اور اس میں دس گیارہ نام ہیں اب ڈین صاحبان پر بحث ہوگی ۔ پھر پرنسپل پر بحث ہوگی ۔ اس کے بعد وہاں کے سیکیورٹی آفیسر پر بحث ہوگی ۔ اس طرح یہ کوئی طریقہ نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر : میں نے ساری بحث کو اکٹھا کر دیا ہے ۔

وزیر خزانہ : بالکل اکٹھا کر دیا ہے اسی لئے میں عرض کر رہا ہوں کہ چانسلر ہے پروچانسلر ہے وائس چانسلر ہے باقی تمام لوگ ہیں یہ یونیورسٹی کی ایک tradition ہے اور definition clause میں اس کی وضاحت کر دی جائے گی کہ آفیسر سے مراد کیا ہے ۔ اگر ایک ایک شق پر یہ بحث ہوگی تو کس طرح یہ بحث ختم ہوگی ۔

Mr. Speaker : The question is :

> That para (iv) of Clause 10 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, be deleted.

(*The motion was lost*)

Mr. Speaker : The question is :

> That para (v) of Clause 10 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education be deleted.

سید ثابش الوری : جناب والا ! یہ برائے منظوری پیش نہیں ہو سکتی ۔

Mr. Speaker : This is what the rules permit. I can take them up together.

سید ثابش الوری : جناب والا ! میں نے پیش ہی نہیں کی ہے ۔

Mr. Speaker : I am doing it.

سید تابش الوری : جب میں نے پیش ہی نہیں کی تو آپ اسے کیسے پیش کر سکتے ہیں ۔

Mr. Speaker : This is what the parliamentary practice permits. What I am doing is permissible under the parliamentary practice. Please resume your seat.

سید تابش الوری : میں نے اپنی ترمیم پیش ہی نہیں کی ہے ۔

مسٹر سپیکر : کیا آپ اس کو with draw کر رہے ہیں ۔

سید تابش الوری : جناب والا ! میں نے ابھی اسے پیش ہی نہیں کیا with draw کا سوال تو بعد میں آتا ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! پہلے جناب call فرمائیں گے ۔ جب تک محرک اپنی ترمیم پیش نہیں کرتا وہ پراپرٹی آف دی ہاؤس ہی نہیں بن سکتی ۔

سید تابش الوری : جناب سپیکر ! اس وضاحت کی روشنی میں جو جناب وزیر تعلیم نے پیش کی ہے میں اپنی یہ ترمیم پیش نہیں کرتا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! میں بھی اپنی ترمیم واپس لیتا ہوں۔

Mr. Speaker : Now amendment No 31.

Haji Muhammad Saifullah Khan : I withdraw my amendment, Sir.

Syed Tabish Alwari : I withdraw my amendment, Sir.

Mr. Speaker : Amendment No. 32.

Haji Muhammad Saifullah Khan : I withdraw my amendment, Sir.

Syed Tabish Alwari : I withdraw my amendment, Sir.

Mr. Speaker : Next amendment No. 33 by Dr. Muhammad Sadiq Malli. He is not present.

سید تابش الوری : پوائنٹ آف پرسنل ایکسپلینیشن ۔ جناب سپیکر اگر میں اس سے پہلے کہتا تو شاید میری بات میں اتنا وزن نہ ہوتا ۔ جناب محمد حنیف

رانے صاحب نے جو تقریر فرمائی تھی اس میں بال کی کھال اتارنے کا ذکر کیا تھا ۔ میرے خیال میں ہم میں سے ہر رکن کا حق اور بنیادی ذمہ داری ہے کہ قانون سازی جیسے اہم کام میں غور و تعمق کے ساتھ اپنے فرائض انجام دے ۔ کل ہماری طرف سے جو تقاریر ہوئیں جناب حنیف رامے صاحب نے نہ انہیں سراہا اور نہ اس سلسلے میں کوئی رائے ظاہر کی ۔ آخری پانچ منٹ میں میں نے جو عرض کیا انہوں نے کہا کہ سارا دن اس پر بحث ہوتی رہی ہے ۔ تو اس سلسلے میں عرض یہ ہے کہ شاید وہ ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر : وہ آپ کی تقریر کے دوران بہت توجہ دے رہے تھے ۔

سید قابش الوری : میرے خیال میں وہ کل توجہ نہیں فرما سکے ۔ انہوں نے کہا کہ اگر الگ الگ ایک ایک ترمیم پر بحث ہوگی تو یہ بحث کس طرح ختم ہوگی ۔ میں یہ عرض کروں گا کہ ترامیم پر بحث ہوگی اور بحث ہوگی تو صبر سے سننے کی عادت بھی ڈالنی ہوگی ۔

Mr. Speaker : Yes, Mr. Rauf Tahir.

Mr. Rauf Tahir : Sir I move :

> That after para (iii) of Clause 10 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, the following new para be added as para (iv) and the existing para (iv) and the subsequent paras be re-numbered accordingly, namely :—
>
> "(iv) The Pro-Vice Chancellor".

Mr. Speaker : The amendment moved is :

> That after para (iii) of Clause 10 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, the following new para be added as para (iv) and the existing para (iv) and the subsequent

paras be re-numbered accordingly, namely :—

"(iv) The Pro-Vice Chancellor;".

Rauf Sahib, do you want to say any thing on this?

Mr. Rauf Tahir : No Sir.

Mr. Speaker : The question is :

That after para (iii) of Clause 10 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, the following new para be added as para (iv) and the existing para (iv) and the subsequent paras be re-numbered accordingly, namely :

"(iv) The Pro-Vice Chancellor;".

(*The motion was carried*)

مسٹر سپیکر : اب سوال یہ ہے :

کہ ضمن ۱۰ ترمیم شدہ صورت میں مسودہ قانون کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(ضمن ۱۱)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز ۱۱ ایوان کے زیر غور ہے ۔ اس میں حاجی سیف اللہ کی ترمیم ہے ۔ چانسلر کے متعلق کلاز پہلے پاس ہو چکی ہے ۔ اس لئے اب حذف کرنے کی ترمیم نہیں آ سکتی ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! اب اس صورت میں یہ infructuous ہو گئی ہے اس لئے میں اسے واپس لیتا ہوں ۔

سید تابش الوری : جناب والا ! میں یہ ترمیم پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون جیسا کہ مجلس قائمہ برائے تعلیم نے سفارش کی ہے کہ ضمن ۱۱ کی تحتی ضمن (۲) کی بجائے مندرجہ ذیل عبارت ثبت کی جائے :-

(۲) چانسلر یا اس کی عدم موجودگی میں وہ شخص سینٹ کے اجلاس کی صدارت کرے گا جس کا نام سینٹ کی طرف سے اپنے ارکان میں سے منتخب کردہ اور حفظ مراتب کے مطابق مرتب کردہ پینل کے ان ارکان میں سے سب سے اوپر ہو جو اجلاس میں موجود ہوں ۔ تاہم جلسہ تقسیم اسناد کی صدارت چانسلر یا سینٹ کا نامزد کردہ شخص کرے گا ۔

مسٹر سپیکر : ترمیم پیش کی گئی ہے :

کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے تعلیم نے سفارش کی ہے کہ ضمن ۱۱ کی تحتی ضمن (۲) کی بجائے مندرجہ ذیل عبارت ثبت کی جائے ۔

(۲) چانسلر یا اس کی عدم موجودگی میں وہ شخص سینٹ کے اجلاس کی صدارت کرے گا جس کا نام سینیٹ کی طرف سے اپنے ارکان میں سے منتخب کردہ اور حفظ مراتب کے مطابق مرتب کردہ پینل کے ان ارکان میں سے سب سے اوپر ہو جو اجلاس میں موجود ہوں ۔ تاہم تقسیم اسناد کی صدارت چانسلر یا سینٹ کا نامزد کردہ شخص کرے گا ۔

Minister for Education : I oppose it, Sir.

مسٹر سپیکر : حاجی صاحب آپ کی بھی یہی ترمیم ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جی ہاں ۔

شیخ عزیز احمد : امان اللہ لک صاحب کی بھی یہی ترمیم ہے ۔

Mr. Speaker : I take them up together. Voting will be held separately.

چوھدری امان اللہ لک : جناب والا ۔ میری ترمیم اور ہے ۔ الگ اور میرا موقف بھی علیحدہ علیحدہ ہے ۔

Mr. Speaker : I take them up together. Voting will be held separately.

Chaudhri Amanulla Lak : Sir I move :

> That in Clause 11 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, for Sub-clause (2), the following be substituted, namely :—
>
> "(2) The Chancellor or in his absence, the Vice-Chancellor shall preside at the convocation of the University and the meeting of the Senate."

Mr. Speaker : The amendment moved is :

> That in Clause 11 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, for Sub-clause (2), the following be substituted, namely :—
>
> "(2) The Chancellor or in his absence, the Vice-Chancellor shall preside at the convocation of the University and the meeting of the Senate".

Minister for Education : I oppose it, Sir.

سید تابش الوری : جناب سپیکر ! بل کی جس ضمن میں یہ ترمیم پیش کی گئی ہے اس میں یہ کہا گیا ہے کہ :

> چانسلر یا اس کی طرف سے نامزد کردہ شخص جامعہ کے جلسہ تقسیم اسناد او سینٹ کے اجلاسوں کی صدارت کرے گا ۔

اس میں جناب والا ! بنیادی طور پر قباحت یہ ہے کہ چانسلر کی عدم موجودگی میں ان کے ایک نامزد کردہ شخص کو ان کے اختیارات کے تحت صدارت کرنے کا حق دے دیا گیا ہے جبکہ میری ترمیم یہ ہے کہ یہ حق ایک ایسے پینل کو ملنا چاہئے جسے سینٹ خود منتخب کرے اس پینل کے جو افراد حفظ مراتب کے اعتبار سے اس اجلاس میں موجود ہوں وہی اس کی صدارت کر سکیں ۔

جناب والا ! آپ اور پورا ہاؤس اس بات سے پورے طور پر واقف ہے کہ تمام جمہوری اور خود مختار اداروں میں جہاں جمہوریت ایک عمل روح کی حیثیت سے کارفرما ہے یہ طریقہ رائج ہے کہ صدارت کے لئے ایک پینل مقرر کر دیا جاتا ہے جس طرح سے اس ایوان میں سپیکر صدارت کے فرائض انجام دیتا ہے لیکن اس کی عدم موجودگی میں ایک پینل یہ اسمبلی یا خود جناب سپیکرصاحب نامزد کرتے ہیں اور ان کو حفظ مراتب کے اعتبار سے سپیکر صاحب کی عدم موجودگی میں صدارت کے فرائض انجام دینے کا استحقاق حاصل ہوتا ہے اس طرح ایک اصول اور ایک معیار متعین ہو جاتا ہے جس کے پیش نظر ایوان میں یا اس ادارے کے ارکان میں آپس میں رشک یا رقابت کی فضا پیدا نہیں ہوتی اور وہ ایک دوسرے سے کمتر یا بہتر قرار دینے کی ضرورت محسوس نہیں کرتے اس مسلمہ جمہوری روایت کے پیش نظر خود سینٹ کو یہ اختیار ہونا چاہئے کہ وہ اپنے میں سے چند سینئر اراکین کو جنہیں وہ منتخب کرنا چاہے منتخب کر لے اور ان کو order of precedence کے مطابق صدارت کے اختیارات دے دیئے جائیں ۔ اگر یہ معقول ۔ منصفانہ اور جمہوری ترمیم منظور نہ کی گئی تو یہ امکان موجود ہے کہ جناب چانسلر کسی بھی ایسے آدمی کو نامزد کر دیں جنہیں سینٹ میں پسندیدہ نہ سمجھا جاتا ہو اس طرح سے یہ بھی ایک احساس اراکین سینٹ میں پیدا ہو جائے گا کہ ان کو نظر انداز کر کے ایک ایسے شخص کو سینٹ کی صدارت کے لئے نامزد کر دیا گیا ہے جو کسی اعتبار سے بھی اس کا اہل نہیں تھا ۔ یہ احساس محرومی ختم کرنے اور ان کے درمیان امتیاز کی دیوار مسمار کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ ایک کلیہ طے کر لیا جائے اور کلیہ وہی ہو سکتا ہے جو تمام جمہوری اداروں میں مروج ہے اور خود اس اسمبلی میں بھی اسی طریق کار کو اپنایا گیا ہے ۔

جناب والا ! میں آپکے توسط سے جناب وزیر تعلیم سے اور پورے ایوان سے درخواست کروں گا میری یہ ترمیم جو انتہائی منصفانہ ۔ معقول اور سادہ ہے قبول کر لی جائے تاکہ سینٹ کی کارروائیوں میں ہم آہنگی اور خیر سگالی کی فضا پیدا ہو سکے اور صدارت کے سلسلے میں آپس میں اختلاف یا مناقشت کی صورت جنم نہ لے سکے ۔ میں سمجھتا ہوں میری یہ ترمیم خود اپنے طور پر اتنی واضح ہے کہ اس پر زیادہ اظہار خیال کی ضرورت نہیں ہے ۔ مجھے یہ یقین ہے کہ میری ترمیم قبول کی جائے گی ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! اس ضمن میں میرے فاضل دوست نے نہایت ہی وضاحت سے کہا ہے ۔ یہ درست ہے کہ شائد عملی طور پر اس قسم کا واقع نہ ہو مگر ہمیشہ یہ بھی قانون کا ایک مسلمہ اصول ہے کہ قانون specific ہونا چاہئے ۔ قانون خود بتائے کہ اس کا منشا کیا ہے ۔ اس میں جہاں چانسلر کو صدارت کرنے کا اختیار دیا گیا ہے وہ انتہائی موزوں ہے کہ وہ جلسہ تقسیم اسناد اور سینٹ کی صدارت کرے کیونکہ جلسہ تقسیم اسناد یونیورسٹی کی انتہائی اہم تقریب اور سینٹ یونیورسٹی کا اہم ترین ادارہ ہے ۔ اس کی صدارت کے لئے چانسلر سے موزوں ترین آدمی کوئی نہیں ہو سکتا مگر اس کے ساتھ جہاں یہ اختیار دیا گیا ہے کہ ''چانسلر یا اس کی طرف سے نامزد کردہ شخص'' میں سمجھتا ہوں ''نامزد کردہ شخص'' پر بھی کوئی اعتراض نہیں اگر اس کی صرف اتنی وضاحت کر دی جائے کہ ان نامزد کردہ اشخاص کو مقرر کرتے وقت کوئی حدود یا پابندیاں ہوں گی یعنی اگر جلسہ تقسیم اسناد کی صدارت چانسلر صاحب نہیں کر سکتے تو کم از کم اس مقدس جلسہ تقسیم اسناد کی صدارت کے لئے سینٹ کے کسی رکن جس کو چانسلر چاہے مقرر کریں اور اسی طرح سینٹ کی صدارت کے لئے بھی یہ لازمی قرار دیا جائے ۔۔۔

بیگم آباد احمد خان : پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ! علی گڑھ یونیورسٹی کی سینٹ میں ممبران کی کمیٹی ہوتی تھی وائس چانسلر اور سب ممبران کے ہوتے ہوئے بھی قائداعظم کو صدارت کرنے کے لئے نامزد کر دیا جاتا تھا یا کسی اور بڑے آدمی کو نامزد کر دیا جاتا تھا یہ کوئی نئی چیز نہیں ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! میں یہ گزارش کر رہا تھا کہ اگر اس میں صرف اتنا کر دیا جائے ۔

Chancellor or his nominee from amongst the members of the Senate.

تو ایک مقصد حل ہو جاتا ہے سینٹ کی صدارت بھی اس میں ہے ۔ جلسہ تقسیم اسناد کی صدارت کا بھی اس میں ذکر ہے ۔ اگر جلسہ تقسیم اسناد ہو تو یہ روا رکھا جا سکتا ہے کیونکہ یہاں دونوں شامل کر دی گئی ہیں ۔ اس میں سینٹ کا ہونا نہایت ضروری ہے جب تک سینٹ کا ممبر ہو اس کو چانسلر سینٹ کی صدارت یا جلسہ تقسیم اسناد کی صدارت کے لئے نامزد کر سکتا ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! میرے فاضل دوستوں سید تابش الوری صاحب اور حاجی سیف اللہ صاحب نے ایک متبادل لائحہ عمل پیش کیا ہے ۔ میں اس کے علاوہ بھی ایک پروگرام رکھتا تھا ۔ تجویز رکھتا تھا کہ شائد میرے فاضل دوست ڈاکٹر عبدالخالق صاحب کے ذہن میں وہ بات اتر جائے اور کوئی نہ کوئی ہماری بات جو حقیقت پسند ہو مان لیں ۔ آج بھی کل کی طرح معلوم ہو رہا ہے کہ ان کا رویہ کچھ اس قسم کا ہے کہ ہماری صحیح باتوں کی طرف بالکل توجہ نہیں فرمائی گئی ۔ میری استدعا صرف یہ ہے کہ چانسلر کی غیر حاضری میں وائس چانسلر کی اس شخصیت کو جو کہ virtually چانسلر کے بعد ایک پوری اور مکمل چانسلر کی عکاسی کر رہا ہے وہ جامعہ کا انچارج ہے جس قانون کے تحت وہ چانسلر کو assist کر رہا ہے اسی قانون میں نامعلوم جلسہ تقسیم اسناد کے موقع پر یا سینٹ کی میٹنگ کی صدارت سے اسے کیوں محروم کیا جا رہا ہے پھر چانسلر کو یہ اختیار دے دیا گیا ہے کہ وہ ایسے شخص کو نامزد کر دیں جو سینٹ کا ممبر نہیں ہے ۔ جیسا کہ اس کلاز سے ظاہر ہے اس کی کوئی کوالفیکیشن نہیں دی گئی ہے ۔ کل کو جس کو وہ مناسب سمجھیں ۔ افتخار احمد تاری صاحب کو ملک حاکمین صاحب یا کسی اور دوست کو نامزد کر دیں تو ہم کوئی اعتراض نہیں کر سکتے جن کے علم میں یونیورسٹی کے واقعات نہیں ہیں ۔ میں تو صرف یہ عرض کر رہا ہوں کہ اگر چانسلر کسی فاضل منسٹر یا دوست کو نامزد کر دیں تو میں سمجھتا ہوں کہ اس طرح یونیورسٹی میں مداخلت بے جا ہوگی ۔ اس کے پیش نظر وائس چانسلر کو چانسلر

کی عدم موجودگی میں صدارت کا حق دینا مناسب اور درست ہے اور اس کے لئے ضروری ہے جیسا کہ باقی ایسوسی ایشن اور جامعہ میں ہوتا ہے ۔ میں محسوس نہیں کرتا کہ اس پر کیوں قدغن لگائی گئی ہے ۔ کیوں ناراضگی کا اظہار کیا گیا ہے ۔ کیوں عدم اعتماد کا اظہار کیا گیا ہے ۔ اس لئے میں نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ اگر پینل قابل قبول نہیں تو وائس چانسلر کو virtually یہ حق دیا جائے کہ چانسلر کی عدم موجودگی میں وہ صدارت کرسکے اور وہ جلسہ تقسیم اسناد کی صدارت کر سکے ۔ میں جناب کی وساطت سے جناب ڈاکٹر عبدالخالق صاحب اور فاضل اراکین اسمبلی سے توقع کرتا ہوں کہ وہ میری اس ترمیم کو منظور کر لیں گے ۔

Mr. Taj Muhammad Khanzada : Sir, I want to speak on this amendment. I feel that convocation is an occasion that you would like a person equal to the status of Chancellor to preside over the convocation because it is one of the rare occasions for University students and graduates when their diplomas and degrees are given to them. Now to suggest that the person who normally deals with routine work should also preside over the convocation is something which does not go with the traditional presentations of the Universities all over the world. It is quite correct that in the case of Senate the Vice-Chancellor may preside, but in the case of convocation it should certainly be a nominee of the Chancellor, who would naturally be somebody of the status more or less equal to that of Chancellor so that he can come and deliver address to the boys. Convocation is quite different from and apart from the routine work. I agree to the extent that convocation should certainly be presided over by the nominee of the Chancellor.

وزیر تعلیم : جناب والا ! اصل میں بات یہ ہے کہ کانو وکیشن کا ایک تقدس ہوتا ہے اس کو برقرار رکھنے کے لیے یہ شرط رکھی گئی ہے اب شک نیت پر کیا جا رہا ہے کہ غلط آدمی کا چناؤ کیا جائے گا لیکن میں انھیں سمجھتا کہ وہ کیوں اپنی یونیورسٹی کو ہدف تنقید بنانا چاہیں گے ۔ جناب والا

ہم یونیورسٹی اور کانووکیشن کے تقدس کو برقرار رکھیں گےاور کوشش کریں گے کہ یونیورسٹی اور بھی زیادہ بہتر ہو۔

Mr. Speaker : The question is :

That for sub-clause (2) of Clause 11 of the bill as recommended by the Standing Committee on Education, the following be substituted, namely : —

"(2) The Chancellor or in his absence the person whose name is highest on the Panel (elected by the Senate from amongst its members and arranged in order of precedence) from amongst those present at the meeting, shall preside the meetings of the Senate. The Convocation will, however, be presided over by the Chancellor or a nominee of the Senate.

(The motion was lost)

مسٹر سپیکر : چوہدری امان اللہ لک کی ترمیم نمبر ۳۶ برائے منظوری پیش کی جاتی ہے۔

The question is:

That in Clause 11 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education,- for sub-clause (2), the following be substituted, namely :

"(2) The Chancellor or in his absence, the Vice-Chancellor shall preside at the Convocation of the University and the meetings of the Senate.

(The motion was lost).

مسٹر سپیکر : میاں خورشید انور کی ترمیم نمبر ۳۷ ہے - وہ ایوان میں موجود نہیں ہیں - اس کے بعد علامہ رحمت اللہ ارشد صاحب کی ترمیم ہے - علامہ صاحب کیا آپ کی ترمیم اب پیش ہو سکتی ہے -

علامہ رحمت اللہ ارشد : پیش ہو سکتی ہے - جناب والا ! جیسا کہ جناب وزیر تعلیم صاحب نے فرمایا ہے کہ کانووکیشن کو ایک تقدس حاصل ہے - میں یہ گزارش کروں گا کہ علمی اعتبار سے بھی یہ ایک بلند پایہ تقریب ہوتی ہے -

Begum Rehana Sarwar (Shaheed) : Point of order. Mr. Speaker, in may humble opinion this amendment is absolutely frivolous and baseless.

Voices : The word frivolous is unparliamentary.

Begum Rehana Sarwar (Shaheed) : The word frivolous has been used many times in the Assembly and it is not unparliamentary. Sir, I draw your attention to rule 170 of the rules of Procedure, which says—

> "The Speaker may put amendments in such order as he may think fit :
>
> Provided that the Speaker may refuse to put an amendment which, in his opinion, is frivolous, inconsistent or meaningless."

جناب سپیکر - میں صرف اتنی بات واضح کرنا چاہتی ہوں کہ علامہ رحمت اللہ ارشد صاحب نے یہ فرمایا ہے کہ اگر چانسلر موجود نہیں ہوگا تو وہ کسی کو نامزد نہیں کر سکتا کہ وہ اس کے اختیارات کو استعمال کرے - اگر علامہ صاحب ترمیم دینا چاہتے تھے تو ان کو یہاں پر کسی کو نامزد کرنا چاہئے تھا -

مسٹر سپیکر : وہ سمجھتے ہیں کہ چانسلر کو صدارت کرنی چاہئے -

بیگم ریحانہ سرور (شہید) : اگر چانسلر نہیں ہوگا یا وہ کسی اہم اور ضروری کام میں مصروف ہوگا تو پھر صدارت کون کرے گا -

مسٹر سپیکر : پھر میٹنگ نہیں ہوگی ۔

بیگم ریحانہ سرور (شہید) : جناب والا ! کسی غلط تجویز پر ترمیم آ سکتی ۔ میرا خیال ہے تجویز معقول اور درست ہونی چاہیے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد : جناب والا ! میں آپ کے توسط سے محترمہ خاتون رکن سے گزارش کرنی چاہتا ہوں کہ کوئی ترمیم چاہے وہ واجب ہے یا ناواجب ہے ۔ صحیح ہے یا غلط ہے ۔ درست ہے یا نادرست ہے اس کا فیصلہ سپیکر صاحب کو کرنا چاہئے ۔

مسٹر سپیکر : ہر ممبر کا فرض ہے کہ وہ میرے نوٹس میں بات لائے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد : وہ اپنا حق غیر ضروری طور پر استعمال نہ فرمایا کریں اور اگر مجھے معاف فرما دیا کریں تو میں ان کا بہت ہی ممنون ہوں گا جناب والا ! یہ ترمیم میں نے اس لیے پیش کی ہے کہ جس طرح ڈاکٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ کانووکیشن کو ایک تقدس حاصل ہے اور علمی اعتبار سے بھی وہ ایک بلند پایہ جلسہ ہوتا ہے ۔ اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ چانسلر صاحب خود ہی کانووکیشن کے اجلاس کی صدارت فرمایا کریں اور اگر وہ کسی وجہ سے موجود نہیں ہوں گے یا ملک سے باہر ہوں گے تو جو آدمی بھی ان کی جگہ گورنر ہوگا وہ چانسلر کے فرائض بھی انجام دے سکتا ہے ۔

مسٹر سپیکر : آپ اپنی ترمیم پیش کریں ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد : میں ترمیم پیش کرتا ہوں :

> کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم نے سفارش کی ہے کی ضمن ۱۱ کی تحتی ضمن (۲) کی سطر ۱ کے الفاظ "یا اس کی طرف سے نامزد کردہ شخص" حذف کر دیئے جائیں ۔

مسٹر سپیکر : ترمیم پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے :

> کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم نے سفارش کی ہے کی

ضمن ۱۱ کی تحتی ضمن (۲) کی سطر ۱ کے الفاظ "یا اس کی طرف سے نامزد کردہ شخص" حذف کر دیئے جائیں ۔

(تحریک منظور نہیں کی گئی)

مسٹر سپیکر : علامہ صاحب اگلی ترمیم نمبر ۳۹ بالکل چوہدری امان اللہ لک کی ترمیم نمبر ۳۶ جیسی ہے ۔ اس لیے یہ غیر موثر ہو گئی ہے ۔ اب آپ اپنی ترمیم نمبر ۴۵ ایوان میں پیش کریں ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد : جناب والا ! میں آپ کی اجازت سے ترمیم پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم نے سفارش کی ہے کی ضمن ۱۱ کی تحتی ضمن (۳) کی بجائے مندرجہ ذیل عبارت ثبت کی جائے ۔

"(۳) اگر چانسلر کو اس امر کا اطمینان ہو جائے کہ کسی ہیئت حاکمہ کی طرف سے انجام دی گئی کارروائی قانون ہذا دساتیر ضوابط اور قواعد کے مطابق نہیں ہے تو اس معاملے کو نظر ثانی کے لیے دوبارہ ہیئت حاکمہ کے پاس بھیج سکتا ہے اور اگر ہیئت حاکمہ نظر ثانی کے بعد یہ فیصلہ کرے کہ سر انجام دی گئی کارروائی قانون ہذا ضوابط اور قواعد کے مطابق ہے تو پھر اس کا فیصلہ حتمی ہوگا ۔"

Mr. Speaker : Amendment moved is :

That for sub-clause (3) of Clause 11 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, the following be substituted, namely : —

"(3) If the Chancellor is satisfied that the proceedings of any Authority are not

in accordance with the provisions of this Act, the University Statutes, the Regulations, or the Rules, then he may recommit the matter to the Authority for revision and if the Authority after revision declares that the action taken is in accordance with the Act, Regulations and Rules then its decision shall be final."

Minister for Education : I oppose it, sir.

مسٹر سپیکر : علامہ صاحب آپ کی اگلی ترمیم نمبر ۴۱ بھی اسی طرح کی ہے ۔ صرف الفاظ کا فرق ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد : جناب والا ! آپ ۴۰ اور ۴۱ کو اکٹھا لے لیں ۔

مسٹر سپیکر : آپ اس کو formally move کر دیں ۔

Sheikh Aziz Ahmed : On a point of order Sir. I draw your attention to the wording of amendments No. 41 and 42 and also to sub-clause (3) of Clause 11 which reads as—

"(3) If the Chancellor is satisfied that the proceedings of any Authority are not in accordance with the provisions of this Act, the Statutes, the Regulations, or the Rules, he may, after calling upon such Authority to show cause why such proceedings should not be annulled, by order in writing, annul the proceedings.

اب جو ترمیمات دی گئی ہیں وہ تینوں بالکل اس سے مختلف ہیں ۔ ان میں یہ کہا گیا ہے کہ اس کو recommit کر دیا جائے اور پھر دوبارہ سینٹ یا یونیورسٹی اس کو منظور اور confirm کرے ۔

It is for the annulment of the proceedings after giving a proper show cause notice.

Now I draw your attention to the ruling of Mr. Speaker, Page 1267 Punjab Legislative Assembly Debates dated 1st December, 1939 in which a reference was made to page 407 of Mays Parliamentary Practice (page 531 of 1950 Edition Mays Parliamentary Practice) where it was held that substitution of a clause or a sub-clause is a new clause : —

> "An amendment which, if it were agreed it would constitute a negation of the clause is out of order. An amendment may not be proposed to insert words at the commencement of a clause with a view to proposing an alternative scheme to that contained in the clause, or to leave out from the first word to the end of the clause, in order to substitute other words, or to effect a redrafting of clause-such amendments being in the nature of a new clause."

جناب والا ! اب میں عرض کرتا ہوں کہ negation اس طرح سے ہے کہ سب کلاز میں یہ ہے کہ اس کارروائی کو annul کیا جائے گا ۔ اور ترمیم یہ ہے اس کو confirm کیا جائے گا ۔

Mr. Speaker : This provision gives the authority to the Chancellor and with this amendment the movers are curtailing that authority and providing a different method in which that authority is to be exercised.

Sheikh Aziz Ahmed : Then the scheme is changed. He is going to propose another alternative scheme i.e. that the proceedings should be annulled.

Mr. Speaker : If this is not annulment, then what is an amendment?

شیخ عزیز احمد : ترمیم یہ ہو سکتی ہے کہ اس کو شوکاز نوٹس دینے کے بعد اگر جواب تسلی بخش نہ ہو تو annul کر دیا جائے گا ۔ یہ بالکل ٹھیک ہے ۔

مسٹر سپیکر : وہ تو اس ایکٹ میں ہے کہ یہ کیا جائے گا ۔ اگر اس میں ترمیم کرنا چاہیں تو کیا کہیں کہ بغیر شوکاز نوٹس کے annul کر دیا جائے گا ۔

شیخ عزیز احمد : یہ تو ان کو پتہ ہوگا کہ کیا کریں گے ۔

Mr. Speaker : This is not relevant to the present amendments. Allama Rehmatullah Arshed to move his amendment.

علامہ رحمت اللہ ارشد : جناب صدر ۔ میں آپ کی اجازت سے یہ ترمیم پیش کرتا ہوں :

> کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم نے سفارش کی ہے کی ضمن ۱۱ کی تحتی ضمن (۳) کی بجائے مندرجہ ذیل عبارت ثبت کی جائے ۔
>
> "(۳) اگر چانسلر کو اس امر کا اطمینان ہو جائے کہ کسی ہیئت حاکمہ کی طرف سے سرانجام دی گئی کارروائی قانون ہذا دساتیر ضوابط اور قواعد کے مطابق نہیں ہے تو وہ اس کارروائی کو اپنے اعتراضات کے ساتھ دوبارہ غور کے لیے متعلقہ ہیئت حاکمہ کے پاس واپس بھیج دے گا ۔ اگر متعلقہ ہیئت حاکمہ چانسلر کے اعتراضات پر غور کرنے کے بعد مذکورہ کارروائی کی دوبارہ توثیق کر دے تو پھر وہ کارروائی قانون ہذا دساتیر ضوابط اور قواعد جیسی بھی صورت ہو کے مطابق متصور ہوگی ۔"

Mr. Speaker : The amendment moved is :

That for sub-clause (3) of Clause 11 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, the following be substituted, namely :—

"(3) If the Chancellor is satisfied that the proceedings of any Authority are not in accordance with the provisions of this Act, the Statutes, the Regulations or the Rules, he shall refer them back to the Authority concerned for reconsideration alongwith his objections thereon. If the Authority concerned, after considering the objection of the Chancellor, re-affirms the said proceedings then these shall be deemed to be in accordance with the provisions of this Act, the Statutes. the Regulations and the Rules, as the case may be."

Minister for Education : I oppose it, Sir.

مسٹر سپیکر : سید تابش الوری ۔

سید تابش الوری : جناب والا ! میں یہ ترمیم پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم نے سفارش کی ہے کی ضمن ۱۱ کی تحتی ضمن (۳) کی سطور ۵-۸ کے الفاظ "ایسی ہیئت حاکمہ سے بیان وجوہ طلب کرنے کے بعد کہ ایسی کارروائی کو کیوں نہ کالعدم کر دیا جائے اس کارروائی کو کالعدم کر سکتا ہے" کی بجائے الفاظ "ایسی کارروائی نظر ثانی کے لیے

اس ہیئت حاکمہ کو واپس بھیج سکتا ہے ۔ نیز وہ قانون ہذا دساتیر ضوابط اور قواعد کی ان دفعات کی نشان دہی بھی کرے گا جو اس کے خیال کے مطابق متعلقہ ہیئت حاکمہ کو ملحوظ رکھنے چاہیں ۔ اور وہ ہیئت حاکمہ کی طرف سے دوبارہ غور کردہ کارروائی کی منظوری دے دے گا" ثبت کر دیئے جائیں ۔

Mr. Speaker : The amendment moved is :

That in sub-clause (3) of Clause 11 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, for the words and commas'' after calling upon such Authority to show cause why such proceedings should not be annulled, by order in writing, annul the proceeding'' occurring in lines 4-6, the words and comma'' refer such proceedings back to Authority for review pointing out the provisions of this Act, the Statutes, the Regulations or the Rules deemed by him to be kept in view by the Authority and the proceedings reconsidered by the Authority shall be assented by him'' be substituted.

Minister for Educatiou : I oppose it, Sir.

علامہ رحمت اللہ ارشد : جناب والا ! مجلس قائمہ کی رپورٹ میں یہ کہا گیا ہے :

کہ اگر چانسلر کو اس امر کا اطمینان ہو جائے کہ کسی ہیئت حاکمہ کی طرف سے سر انجام دی

گئی کارروائی قانون ہذا دساتیر ضوابط اور قواعد
کے مطابق نہیں تو وہ ایسی ہیئت حاکمہ سے بیان
وجوہ طلب کرنے کے بعد کہ ایسی کارروائی کو
کیوں نہ کالعدم کر دیا جائے اس کارروائی کو
کالعدم کر سکتا ہے ۔

جناب والا ! یہ دفعہ provide کرتی ہے کہ جناب چانسلر صاحب کے پاس فیصلے کے لیے جو چیزیں جائیں اور یونیورسٹی کی ہیئت حاکمہ جو فیصلہ کرے وہ ان سے صرف explanation call کرنے کے بعد اس کارروائی کو کالعدم قرار دے سکتا ہے ۔ میری ترمیم کا مقصد یہ ہے کہ اس کو مزید جمہوری بنانے کے لیے ۔ اس کو خود مختار بنانے کے لیے یونیورسٹی کے ارباب اختیار ہی کو یہ اختیار ہونا چاہیے کہ اگر وہ اپنا فیصلہ صادر کرتے ہیں جو گورنر یا چانسلر کی نظر میں صحیح نہیں ہے تو وہ اس کو اس ہیئت حاکمہ کے پاس back reference کر دیں اگر ہیئت حاکمہ اس پر غور کرنے کے بعد دوبارہ اس نتیجہ پر پہنچے کہ اس کا فیصلہ قواعد و ضوابط اور دستور کے مطابق صحیح تھا تو پھر اس کو کالعدم کرنے کا اختیار چانسلر کے پاس نہیں ہونا چاہیے ۔

سید تابش الوری : جناب سپیکر ! فاضل قائد حزب اختلاف نے بڑے اختصار کے ساتھ اس کا ایک پہلو آپ کے سامنے پیش کیا ہے ۔ اس ضمن میں جو ترمیم ہے وہ بے حد اہم ہے ۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ آپ نہ صرف یہ کہ اصلی ضمن پر توجہ مبذول کریں جس میں یہ اختیار چانسلر کی ذات میں مرتکز کر دیا گیا ہے بلکہ یہ بھی دیکھیں کہ یہ ہیئت حاکمہ ہے کیا جس کے فیصلوں کو صرف ایک شخص کالعدم قرار دے سکتا ہے ۔ جناب والا ! اس سلسلہ میں میں آپ کی توجہ definition کی طرف مبذول کراؤں گا ۔

ہیئت حاکمہ سے مراد جامعہ کی کوئی ایسی ہیئت حاکمہ ہے کہ جس کی تصریح دفعہ ۲۱ میں کی گئی ہے ۔

اور جناب والا ضمن ۲۱ میں بتایا گیا ہے - جامعہ کی مندرجہ ذیل ہیت ہائے حاکمہ ہوں گی -

(اول) سینٹ (دوم) سنڈیکیٹ

(سوم) تعلیمی کونسل (چہارم) فیکلٹیوں کے بورڈ

(پنجم) مطالعاتی بورڈ (ششم) سلیکشن بورڈ

(ہفتم) بورڈ برائے اعلیٰ تعلیم و تحقیق (ہشتم) مجلس برائے منصوبہ بندی و مالیات

(نہم) مجلس برائے الحاق (دہم) مجلس برائے نظم و ضبط اور

(یاز دہم) ایسی دیگر ہیئت ہائے حاکمہ جن کا دستور میں اہتمام کیا گیا ہو -

جناب والا ! ان سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ یہ ہیئت ہائے حاکمہ کس قدر اہمیت کی حامل ہیں - اور انہیں فنی معاملات کے سلسلے میں کیسی بنیادی اہمیت اور فضیلیت حاصل ہے - اس لئے جناب والا جب ان کے فیصلوں کو کالعدم قرار دینے کا مسئلہ زیر بحث آئے تو ہمیں اس پر سرسری غور نہیں کرنا چاہیے بلکہ ان معاملات پر وقت فکر و نظر کے ساتھ فیصلے کرنے چاہئیں - جناب والا ! یہ ہیئت حاکمہ اپنے امور کے سلسلے میں بنیادی فیصلے کرنے کا اختیار رکھتی ہیں اور بجا طور پر انہیں ایسے فیصلے کرنے کا اختیار دیا گیا ہے کیونکہ وہی اپنی مہارت اور تجربے کی بنیاد پر ان معاملات کو نپٹا سکتی ہیں - چنانچہ اس سلسلے میں ہماری طرف سے جو ترمیم پیش کی گئی ہے اس میں چانسلر کے اختیارات کو یکسر ختم نہیں کیا گیا بلکہ ہم نے یہ تجویز کیا ہے کہ اگر ہیئت حاکمہ کے فیصلے میں کسی قسم کا سقم یا نقص رہ جائے تو چانسلر کو یہ اختیار دیا گیا ہے اور ہماری ترمیم میں یہ اختیار برقرار رکھا گیا ہے کہ وہ اس فیصلے کو نظر ثانی کے لئے واپس بھیج سکتا ہے - البتہ ایسی صورت میں چانسلر کے لئے یہ ضروری ہوگا کہ نظر ثانی کے لئے بھیجتے وقت یہ بھی وضاحت کر لے کہ اس میں کون سا سقم ہے اور کون سی ہدایات اور قواعد ہیں جن کو اس ہیئت حاکمہ نے نظر انداز کر دیا ہے بنیادی طور پر آپ بہتر طور پر سمجھ سکتے ہیں کہ ان مسائل کے سلسلے میں جو ہیئت حاکمہ اپنے مخصوص مسئلوں کے سلسلے میں فیصلے فرمائے گی -

مسٹر سپیکر : آپ اسے تیسری بار دھرا رہے ہیں ۔

سید ذبیح الوری : جناب والا ! میں یہ عرض کرنا چاہ رہا تھا کہ چانسلر صاحب بجا طور پر اس کے حاکم اعلیٰ ہوں گے چونکہ آپ کو معلوم ہے کہ وہ بحیثیت عہدہ چانسلر ہوں گے اور گورنر کی حیثیت سے ان کے فرائض بے پناہ اور بے شمار ہوتے ہیں ۔ اس لئے وہ اس قسم کے فنی مسائل پر توجہ نہیں دے سکتے ۔ اور یہ امکان موجود ہے کہ ان کی طرف سے نوکر شاہی کو یہ اختیار مل جائے گا کہ وہ ہیئت حاکمہ کے فیصلوں کو کالعدم قرار دیدے ۔ نوکرشاہی کو یہ اختیار دینا نہ صرف جامعہ کی خود مختاری پر ایک ضرب کاری ہے بلکہ سرخ فیتے کی ایک نئی صورت کو جنم دینے کے مترادف ہے ۔ اس لئے میں درخواست کرتا ہوں کہ نہ صرف یہ کہ اس ترمیم کو اس لئے منظور کیا جائے کہ ہیئت حاکمہ اپنے فیصلوں کی غلطیوں کا خود ازالہ کر سکیں ۔ بلکہ اس لئے بھی منظور کیا جائے کہ چانسلر صاحب اپنی عدیم الفرصتی کی وجہ سے نوکر شاہی کی سازشوں اور مداخلتوں کا شکار نہ ہو سکیں وہ اپنے اختیارات کو غلطیوں کی تصحیح کے لئے تو استعمال کر سکیں مگر کسی انتقامی کارروائی کے لئے استعمال نہ کر سکیں ۔ مجھے امید ہے کہ میری ان گذارشات کی روشنی میں اس اہم ترمیم کو منظور کر لیا جائے گا ۔

مسٹر سپیکر : اب سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم نے سفارش کی ہے کہ ضمن ۱۱ کی تحتی ضمن (۳) کی بجائے مندرجہ ذیل عبارت ثبت کی جائے ۔

"(۳) اگر چانسلر کو اس امر کا اطمینان ہو جائے کہ کسی ہیئت حاکمہ کی طرف سے انجام دی گئی کارروائی قانون ہذا 'دساتیر' ضوابط و قواعد کے مطابق نہیں ہے تو وہ اس معاملے کو نظر ثانی کے لئے دوبارہ ہیئت حاکمہ کے پاس بھیج سکتا ہے اور اگر ہیئت حاکمہ نظر ثانی کے بعد یہ فیصلہ کرے کہ سر انجام دی گئی کارروائی قانون ہذا

ضوابطہ اور قواعد کے مطابق ہے تو پھر اس کا فیصلہ حتمی ہوگا۔"

(تحریک منظور نہیں کی گئی)

Mr. Speaker : The question is :

That for sub-Clause (3) of Clause 11 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, that following be substituted, namely :—

"(3) If the Chancellor is satisfied that the proceedings of any Authority are not in accordance with the provisions of this Act, the Statutes, the Regulations or the Rules, he shall refer them back to the Authority concerned for reconsideration alongwith his objections thereon.

If the Authority concerned after considering the objection of the Chancellor, re-affirms the said proceedings then these shall be deemed to be in accordance with the provisions of this Act, the Statutes the Regulations and the Rules, as the the case may be.

(The motion was lost)

Mr. Speaker : The question is :

That is sub-Clause (3) of Clause 11 of the Bill, as recommended by the Standing Commitee on Education, for the words and commas "after calling upon such Authority to show

cause why such proceedings should not be annulled, by order in writing, annul the proceeding" occurring in lines 4-6, the words and comma "refer such proceedings back to Authority for review pointing out the provisions of this Act, the Statutes, the Regulations or the Rules deemed by him to be kept in view by the Authority and the proceedings reconsidered by the Authority shall be assented by him" be substituted.

(The motion was lost)

مسٹر سپیکر : علامہ رحمت اللہ ارشد ۔

سید تابش الوری : وہ باہر چلے گئے ہیں ۔

مسٹر سپیکر : میاں خورشید انور ۔ ۔ ۔ ۔ وہ بھی موجود نہیں ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ چوہدری امان اللہ لک ۔

Chaudhri Amanulla Lak : Sir, I move :

That in sub-clause (5) of Clause 11 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, the words "or withhold assent" occurring in line 3, be deleted.

Mr. Speaker : The amendment moved is :

That in sub-clause (5) of Clause 11 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, the words "or withhold assent" occurring in line 3, be deleted.

Begum Rehana Sarwar (Shaheed): I oppose it, Sir.

چوھدری امان اللہ لک : جناب والا ! اس میں کوئی لمبی چوڑی تقریر کرنے کی ضرورت نہیں ہے ۔ یہ بڑی صاف بات ہے اور میرے خیال میں یہ بات تسلیم کر لی جائے گی کہ چانسلر کے عہدے اور ان کی شخصیت کو ملحوظ رکھتے ہوئے ان الفاظ کا یہاں ہونا کسی قانون کی رو سے قرین انصاف نہیں ہے

> کہ چانسلر کو اختیار ہوگا کہ ایسے دساتیر جو
> سینٹ کی طرف سے اس کو پیش کئے جانے ضروری
> ہوں ، کی منظوری دیدے یا منظوری روک لے یا
> دوبارہ غور کے لئے سینٹ کو واپس بھیج دے ۔

میں یہ نہیں سمجھ سکا کہ منظوری روک لینے سے ان کا کیا مقصد ہے ۔

مسٹر سپیکر : اگر آپ نہیں سمجھ سکے تو چھوڑ دیجئے ۔

چوھدری امان اللہ لک : جناب والا ! منظوری روک کیسے لے گا ۔ کیوں روک لے گا ۔ کس مقصد کے لئے روک لے گا ۔

مسٹر سپیکر : ''withhold assent'' ۱۹۳۵ء کے ایکٹ میں بھی ہے۔ گورنر جنرل کو یہ اختیارات دئے ہوئے تھے ۔

It is a technical word very commonly used in the Constitution and the members are expected to appreciate it.

چوھدری امان اللہ لک : جناب والا ! اب چونکہ آپ نے فرما دیا ہے کہ یہ ٹیکنیکل لفظ ہے ۔ اس لئے اب مجھے قانونی نقطہ نگاہ سے عرض کرنا ہوگا ۔ جس چیز کا جناب حوالہ دے رہے ہیں اس کا اس پیرا سے کوئی واسطہ نہیں ہے ''with-hold assent'' کا جس sense میں مطلب لیا جا رہا ہے ۔ اس میں میں محسوس کرتا ہوں کہ جیسا کہ پہلے میرے فاضل دوستوں نے ترامیم دی ہیں ان کے پیش نظر سینٹ کو دساتیر واپس بھیجے جاتے ہیں اور انھوں نے وہاں elaboration کی ہے کہ اس مقصد کے لئے واپس بھیج رہے ہیں وہ قانونی نقطہ نگاہ سے بالکل ٹھیک ہے ۔

میاں مصطفیٰ ظفر : جناب والا ! ایوان میں کورم نہیں ہے

مسٹر سپیکر : گنتی کی جائے ۔ ۔ ۔ ۔ گنتی کی گئی ۔ ۔ ۔ ۔ کورم پورا ہے ۔ چوہدری امان اللہ لک ۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! میں عرض یہ کر رہا تھا کہ ان واقعات کے پیش نظر جیسے کہ اس ضمن ۱۱ میں وضاحت کی گئی ہے "منظوری روک لینے" کے الفاظ کا تاثر رسمی یا قانونی طور پر جس طرح جناب نے فرمایا تھا وہ نہیں ہے ۔ اس لئے میں جناب کی وساطت سے اپنے فاضل دوست سے یہ استدعا کروں گا کہ وہ اس لفظ کو یہاں سے حذف کر دیں اور دو ہی راستے رکھیں ۔ ایک راستہ تو یہ ہے کہ چانسلر صاحب اس کی منظوری دے دیں یا اس پر دوبارہ غور کے لئے سینٹ کے پاس بھیج دیں ۔ منظوری روک لینے کا کوئی مقصد نہیں ہے ۔ جس مقصد کے لئے آپ نے فرمایا تھا میں اس کی وضاحت کر دوں گا کہ جب کوئی قانون یا بل منظوری کے لئے گورنر کے پاس بھیجا جاتا ہے تو اس وقت وہ اس کو روک سکتے ہیں ۔ لیکن سینٹ اور چانسلر کے درمیان کاغذات کا جو سسٹم ہے میں اس کو مناسب نہیں سمجھتا ۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ جو وضاحت آپ نے قانونی نقطۂ نگاہ سے فرمائی تھی وہ یہ ہے ۔ میں نے اس لئے عرض کیا ہے کہ ڈاکٹر صاحب اس کا سہارا نہ لے سکیں ۔ میں استدعا کرتا ہوں کہ میری اس ترمیم کو منظور کر لیا جائے ۔

مسٹر سپیکر : علامہ صاحب آپ موجود نہیں تھے ۔ آپ کی ترمیم نمبر ۴۳ پیش نہیں ہو رہی ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد : جناب والا ! میں اس کو پیش نہیں کرتا ۔

مسٹر سپیکر : سید تابش الوری ۔

سید تابش الوری : جناب والا ! میں ترمیم پیش کرتا ہوں :

> کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم نے سفارش کی ہے کہ ضمن ۱۱ کی تحتی ضمن (۵) کی سطر ۴ کے الفاظ "منظوری روک لے یا" حذف کر دئے جائیں اور اس طور پر ترمیم شدہ تحتی ضمن (۵) کے آخر میں الفاظ "اور مکرر غور و خوض کے بعد وضع کردہ دساتیر ضروری ہوں گے" ثبت کئے جائیں ۔

Mr. Speaker : The motion moved is :

> That in sub-clause (5) of clause 11 of the Bill, as recommended by the

Standing Committee on Education, the words "withhold assent or", occurring in line 3, be deleted; and in sub-clause (5) so amended, between the word "re-consideration" and full-stop appearing at the end, the words "and the reconsidered Statutes shall be essential" be inserted.

Begum Rehana Sarwar (Shaheed): I oppose it, Sir.

Minister for Education: I oppose it, Sir.

سید قابش الوری: جناب والا! میں آپ کی توجہ اس کلاز کے صرف اس حصے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں جس میں منظوری روک لینے کے متعلق کہا گیا ہے۔ اگر منظوری روک لینے کے اختیارت کے ساتھ منظوری روکنے کی مدت کا تعین بھی ہو جاتا تو یہ نہایت معقول صورت ہوتی۔

مسٹر سپیکر: آپ کی یہ ترمیم اس کے متعلق نہیں ہے۔

سید قابش الوری: جناب والا! اسی لئے اس میں ترمیم کی ضرورت پیش آئی ہے۔ کہ منظوری روک لینے کا اختیار غیر محدود عرصہ کے لئے رکھ لیا گیا ہے یعنی اگر وہ کوئی بھی قانون منظور کرنے کی بجائے صرف روک لیں تو پوری یونیورسٹی کا نظام متاثر ہو سکتا ہے۔ چونکہ اس میں وقت کا کوئی تعین نہیں ہے اس لئے ہم نے یہ ضروری سمجھا ہے اور اس میں یہ ترمیم پیش کی ہے کہ اس کو حذف کر دیا جائے اور مکرر غور و خوض کے بعد مقررکردہ دساتیر کو قابل نفاذ اور قابل عمل قرار دینا ضروری سمجھا جائے۔

جناب والا! آپ بھی اس سے متفق ہو نگے کہ یونیورسٹی کا کام چلانے کے لئے جو دستور خود سینٹ اور دوسری ہیئت حاکمہ مرتب کرتی ہے وہ ظاہر ہے کہ اس کی اہمیت اور اس کی فوری ضرورت کے پیش نظر کرتی ہے۔ اس سلسلے میں یہ اختیار تو چانسلر کو دیا جاتا ہے کہ اگر اس میں کوئی نقص موجود ہے تو وہ انہیں واپس بھیج دیں اور اس کی تصحیح اسی سینٹ سے کرا لے لیکن غیر محدود عرصے کے لئے منظوری روک لینے کا نہ کوئی جواز ہے اور نہ ہی

جمہوری یا عوامی نقطۂ نظر سے اسے کسی طور بھی قبول کیا جا سکتا ہے۔ اس لئے میں جناب وزیر تعلیم سے آپ کی وساطت سے گزارش کروں گا کہ وہ اس پر نظر ثانی کریں۔ یہ اس لئے بھی ضروری ہے کہ منظوری روک لینے کا عمل اس طرح سے جاری ہونا جیسے کہ آج کل بھی ہو رہا ہے کہ بہت سے کیسز اور فائل جناب گورنر کے پاس صرف اس لئے فیصلہ طلب پڑے ہیں کہ ان کے پاس وقت نہیں ہے۔ تو آئندہ بھی چونکہ گورنر بحیثیت عہدہ چانسلر ہوں گے اس لئے بہت سے معاملات تاخیر کا شکار ہو جائیں گے اور سرخ فیتے کا عمل بڑھ جائے گا۔ اس لئے میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ اس پر کسی نہ کسی حد تک پابندی کر دی جائے اور غور خوض کے لئے واپس بھیجنے کے متعلق ہماری ترمیم ہے اسے منظور کر لیا جائے۔

وزیر تعلیم : جناب والا ! میں اس کی وضاحت کرنی چاہتا ہوں اس سے فاضل اراکین مطمئن ہو جائیں گے جناب والا ! اس میں صرف لکھا ہے :

"Such statutes are required to be submitted to him."

اب یہ required کا لفظ کلاز ۳۰ (الف) (ب) میں ہے۔ جس میں جامعہ کے ملازمین اور افسران کے لئے پنشن الشورنس۔ تنخواہوں کے سکیل اور ان کی ملازمت کی شرائط و قیود وغیرہ ہیں اس لئے یہ کہنا کہ سینٹ اور سنڈیکیٹ کی تمام باتیں یا دوسرے اداروں کی باتوں کے متعلق گورنر صاحب منظوری واپس لے سکتے ہیں یہ ان کے متعلق نہیں ہے یہ صرف دوسرے قوانین جو کلاز ۳۰ (الف) اور (بی) کے اندر آتے ہیں یہ ان کے متعلق ہے باقی عام قوانین کے متعلق یہ نہیں ہے۔

Mr. Speaker : The question is :

That in sub-clause (5) of clause 11 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, the words "or withhold assent" occurring in line 3, be deleted.

(The motion was lost)

Mr. Speaker : The question is :

That in sub-clause (5) of Clause 11 of the Bill, as recommended by the

Standing Committee on Education, the words "withhold assent or" occurring in line 3, be deleted; and in sub-clause (5) so amended, between the word "re-consideration" and full-stop appearing at the end, the words "and the recon-sidered Statutes shall be essential" be inserted.

(The motion was lost)

مسٹر سپیکر : سیکنڈ سپلیمنٹ میں دو ترامیم مخدوم زادہ سید حسن محمود صاحب کی ہیں ۔ وہ ایوان میں موجود نہیں ہیں ۔ اس کے بعد نمبر ۴۶ علامہ رحمت اللہ ارشد صاحب کی ترمیم ہے ۔ علامہ صاحب آپ کی ترمیم یہ ہے کہ سب کلاز ۶ کو حذف کر دیا جائے ۔ کیا آپ یہ جانتے ہیں کہ فاترالعقل لوگ بھی کام کرتے رہیں ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد : جناب والا ! میں اپنی یہ ترمیم پیش نہیں کرتا ۔ نمبر ۴۷ پیش کروں گا ۔

مسٹر سپیکر : ٹھیک ہے ۔ نمبر ۴۷ ۔ علامہ صاحب آپ پیش کریں گے یا سید تابش الوری صاحب پیش کریں گے ؟

علامہ رحمت اللہ ارشد : جناب سپیکر ! میں آپ کی اجازت سے تحریک پیش کرتا ہوں :

> کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم نے سفارش کی ہے کی ضمن ۱۱ کی تحتی ضمن(۶) کی سطر ۱ کے لفظ"چانسلر" کی بجائے لفظ "سنڈیکیٹ،، ثبت کیا جائے ۔

Mr. Speaker : The amendment moved is:

> That in sub-clause (6) of Clause 11 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, for the word "Chancellor" occurring in

line 1, the word "Syndicate" be substituted".

Minister for Education : I oppose it.

علامہ رحمت اللہ ارشد : جناب والا ! مسودہ قانون جو مجلس قائمہ کی سفارش کے بعد پیش کیا گیا ہے ، اس کی شق ۶ یہ ہے :

(۶) چانسلر کسی شخص کو کسی ہیئت حاکمہ کی رکنیت سے برطرف کرنے کا مجاز ہوگا ۔

(اول) فاتر العقل ہو چکا ہو ۔

(دوم) ایسی ہیئت حاکمہ کے رکن کی حیثیت سے فرائض انجام دینے کے نااہل ہو چکا ہو ۔ یا

(سوم) جسے کسی قانونی عدالت نے اخلاق باختگی کے کسی جرم کا مرتکب قرار دیا ہو ۔

جناب والا ! یہ صحیح ہے کہ جو فاترالعقل ہو چکا ہو یا کسی moral offence میں سزا یافتہ ہو یا کسی وجہ سے بھی وہ کام کرنے کے اہل نہ رہا ہو ، اس کو اس ہیئت حاکمہ کی رکنیت سے برطرف کرنا پڑے گا ۔ اس حد تک ہم متفق ہیں ۔ لیکن سوال یہ ہے کہ یہ اختیار کسی کے پاس ہونا چاہئے ؟ یہ اختیار کسی فرد واحد کے پاس ہونا چاہئے یا اسے ہیئت حاکمہ کے پاس ہونا چاہئے یعنی سنڈیکیٹ کے پاس ہونا چاہئے ؟ کسی بھی یونیورسٹی کی سنڈیکیٹ یہ گوارا نہیں کر سکتی کہ کوئی فاترالعقل آدمی یا کوئی اخلاق باختہ آدمی یا جو نااہل ہو اس کو ہیئت حاکمہ کا بدستور رکن رہنے دے ، اس لئے میں نے اس تبدیلی کی کوشش کی ہے کہ اس کا اختیار چانسلر صاحب کی بجائے ہیئت حاکمہ کو بھی ہونا چاہئے اور یہی جمہوری طریق عمل ہوگا ۔

مسٹر سپیکر : سید تابش الوری ۔

سید تابش الوری : جناب سپیکر ۔ جیسا کہ علامہ صاحب نے فرمایا ہے ہمیں بنیادی طور پر ان وجوہ پر کوئی اعتراض نہیں جن کی بنا پر کسی رکن کی برطرفی عمل میں آتی ہے ۔ لیکن بہر حال کسی بھی رکن کی برطرفی کسی بھی ہیئت حاکمہ میں نہایت اہم فیصلہ ہوتی ہے ۔ کسی آدمی کو اس کے

تمام حقوق سے محروم کرنا ایک بڑا مسئلہ ہے جس کو طے کرنے کا اختیار اس ہیئت حاکمہ کو ہونا چاہئے - یہاں میری مراد سنڈیکیٹ سے ہے - سنڈیکیٹ ہی کو یہ اختیار ہونا چاہیے کہ وہ اس رکن کی برطرفی کا فیصلہ کرے - اس کی دو وجوہ ہیں - ایک تو یہ کہ کوئی آدمی فاتر العقل ہے اور یہ معاملہ چانسلر کے پاس بھیجا گیا ہے تو عام طور پر یہی ہوتا ہے کہ چانسلر کے پاس مہینوں کیس پڑے رہتے ہیں اور ان کا فیصلہ نہیں ہوتا اور پھر وہ فاترالعقل شخص اس سلسلے میں پوری سینٹ کو اور اس ہیئت حاکمہ کو پریشان رکھ سکتا ہے - لیکن اگر خود سینٹ یا سنڈیکیٹ کو یہ اختیار حاصل ہو تو وہ اس سے فوری طور پر نجات حاصل کر سکتے ہیں - دوسری وجہ یہ ہے کہ اس سلسلے میں چانسلر کو اختیارات دینے سے انتقامی کارروائی کا خدشہ موجود ہے - چونکہ اس میں کوئی ایسا criteria اور معیار متعین نہیں کیا گیا جس کی بنیاد پر ان تین وجوہ کے پیش نظر برطرفی کا فیصلہ کیا جائے گا - فاتر العقل ہونے کے سلسلے میں کیا میڈیکل سرٹیفکٹ ضروری ہوگا ، کیا اس سلسلے میں کسی مینٹل ہاسپٹل سے کسی کی سند ضروری ہوگی یا اس کو وائس چانسلر صاحب خود اپنی صوابدید پر فاترالعقل ڈیکلیر کر سکیں گے -

مسٹر سپیکر : یہ سینٹ کو اپیل کرے گا - یہ متعلقہ بات نہیں ہے -

سید تابش الوری : لیکن سینٹ میں ارکان کا اپنا مشاہدہ بھی شامل ہوگا -

Mr. Speaker : The member is not being relevant and consistent.

سید تابش الوری : جناب والا ! اس سلسلے میں دو چیزیں ہیں - یہ کلاز ایک اعتبار سے مبہم ہے اور میں پوری کلاز پر بھی ایک جملہ معترضہ عرض کر سکتا ہوں کہ اس میں یہ نہیں بتایا گیا کہ ان وجوہ کے سلسلے میں فیصلے کی بنیاد کیا ہوگی اور اس کے لیے کیا کیا ضروری چیزیں ہوں گی جنہیں چانسلر دیکھے گا تو نہ صرف یہ کہ اس کام میں چانسلر کی وجہ سے تاخیر ہونے کا اندیشہ ہے ، بلکہ انتقامی کارروائی کا بھی خدشہ ہے کہ وہ کسی بھی رکن کو فاترالعقل یا اخلاق باختہ قرار دے کر نکال دے اور اس کے لیے کوئی معیار بھی نہیں - اس لیے میری یہ ترمیم جناب والا ! آپ کی وساطت سے منظور کی جانی چاہیے تاکہ اس سلسلے میں جو اندیشے اور شبہات ہیں وہ ختم

ہو جائیں اور جمہوری طریقے کے مطابق برطرف کا فیصلہ عمل میں لایا جائے۔

مسٹر سپیکر : اب سوال یہ ہے :

That in sub-clause (6) of Clause 11 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, for the word "Chancellor" occurring in line 1, the word "Syndicate" be substituted.

(تحریک منظور نہیں کی گئی)

مسٹر سپیکر : اب سوال یہ ہے :

کہ ضمن ۱۱ مسودہ قانون کا جزو قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

علامہ رحمت اللہ ارشد : جناب والا ! اب چائے کے لیے وقفہ کر دیں۔

مسٹر سپیکر : کیا آج یہ نہیں ہو سکتا ہے کہ چائے کا وقفہ کرنے کے بجائے آدھ گھنٹہ پہلے اجلاس کی کارروائی ختم کر دیں۔

وزیر خزانہ : جناب والا ! میں اپنے سب دوستوں سے یہ گزارش کروں گا کہ اب ویسے بھی چائے کا وقت نکل ہی چکا ہے۔ کھانے کا وقت قریب آ رہا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ اب ایک بجے تک لگ کر کام کیا جائے۔ ہم وعدہ کرتے ہیں کہ اس کے بعد ٹائم بڑھانے کے لیے درخواست نہیں کریں گے۔ ورنہ ہمارا پھر یہ ارادہ ہے کہ اگر اس وقت وقفہ ہوا اور ساڑھے بارہ بجے دوبارہ جمع ہوئے تو ہو سکتا ہے کہ ہمیں پھر وقت بڑھانے کی گزارش کرنی پڑے۔

مسٹر سپیکر : وقفہ چاہے آپ پانچ منٹ کا کریں۔ نتیجہ ایک ہی ہو گا۔

سید تابش الوری : جناب سپیکر۔ آپ کی اس یقین دہانی کی روشنی میں کہ آپ اس کلاز کے پاس ہونے کے بعد چائے کے لیے وقفہ کر رہے ہیں۔ حاجی

سیف اللہ صاحب یہ کہہ کر تشریف لے گئے ہیں ۔ چائے کا وقفہ اور اگلی ترمیم الہی کی ہے ۔

مسٹر سپیکر : اب چائے کا وقت ختم ہو گیا ہے ۔

سید تابش الوری : آپ نے ساڑھے گیارہ بجے کا یہ وعدہ کیا تھا ۔ میرے خیال میں آپ سے زیادہ اپنے وعدے کا اس ایوان میں اور کسی کو پاس نہیں ہونا چاہیے ۔

مسٹر سپیکر : مگر آپ تو موجود ہیں ۔ اللہ آپ کو صحت دے ۔

سید تابش الوری : جناب والا ! میں نے یہ عرض کیا ہے کہ حاجی سیف اللہ صاحب چلے گئے ہیں ۔ وہ اپنے حق سے محروم ہو جائیں گے ۔ اگر آپ کی یقین دہانی اس طرح ہاؤس کی نذر ہو گئی تو پھر آئندہ کوئی اعتماد نہیں کرے گا ۔

میاں منظور احمد موہل : جناب والا ! حاجی سیف اللہ صاحب کی ترمیم کلاز کو حذف کرنے کے متعلق ہے ۔ وہ پیش نہیں ہو سکتی ۔ اگلی ترمیم سید تابش الوری صاحب کی ہے وہ اس پر بول سکتے ہیں ۔

سید تابش الوری : کیوں نہیں پیش ہو سکتی ۔ جناب ان کا ایک حق ہے۔ آپ کے کہنے کے مطابق حاجی سیف اللہ صاحب نے اپنی بہت سی ترامیم پر تقریر بھی نہیں کی ۔ آپ انہیں اس حق سے محروم نہ کریں ۔

مسٹر سپیکر : پہلے ترمیم نمبر ۴۹ لے لیتے ہیں ۔ اس کے بعد نمبر ۵۰ لے لیں گے اس وقت تک چائے کا وقفہ ختم ہو گیا ہوگا اور وہ تشریف لے آئیں گے ۔

سید تابش الوری : نہیں جناب ۔ آپ اپنے وعدے کے مطابق عمل کریں ۔

مسٹر سپیکر : وعدے والی بات اور ہے ۔ اگر enabling چاہتے ہیں ۔ I can arrange that

سید تابش الوری : دونوں باتیں ہیں ۔ آپ اس روایت کو نہ توڑیں ۔

مسٹر سپیکر : مجھے انہوں نے تھوڑی سی indication دے دی ہے کہ وہ پھر کہیں گے کہ آدھ گھنٹہ بیس منٹ پچیس منٹ اور وقت بڑھا دیا جائے ۔ میرا اندازہ یہ تھا کہ آج ایک بجے سے پہلے اٹھ بیٹھیں گے ۔

سید تابش الوری : جناب والا ! چائے کا وقفہ ہونا چاہیے ۔

مسٹر سپیکر : چائے کے وقفے کے لیے ایوان کی کارروائی بیس منٹ کے لیے ملتوی کی جاتی ہے ۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی وقفہ چائے کے لیے ملتوی کردی گئی)

(چائے کے وقفہ کے بعد مسٹرسپیکر کرسی صدارت پرمتمکن ہوئے)

(ضمن ۱۲)

مسٹر سپیکر : ڈاکٹر صاحب ، آپ کے کہنے کے مطابق ایوان کا وقت ۱ بج کر ۳۰ منٹ تک کر دیا جاتا ہے ۔ اس کلاز میں حاجی محمد سیف اللہ خان کی پہلی ترمیم ہے ۔ حاجی صاحب آپ ساری کلاز کو حذف کرنا چاہتے ہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جی ہاں ۔

مسٹر سپیکر : اس deletion کا consequence کیا ہوگا ؟

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب کچھ بھی نہیں ۔

میاں منظور احمد موھل : پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ! یہ کلاز visitation کے متعلق ہے اگر تمام کلاز delete کر دی جائے تو اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا ۔ قاعدہ ۱۶۹ (۳) کے تحت یہ ترمیم پیش نہیں کر سکتے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہے ۔

Mr. Speaker : Mian Sahib it actually amounts to a notice that he is opposing the clause. He can oppose the clause. Yes. Haji Muhammad Saifullah Khan to move his amendment.

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! میں یہ ترمیم پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارہ میں
مجلس قائمہ برائے تعلیم نے سفارش کی ہے کی ضمن
۱۲ حذف کر دی جائے ۔

Mr. Speaker : Amendment moved is :

That Clause 12 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, be deleted.

Minister for Education : I oppose it.

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! ضمن ۱۲ بظاہر نہایت ہی سیدھی سادی ہے جس میں اختیارات چانسلر کو دیئے گئے ہیں کہ وہ یونیورسٹی کی انسپکشن کرا سکتا ہے اور اس کی انکوائری بھی کرا سکتا ہے ۔ سب سے بڑھ کر اس میں جو چیز قابل غور ہے وہ یہ ہے کہ ہمیشہ ہر ادارے کی پڑتال اور آڈٹ یا اس کے معاملات کی چھان بین کے لیے ایک خاص پروسیجر دیا ہوا ہوتا ہے بجائے اس کے کہ اس خاص پروسیجر کو یونیورسٹی کے لیے بنایا جاتا جس طرح کے اختیارات اس statute میں prescribe کر رہے ہیں کہ یونیورسٹی کا معائنہ فلاں فلاں حدود کے اندر رہتے ہوئے ہوگا اس کے حسابات کی پڑتال ۔ اس کی کارکردگی کی پڑتال اور اس تاریخ پر ہوگی ۔ میں نہیں سمجھتا کہ اس قسم کی ضمن لا کر چانسلر خود انسپکشن کرے گا خود تحقیقات کرے گا ۔ یا وہ کسی سے کرائے گا ۔

Mr. Speaker ; The Chancellor may cause an inspection.

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! میں یہ عرض کر رہا تھا کہ چانسلر انکوائری کرا سکتا ہے چانسلر اس کا معائنہ کرا سکتا ہے ۔ اصولی طور پر جہاں تک انکوائری کا تعلق ہے اس میں یہ مانا جا سکتا ہے کہ انکوائری کے لیے وہ کسی کو مامور کر سکتا ہے ۔ کسی کی انکوائری کرا سکتا ہے مگر جہاں تک انسپکشن کا تعلق ہے یہ ایک vested power اس اتھارٹی یا اس سربراہ کے پاس ہوتی ہے ۔ جو انچارج ہوتا ہے وہ اختیارات کی شکل میں delegatory نہیں بنائے جا سکتے ۔

مسٹر سپیکر : حاجی صاحب آپ تھوڑے سے irrelevant ہو رہے ہیں وہ delegate نہیں کر سکتا اور قانون اختیار نہیں دیتا ۔ یہ قانون تو اختیار دے رہا ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : میں یہ نہیں کہہ رہا کہ اس کے ساتھ اختیارات نہیں دئے جا رہے ہیں میں تو یہ کہہ رہا ہوں کہ اس کے ساتھ اختیارات دئے جا رہے ہیں ۔ ان کو delegatory بنایا جا رہا ہے ۔ جو نہیں ہونا چاہیے میں افسوس کے ساتھ کہوں گا کہ جناب آج میری گذارشات اور معروضات غور سے نہیں سن رہے ہیں ۔

مسٹر سپیکر : میں آپ کی تقریر پوری توجہ سے سن رہا ہوں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : میں یہی گذارش کر رہا تھا کہ یہ کلاز سیدھی سادی اس شکل میں ہو کہ چانسلر کسی بھی وقت ان کو inspect کر سکتا ہے اور اس کے معاملات میں انکوائری کرا سکتا ہے اور پھر اس انکوائری کرنے والی باڈی کے لیے procedure mention کر دیا جاتا جس سے یونیورسٹی کا تقدس قطعاً مجروح نہ ہوتا ۔ اب اس کلاز میں یہ دیا جا رہا ہے کہ جس شخص سے بھی وہ چاہے خواہ وہ کسی عہدہ کا ہو اس کو نامزد کر دینا کہ تم یونیورسٹی کی پڑتال کرو یا یونیورسٹی کے معاملات میں مداخلت کرو وہ اس کی انکوائری کرنے میں سمجھتا ہوں کہ یونیورسٹی کے تقدس کے پیش نظر اس قسم کی کلاز کا ہونا صحیح نہیں اور میری گزارش ہے کہ اس کلاز کو حذف کر دیا جائے اور اس کی بجائے یونیورسٹی اپنے statutes بنائے wtih the approval of the Chancellor کہ اس کا پروسیجر کیا ہوگا ۔ کس طریقے پر اس کا معائنہ کیا جائے گا اور کون کون اتھارٹی اس کی مجاز ہوگی ۔

سید تاش الوری : میں ترمیم پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے تعلیم نے سفارش کی ہے کی ضمن ۱۲ میں لفظ "چانسلر" جہاں بھی وارد ہوا ہے کی بجائے الفاظ "گرانٹ کمیشن" ثبت کیے جائیں ۔

Mr. Speaker : The motion moved is :

That in Clause 12 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, for the word "Chancellor"

wherever occuring, the words "Grant Commission" be substituted.

Minister for Education : I oppose it.

میاں منظور احمد موہل : پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ! چانسلر کا لفظ موجود ہے اور گرانٹ کمیشن کا لفظ اس بل کی کسی جگہ پر موجود نہیں ہے اس لیے یہ ترمیم meaningless ہو جاتی ہے ۔ یہ ترمیم پیش نہیں کی جا سکتی ۔

سید تابش الوری : جناب والا ! ترمیم پیش ہو گئی ہے اور جناب نے بھی اس کو put فرما دیا ہے ۔

مسٹر سپیکر : اعتراض تو کسی وقت بھی ہو سکتا ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : اعتراض اس وقت ہو سکتا ہے جب پیش ہو اور جناب اس کو پڑھ کر اس ہاؤس کی پراپرٹی نہ بنائیں ۔

مسٹر سپیکر : یہ نہیں ہو سکتا ۔

سید تابش الوری : immediate voting تک تو یہ ہو سکتا ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد : وہ گرانٹ کمیشن کے سلسلے میں وضاحت فرما دیں شاید اس کی ضرورت محسوس نہ ہو ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : میں ان کے پوائنٹ آف آرڈر کے ضمن میں عرض کر دوں کہ گرانٹ کمیشن لکھ دینے سے نہ وہ ترمیم fruitless ہے نہ contrary to bill ہے ابھی کلاز ۲ جس میں definition ہے وہ زیر غور نہیں آئی ۔

سید تابش الوری : جناب والا ! میری ترمیم کا مقصد یہ ہے کہ یونیورسٹی کے ایسے معاملات جو مالیات سے متعلق ہیں ان کے لیے گرانٹ کمیشن کا قیام ضروری ہے ۔

Mr. Speaker : That is not there. Come to the subject.

سید تابش الوری : چانسلر کی جگہ میں گرانٹ کمیشن اس لیے چاہتا ہوں کہ مالیات سے متعلق جتنے فرائض چانسلر کے سپرد کیے جا رہے

ہیں بنیادی طور پر وہ گرانٹ کمیشن کی ذمہداری میں شامل ہے ۔ اس کے لیے میں آپ کی توجہ جولائی ۱۹۶۹ء کی تعلیمی پالیسی پر مبذول کراؤں گا ۔ جس میں واضح طور پر کہا گیا ہے کہ یونیورسٹیوں کے لیے ان کے نظم و نسق کو ان کے مالی معاملات کو بہتر بنانے اور یونیورسٹیوں کی مالی ضرورتوں کا اندازہ کرنے کے لیے الگ گرانٹ کمیشن بنانا لازمی ہے جو نہ صرف یہ کہ ان کے معاملات کے ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker : When we will come to the Constitution of the Grant Commission, we will discuss that.

سید تابش الوری : نہیں جناب والا ! میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ اس میں چانسلر کو معائنہ کے جو اختیارات دئے ہیں وہ غیر ضروری طور پر دئے گئے ہیں ۔ یہ اختیارات ایسے ماہر ادارے کے سپرد کیے جانے چاہئیں جو ان معاملات کو صحیح طور پر سمجھ سکتا ہو ۔ اور ان کو عملی جامہ پہنا سکتا ہو موجودہ حکومت نے جو تعلیمی پالیسی مرتب کی ہے اس میں بھی گرانٹ کمیشن اور اس کی اہمیت کو تسلیم کیا گیا ہے ۔ اور یہ اعلان کیا گیا ہے ۔ کہ اس سلسلے میں گرانٹ کمیشن عنقریب قائم کیا جائے گا ۔ میں جناب والا کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ اگر اس کلاز میں گرانٹ کمیشن کا ذکر نہ ہوا تو گرانٹ کمیشن بننے کے بعد اس کی ذمہ داریاں چانسلر کے سپرد رہے گی ۔ اس لیے یہ ضروری ہے کہ ان ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کے لیے یہاں چانسلر یا گرانٹ کمیشن کا لفظ لازماً آنا چاہئے چونکہ تعلیمی پالیسی میں کہا گیا ہے :

> The Commission shall communicate the University its decision in regard to the results of any such inspection and make recommendation to it in respect of action considered desirable.

اس کے علاوہ معائنے کی دوسری شرطیں بھی گرانٹ کمیشن کے لیے رکھی گئی ہیں ۔

For the purpose of determining the financial needs of a University or its standards of teaching, examination and research, the Commission may after consultation with the University cause an inspection of another faculty or Department or Departments thereof to make in such manner as may be prescribed by such person or persons.

جناب والا ! موجودہ صورت میں معائنے کے اختیارات چانسلر کو دئے گئے ہیں بنیادی طور پر یہ اختیارات گرانٹ کمیشن کو ہونے چاہیں ۔ مستقبل کی ضرورت کے پیش نظر جہاں گرانٹ کمیشن کے لفظ کا اضافہ ضروری ہے ۔ عنقریب گرانٹ کمیشن بنایا جانے والا ہے ۔ یہاں یہ omission رہ گئی تو گرانٹ کمیشن کے فرائض محدود ہو جائیں گے ۔ اس لیے میری گزارش ہے کہ میری اس ترمیم کو قبول فرما لیا جائے ۔

مسٹر سپیکر : حاجی محمد سیف اللہ خان ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! گرانٹ کمیشن کے سلسلے میں ہم نے جناب وزیر تعلیم سے درخواست کی تھی کہ یہ ایک نہایت اہم کمیشن ہے جو دنیا کی ہر یونیورسٹی میں ہوا کرتا ہے اور اس کو اس میں رکھا جائے ۔ جہاں تک اس چیز کا تعلق ہے یہ ٹھیک ہے کہ وہ اس بل میں نہیں لایا جا سکتا ۔ اس ضمن میں جس طرح ذاتی طور پر وزیر تعلیم نے یقین دہانی فرمائی تھی کہ وہ پاکستان کی تمام یونیورسٹیوں کے لیے یہ تجویز منظور کرا رہے ہیں ۔ اگر واقعی وہ یہی چیز کر رہے ہیں تو پھر میں اپنی ترمیم کو پیش نہیں کرتا ۔

مسٹر سپیکر : علامہ صاحب اب آپ کی ترمیم نمبر ۵۰ ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد : جناب پہلے وزیر تعلیم گرانٹ کمیشن کے متعلق اگر کچھ کہنا چاہتے ہیں تو ان کو کہہ لینے دیجیے ۔

مسٹر سپیکر : تینوں اکٹھی ہو جائیں گی ۔ تو ان کا اکٹھا جواب دے لیں گے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد : میں اس کی تحریک ہی نہیں کروں گا ۔

مسٹر سپیکر : وزیر تعلیم ۔

وزیر تعلیم : جناب والا ! فاضل رکن کی یہ بڑی معقول تجویز ہے اور ہماری تعلیمی پالیسی جو ۵ ، مارچ کو رونما ہوئی تھی اس میں یہ درج ہے کہ ایک یونیورسٹی گرانٹ کمیشن مقرر کیا جائے گا اور نہ صرف کسی ایک یونیورسٹی کے لیے بلکہ دوسری تمام یونیورسٹیوں کے درمیان بھی مطابقت پیدا کرنے کے لیے کسی خاص شعبے میں کسی خاص یونیورسٹی کو encourage کرنے کے لیے کسی خاص یونیورسٹی میں centre of excellence create کرنے کے لیے ۔ مالی امداد دینے کے لیے کام کرے گا ۔ میں اس کی یقین دہانی کراتا ہوں بلکہ ہم اس میں کافی حد تک کام کر بھی چکے ہیں ۔ جب پاکستان کے تمام صوبوں کے وزرائے تعلیم کی آخری میٹنگ اسلام آباد میں ہوئی تھی اس میں اس کے لیے کافی حد تک کام ہو چکا ہے ۔ جب گرانٹ کمیشن عمل میں آ جائے گا تو پھر اگر اس آرڈیننس میں کوئی ترمیم کرنی ہوئی تو وہ ضرور بعد میں کریں گے ابھی تک معلوم نہیں کہ اس کا دائرہ اختیار کتنا وسیع ہوگا ۔ لیکن جو کلاز اس وقت زیر غور ہے اس میں چانسلر کو از خود visitation کی کچھ powers ہیں اس لیے یہ اس سے مختلف ہے ۔

مسٹر سپیکر : علامہ صاحب اب آپ کی ترمیم کی کیا پوزیشن ہے ؟

علامہ رحمت اللہ ارشد : جناب والا ! میں اس کی تحریک نہیں کرتا ۔

مسٹر سپیکر : اب سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے تعلیم نے سفارش کی ہے کی ضمن ۱۲ حذف کر دی جائے ۔

(تحریک منظور نہیں کی گئی)

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے ۔

That in Clause 12 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, for the word

"Chancellor" wherever occurring, the word "Grant Commission" be substituted.

(تحریک منظور نہیں کی گئی)

مسٹر سپیکر : اب سوال یہ ہے :

کہ ضمن ۱۲ کو مسودہ قانون کا جزو قرار دیا جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(ضمن ۱۳)

مسٹر سپیکر ! اب بل کی کلاز نمبر ۱۳ زیرغور ہے علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ میاں خورشید انور ۔ مسٹر احسان الحق پراچہ ۔ سید تابش الوری ۔ حاجی محمد سیف اللہ خاں اور چوہدری امان اللہ لک کی طرف سے ایک مشترکہ ترمیم ہے کہ کلاز ۱۳ حذف کر دی جائے ۔ پرو چانسلر کا عہدہ تو چلے منظور ہو چکا ہے ۔ اس میں آپ یہ کہہ سکتے تھے کہ حاجی محمد سیف اللہ خاں یونیورسٹی کے پرو چانسلر ہوں گے یا شیخ رفیق احمد یونیورسٹی کے پرو چانسلر ہوں گے اب یہ کلاز حذف نہیں ہو سکتی ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! اگر آپ کا نام ہوتا تو شائد میں اس کی مخالفت نہ کرتا مگر میرا نام ہوتا تو بھی میں اس کو حذف کرانے کے لیے تحریک کرتا ۔

مسٹر سپیکر : اب یہ اس صورت میں کلاز حذف نہیں ہو سکتی ہے ۔ پرو چانسلر کون ہوگا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : اس میں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ پروچانسلر کون ہوگا ؟

مسٹر سپیکر : اس کلاز میں یہ دیا گیا ہے کہ کون پرو چانسلر ہوگا ؟

حاجی محمد سیف اللہ خان : ٹھیک ہے ۔

مسٹر سپیکر : آپ کی ترمیم یہ ہے کہ اس کلاز کو حذف کر دیا جائے ۔ ایک آنس جو ابھی آپ منظور کر چکے ہیں اب آپ اس کی نفی کرنا چاہتے ہیں ۔ اس لیے یہ ترمیم پیش نہیں ہو سکتی ۔

سید تابش الوری : یہ بات آگے آ رہی ہے کہ کون ہوگا ۔

مسٹر سپیکر : آگے والی بات بعد میں آئے گی ۔

سید تابش الوری : جناب والا ! ہم یہ نہیں کہہ رہے کہ پرو چانسلر نہیں ہونا چاہیے ۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ وزیر تعلیم کو پرو چانسلر نہیں ہونا چاہیے ۔

مسٹر سپیکر : آپ جس کو بھی پرو چانسلر کرنا چاہتے ہیں اس کا نام دے سکتے تھے ۔

مسٹر سپیکر : رانا پھول محمد خاں ! ترمیم نمبر ۵۲ ۔

رانا پھول محمد خاں : جناب والا ! میں اپنی ترمیم پیش نہیں کرتا ۔

مسٹر سپیکر : اب سوال یہ ہے :

کہ ضمن ۱۳ کو مسودہ قانون کا جزو قرار دیا جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(ضمن ۱۴)

مسٹر سپیکر : اب مسودہ قانون کی ضمن ۱۴ زیر غور ہے ۔ حاجی صاحب آپ کی حذف کرنے کی ترمیم پیش نہیں ہو سکتی ۔

Haji Muhammad Saifullah Khan : It has become infructuous, Sir.

Mr. Speaker : It has become infructuous.

(اس مرحلہ پر مسٹر ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : علامہ رحمت اللہ ارشد ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد : جناب والا ! میں یہ ترمیم پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے تعلیم نے سفارش کی ہے کی ضمن ۱۴ کی تحتی ضمن (۱) کی بجائے مندرجہ ذیل عبارت ثبت کی جائے ۔

"(۱) وائس چانسلر کا تقرر سنڈیکیٹ کی طرف سے تجویز کردہ پانچ فاضل اشخاص میں سے کیا جائے گا جس میں تین جامعہ کے اساتذہ ہوں گے ۔ وائس چانسلر کے عہدہ کی معیاد چار سال ہوگی اور وہ دوبارہ تقرری کے اہل نہ ہوگا ۔"

Mr. Deputy Speaker : The amendment moved is :

That for sub-clause (1) of-Clause 14 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education the following be substituted, namely :—

"(1) The Vice Chancellor shall be appointed from amongst five scholars to be proposed by the Syndicate, of whom 3 will be University Teachers. The tenure of the Vice-Chancellor shall be 4 years and he shall not be eligible for re-appointment."

Minister for Education : I oppose it, Sir.

مسٹر ڈپٹی سپیکر : آپ اپنی دوسری ترمیم بھی پیش کر دیں دونوں کو اکٹھا ہی لے لیا جائے گا ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد : جناب سپیکر ۔ میں آپ کی اجازت سے ترمیم پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم نے سفارش کی ہے کی ضمن ۱۴ کی تحتی ضمن (۱) کی بجائے مندرجہ ذیل عبارت ثبت کی جائے ۔

"(۱) وائس چانسلر کا تقرر پانچ اشخاص کی ایک فہرست میں سے کیا جائے گا جو مشہور ماہرین تعلیم سائنس دانوں اور فاضل اشخاص پر مشتمل ہوگی اور جسے سنڈیکیٹ اس مقصد کے لیے تیار کرے گی ۔ وائس چانسلر کے عہدے کی شرائط و کوائف کا تعین سنڈیکیٹ کرے گی ۔ وائس چانسلر چار سال کے لیے اپنے عہدے پر فائز رہے گا ۔"

مسٹر ڈپٹی سپیکر : subject matter ایک طرح کا معلوم ہوتا ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد : subject matter بھی ایک نہیں ہے جناب ۔ پہلی ترمیم میں یہ گزارش کی گئی ہے کہ پانچ آدمیوں کی فہرست ہوگی ۔ جن میں سے یونیورسٹی کے تین اساتذہ ہوں گے ۔ یہ ضروری ہوگا ۔ کہ ان پانچ میں سے ایک کو وائس چانسلر بنایا جائے گا ۔ دوسری ترمیم یہ ہے کہ پانچ ماہرین تعلیم کی فہرست گورنر صاحب کو بھیجی جائے گی ان میں سے ایک کو وائس چانسلر بنایا جائے گا اور وہ فہرست سنڈیکیٹ مرتب کرے گا ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : ہاؤس کے سامنے علیحدہ علیحدہ ترمیم پیش ہوں گی ۔ لیکن بحث آپ مشترکہ کر لیں ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد : ٹھیک ہے ۔

Mr. Deputy Speaker : Amendment moved is :

That for sub-clause (1) of Clause 14 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, the

following be substituted, namely :—

(1) The Vice-Chancellor shall be appointed from amongst a list of five persons, comprising well-known Educationists, Scientists and Scholars, to be prepared by the Syndicate for this purpose. The terms and conditions of the office of the Vice-Chancellor shall be determined by the Syndicate. The Vice-Chancellor shall hold office for pour years.

Minister for Education : I oppose it, Sir.

مسٹر ڈپٹی سپیکر : چوہدری امان اللہ لک صاحب کی ترمیم نمبر ۵۶ بھی اسی قسم کی ہے وہ بھی ایوان میں پیش کر دیں تا کہ بحث سب پر مشترکہ ہو جائے۔

Chaudhri Amanullah Lak : I beg to move :

That for sub-clause (1) of Clause 14 of of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, the following be substituted, namely :-

"(1) The Chancellor shall appoint such a person as Vice-Chancellor, who is a renowned research scholar or an educationist and his appointment shall be made for four years."

Mr. Deputy Speaker : Amendment moved is:

That for sub-clause (1) of Clause 14 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, the following be substituted, namely :—

"(1) The Chancellor shall appoint such

a person as Vice-Chancellor who is a renowned research scholar or an educationist and his appoint shall be made for four years.

Minister for Education : I oppose it, Sir.

(اس مرحلہ پر مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

مسٹر سپیکر : علامہ رحمت اللہ ارشد ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد : جناب والا ! مجھے توقع تھی کہ ڈاکٹر عبدالخالق صاحب اس ترمیم کو منظور فرما لیں گے ۔ اس ترمیم سے میرا مقصد صرف اتنا ہے کہ ایک فرد واحد خواہ وہ کتنا ہی اچھا ، کتنا ہی نیک ، کتنا ہی باضابطہ زندگی کا مالک کیوں نہ ہو اس کے حوالے کوئی چیز نہیں کرنی چاہیے بلکہ اس کو ایک جمہوری رنگ دینے کے لئے یہ کیا جائے کہ پانچ آدمیوں کی لسٹ ہوگی ۔ اختیار چانسلر صاحب کو ہی ہوگا کہ وہ کس کو مقرر کرتا ہے ۔ یہ اختیار ہم ان سے نہیں لینا چاہتے کہ یہ اختیار سنڈیکیٹ کو ہو یا سینٹ کو ہو یا کسی اور ادارے کو ہو ہم یہ چاہتے ہیں کہ ماہرین تعلیم کے ان پانچ آدمیوں کی فہرست ان کے پاس چلی جائے ان میں سے pick and choose کرنے کا اختیار ان کو ہو ۔ اس صورت میں اس کی ضمانت دی جا سکے گی کہ جس آدمی کو وائس چانسلر بنایا جائے گا وہ ماہرین تعلیم میں سے ہوگا ۔ سیاسی وجوہ کی بنا پر ، سیاسی محرکات کی بنا پر کسی شخص کو وائس چانسلر کا عہدہ طشتری میں ڈال کر پیش نہیں کرنا چاہئے ۔

چوہدری امان اللہ لک : کورم نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر : گنتی کی جائے ۔ ۔ ۔ ۔ گنتی کی گئی ۔ ۔ ۔ ۔ کورم پورا ہے ۔ چوہدری امان اللہ لک ۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب سپیکر ! میں ایک ایسی ترمیم پیش کر رہا ہوں جو نہایت ہی حقیقت پسندانہ نہایت ہی موثر ہے ۔ وائس چانسلر کی تقرری کے لئے کسی شرط ، کوئی قیود یا کسی تعلیمی معیار کی نشاندہی نہ کرنا میں سمجھتا ہوں کہ وہ جامعہ کے ساتھ نہایت ناانصافی اور نہایت ظلم ہے ۔ ہم اس

کلاز کو اگر بعینہ پاس کر دیں تو کل کو اس کے mis-use کرنے پر ہمارے پاس ایسا کوئی طریق کار نہیں ہے کہ ہم کسی ایسے آدمی کو چیک کرسکیں جو وائس چانسلر کے عہدے کے لئے موزوں نہیں اور اس کو کیوں مقرر کیا جا رہا ہے یا اس کا انتخاب یا تقرری تعلیمی معیار کے مطابق نہیں ہے ۔ اس کو ایک فرد واحد کی صوابدید پر چھوڑ دینا میں سمجھتا ہوں کہ یہ سراسر ناانصافی ہے ۔ اس کے لئے کچھ نہ کچھ بنیادی طور پر گائیڈ لائنز ہمیں دے دینی چاہیں تاکہ چانسلر کی صوابدید ان گائیڈ لائنز کے پیش نظر اور اس کے مطابق ہو ۔ اس لئے میں نے ان چند الفاظ کی ترمیم پیش کی ہے ۔ چونکہ وائس چانسلر کی پوسٹ اہم ترین ہے اور چانسلر کو یہ blank چیک دینا محض اس لئے کہ وہ پنجاب کا گورنر ہوگا اور جامعہ پنجاب کا وہ چانسلر ہوگا وہ کوئی فرشتہ ہوگا ، یا وہ ایسی کوئی چیز ہوگا جس سے غلطی یا خطا نہ ہو سکے گی ۔ میں سمجھتا ہوں یہ ناممکن العمل ہے ۔ اس لئے ان کو تفویض کئے گئے اختیارات کو کسی نہ کسی حد تک کنٹرول کرنا اور مفاد عامہ کے تحت لانا ضروری ہے ۔ یہ چند الفاظ کی جو ترمیم میں نے پیش کی ہے یہ صرف ان کے لئے گائیڈ لائنز ہوں گی ۔

Mr. Speaker : The question is :

> That for sub-clause (1) for Clause 14 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, the following be substituted, namely :-
>
> "(1) The Vice-Chancellor shall be appointed from amongst five scholars to be proposed by the Syndicate, of whom 3 will be University Teachers. the tenure of the Vice-Chancellor shall be 4 years and he shall not be eligible for re-appointment."

(The motion was lost)

Mr. Speaker . The question is :

> That for sub-clause (1) of Clause 14 of the Bill, as recommended by the

Standing Committee on Education, the following be substituted, namely :—

"(1) The Vice-Chancellor shall be appointed from amongst a list of five persons, comprising of well-known educationists, scientists and scholars, to be prepared by the Syndicate for this purpose. The terms and conditions of the office of the Vice-Chancellor shall be determined by the Syndicate. The Vice-Chancellor shall hold office for four years."

(The motion was lost)

Mr. Speaker : The question is :

That for sub-clause (1) of Clause 14 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, the following be substituted, namely :—

"(1) The Chancellor shall appoint such a person as Vice-Chancellor who is a renowned research scholar or an educationist and his appointment shall be made for four years."

(The motion was lost)

Mr. Speaker : Now, we come to amendment No. 57 by Mian Afzal Hayat and Mian Khurshid Anwar. As the members are not present, both the amendments lapse.

Next amendment is from Syed Tabish Alwari, who may move it.

سید تابش الوری : میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارہ میں مجلس

قائمہ برائے تعلیم نے سفارش کی ہے کہ ضمن ۱۴ کی تحتی ضمن (۱) کی سطور ۱ ، ۲ میں وارد ہونے والے الفاظ "چانسلر" اور "ایسی" کے مابین الفاظ "سینٹ کی طرف سے نامزد کردہ پانچ اشخاص میں سے" ثبت کئے جائیں ۔

مسٹر سپیکر : تحریک پیش کی گئی ہے :

کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے تعلیم نے سفارش کی ہے کی ضمن ۱۴ کی تحتی ضمن (۱) کی سطور ۱ ، ۲ میں وارد ہونے والے الفاظ "چانسلر" اور "ایسی" کے مابین الفاظ " سینٹ کی طرف سے نامزد کردہ پانچ اشخاص میں سے" ثبت کیے جائیں ۔

سید قابش الوری : جناب والا ! ضمن ۴ (۱) میں کہا گیا ہے :

کہ وائس چانسلر کا تقرر چانسلر ایسی شرائط و قیود پر کرے گا جو چانسلر متعین کرے اور وہ چانسلر کی خوشنودی سے ایسی مدت کے لیے عہدہ سنبھالے گا جو چار سال سے متجاوز نہ ہوگی ۔

میری ترمیم کے بعد جناب والا سب کلاز (۱) کی پہلی دو لائنوں کو آپ اس طرح پڑھیں گے :

وائس چانسلر کا تقرر چانسلر سینٹ کی طرف سے نامزد کردہ پانچ اشخاص میں سے ایسی شرائط و قیود پر کرے گا جو چانسلر متعین کرے ۔

جناب والا ! وائس چانسلر یونیورسٹی میں ایک کلیدی منصب کی حیثیت رکھتا ہے جس کے گرد یونیورسٹی کا سارا نظام ۔ یونیورسٹی کی ساری تعلیمی پالیسی اور یونیورسٹی کا سارا لائحہ عمل ہوتا ہے اگر وائس چانسلر کی تقرری کے لیے سینیٹ جیسی ایک اعلیٰ سطح ہیت حاکمہ کو مشاورت کا استحقاق نہ بخشا گیا تو یہ صورت پیدا ہو سکتی ہے کہ وائس چانسلر کے طور پر ایسے شخص کا انتخاب ہو جائے جس کو نہ سینٹ منظور کرے نہ سنڈیکیٹ اس کی

حامی ہو اور نہ یونیورسٹی ہی کے لیے مفید ثابت ہو سکے ۔ وائس چانسلر کی اسامی خالصاً ایک فنی اسامی ہے اس کے لیے ایک خاص معیار خاص صلاحیت اور استعداد کار کی ضرورت ہوتی ہے اس لیے اس بات کی ضرورت ہے کہ جب وائس چانسلر کا انتخاب کرنا مقصود ہو تو سینٹ کی منظوری حاصل کی جائے ۔ وہ سینٹ جس میں نہ صرف یہ کہ ماہرین تعلیم ہوں گے بلکہ اس ایوان کے نمائندے بھی ہوں گے ۔ اساتذہ کے نمائندے بھی اس میں ہوں گے اور طلبا کے نمائندے بھی ۔ ان کی طرف سے پانچ آدمیوں کا جو پینل نامزد کیا جائے گا وہ ظاہر ہے کہ ایسا پینل ہوگا اور ایسے افراد پر مشتمل ہوگا ۔ جو ان تمام ہئیت حاکمہ کے لیے تمام طبقوں کے لیے قابل قبول ہوگا اور ایسی تقرری کے بعد آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ یونیورسٹی کی کارکردگی اور نظام عمل کو زیادہ بہتر طور پر چلایا جا سکے گا ۔ میں آپ کی توجہ اس طرف بھی مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ اگر یہ ترمیم قبول نہ کی گئی اور چانسلر کو اختیار کلی دے دیا گیا تو اس صورت میں چانسلر کی بجائے سیکریٹریٹ کی نوکر شاہی وائس چانسلر کا انتخاب کرے گی اور وائس چانسلر کا انتخاب کم از کم سیکریٹریٹ کی سطح پر کسی صورت میں نہیں کیا جا سکتا ۔ اور نہ اسے قبول کیا جا سکتا ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر یہ ترمیم قبول نہ کی گئی تو یونیورسٹی کا مستقبل بہت حد تک خطرے میں رہے گا اور ایسے لوگوں کا انتخاب جنہیں سینٹ کی حمایت حاصل نہ ہو پارٹی بازی اور مناقشت کا باعث بن جائے گا ۔ اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ اس ترمیم کو منظور کرکے نہ صرف یونیورسٹی کے مستقبل کے لیے بلکہ سینٹ کو موثر اور خود مختار حیثیت دینے کے لیے یہ اختیار سینیٹ کو دیا جائے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! اگر وائس چانسلر کی تقرری کے لیے کوئی کوالیفیکیشن اس بل میں درج کر دی جاتی تو ہمیں اس امر کا اعتراض نہ ہوتا کہ چانسلر جسے چاہے وائس چانسلر مقرر کر دے ۔ جہاں تک میں سمجھ سکا ہوں اس تمام بل میں کوئی بھی کوالیفیکیشن نہیں رکھی گئی کہ کس کوالیفیکیشن کا آدمی وائس چانسلر بن سکتا ہے ۔ اس کا معیار کیا ہوگا ۔ یونیورسٹی ایک عظیم تر ادارہ ہے ۔ عظیم ترین میں اس لئے نہیں کہتا کہ اس کے اوپر چانسلر ہے ۔ بہر حال عظیم تر سربراہ کی کوالیفیکیشن تک درج نہیں کی گئی ۔ جب کہ ایک مدرس کی کم سے کم کوالیفیکیشن ہے ۔ وی

میٹرک پاس ہوا کرتی ہے ۔ آپ اندازہ لگائیں کہ جب ایک بہت بڑے عہدے کے لیے کوالیفیکیشن بھی نہیں ہے اور پھر اس کے لیے اس قسم کے اختیارات دے دینا کہ جسے وہ چاہیں وائس چانسلر بنا دیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ مناسب نہیں ۔ اگر اس کی کوالیفیکیشن نہیں رکھنی ہے تو پھر تقرری کے اختیارات سینٹ کو ہونے چاہیں اور اس کے پینل میں سے چانسلر اسے نامزد کر سکتا ہے یا تقرری کر سکتا ہے ۔ ان الفاظ کے ساتھ میں گزارش کروں گا کہ اس ترمیم کو منظور فرما لیا جائے ۔

مسٹر سپیکر : اب سوال یہ ہے ۔

That in sub-clause (1) of Clause 14 of the Bill, asrecommended by the Standing Committee on Education, between the words "Chancellor" and "on" occurring in line 2, the word "from amongst the five nominees of the Senate" be inserted.

(تحریک منظور نہیں کی گئی)

مسٹر سپیکر : امنڈمنٹ نمبر ۵۹ سید تابش الوری ۔

سید تابش الوری : میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے تعلیم نے سفارش کی ہے کی ضمن ۱۴ کی تحتی ضمن (۱) کی سطر ۳ میں وارد ہونے والے الفاظ "چانسلر کی خوشنودی سے" حذف کر دیئے جائیں ۔

مسٹر سپیکر : تحریک پیش کی گئی ہے :

کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے تعلیم نے سفارش کی ہے کی ضمن ۱۴ کی تحتی ضمن (۱) کی سطر ۳ میں وارد ہونے والے الفاظ "چانسلر کی خوشنودی سے" حذف کر دیئے جائیں ۔

Minister for Education : I oppose it, Sir.

سید تابش الوری : جناب سپیکر ! میری یہ ترمیم اتنی واضح اتنی معنی آفریں اور اتنی ضروری ہے کہ اس کے لیے وزیر تعلیم جیسے شخص کو مزید کسی دلیل دینے کی ضرورت نہیں ہے ۔ آپ سے بہتر کوئی نہیں جانتا کہ یہ خوشنودی مزاج شاہانہ دور کی روایت ہے ۔ بادشاہوں کی خوشنودی کے طور پر ایسی دفعات رکھی جاتی تھیں ۔ لیکن آج کے دور میں چانسلر کی خوشنودی طبع پر کسی بھی عہدے کی میعاد متعین کرنا اس عوامی دور اور جمہوری مزاج کی توہین ہے ۔ میں نہیں سمجھتا کہ اس دور میں اور خاص طور پر اس بل میں جس کو جمہوری قرار دیا جا رہا ہے اس قسم کی شاہانہ اور آمرانہ ضمن کو کس طرح برقرار رکھا جا سکتا ہے ۔ آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ آج مختلف قوانین کے تحت چپڑاسی سے لے کر کلاس ون آفیسر تک سب کو بعض تحفظات حاصل ہیں ایک یقنی صورت میسر ہے اور وہ یہ جانتے ہیں کہ وہ کتنے عرصہ کے لیے ملازم رہ سکتے ہیں کن شرائط پر رہ سکتے ہیں اور کن تحفظات کے ساتھ رہ سکتے ہیں ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد : پوائنٹ آف انفارمیشن ۔ جناب والا ! میں اپنے محترم دوست اور رفیق کار سید تابش الوری صاحب کی اصلاح کرنا چاہتا ہوں کہ اس زمانے میں کسی قسم کا کوئی تحفظ کسی کو حاصل نہیں ہے ۔ یہاں ۱۱ سو آدمی بغیر کسی الزام کے نکال دئیے جاتے ہیں ۔

Mr. Speaker : The time is extended by another 15 minutes.

سید تابش الوری : جناب والا ! میں یہ گذارش کر رہا تھا کہ آج کے دور میں اس قسم کی شرمناک دفعہ کی کسی طرح بھی اجازت نہیں دی جا سکتی ۔ اس کے نتیجہ میں نہ صرف یہ کہ وائس چانسلر کے سر پر ہمیشہ چانسلر کی خوشنودی مزاج کی تلوار لٹکتی رہے گی ۔ بلکہ وہ ہمیشہ اپنے فیصلے صادر کرتے وقت ان کی خوشنودی مزاج کا خیال رکھے گا ۔ اور اس طرح وہ صحیح طور پر دیانت دارانہ طور پر اور مخلصانہ طور پر اپنے فرائض اور ذمہ داریوں کو ادا نہیں کر سکے گا اور جناب والا آپ جانتے ہیں کہ اگر کسی ملازم کو کسی پبلک سرونٹ کو کوئی تحفظ حاصل نہ ہو کوئی ذہنی سکون میسر نہ ہو ۔ آزادی حاصل نہ ہو تو وہ کسی طرح سے بھی اپنے منصب سے انصاف نہیں کر سکتا ۔

میں سمجھتا ہوں کہ چانسلر کی خوشنودی مزاج کے الفاظ اس کلاز سے قطعی طور پر حذف کر دیئے جائیں ۔ کیونکہ چانسلر کو بادشاہ یا آمر مطلق بنانے کی ہم کسی طور پر بھی اجازت نہیں دے سکتے ۔ وائس چانسلر اس یونیورسٹی کا سب سے بڑا عہدے دار ہوتا ہے اگر وہ بھی عدم تحفظ کا شکار ہو تو پوری یونیورسٹی کا مستقبل تاریک ہو کر رہ جائے گا ۔ اس لئے میں آپ کے توسط سے درخواست کروں گا کہ ان الفاظ کو جو قطعی غیر جمہوری اور غیر ضروری ہیں اور شاہانہ و آمرانہ نظام کی عکاسی کرتے ہیں قطعی طور پر حذف کر دیئے جائیں ۔

مسٹر سپیکر : ایوان میں معلوم ہوتا ہے کہ کوئی ایک دوسرے کی تائید نہیں کرتا ۔ اگر میں ہوتا تو اکثر اوقات یہ کہتا کہ جو میرے فاضل ساتھی نے پہلے کہا ہے میں اس سے اتفاق کرتا ہوں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! اس سے بڑھ کر تائید کیا ہوتی ہے کہ جو کچھ وہ کہہ گئے ہیں وہ میں نہیں کہوں گا ۔

جناب والا ! اگر خوشنودی مزاج وائس چانسلر کے عہدے کے لئے اس لئے رکھی گئی ہے کہ چانسلر کا عہدہ چونکہ صدر کی خوشنودی مزاج پر ہوتا ہے اور پرو چانسلر کا عہدہ بھی میں سمجھتا ہوں گورنر صاحب کی خوشنودی مزاج پر ہوتا ہے جس طرح آئین میں ہے ۔ اگر اسی نظیر کو قائم رکھتے ہوئے وائس چانسلر کا عہدہ بھی خوشنودی مزاج کے لئے رکھا گیا ہے تو میں یہ کہوں گا کہ یہ قطعی مناسب نہیں ہے کیونکہ گورنر صاحب جو چانسلر ہوگا اور منسٹر صاحب پرو چانسلر ہوگا یہ دونوں عہدے مستقل اس لئے نہیں ہوتے کہ یہ کسی کی نمائندگی نہیں کرتے ہیں ۔ یہ سیاسی نمائندگی کرتے ہیں ۔

جناب والا ! جہاں تک وائس چانسلر کا تعلق ہے یہ قطعی اور قطعی طور پر سیاسی عہدہ نہیں ہے وہ whole time salaried official ہوگا جب کہ چانسلر قطعی طور پر کوئی تنخواہ یونیورسٹی سے حاصل نہیں کرتا اور اسی طرح پرو چانسلر بھی یونیورسٹی سے کوئی تنخواہ حاصل نہیں کرے گا ۔ یہ دونوں عہدے آنریری ہوتے ہیں ۔ ان کے لئے اگر خوشنودی مزاج آ جائے جیسے آئین میں ہو چکا ہے تو میں سمجھتا ہوں کوئی حرج نہیں ہے ۔ جہاں تک

وائس چانسلر کا تعلق ہے اس میں ایک طرف تو یہ ہے کہ اس کا عہدہ چار سال کے لئے ہوگا اور چار سال سے متجاوز نہیں ہوگا اور دوسری طرف آپ یہ کہتے ہیں کہ اس کا tenure اس وقت تک رہ سکتا ہے جب تک ایسے چانسلر کی خوشنودی مزاج حاصل ہوگی ۔ اس طرح یہ قطعی طور پر سیاسی عہدہ بن جاتا ہے ۔ میں نہیں سمجھ سکتا کہ ان شرائط کے ہوتے ہوئے اس قسم کا mental torture بل میں رکھتے ہوئے کوئی وائس چانسلر کسی بھی یونیورسٹی میں کام کرسکے گا یا وہ اپنے عہدہ کے فرائض سے عہدہ برآ ہو سکے گا ۔ میں یہ گزارش کروں گا کہ از راہ کرم اس یونیورسٹی کو سیاسیات میں نہ ڈالیں ۔ اس یونیورسٹی کے عہدوں کو سیاسی عہدے نہ بنائیں ۔ اس یونیورسٹی کے عہدوں کو وہ تحفظ دیں اور اس کے ملازمین کو وہ تحفظ دیں جو آپ نے اپنے اداروں کو جس قسم کے قواعد کے تحت تحفظ دیا ہوا ہے ۔ آپ جو بھی میعاد مناسب ہو اس کے لئے مقرر کیجئے مگر ایک دفعہ جو میعاد مقرر ہوجائے پھر جب تک وہ اپنے فرائض سے غفلت نہ برتے ۔ کوتاہی نہ کرے ۔ اپنے فرائض منصبی کی خلاف ورزی نہ کرے اور یونیورسٹی کو صحیح معنوں میں چلائے ۔ اس قانون کو صحیح معنوں میں implement کرے تو اس وقت تک چاہے وہ آپ کے مزاج کے منافی ہو ، چاہے آپ کے مزاج کے خلاف ہو ۔ چاہے آپ کے مزاج کے مطابق ہو تو اس کو اس عہدہ سے الگ کرنا مناسب نہیں ہے ۔

Begum Rehana Sarwar (Shaheed) : Point of order. Mr. Speaker, Sir, the Hon'ble member is unnecessarily indulging himself in irrelevance and repetition.

Mr. Speaker : Please take note of this objection.

حاجی محمد سیف اللہ خان : نوٹ تو اس وقت ہو جب آپ کنفرم کریں ۔ جب میں متعلقہ ہوں تو نوٹ کرنے کی کوئی ضرورت باقی نہیں ہے ۔

Mr. Speaker : I have not over-ruled this.

حاجی محمد سیف اللہ خان : ٹھیک ہے ۔ جناب والا ! آج اس جمہوری اور ذی شعور معاشرہ میں کسی شخص کو کسی کی خوشنودی مزاج کے تابع نہیں بنایا جا سکتا ۔ آپ اس میں یہ دفعہ لاتے کہ وہ اگر قانون کے مطابق کام نہیں کرے گا ۔ اگر وہ قانون کا پابند نہیں ہوگا تو اسے باہر نکالا جا سکتا ہے ۔

مسٹر سپیکر : حاجی صاحب آپ کی ترمیم اس سے مختلف ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! اگر خوشنودی مزاج کا لفظ نہ ہو پھر بھی یہی سمجھا جائے گا کہ وائس چانسلر قانون کا پابند ہے ۔ ضابطے کا پابند ہے ۔ اس ایکٹ کا پابند ہے ۔ وہ جب اس قانون ، ضابطے اور اس ایکٹ کی خلاف ورزی کرے گا اسے باہر نکالا جا سکتا ہے ۔ آپ قانون کا تو نام لیتے نہیں ہیں ۔ آپ نے یہ لکھا نہیں ہے کہ وہ تابع کس کے ہوگا ۔ میں کہتا ہوں کہ اگر وہ قانون کی خلاف ورزی کر رہا ہے لیکن اسے چانسلر کی تائید حاصل ہے پھر تو وہ رہ سکتا ہے اور اگر وہ قانون کی اطاعت کر رہا ہے اور چانسلر کی خوشنودی مزاج کی پرواہ نہیں کر رہا تو آپ کا ضابطہ یہ کہتا ہے کہ اسے نکالا جا سکتا ہے ۔ میں یہ گزارش کروں گا کہ کسی بھی جمہوری معاشرے میں ، کسی بھی ذی شعور معاشرے میں اس قسم کی پرویژن کی اجازت نہیں دی جا سکتی ۔ از راہ کرم خوشنودی مزاج کے الفاظ اس کلاز سے حذف کر دیئے جائیں ۔

مسٹر سپیکر : اب ایوان کے سامنے سوال یہ ہے :

> کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے تعلیم نے سفارش کی ہے کی ضمن ۳ ۱ کی تحتی ضمن (۱) کی سطر ۳ میں وارد ہونے والے الفاظ "چانسلر کی خوشنودی سے"، حذف کر دیئے جائیں ۔

(تحریک منظور نہیں کی گئی)

مسٹر سپیکر : ترمیم نمبر ۶۰ ۔

سید تابش الوری : جناب والا ! میں تحریک پیش کرتا ہوں :

> کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے تعلیم نے سفارش کی ہے کی ضمن ۳ ۱ کی تحتی ضمن (۲) کی سطور ۱ ، ۲ میں وارد ہونے

والے الفاظ "وائس چانسلر کا عہدہ خالی ہو یا" حذف کر دیئے جائیں ۔

Mr. Speaker : The motion is :

> That in sub-clause (2) of Clause 14 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, the words and commas "the office of the Vice-Chancellor is vacant, or" occurring in line 1-2, be deleted."

Minister for Education : I oppose it.

Begum Rehana Sarwar (Shaheed) : Point of Order, Sir. This amendment is misconceived and lacks in substance because no substitute has been provided in case the office of the Vice-Chancellor becomes vacant.

Mr. Speaker : That is there.

سید قابض الوری : جناب والا ! بل کی ضمن ۱۴ تحتی ضمن (۲) میں کہا گیا ہے :

> کہ کسی ایسے وقت میں جب کہ وائس چانسلر کا عہدہ خالی ہو یا وائس چانسلر غیر حاضر ہو یا وہ بوجہ علالت یا بہ سبب دیگر اپنے فرائض سر انجام دینے کے قابل نہ ہو تو چانسلر وائس چانسلر کے فرائض کی انجام دہی کے لئے ایسے انتظامات کرے گا جو وہ مناسب خیال کرے ۔

جناب والا ! میری ترمیم کے مطابق اس میں جو پہلے الفاظ ہیں کہ "وائس چانسلر کا عہدہ خالی ہو یا" حذف کئے جانے ہیں ۔ غالباً جس وقت یہ بل مرتب کیا گیا یا اس میں یہ ضمن رکھی گئی اس وقت تک جناب محرک کے ذہن میں ہرو وائس چانسلر کے عہدے کا تصور نہ تھا ۔ اس لئے یہ بات ضروری

سمجھی گئی کہ جب ان کا عہدہ خالی ہو تو چانسلر کو یہ اختیار دیا جائے کہ وہ اس سلسلے میں مناسب انتظامات کرے ۔ اب جب کہ پرو وائس چانسلر کا ایک نیا منصب تخلیق کر دیا گیا ہے تو کسی وائس چانسلر کے عہدے کے خالی رہنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔ میرا خیال ہے کہ جناب والا بھی اور جناب وزیر تعلیم بھی اس سے اتفاق کریں گے کہ اس نئے منصب کی تخلیق کے بعد وہ حصہ جسے میں حذف کرانا چاہتا ہوں وہ غیر ضروری ہو جاتا ہے کیوں کہ اس صورت میں پرو وائس چانسلر از خود ان ذمہ داریوں کو سنبھالنے کا اہل ہوگا ۔ اس لئے میں درخواست کرتا ہوں کہ یہ حصہ حذف کر دیا جائے اس لئے بھی کہ اس کے بعد میں ایسی ضمن کی ایزادی کا مطالبہ کرنے والا ہوں جو اس بل کے لئے اور جو پہلی ترامیم منظور کی جا چکی ہیں ان کے لئے انتہائی ضروری ہوگا ۔

مسٹر سپیکر : ترمیم نمبر ۶۱ کو بھی میں ساتھ لے رہا ہوں ۔

سید قابش الوری : جناب والا ! ابھی میں نے وہ ترمیم پیش نہیں کی ۔

مسٹر سپیکر : آپ پیش کر دیں اور تقریر کر لیں ۔ میں ترمیم نمبر ۶۰ ۔ ۶۱ اور ۶۲ کو اکٹھا لے لیتا ہوں ۔

سید قابش الوری : جناب والا ! میں ان کو دیکھ لوں تو عرض کروں گا ۔ اگر یہ پہلی ترمیم کے دوران ہی اگلی تین ترامیم پر تقریر کر لوں اور ترامیم بعد میں پیش ہوں تو یہ روایت قائم ہو جائے گی جو کسی طرح سے بھی مستحسن نہیں ہوگی ۔

مسٹر سپیکر : یہ بات خلاف قاعدہ نہیں ہوگی ۔ ہاؤس آف کامنز میں ایک ہی مضمون کی سو سو ترامیم لے لی جاتی ہیں ۔ میں نے کہا ہے آپ ان کو پیش کر دیں اکٹھی ایک ساتھ لے لیں گے ۔

رانا پھول محمد خان : وہ پہلے تقریر ختم کر لیں ۔

مسٹر سپیکر : ان کی تقریر ختم ہو گئی ہے ۔ ایوان کا وقت ۱۵ منٹ کے لئے مزید بڑھایا جاتا ہے ۔

سید قابش الوری : جناب والا ! میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے تعلیم نے سفارش کی ہے کہ ضمن ۱۴ کی تحتی ضمن (۲) کے بعد مندرجہ ذیل نئی تحتی ضمن بطور تحتی ضمن ۳ ایزاد کی جائے ۔

"(۳) جب وائس چانسلر کا عہدہ اس کے مستعفی ہونے اس کو برطرف کئے جانے یا اس کے فوت ہونے کی وجہ سے خالی ہو جائے تو یہ خالی آسامی ایسے استعفیٰ برطرف یا وفات کی تاریخ سے ایک ماہ کے اندر اندر پر کی جائے گی اور اس عرصہ کے لیے چانسلر مناسب انتظام کرے گا ۔"

مسٹر سپیکر : ترمیم پیش کی گئی ہے :

کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے تعلیم نے سفارش کی ہے کہ ضمن ۱۴ کی تحتی ضمن (۲) بعد کے مندرجہ ذیل نئی تحتی ضمن بطور تحتی ضمن ۱۴ ایزاد کی جائے ۔

"(۳) جب وائس چانسلر کا عہدہ اس کے مستعفی ہونے اس کو برطرف کیے جانے یا اس کے فوت ہونے کی وجہ سے خالی ہو جائے تو یہ خالی آسامی ایسے استعفیٰ برطرف یا وفات کی تاریخ سے ایک ماہ کے اندر اندر پر کی جائے گی اور اس عرصے کے لیے چانسلر مناسب انتظام کرے گا ۔"

وزیر تعلیم : جناب میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔ اسی نوعیت کی علامہ صاحب کی ترمیم نمبر ۶۲ بھی ہے ۔

مسٹر سپیکر : علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ایوان میں موجود نہیں ہیں ۔

سید ثابش الوری : جناب سپیکر ۔ مجھے اس ترمیم کی ضرورت اس لیے محسوس ہوئی کہ جو اصل ضمن موجود ہے اس میں یہ کہا گیا ہے کہ اس کے فوت ہو جانے یا اس کی برطرفی یا کسی اور صورت میں کتنے دن کے اندر اندر چانسلر اس کی خالی آسامی کو پر کرے گا ۔ اس لیے میں نے اپنی اس ترمیم کے ذریعے ایک ماہ کی معیاد متعین کی ہے تا کہ یونیورسٹی کا کام وائس چانسلر جیسے اہم منصب کے بغیر کسی الجھن اور غیر یقینی صورت کا شکار نہ ہو سکے ۔ جناب والا یہ ترمیم اتنی واضح ہے اور اتنی ضروری ہے کہ جناب وزیر تعلیم اگر اپنے اختلاف کے موقف پر نظر ثانی فرمائیں تو اس سے یونیورسٹی کے مسائل حل کرنے کے سلسلے میں نہ صرف مدد ملے گی بلکہ اس کلاز میں جو ابہام موجود ہے جو غیر یقینی صورت موجود ہے اس کا بھی ازالہ ہو جائے گا ۔ تو میں آپ کے توسط سے پورے ایوان سے درخواست کروں گا کہ اس ضمن کو زیادہ جامع زیادہ موثر اور زیادہ فعال بنانے کے لیے اس نئی تحتی ضمن (۲) کا اضافہ کر دیا جائے تا کہ یونیورسٹی کسی بھی بحران کا شکار نہ ہو اور وائس چانسلر کی عدم موجودگی میں ایک ماہ کے اندر اندر نئے وائس چانسلر کا تقرر عمل میں آ سکے ۔ ان الفاظ کے ساتھ میں درخواست کرتا ہوں کہ اس ترمیم کو قبول کر لیا جائے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ۔ میں آپ کی خواہش کا احترام کرتے ہوئے ان کی تائید میں کچھ نہیں کہنا چاہتا ۔

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

> کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارہ میں خواص قائمہ برائے تعلیم نے سفارش کی ہے کی ضمن ۱۰ کی تحتی ضمن (۲) کی سطور ۱ اور ۲ میں وارد ہونے والے الفاظ "وائس چانسلر کا عہدہ خالی ہو یا" حذف کر دیئے جائیں ۔

(تحریک منظور نہیں کی گئی)

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

That after sub clause (2) of Clause 14 of the Bill' as recommended by the Standing Committee on Education, the following new sub clause be added as sub clause (3), namely :—

"(3) When the office of the Vice-Chancellor is vacant due to his [resignation, removal or death, such vacancy shall be filled within a month from the date of such resignation, removal or death and for this period suitable arrangements shall be made by the Chancellor."

(تحریک منظور نہیں کی گئی)

مسٹر سپیکر : مخدوم زادہ سید حسن محمود کی بھی ترمیم ہے ۔ وہ ایوان میں موجود نہیں ہیں ۔

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ ضمن ۱۴ کو مسودہ قانون کا جزو قرار دیا جائے ۔

سردار امجد حمید خان دستی : جناب والا۔ میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔ آپ کے سامنے اس کلاز کے مختلف پہلوؤں پر بار بار پریس کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور بڑا واضح طور پر بتایا گیا ہے کہ اس میں کیا کیا نقائص موجود ہیں ۔ سب سے بڑا نقص جو بیان کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ وائس چانسلر جیسے اہم عہدہ کے لئے قطعاً کوئی کوالیفیکشن متعین نہیں کی ۔

مسٹر سپیکر : آپ نے کلاز کی مخالفت کی ہے ۔ آپ ترمیم پر بول رہے ہیں ۔

سردار امجد حمید خان دستی : جناب والا ! میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ اس کے علاوہ تقرری کے لیے ایک فرد واحد کو اختیار دیا گیا ہے اور دوسرے چار سال کی تقرری کی مدت بھی ایک مضحکہ خیز بات ہے ۔ اگر کسی وقت بھی چانسلر کا موڈ وائس چانسلر کے متعلق بگڑ جائے کسی ذاتی بنا پر یا کسی اور بنا پر تو وہ اس کو فوری طور پر ہٹا سکتا ہے میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ چیز جمہوریت کے قطعی طور پر منافی ہے ۔ اس سے یونیورسٹی بل کی روح شدید طور پر مجروح ہوتی ہے ۔ یہ repitition نہیں ہے ۔ میں اس پر زور دیتا ہوں کہ شاید یہ بات آپ کی سمجھ میں آ جائے کہ ہم جو کچھ کہہ رہے ہیں درست کہہ رہے ہیں اور ایسا نہ سمجھا جائے کہ بھینس کے آگے بین بجائی جا رہی ہے ۔

وزیر تعلیم : جناب والا ! عرض یہ ہے کہ چانسلر یونیورسٹی میں سب سے بڑا عہدہ ہوتا ہے ۔ اگر آپ غیر ممالک کی یونیورسٹیوں کو جو بہت زیادہ مہذب اور جمہوری ہیں دیکھیں گے وہاں بھی چانسلر کو ہمیشہ اس قسم کے اختیارات دئے جاتے ہیں لیکن یہاں پر کسی ایک شخص کو imagine کیا جا رہا ہے اور پھر اس کی نیت پر شبہ بھی کیا جا رہا ہے ورنہ جہاں تک قانون کا تعلق ہے جناب والا ہمیشہ یہ لکھا جاتا ہے ۔

The Chancellor or Governor is pleased to appoint.

جناب والا ! اس میں بدنیتی نہیں ہے ۔ ہم نے ایک جمہوری قانون بنانے کی کوشش کی ہے اس کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ جو وائس چانسلر اس وقت پنجاب میں یا دوسرے صوبوں میں ہے کسی نے اس پر کوئی اعتراض نہیں کیا ۔ تین قوانین اس قسم کے پاکستان میں بن چکے ہیں اور اب چوتھا قانون پنجاب اسمبلی میں بن رہا ہے تو اس میں کوئی ایسی چیز نہیں جو نامناسب ہو ۔

مسٹر سپیکر : اب ایوان کے سامنے سوال یہ ہے :

کہ ضمن ۳۰ کو مسودہ قانون کا جزو قرار دیا جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر سپیکر : اب بل کی ضمن ۱۵ زیر غور ہے ۔

اب ایوان کی کارروائی ۶ اپریل ۱۹۷۳ ۸ بجے صبح تک ملتوی کی جاتی ہے ۔

(اسمبلی کا اجلاس ۶ اپریل ۱۹۷۳ بروز جمعہ ۸ بجے صبح تک کے لیے ملتوی ہو گیا)

فہرست

(بحوالہ غیر نشان زدہ سوال نمبر ۳۱)

کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور میں قابلیت کی بنا پر داخل شدہ طلبا کی فہرست برائے ۷۳ - ۱۹۷۲ء

نمبر شمار	نام آمید وار بمعہ ولدیت	حاصل کردہ نمبر
۱-	محمد طیب ولد بشیر احمد	۷۹۶
۲-	پرویز اعظم ملک ولد ایم محمد اعظم	۷۹۶
۳-	اظہر رشید ولد لیفٹیننٹ کرنل ایم اے رشید	۷۹۰
۴-	سراج منیر احمد ولد مولانا محمد صادق حسین	۷۸۸
۵-	محمد عقیل الرحمٰن ولد ایم الیکو خان	۷۸۵
۶-	محمد ارشد چیمہ ولد محمد صادق چیمہ	۷۸۵
۷-	محمد نذہر شاد ولد عبدالرشید	۷۸۲
۸-	مدثر سبطین شیخ ولد شیخ غلام حسین	۷۷۴
۹-	محمد اکرم خالد ولد ملک مہنگا	۷۷۱
۱۰-	ایس آفتاب حسن ولد ایس دلاور حسن	۷۶۵
۱۱-	خالد محمود چیمہ ولد چوہدری منظور احمد چیمہ	۷۶۱
۱۲	فیض احمد ولد سردار احمد	۷۶۱
۱۳-	ایس تنظیم حیدر شاہ ولد ایس صفدر حسین شاہ	۷۵۹
۱۴-	نذیر احمد ولد ملک خان	۷۵۹
۱۵-	زاہد یاسمین ہاشمی ولد محمد عاشق ہاشمی	۷۵۹
۱۶-	قاضی محمد یعقوب ولد قاضی فقیر اللہ	۷۵۸
۱۷-	نعیم احمد ولد منیر احمد	۷۵۸

نمبر شمار	نام امیدوار بمعہ ولدیت	حاصل کردہ نمبر
۱۸-	اعظم یوسف ولد شوکت یوسف	۷۵۷
۱۹-	مطیع الرحمٰن ولد رانا فیض احمد	۷۵۶
۲۰-	انور علی ولد تاج الدین	۷۵۳
۲۱-	محمد ایوب ولد محمد ابراہیم	۷۵۱
۲۲-	فرح حمید اعظمی ولد عبدالحمید اعظمی	۷۵۰
۲۳-	عبدالخالق چوہدری ولد چوہدری محمد حسین	۷۵۰
۲۴-	غلام مصطفیٰ ولد احمد دین	۷۵۰
۲۵-	سجاد حیدر ولد غلام حسن	۷۴۷
۲۶-	بلال ذکریا ولد کے یو ذکریا	۷۴۵
۲۷-	صولت اللہ خان ولد شرافت اللہ خان	۷۴۲
۲۸-	محمد انور شیخ ولد امس ایم یاسمین	۷۴۲
۲۹-	چوہدری ایم سرور گھمن ولد چوہدری سردار خان گھمن	۷۴۱
۳۰-	معاز احمد ولد شیخ شاہ احمد یوسفی	۷۴۱
۳۱-	خالد جاوید ربانی ولد حکیم غلام ربانی	۷۴۰
۳۲-	خالد محمود اختر ولد میاں محمد دین	۷۳۹
۳۳-	محمد افضل لاز ولد میاں میراں بخش	۷۳۹
۳۴-	زید انجم ملک ولد فتح علی ملک	۷۳۹
۳۵-	اختر وحید ولد عبدالجبار	۷۳۹
۳۶-	فیض احمد خان ولد حبیب الرحمٰن	۷۳۸
۳۷-	مسعود احمد ولد محمد سرور	۷۳۸
۳۸-	محمد اقبال ولد صوبیدار غلام نبی	۷۳۶

نمبر شمار	نام امیدوار بمعہ ولدیت	حاصل کردہ نمبر
۳۹-	الیس احمد قریشی ولد منظور احمد قریشی	۷۳۵
۴۰-	شیر افضل ولد محمد حیات	۷۳۴
۴۱-	محسن علی ولد برکت علی ٹونا	۷۳۴
۴۲-	سلیم احمد ولد محمد صدیق	۷۳۱
۴۳-	فیاض محمود ولد محمد صادق	۷۳۱
۴۴-	عبدالرشید قمر ولد غلام رسول	۷۳۱
۴۵-	محمد الیاس ولد محمد شفیع	۷۳۱
۴۶-	محمد عمر خان ولد ایم سلیم خان	۷۳۰
۴۷-	طارق پرویز ولد محمد اعظم	۷۲۹
۴۸-	محمد فاروق ولد عبدالشکور	۷۲۹
۴۹-	محمد افضل محمود ولد رشید محمود	۷۲۹
۵۰-	محمد سلیم طاہر ولد عبدالغنی	۷۲۹
۵۱-	غلام سرور ولد محمد ماہلی	۷۲۸
۵۲-	غلام‌رسول ولد تاج دین شیخ	۷۲۵
۵۳-	محمد اشفاق ولد امام دین	۷۲۷
۵۴-	شجر حسین ولد غلام بھیک	۷۲۶
۵۵-	عبدالرؤف ولد مقصود احمد	۷۲۶
۵۶-	رومان جمیل اسلم بٹ ولد اسلم بٹ	۷۲۶
۵۷-	ظفر اقبال ولد محمد حفیظ	۷۲۶
۵۸-	معدود علی ولد میاں محمد اصغر	۷۲۶
۵۹-	حامد افتخار ولد شیخ محمد ممتاز حسین	۷۲۴
۶۰-	ارشد پرویز احمد ولد محمد حنیف	۷۲۴

نمبر شمار	نام امیدوار بمعہ ولدیت	حاصل کردہ نمبر
۶۱-	خواجہ عمر فاروق ولد محمد سلیم خواجہ	۷۲۴
۶۲-	امجد علی خان ولد محمد افضل خان	۷۲۳
۶۳-	محمد سلیم ولد چوہدری فرمان علی	۷۲۳
۶۴-	پیرزادہ وجاحت علی ولد محمد حفیظ	۷۲۳
۶۵-	محمد سعید انور ولد سید مظفر علی شاہ	۷۲۳
۶۶-	محمد ظہیر عباسی والد راجہ محبوب خان	۷۲۳
۶۷-	عبدالرحمٰن ولد نیاز احمد	۷۲۲
۶۸-	خادم حسین ملک ولد حیات محمد ملک	۷۲۲
۶۹-	عمران اکرم ولد لفٹیننٹ کرنل محمد اسلم	۷۲۲
۷۰-	طارق محمود ملک ولد محمود احمد خان	۷۲۱
۷۱-	منصور احمد ولد شیخ عبدالغفار	۷۲۱
۷۲-	صداقت علی خان ولد سردار خان	۷۲۱
۷۳-	مختار احمد ولد حاجی احمد دین	۷۲۱
۷۴-	شیخ محمد انور ولد شیخ محمد شفیع	۷۲۱
۷۵-	عارف بشیر ولد میجر بشیر احمد	۷۲۱
۷۶-	نعیم الدین ولد میاں مظفر الدین	۷۲۱
۷۷-	امجد علی رائے ولد رائے ولی محمد خان	۷۱۹
۷۸-	جاوید محمود ولد محمد امین بھٹی	۷۱۹
۷۹-	مظہر حسین ولد حکیم محمد بخش	۷۱۹
۸۰-	نثار مرزا ولد احمد سعید مرزا	۷۱۹
۸۱-	محمد رفیع ولد شیخ فتح محمد	۷۱۸
۸۲-	محمد اکرم ولد غلام قادر	۷۱۸

نمبر شمار	نام امیدوار بمعہ ولدیت	حاصل کردہ نمبر
۸۳-	سید سعید احسان ولد محمد احسان نواز	۷۱۷
۸۴-	محمد عظیم ولد حکیم محمد شریف	۷۱۶
۸۵-	اطہر علی بخاری ولد ایس ایم اے بخاری	۷۱۶
۸۶-	ایس انتشار حسین نقوی ولد انیس محمد نقوی	۷۱۶
۸۷-	عبدالصمد شکوری ولد صوفی عبدالحمید قادری شکوری	۷۱۵
۸۸-	امتیاز احمد ولد عبدالرحیم	۷۱۵
۸۹-	مرزا شاہد ارشد ولد مرزا ارشد علی	۷۱۵
۹۰-	عبدالحفیظ ولد عبدالوحید	۷۱۴
۹۱-	احمد یزدانی بٹ ولد محمد بشیر بٹ	۷۱۳
۹۲-	محمد الیاس ولد محمد صدیق چوہدری	۷۱۳
۹۳-	سہیل منیر ملک ولد منیراحمد ملک	۷۱۳
۹۴-	عبدالرحمٰن ولد چوہدری عبدالحمید	۷۱۳
۹۵-	غلام قادر ولد محمد یعقوب	۷۱۳
۹۶-	منصور احمد ولد چوہدری نیاز محمد	۷۱۳
۹۷-	محمد طاہر اشفاق ولد محمد اشفاق	۷۱۳
۹۸-	سید مظہر عباس ولد سید علی صفدر شاہ	۷۱۳
۹۹-	وحید خالد ولد چوہدری محمد عبداللہ	۷۱۳
۱۰۰-	شہباز اختر ولد چوہدری رحمت خان چیمہ	۷۱۲
۱۰۱-	ضیاءالرحمٰن ولد میاں محمد حبیب اللہ ساجد	۷۱۲
۱۰۲-	محمد صدیق ولد محمد اسماعیل	۷۱۲
۱۰۳-	منظورالحق ولد محمد ظہورالحق	۷۱۲

نمبر شمار	نام امیدوار بمعہ ولدیت	حاصل کردہ نمبر
۱۰۴-	عاصف علی قریشی ولد عبدالحمید	۷۱۲
۱۰۵-	اسداللہ ملک ولد محمد اسلم ملک	۷۱۱
۱۰۶-	سید ظفر جعفری ولد سید ظہور حسین شاہ	۷۱۱
۱۰۷-	فرحت جبار بخاری ولد عبدالجبارشاہ	۷۱۰
۱۰۸-	ظفرالاحسان ولد اللہ بخش	۷۰۹
۱۰۹-	اظہرمحمود ولد عبدالرزاق	۷۰۸
۱۱۰-	مجاہداسلام ولد فضل الرحمٰن	۷۰۶
۱۱۱-	محمد ظفر ولد سردار محمد اکبر	۷۰۶
۱۱۲-	رشید نعیم صدیقی ولد ڈاکٹر مسعود ایچ قریشی	۷۰۵
۱۱۳-	محمد اکرم ولد کمال دین	۷۰۵
۱۱۴-	غلام سرور ولد شیر محمد	۷۰۵
۱۱۵-	انیس حفیظ حسن ولد سید نور زمان	۷۰۵
۱۱۶-	پرویز سلطان ولد سلطان احمد	۷۰۵
۱۱۷-	فراست اقبال ولد چوہدری محمد اقبال	۷۰۴
۱۱۸-	محمد نعیم ولد محمد دین	۷۰۴
۱۱۹-	جاوید عمر ولد محمد عمر	۷۰۴
۱۲۰-	عثمان ظفر ولد چوہدری محمد حبیب اللہ	۷۰۴
۱۲۱-	ایم شمس الحق ولد ایم اے عزیز	۷۰۴
۱۲۲-	نوید حسین بخاری ولد واعظ حسین بخاری	۷۰۴
۱۲۳-	امانت علی ولد محمد حسین	۷۰۳
۱۲۴-	شیخ لیاقت علی کاظم ولد شیخ صبرحسین	۷۰۳
۱۲۵-	زاہد حسین ولد ایچ ہدایت اللہ	۷۰۳

نمبر شمار	نام امیدوار بمعہ ولدیت	حاصل کردہ نمبر
۱۲۶-	منظور الٰہی رائے ولد رائے خان محمد	۷۰۲
۱۲۷-	محمد امجد مسعود ولد عبدالحمید عابد	۷۰۱
۱۲۸-	وقار احمد ولد لفٹیننٹ کرنل محمد حسین	۷۰۱
۱۲۹-	صولت صدیق ولد ڈاکٹر محمد صدیق	۷۰۱
۱۳۰-	میاں مظہر احمد ولد میاں ظفر احمد	۷۰۰
۱۳۱-	ریاض احمد تسنیم ولد دوست محمد	۶۹۹
۱۳۲-	جوزف فاروق ولد والٹر عنایت اللہ	۶۶۳
۱۳۳-	فرخ جل سٹنا ولد جل رستم جی سٹنا	۶۵۸

۲ ۔ پسماندہ اضلاع کی نشستیں (تعلیمی قابلیت کی بنا پر)

۱ ۔ ضلع کیمبل پور

۱ ۔ محمد عبدالواحد ولد لفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) ایم کے عباسی ۶۵۹

۲ ۔ سید علی اکبر ،، سید علی مزمل ۶۵۴

---

۲ ۔ ضلع جہلم

۱ ۔ محمد اشرف چوہدری ولد چوہدری فضل کریم ۶۵۷

۲ ۔ طاہر جمیل ،، پروفیسر غازی احمد ۶۴۸

۳۔ پنجاب کے ڈاکٹروں کے لڑکوں کے لئے نشستیں (تعلیمی قابلیت کی بنا پر)

۱ ۔ زبیر بن بشیر ولد ڈاکٹر بشیر چوہدری ۶۴۲

۲ ۔ ہمایوں جاوید ،، ڈاکٹر ایم عالمگیر ۶۳۹

۴ - پنجاب کی سکونتی لڑکیوں کے لئے نشستیں (تعلیمی قابلیت کی بنا پر)

نمبر شمار	نام امیدوار بمعہ ولدیت	حاصل کردہ نمبر
۱ -	آنسہ روبینہ زہرہ صادق ولد ایس جی صادق	۷۸۱
۲ -	آنسہ رخسانہ اکرام ولد اکرام رسول خان	۷۷۷
۳ -	آنسہ اظہرہ قریشی ولد اظہار الدین	۷۷۷
۴ -	آنسہ فاطمہ محبوب ولد شیخ ایم - ایم - الٰہی	۷۷۰

---

۵ - گورنر صاحب کی نامزد کردہ نشستیں

۱ -	اعجاز الرحمٰن ولد الطاف الرحمان خان	۶۵۶
۲ -	سید اقبال رضا ،، سید علم دار رضا	۶۴۷
۳ -	غلام احمد ملک ،، ولد محمد اکبر ملک	۴۷۹

---

۶ - فوجی ملازمین کے لڑکوں کے لئے نشستیں

۱ -	محمد قیصر طفیل ولد ایم طفیل	۶۶۱
۲ -	محمد طاہر سلیم ،، لفٹیننٹ کرنل ایم سلیم خان	۶۶۵
۳ -	جی - ایچ - کیو راولپنڈی سے اُمیدوار کا انتظار ہے -	

---

۷ - آزاد کشمیر کے اُمیدواروں کے لئے نشستیں

۱ -	محمد حنیف شمیم ولد محمد دین	۷۱۲
۲ -	جاوید اقبال لون ،، غلام احمد	۶۸۱
۳ -	شکر اللہ بیگ ،، بزرجیمز	۵۹۱

---

۸ - غیر ملکی اُمیدواروں کے لئے نشستیں

۲۰ سیٹیں

نمبر شمار	نام امیدوار	نمبر شمار	نام امیدوار
۱-	نبیل سلیمان صابرین حسن	۲-	عبدالعزیز ایم - اے عزیزہ خاتم
۳-	علی سعد سعید سبعیبان	۴-	عبدالرحمٰن ایم علیوی
۵-	علی احمد العدی	۶-	حامد علی الشائع
۷-	محمد علی بارا عبدالحکیم الدین	۸-	ابراہیم علی محمد سعید مدارس
۹-	طلعت محمد زیاد یرالعمنکا می	۱۰-	حامد عقلا لفلاج
۱۱-	ثہابٹ محمد مدنی	۱۲-	مفاہم حسن الرشید السارفل
۱۳-	عبداللہ ابوبکر العرامی	۱۴-	احمد جسیم الطاہو
۱۵-	عمران آزیر علی	۱۶-	عادل محمد جازند
۱۷-	محسن محمود متوی	۱۸-	سمیل عبداللہ مراد
۱۹-	شفیع مسعود جاری ابو مبارک	۲۰.	ابراثا ایف ایم جارا

سپیشل کوٹا کی نشستوں میں داخل شدہ طلبا
برائے سال ۷۰-۱۹۶۹ء

نمبر شمار	نام امیدوار بمعہ ولدیت	حاصل کردہ نمبر
-	بابر ظہیر الدین ولد کرنل ایم علیم الدین	۷۲۲

غیر ملکی طلبا

نمبر شمار	نام امیدوار	نمبر شمار	نام امیدوار
۱-	مرزا عبدالعزیز الربعہ	۲-	محمد عبداللہ القریشی
۳-	حسن اسماعیل غزنوی	۴-	محمد ایس علی مبارک
۵-	ابراہیم محمد الحبران	۶-	محمد نور شیخ عمر
۷-	محمد عبدالعزیز توجبری	۸-	طلعت صالح قطب
۹-	محمد یوسف ال ادیبی	۱۰-	یوسف علی لوکلان
۱۱-	محمد عبدالعزیز آدریبی	۱۲-	محمد احمد جمال

لاہور اور راولپنڈی کے علاقوں سے داخل ہونے والی طالبات

۱۹۶۹-۷۰ء

نمبر شمار	نام طالبہ بمعہ ولدیت	حاصل کردہ نمبر	ضلع
۱-	شہناز رانا بنت رانا عبدالرشید	۷۲۲	لاہور
۲-	غزالہ ناز بنت ایم - ایم اے کریم	۷۶۳	گوجرانوالہ
۳-	طیبہ محمد بنت محمد چوہدری	۷۳۹	گوجرانوالہ
۴-	نگہت ممتاز بنت ممتاز احمد	۷۳۵	شیخوپورہ
۵-	عفت آرا بنت چوہدری عبدالوحید	۷۳۴	لاہور
۶-	صبیحہ خان بنت ایم ایچ خان	۷۲۸	لاہور
۷-	نزہت جبین بنت سید محمد جبین	۷۲۶	لاہور
۸-	شہناز بانو بنت چوہدری متین احمد	۶۸۲	سیالکوٹ
۹-	دردانہ وسیم قاضی بنت قاضی نیاز احمد	۶۵۸	راولپنڈی

ملتان سرگودھا بہاولپور ڈویژن

نمبر شمار	نام طالبہ مع ولدیت	حاصل کردہ نمبر	ضلع
۱-	روبینہ عفت گل بنت عبدالعزیز گل	۷۲۲	بہاولپور
۲-	شاہدہ پروین چوہدری منظور احمد چیمہ	۷۲۰	مظفر گڑھ
۳-	سمینہ سعید بنت محمد سعید	۶۹۸	ساہیوال
۴-	مصباح النساء نوید بنت چوہدری شاہ دین	۶۸۲	لائل پور
۵-	امت الفردوس فرحت بنت چوہدری ہدایت اللہ	۶۷۲	سرگودھا
۶-	عطیہ شاہین بنت ایم ۔ ڈبلیو خان	۶۷۹	سرگودھا
۷-	مسرت بیگم بنت خادم حسین	۶۷۸	ملتان
۸-	شاہدہ علم دین بنت علم دین	۶۴۵	ساہیوال
۹-	شاہین ملک ، ایم ۔ ایم سرور	۶۳۵	بہاولنگر
۱۰-	مسرت شاہ ، ایچ ۔ ایم صدیق شاہ	۳۹۱	رحیم یار خان

حیدرا آباد ، خیر پور ڈویژن

۱-	طلہ محمد قاضی ، بشیر احمد قاضی	۷۱۹	سکھر
۲-	یاسمین انور ، سید انور شاہ	۶۶۷	سکھر
۳-	نزہت فردانی ، بنت کے پی فردانی	۶۴۰	سکھر
۴-	عصمت شاہین ، حافظ محمد شریف	۶۲۸	لاڑکانہ
۵-	غزالہ محمود ، بنت محمود الحسن	۶۲۶	سکھر
۶-	سعیدہ نسیم زہرہ ، ایس ۔ ایم ۔ حسن	۶۲۵	سکھر
۷-	محمودہ بنت محمد موسیٰ	۶۲۸	سکھر
۸-	مصباح شیخ	۶۱۷	سکھر
۹-	رائلہ سلطان علی ، سلطان علی	۶۱۶	ٹھٹھہ
۱۰-	نسیم حسین فیض محمد	۶۱۵	میر پور

کراچی ڈویژن

نمبر شمار	نام طالبہ بمعہ ولدیت	حاصل کردہ نمبر	ضلع
۱-	نشان حسین بنت فاطمہ الحسین	۷۱۱	کراچی
۲-	شہناز حمید ، عبدالحمید	۶۴۵	"
۳-	شاکرہ منور ، ایم - یونس منور	۶۴۳	"
۴-	درشاہوار عبداللطیف خان	۶۴۲	"
۵-	خستہ رانا ظہور احمد خان	۶۳۹	"
۶-	سنہپر سلطان صدیقی ایس - ایم - حسین صدیقی	۶۳۷	"
۷-	مریم غاسانی ، محمد ایوب	۶۳۴	"
۸-	غزالہ درانی ، رشید احمد درانی	۶۳۷	"
۹-	ناصرہ پروین ، ارشاد اللہ	۶۳۴	"
۱۰-	کیٹی جے شروف ، جمشید ری شروف	۶۱۲	"

پشاور ، ڈیرہ اسماعیل خان ڈویژن

۱-	سیمیں یاسمین ، منیر احمد	۷۲۲	پشاور
۲-	نگہت فتح اللہ فتح اللہ	۷۰۶	ہزارہ
۳-	رخشندہ طیب بنت طیب شاہ	۶۴۸	ہزارہ
۴-	پروین اختر ، حسن علی	---	---
۵-	مسرت میاں ملک ، عبدالرحمٰن ملک	۶۳۶	پشاور
۶-	فوزیہ شیر محمد ، شیر محمد خان	---	مردان
۷-	سلطانہ اختر ، غلام قاسم خان	۶۰۰	ڈی-آئی-خان

آزاد کشمیر

نمبر شمار	نام طالبہ بمعہ ولدیت	حاصل کردہ نمبر	ضلع
۱-	طاہرہ نذیر ، نذیر احمد	۶۷۰	میر پور
۲-	شاہین نازلی ، خواجہ غلام حیدر	۵۵۴	مظفرآباد
۳-	صودت حبیب ، حبیب الرحمٰن	۶۵۴	میرپور
۴-	نجمہ انور ، ایس انور قاضی	۶۴۴	سیالکوٹ
۵-	امیہ باتون محمد ابراہیم	----	گلگت

کوئٹہ اور قلات ڈویژن

۱-	پروین شبیر ، ایس - جی شبیر	۶۳۹	کوئٹہ
۲-	ثمینہ جمیل ، احمد جمیل	۶۳۵	"
۳-	رخسانہ نزہت ، محمد سرور	۶۳۱	"
۴-	سعیدہ باقری بنت امتیاز حسین	۶۰۰	"
۵-	رشیدہ رضا ، رضا محمد	۵۶۲	"
۶-	صبیحہ بشیر ، ہدایت اللہ خان	۵۱۴	"
۷-	غزالہ شیریں ، شیر احمد	۵۱۵	"
۸-	منوہر انجم ، محمد افضل	۵۰۴	"
۹-	نگار خان ، ایس - ایم انور خان	۴۶۴	"

---

۷۰ - ۱۹۶۹ء کے سپیشل کوٹا کے خلاف جو طالبات داخل ہوئیں

ڈاکٹروں کے بچوں کے لئے

نمبر شمار	نام طالبہ بمعہ ولدیت	حاصل کردہ نمبر	ضلع
۱-	مس فریدہ سلام شبلی بنت اے ایس - شبلی	۶۴۶	لاہور
۲-	مس اُم فردہ بنت ڈاکٹر حامد علی	۶۵۱	لاہور
۳-	مس یاسمین جعفری بنت محرم خاں جعفری	۶۱۵	لاہور
۴-	شگفتہ پروین بنت ایس - ایم - الحیاءالحق	۶۰۰	سکھر
۵-	نجمہ پروین بنت علی محمد خان	۵۸۹	سیالکوٹ

ملٹری کے بچوں کے نام

۱-	نسرین افشاں بھٹی بنت اللہ دتہ بھٹی	۶۵۱	لاہور
۲-	نسرین نواز بنت محمد نواز	۶۲۱	ساہیوال
۳-	یاسمین صبا صفدر بنت ایم - ایچ صفدر	۶۳۲	کراچی

ملازمین محکمہ صحت کے جو بچے داخل ہوئے

۱-	اخترالوکیل قریشی بنت عبدالقدوس قریشی	۴۷۳	ملتان

پاکستان کونسل کے منتخب بچے

۱	خورشید آرا بیگم بنت سید اتحاد علی	۵۹۱	ڈھاکہ

قبائلی علاقوں سے داخل ہوئے

نمبر شمار	نام طالبہ بمعہ ولدیت	حاصل کردہ نمبر	ضلع
۱-	الماس بیگم بنت میر حسین خان	۴۵۰	پشاور
۲-	فرید صباء بنت عبدالجبار	۴۵۱	مہمند ایجنسی
۳-	اسلم جانا بنت خاور خان	۴۵۹	بنوں

مشرقی پاکستان سے داخل ہوئیں

نمبر شمار	نام طالبہ	نمبر شمار	نام طالبہ
۱-	لطف النساء	۹-	نسرین وحیدی
۲-	شکیلہ خانم	۱۰-	فردوس اختر چوہدری
۳-	گیتی آرا نومانی	۱۱-	اختر جہاں
۴-	فرزانہ خاتون	۱۲-	سیمہ ستار
۵-	مسرت درشن آرا بیگم	۱۳-	سائلا اختر
۶-	زبیدہ مسعود	۱۴-	غلام فاطمہ
۷-	جہاں آرا بیگم	۱۵-	بخش عزیز مٹھا
۸-	محمد رخسار احمد		

غیر ملکی طالبات جو ۱۹۶۹-۷۰ میں داخل ہوئیں

نمبر شمار	نام طالبہ مع ولدیت	ملک کا نام
۱-	مس منافیہ بنت محمد صالح	ملایشا
۲-	نورجہاں اکبر علی	موزمبیق

نمبر شمار	نام طالبہ	ملک کا نام
۴-	حیات طاہر	سعودی عرب
۴-	دروش احمد	سعودی عرب
۵-	مریم عبداللہ	سعودی عرب
۶-	نبیلہ عبدالحمید	سعودی عرب
۷-	نورا ناہید	سعودی عرب
۸-	سمیعہ عطار	سعودی عرب
۹-	سلمہ اسحاق	سعودی عرب
۱۰-	فریدہ سعود	سعودی عرب
۱۱-	رابعہ حمزہ	سعودی عرب
۱۲-	اوشا راتا	(نیپال)
۱۲-	اندرا رسال	(نیپال)

فاطمہ جناح میڈیکل کالج لاہور (برائے خواتین) میں قابلیت کی بنا پر داخل شدہ طالبات کی فہرست برائے سال ۷۳-۱۹۷۲ء

نمبر شمار	نام طالبہ بمعہ ولدیت	حاصل کردہ نمبر	ضلع
۱-	مس رخشندہ بنت امجد علی آغا	۷۷۳	ساہیوال
۲-	شاہدہ پروین قریشی بنت ایچ اے قریشی	۷۵۶	سیالکوٹ
۳-	فوزیہ شریف بنت شیخ محمد شریف	۷۵۶	راولپنڈی
۴-	عذرا بتول بنت تاج محمد خاں	۷۴۹	کیمبلپور
۵-	منیرہ فاطمہ بنت ایس اے حمید	۷۴۸	لاہور
۶-	سہر پیرگس حسین بنت سرور حسین	۷۴۰	راولپنڈی

نمبر شمار	نام طالبہ بمعہ ولدیت	حاصل کردہ نمبر	ضلع
۷-	محسنہ ظفراللہ بنت ظفراللہ	۷۴۲	بہاولپور
۸-	ثریا جبیں بنت نذیر حسین	۷۴۲	راولپنڈی
۹-	ثمینہ اعوان بنت عبدالباری اعوان	۷۴۱	لائل پور
۱۰-	ثمینہ مجید بنت عبدالمجید	۷۳۹	لاہور
۱۱-	یاسمین اختر بنت محمد اعظم	۷۳۶	لاہور
۱۲-	جہاں آرا بنت رانا محمد شفیع	۷۳۴	لائل پور
۱۳-	فردوس سلطانہ بنت حاجی ایم ایس خاں	۷۳۴	لاہور
۱۴-	فہمیدہ بنت عبدالحمید خاں	۷۳۲	لاہور
۱۵-	زرینہ مفتی بنت ایم ایچ مفتی	۷۳۲	لاہور
۱۶-	ملیحہ اسلم بنت خواجہ محمد اسلم	۷۲۹	لاہور
۱۷-	عرفانہ افضل بنت محمد افضل	۷۲۶	راولپنڈی
۱۸-	روبینہ صدیقی بنت ایم اے صدیقی	۷۲۴	بہاولپور
۱۹-	گل نسرین بنت چوہدری علم الدین	۷۲۳	ساہیوال
۲۰-	شاہینہ خالد بنت سید محمد خالد	۷۲۱	لاہور
۲۱-	بلیغہ احسن بنت ایس ایم احسن الدین	۷۱۵	لاہور
۲۲-	تسنیم امیر بنت امیرالدین	۷۱۲	لاہور
۲۳-	صوفیہ عظمت بنت شیخ عظمت اللہ	۷۱۱	گجرات
۲۴-	نورین عبدالخالق بنت علامہ عبدالخالق	۷۱۱	بہاولپور
۲۵-	بشریٰ تنویر بنت ایس ایم اختر	۷۱۱	ملتان
۲۶-	ثمرہ زریں بنت ایس ایم اکرم	۷۰۸	لاہور
۲۷-	شاہینہ کوکب بنت محمد سردار خاں	۷۰۸	گجرات
۲۸-	پروین اصغر بنت اے اے اصغر	۷۰۷	راولپنڈی

نمبر شمار	نام طالبہ بمعہ ولدیت	حاصل کردہ نمبر	ضلع
۲۹-	نگہت پروین بنت شفیق احمد	۷۰۶	راولپنڈی
۳۰-	شہباز قیصرہ بنت رانا عبدالعزیز	۷۰۵	لاہور
۳۱-	فرزانہ حسین بنت محمد شریف چوہدری	۷۰۵	رحیم یار خاں
۳۲-	روبینہ ناہید بنت چوہدری محمد اسلم	۷۰۴	ڈیرہ غازی خاں
۳۳-	رفعت شاہین بنت شیخ نذیر احمد	۷۰۳	لاہور
۳۴-	رفعت شاہین بنت محمد یوسف بھٹی	۷۰۳	ڈیرہ غازی خاں
۳۵-	شہناز شیر بنت شیر احمد خاں	۷۰۲	ملتان
۳۶-	نسرین اختر بنت کلیم وزیر احمد	۶۹۹	ملتان
۳۷-	فہمیدہ باری بنت عبدالباری اعوان	۶۹۹	لائل پور
۳۸-	عرفانہ کوثر بنت چوہدری رحیم بخش	۶۹۶	لاہور
۳۹-	طاہرہ فاطمہ بنت مالک اللہ بخش	۶۹۴	ملتان
۴۰-	رخشندہ جبین بنت شیخ اصغر علی	۶۹۳	لاہور
۴۱-	مہر ناظرہ سلطانہ بنت محمد یونس بٹ	۶۹۳	گجرات
۴۲-	ساجدہ بانو بنت مرزا غلام حسین	۶۹۳	گجرات
۴۳-	نازلی ۔ استھ بنت مونوہر لال سہوترا	۶۹۲	راولپنڈی
۴۴-	عذرا بشیر بنت بشیر احمد	۶۹۰	راولپنڈی
۴۵-	غزالہ اوصی بنت ایم سراج الحق	۶۸۷	ساہیوال
۴۶	خدیجہ العربیہ بنت عبدالغنی	۶۸۷	ملتان
۴۷-	صفورہ بنت انیس احمد	۶۸۷	لاہور
۴۸-	اختر پروین بنت حیات محمد بٹ	۶۸۶	سیالکوٹ
۴۹-	بلقیس فاطمہ بنت شیخ عبدالسلام	۶۸۴	لاہور
۵۰-	شہناز پروین بنت محمد یعقوب	۶۸۴	لاہور
۵۱-	ماریہ پارئیز بنت منظور حسین	۶۸۳	راولپنڈی

طالبات جو ڈاکٹروں کے بچوں کی سیٹوں پر داخل ہوئیں

نمبر شمار	نام امیدوار بمعہ ولدیت	حاصل کردہ نمبر	
۵۲-	امینہ عنایت بنت عنایت اللہ	۶۷۰	ساہیوال
۵۳-	مادرہ سلام شبلی بنت اے ایس شبلی	۶۵۸	لاہور

طالبات جو پنجاب صوبہ کے غیر ترقی یافتہ علاقوں (ضلعوں) سے داخل ہوئیں

۵۴-	مس طلعت جلیل بنت جلیل احمد قریشی	۶۷۴	بہاولپور
۵۵-	،، شاہین اختر بنت میر عالم خاں	۶۷۱	ڈیرہ غازی خاں
۵۶-	،، طاہرہ نصیر بنت نثار احمد خاں	۶۷۱	کیمبلپور
۵۷-	،، یاسمین اشرف بنت محمد اشرف	۶۷۰	جہلم
۵۸-	عفت بدر بنت روف احمد	۶۴۹	رحیم یار خاں
۵۹-	،، شاہدہ نسرین بنت عطا محمد	۶۴۰	مظفر گڑھ
۶۰-	،، ناہید سعید بنت احمد سعید	۶۳۳	جھنگ
۶۱-	،، یاسمین جاوید بنت ایس ایم جاوید	۶۳۱	میانوالی
۶۲-	تسنیم کوثر بنت رحمت اللہ	۶۲۴	بہاولنگر

وہ طالبات جو گورنر صاحب کی مخصوص سیٹوں پر داخل ہوئیں

۶۳-	مس رخشندہ توحید بنت شیخ محمد اختر	۶۷۵	لاہور
۶۴-	،، نوید اختر بنت چوہدری فضل الٰہی	۶۷۳	لاہور
۶۵-	،، مطاہر فوزیہ بنت غلام صادق	۶۶۷	لاہور

وہ طالبات جو ملٹری کی مخصوص سیٹوں پر داخل ہوئیں

نمبر شمار	نام طالبہ بمعہ ولدیت	حاصل کردہ نمبر	ضلع
۶۶-	مس فوزیہ ذوالفقار بنت ذوالفقار علی شیخ	۶۷۱	راولپنڈی
۶۷-	،، فاخرہ محبوب بنت محبوب بیگ	۶۶۳	گجرات
۶۸-	،، سلمہ حسن بنت احسان الحق	۶۲۷	لاہور

طالبات جو شمال مغربی سرحدی صوبہ کی سیٹوں پر داخل ہوئیں

۶۹-	مس زیب النسا بنت عبدالقیوم	۶۶۳	بنوں
۷۰-	،، حمیدہ بیگم بنت عبدالرزاق	۵۰۱	سوات
۷۱-	،، گلشن آرا بنت عبدالرزاق	۴۸۷	سوات
۷۲-	،، بی بی نوز رادہ بنت امیر صاحب خان	۴۴۶	وزیرستان ایجنسی
۷۳-	،، شاہدہ اقبال بنت محمد اقبال	۶۲۴	ہزارہ
۷۴-	،، سیدہ بی بی زہرہ بنت ایس ایس حسین	۵۱۱	کرم ایجنسی
۷۵-	،، طلعت یوسف زئی بنت ایس ایم خان	۶۴۵	مردان
۷۶-	،، فوزیہ صادق بنت صادق اللہ خان	۵۱۳	پشاور

طالبات جو آزاد کشمیر کی سیٹوں پر داخل ہوئیں

۷۷-	مس نگہت فاطمہ بنت محمد اسماعیل	۶۶۶	لاہور
۷۸-	،، بازگا اختر بنت وزیر محمد اشرف خان	۴۷۷	گلگت
۷۹-	،، تسنیم ولی بنت میر ولی خان	۴۵۵	گلگت
۸۰-	،، نسرین آرا بٹ بنت خواجہ عبدالسلام	۵۱۶	میرپور

نمبر شمار	نام امیدوار بمعہ ولدیت	حاصل کردہ نمبر	
۸۱-	مس یاسمین کریم بنت خواجہ عبدالکریم	۶۱۴	مظفر آباد
۸۲-	،، سلامت حبیب بنت حبیب الرحمن	۵۳۱	میر پور
۸۳-	،، رانا حیات بنت محمد حیات	۶۴۵	پونچھ

طالبات جو بلوچستان کی سیٹوں پر داخل ہوئیں

۸۴-	مس عابدہ کمال بنت کمال خان	
۸۵-	،، غلام فاطمہ بنت کمال خان	
۸۶-	،، زلیخا بنت کمال خان	ان کے کاغذات
۸۷-	،، شمشاد حسین بنت محمد حسین	ابھی نہیں پہنچے -
۸۸-	،، رضیہ بنت محمد رفیق	
۸۹-	،، رشیدہ قاضی بنت قاضی نورالحق	

غیر ملکی طالبات جو اس کالج میں داخل ہوئیں

نمبر شمار	نام طالبہ	ملک کا نام
۱-	حاباہ لطیفہ	ملائیشیا
۲-	سعیدہ خانم	ملائیشیا
۳-	فریدہ علی	سعودی عرب
۴-	لالہ سراج	سعودی عرب
۵-	روزیا عبداللہ	سعودی عرب

نمبر شمار	نام طالبہ	ملک کا نام
۶-	خالقہ مجید	سعودی عرب
۷-	جدیہ محمد	سعودی عرب
۸-	بخت احمدباری	سعودی عرب
۹-	آفاف کمال	سعودی عرب
۱۰-	زین اسحاق	سعودی عرب
۱۱-	فائزہ جمیل	سعودی عرب
۱۲-	ملیحہ سعادت	ایران
۱۳-	منیر غالب	شام

ملائشیا	سعودی عرب	ایران	شام
۲	۹	۱	۱ = ۱۳

۲ سیٹوں کے نام مرکزی حکومت سے موصول نہیں ہوئے

طالبات جو سندھ صوبہ سے داخل ہوئیں

نمبر شمار	نام طالب علم	حاصل کردہ نمبر
	۱۰ سیٹیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔	
۱۰۵ -	مس غزالہ عارف	۵۵۳

باقی ۹ سیٹوں کے نام مرکزی حکومت سے موصول نہیں ہوئے۔

ملٹری کی باقی دو سیٹوں کے نام

۱۱۵ -	مس گل زرینہ بنت غلام حسین	کاغذات ابھی موصول نہیں ہوئے
۱۱۶ -	،، خالدہ کوثر بنت فرمان شاہ	

۱۹۷۱-۷۲ء میں سپیشل کوٹہ میں داخل شدہ طالبات کی فہرست

نام طالبہ بمعہ ولدیت	حاصل کردہ نمبر	ضلع
مس رضیہ کوزیجو بنت کرارالدین	۵۷۰	حیدرآباد
آرمی کی سیٹوں پر داخلہ		
شہباز امین بنت محمد امین	۶۷۳	
یاسمین رانا بنت سی کے اے عثمانی	۶۴۶	
رفعت یاسمین بنت چوہدری مظفر علی خواجہ	۶۱۴	
سندھ کی سیٹوں پر داخل ہونے والی طالبات		
رفعت سعید بنت سعید احمد	۶۸۶	کراچی
شاہدہ رانا سید منصور	۶۵۱	کراچی
شہلہ متین بنت کمال متین الدین	۷۲۰	کراچی
سلطانہ رضیہ ملک	۷۶۴	
اقلیتوں کی سیٹ		
آئرن اے ڈیوڈ بنت الگذینڈر ڈیوڈ	۶۲۵	گوجرانوالہ
بلوچستان کی سیٹوں پر داخل ہونے والی طالبات		
عابدہ یاسمین بنت حبیب اللہ خان	۵۸۵	کوئٹہ

نام طالبہ بمعہ ولدیت	حاصل کردہ نمبر	ضلع
مسرت شمیم بنت محمد عبدالجلیل	۶۵۳	کوئٹہ
وجد بھائیہ بنت گرد ہاری لال بھائیہ	۵۴۰	"
سعیدہ خالق بنت محمد خالق خان	-	"
صبیحہ بابر بنت اے ایم بابر	۶۹۷	"

آزاد کشمیر کی سیٹوں پر داخل ہونے والی طالبات

نگہت میر بنت اے ایم میر	۷۱۱	میر پور
ممتاز چیمہ بنت جے اے چیمہ	۶۴۳	
پروین حبیب بنت حبیب احمد لدھا	۶۲۶	
چاند مور بنت عزیز اللہ شیخ	۵۵۲	
نزہت آش غلام قادر آشی	۵۶۴	
نسرین اختر بنت علاءالدین	۴۲۸	
شمع اعظم بنت ملک محمد اعظم	۵۷۶	

شمال مغربی سرحدی صوبے کی طالبات

شمیم بیگم بنت دولت محمد خان	۴۹۳
ثمینہ گوہر بنت علی گوہر	۵۲۰
بی بی سعیدہ بنت سلطان محمد	۴۸۹
تسنیم حسن بنت رفیق الحسن بٹ	۷۰۶
گل نسرین بنت بدر علی	۶۳۷
پروین ناز بنت فضل الٰہی	۶۱۶

مشرقی پاکستان سے داخل ہونے والی طالبات

نام طالبہ	نام طالبہ
ثروت پروین	شاہناز قاضی
شہلہ فاطمہ	فرصت بیگم
نسرین فہمی	فرح رانا
یاسمین حسن	قمر سرفراز
سمرانہ ظفر	زینت شفیق
کہکشاں جبیں	شاہین خاں
نگہت ریحانہ	تسنیم مقبول
زرین رحیم	

غیر ملکی داخل شدہ طالبات

۱۶- سیٹیں

۱- اقبال احمد	۹- لائلہ عثمان راوی
۲- اومیدہ محمد	۱۰- وداد سلیمان
۳- روشیدہ محمد	۱۱- وداد مقبول
۴- افاف عثمان باری	۱۲- وداد احمد
۵- فاطمہ عبداللہ ہوی	۱۳- نورا صالح
۶- عائشہ جمیل	۱۴- نزہت حمیرہ
۷- قیصر محمد	۱۵- ماہ حمید
۸- لائلہ عبداللہ خیال	۱۶- خیرش راجال

سپیشل کوٹہ پر داخل شدہ طالبات کی فہرست
برائے سال ۱۹۷۰-۷۱ء

(۱) آزاد کشمیر

نام طالبہ مع ولدیت	حاصل کردہ نمبر	ضلع
لیس حمید بنت حمید اللہ خان	۷۶۰	مظفر آباد
فریدہ نذر حسین	۶۷۶	میرپور
صبیحہ قیوم میاں عبدالقیوم	۶۴۸	"
نگہت کریم بنت عبدالکریم	۶۱۵	مظفر آباد
غزالہ الرحمن بنت حبیب الرحمن	۵۸۰	میرپور

---

(۲) مشرقی پاکستان

(۱۵ سیٹیں)

---

(۳) بلوچستان

نازخا احمد زمان بنت بی اے زمان	-	کوئٹہ
رضیہ اسحاق بنت سردار محمد اسحاق خان	۶۳۰	"
شہناز پروین بنت پیر محمد	۶۰۰	"

---

(۴) شمال مغربی سرحدی صوبہ

نسرین بنت فضل الٰہی	۶۵۰	پشاور
پروزہ سید بنت سید علی خان	۵۰۳	"

نام طالبہ مع ولدیت	حاصل کردہ نمبر	ضلع
زینت محل بنت امیر محمد	۵۱۴	سوات
کوثر فرزانہ بنت سید بادشاہ گل	۵۱۴	"
نرگس شاہ بنت محمود شاہ	۶۲۷	"

(۵) سندھ

نجمہ ظفر بنت ایم اے شہید	۶۵۰	کراچی
زبیدہ مہری	-	"
درخشاں حسن بنت سسٹر شمیم الحسن	۶۳۷	"

(۶) آرمی

شمیم اختر بنت ہاشم علی خان	۵۰۵	راولپنڈی
حسینہ نصرت خان بنت ادریس الدین	۵۳۲	لائل پور

(۷) گورنر صاحب کی مخصوص سیٹ

شہناز جیمہ بنت چوہدری رحمت اللہ	۶۷۹	لائل پور
صفیہ خانم بنت عبدالکریم	۶۱۷	لاہور
فرزانہ بانو دوم سید احمد حسین	۶۱۰	"

(۸) غیر ممالک

نمبر شمار	نام طالبہ	نمبر شمار	نام طالبہ
۱-	مس مداوی	۸-	مس صفا ادیب
۲-	نسیمہ	۹-	مس فاطمہ عبداللہ علی مطلق
۳-	مس الرشیفہ	۱۰-	مس ایڈا کاسمی
۴-	بلقیس اسماعیل	۱۱-	مس نالیڈر رحیمی
۵-	مس سحر حیدر	۱۲-	مس نوال عباس
۶-	مس سجام عبدالعزیز	۱۳-	رابیہ بی بی
۷-	مس شاذیہ مجد		

(۱۳ سیٹیں)

---

(۹) پاکستان کونسل

نام طالبہ	حاصل کردہ نمبر	ضلع
نغمہ نواز بنت قاضی نورالسلام		

---

(۱۰) سپیشل سیٹ

شہناز پروین ملک بنت ملک دین	۶۲۸	راولپنڈی

۷۳-۱۹۷۲ء میں نشتر میڈیکل کالج ملتان میں ایم - بی - بی - ایس کی کلاس میں داخلہ

نمبر شمار	نام طالب علم	ولدیت	حاصل کردہ نمبر
۱-	ریاض احمد	چوہدری محمد افضل	۷۱۱
۲-	غلام رسول	فیض بخش	۷۴۷
۳-	شاہد بشیر	سید بشیر علی	۷۶۴
۴-	محمد علی	عبداللطیف	۷۶۲
۵-	شاہد حسین بھٹی	محمد حسین بھٹی	۷۶۱
۶-	اشرف علی طیب	غلام محمد خان	۷۵۸
۷-	محمد سعید شمسی	غلام محمد	۷۴۱
۸-	مشتاق حسن خان	حکیم کریم بخش	۷۳۸
۹-	محمد امین	محمد شفیع	۷۳۶
۱۰-	سلامت اللہ	اسد اللہ خان	۷۳۴
۱۱-	غلام محمد خان	قادر بخش خان	۷۳۱
۱۲-	سجاد حیدر اخلاق	مرزا محمد مشتاق حسین	۷۳۰
۱۳-	ایم سلیم اختر	اکرام الحق	۷۲۴
۱۴-	محمد اقبال	شیر محمد	۷۲۲
۱۵-	محمد افضل خان	کرم حسین خان	۷۲۰
۱۶-	اختر مقبول	چوہدری سردار علی	۷۱۸
۱۷-	خالدلہیم نفیس	جلال الدین	۷۱۷
۱۸-	محمد افتخار	محمد حسین	۷۱۶
۱۹-	مشفقت علی	عبدالعزیز	۷۱۲
۲۰-	آصف سلیم خان	امجد حسین خان	۷۱۲

نمبر شمار	نام طالب علم	ولدیت	حاصل کردہ نمبر
۲۱-	محمد اصغر جاوید	چوہدری امام الدین	۷۱۲
۲۲-	فدا حسین عنایت	عبدوحید	۷۰۹
۲۳-	رشید اختر	محمد علی	۷۰۵
۲۴-	لیاقت علی	چوہدری شمشاد خان	۷۰۲
۲۵-	محمد اشرف زاہد	چوہدری احمد دین	۶۹۹
۲۶-	سرور خان	اشرف خان	۶۹۹
۲۷-	احمد خان	شاہ محمد	۶۹۸
۲۸-	جاوید اقبال احمد	محمد طفیل	۶۹۸
۲۹-	سید سجاد حسین	بشیر حسین سید	۶۹۸
۳۰-	اللہ دیا	نور دین	۶۹۸
۳۱-	ایچ محمد اشرف	محمد ایفی	۶۹۸
۳۲-	آصف اختر	ملک اختر علی	۶۹۸
۳۳-	محمد افضل	شیخ خوشی محمد	۶۹۷
۳۴-	عبد مجید	عبدالعزیز	۶۹۶
۳۵-	محمود سلیم	رحمت اللہ	۶۹۶
۳۶-	محمد مبارک علی	محمد صدیق	۶۹۵
۳۷-	محمد سرور	محمد اکرم	۶۹۵
۳۸-	ستار احمد پیرزادہ	فضل احمد آزاد پیر زادہ	۶۹۵
۳۹-	اخلاق احمد خان	مشتاق احمد خان	۶۹۵
۴۰-	احد علی	ایس ۔ اختر حسین	۶۹۴
۴۱-	ابرار احمد جاوید	میاں گلزار احمد	۶۹۴

نمبر شمار	نام طالب علم	ولدیت	حاصل کردہ نمبر
۴۲-	محمد اسلم	چوہدری محمد دین	۶۹۴
۴۳-	محمد اشرف بزدار	لال خان بزدر	۶۹۴
۴۴-	محمد وسیع الحق	ولی محمد	۶۹۳
۴۵-	محمد سلیم خان	عطا محمد	۶۹۳
۴۶-	اطہر علی خان	مظہر علی خان	۶۹۳
۴۷-	سکندر حیات خان	محمد حیات خان	۶۹۳
۴۸-	مظہر حسین اعوان	محمد شفیع اعوان	۶۹۳
۴۹-	محمد طارق مسعود	چوہدری احمد خان	۶۹۳
۵۰-	سعید الدین	اشرف الدین	۶۹۲
۵۱-	سید محمد طاہر اکرام	سید اکرام علی شاہ	۶۹۲
۵۲-	محمد شجاعت خان	ایم ۔ رحمت خان	۶۹۲
۵۳-	ایس ۔ یار عباس	ایس ۔ عاشق خان	۶۹۲
۵۴-	ایس۔محمد نظہت حسین کاظمی	سید راحت حسین کاظمی	۶۹۲
۵۵-	زاہد مقبول	مقبول حسین	۶۹۱
۵۶-	رشید مقبول	محمد مقبول	۶۹۱
۵۷-	سید منصور سید جعفری	سید مسبر علی جعفری	۶۹۱
۵۸-	طارق مصطفیٰ ملک	ملک محمد شریف	۶۹۱
۵۹-	عمران خورشید	ڈاکٹر اے ۔ شیخ	۶۹۱
۶۰-	جاوید یونس خان	ڈاکٹر محمد یونس خان	۶۹۱
۶۱-	طارق زمان قریشی	سرفراز احمد	۶۹۰
۶۲-	فاروق حمید	شیخ عبدالحمید	۶۹۰
۶۳-	ظفر رشید	عبدالحمید	۶۹۰

نمبر شمار	نام طالب علم	ولدیت	حاصل کردہ نمبر
۶۴-	سعید احسان الدین	سعید نذیر الدین	۶۹۰
۶۵-	سعید حسن امام	سید منظور حسین	۶۸۹
۶۶-	محمد خالد	نیاز احمد	۶۸۹
۶۷-	ارمان صدیقی رائے	میاں محمد صدیق	۶۸۹
۶۸-	فہیم غوری	سلیم اللہ غوری	۶۸۹
۶۹-	محمد تسلیم اختر	میاں عبدالکریم	۶۸۹
۷۰-	محبوب احمد خان	تاج محمد خان	۶۸۸
۷۱-	محمد ظہیر	محمد شریف	۶۸۸
۷۲-	لیاقت علی	راؤ محمد شریف خان	۶۸۸
۷۳-	محمد مشتاق	چوہدری سرورمحمد	۶۸۸
۷۴-	عظمت علی	عبدالعزیز	۶۸۸
۷۵-	فہیم محمد بٹ	حمید اللہ بٹ	۶۸۷
۷۶-	محمد نسیم اختر	محمد سلیم اختر	۶۸۷
۷۷-	عبدالحق	چوہدری عنایت اللہ	۶۸۷
۷۸-	شہین اختر	محمد رفیق	۶۸۶
۷۹-	تصدق فاروق	محمد شریف	۶۸۶
۸۰-	حبیب الرحمٰن	شیخ عبدالکیم	۶۸۶
۸۱-	احمد ندیم	محمد صدیق	۶۸۶
۸۲-	آغا شاہد خان	آغا ایم - اے - رحیم	۶۸۶
۸۳-	جاوید اقبال شیخ	شیخ محمد اقبال	۶۸۶
۸۴-	طارق محمود قید	میاں غلام دار	۶۸۶
۸۵-	خالد بشیر	محمد بشیر اختر	۶۸۵

نمبر شمار	نام طالب علم	ولدیت	حاصل کردہ نمبر
۸۶-	سعید احمد	غلام احمد	۶۸۵
۸۷-	ظفر لطیف	قاضی محمد لطیف	۶۸۵
۸۸-	امتیاز احمد	چوہدری نذیر احمد	۶۸۵
۸۹-	امتیاز احمد	محمد الام	۶۸۴
۹۰-	طارق پرویز منیر	محمد مظفر منیر	۶۸۴
۹۱-	محمد اظہر	عبدالقیوم	۶۸۴
۹۲-	غلام شبیر	میاں محمد عباس	۶۸۴
۹۳-	آفتاب احمد	حاجی غلام سرور	۶۸۴
۹۴-	الطاف حسین	محمد حسین	۶۸۴
۹۵-	حیدر	غلام حیدرخان	۶۸۳
۹۶-	فاروق امین	سرور امین	۶۸۳
۹۷-	ایم اختر طاہر	حاجی بشیر علی	۶۸۲
۹۸-	محمد منظور	محمد حبیب	۶۸۲
۹۹-	محمد رؤف	نور محمد	۶۸۲
۱۰۰-	خالد پرویز	چوہدری محمد حنیف	۶۸۲
۱۰۱-	محمد ادریس	محمد شفیع	۶۸۱
۱۰۲-	عبد بحید منیر	سردار محمد	۶۸۱
۱۰۳-	محمد یاسین	عبدالحمید	۶۸۱
۱۰۴-	عبدالغفور ملک	ملک دین محمد	۶۸۱
۱۰۵-	ندیم اختر بھٹی	محمد اختر بھٹی	۶۸۱
۱۰۶-	بکا گیلانی	کنور محمد عبداللہ	۶۸۱

نمبر شمار	نام طالب علم	ولدیت	حاصل کردہ نمبر
۱۰۷-	مشتاق احمد	بشیر احمد	۶۸۰ این سروس
۱۰۸-	محمد شریف	چوہدری اللہ دتا	۶۸۰
۱۰۹-	بشیر احمد	نذیر احمد	۶۸۰
۱۱۰-	محمد یونس بشیر	تاج دین	۶۸۰
۱۱۱-	محمد عاشق مرزا	محمد اسماعیل	۶۷۹
۱۱۲-	شیشل خان غوری	عبد وحمید غوری	۶۷۹
۱۱۳-	غلام سرور رانا	چوہدری غلام علی	۶۷۹
۱۱۴-	خورشید کارون	نذیر احمد	۶۷۹ این سروس
۱۱۵-	عبدوحید	عبدالغنی	۶۷۹
۱۱۶-	عبدالغفور	محمد افضل	۶۷۹ این سروس
۱۱۷-	پرویز اختر رانا	اقبال محمد خان	۶۷۹
۱۱۸-	منیر احمد ملک	اختر احمد ملک	۶۷۹
۱۱۹-	انجم پرویز	محمد عبداللہ	۶۷۸
۱۲۰-	خورشید سرور	ملک غلام سرور	۶۷۸
۱۲۱-	غلام رسول	حاجی فقیر محمد	۶۷۸
۱۲۲-	طلعت محمود	فرزند علی	۶۷۸
۱۲۳-	مسٹر فیض اختر خان	میاں فیض محمد خان	۶۷۸
۱۲۴-	ایس شوکت علی	سید محمد رفیع الدین	۶۷۸
۱۲۵-	ادنان ملک	ملک حاجی محمد	۶۷۸
۱۲۶-	نسیم جہانگیر	چوہدری چراغ دین	۶۷۸
۱۲۷-	نصیر رضا	سید غلام رضا	۶۷۸
۱۲۸-	جمیل مسیح	خوشی مسیح	۶۰۸
۱۲۹-	حاجی سید اختر	چوہدری سردار مسیح	۶۰۷

(۲) ضلعوں کے لیے رکھی گئی سیٹ

ڈسٹرکٹ ڈی جی خان کے لیے

نمبر شمار	نام طالب علم	ولدیت	حاصل کردہ نمبر
۱-	محمد اعظم	علی محمد	۶۶۴
۲-	محمد اسد اللہ خاں	عبدالحق خاں	۶۶۳

ڈسٹرکٹ مظفر گڑھ کے لیے

۱-	خالد عباس بخاری	سید عبد ہادی شاہ	۶۵۳
۲-	نسیم حیدر	سید امام علی شاہ	۶۴۷

ضلع جھنگ کے لیے

۱-	اظہر مبارک	مبارک علی	۶۶۳
۲-	خالد احمد	غلام احمد	۶۴۲

ضلع میانوالی کے لیے

۱-	محمد انور خاں	کرم داد خاں	۶۵۷
۲-	خالد اقبال	ملک قادر بخش	۶۴۹

---

(۳) ڈاکٹروں کے بچوں کے لیے سیٹیں

۱-	آفتاب احمد اقبال	ڈاکٹر سردار احمد	۶۴۸
۲-	جاوید وحید خاں	ڈاکٹر عبد وحید خاں	۶۳۹

لڑکیوں کے لیے نمبروں کے مطابق سیٹیں

نمبر شمار	نام طالبات	ولدیت	حاصل کردہ نمبر
۱-	مس عذرا جعفری	ایس اے لیاس جعفری	۷۶۰
۲-	،، سعیدہ خانم	چوہدری غلام رسول	۷۲۳
۳-	،، شمیم اختر	عطا محمد	۷۲۰
۴-	فوزیہ عصمت علی	عصمت علی	۷۲۳

آزاد کشمیر کے لیے رکھی گئی سیٹیں

۱-	مختار احمد	چوہدری شمس الدین	۶۳۴
۲-	فیض احمد	دین محمد	۶۴۲
۳-	محمد صادق ملک	غلام نبی	۶۰۱
۴-	سبحان طارق	شاہ ولی	۶۰۱
۵-	محمد حمید	شیر محمد	۶۲۳
۶-	طارق فیروز خواجہ	عاشق النور	۶۸۴
۷-	نور دین شاہ	نظام الدین شاہ	۵۴۴
۸-	خالد اسمعیل	دین محمد	۶۰۰
۹-	شیر باز خاں	محمد خاں	۵۶۳
۱۰-	محمد نسیم	قاضی محمد شریف	۵۲۰

فوج کے لیے رکھی گئی سیٹیں

۱-	محمد نذیر	حوالدار احمد یار خاں	۶۵۴

۱۹۷۰-۷۱

آزاد کشمیر کے لیے

نمبر شمار	نام طالب علم	ولدیت	حاصل کردہ نمبر
۱-	فیصل غفور	عبدالغفور	۶۴۱
۲-	فیض امام	مرزا محمود	۵۴۳
۳-	محمد بشیر	گلاب دین	۶۷۷
۴-	محمد اسحاق	محمد اکبر	۶۳۶
۵-	شوکت حمید کیانی	عبدالحمید کیانی	۶۳۰
۶-	مسعود احمد قریشی	مقبول احمد	۶۱۸
۷-	عصمت جاوید	فقیر محمد	۶۲۰
۸-	محمد سلیم	محمد اکرم	۶۲۱

مسیح طالب علموں کے لیے

۱-	نرین لال	سندر رام	۵۸۷
۲-	پرشوتن لال	کینڈو رام	۵۶۸

فوج کے لیے

۱-	مس ایس کوثر	میجر محمد حسین	۵۱۹
۲-	،، قاثر شاہد	،، بشیر احمد	۶۶۳
۳-	،، شگفتہ نسرین	کرنل ایم بشیر احمد	۶۴۴

گورنر کے لیے

نمبر شمار	نام طالب علم	ولدیت	حاصل کردہ نمبر
۱-	جاوید حیدر رضوی	الطاف حسین	۶۲۹
۲-	رفیق احمد	چوہدری نواب دین	۶۳۰
۳-	عبدالمجید	عبدالعزیز	۶۰۳

این - ڈبلیو - ایف - پی

۱-	اقبال خٹک	نجیب خان	۶۶۳
۲-	مس بی بی عابدہ	عبدالحمید	یہاں سے چلی گئی ہے -
۳-	سبطین حیدر	سجاد حیدر	۵۷۱

۱۹۶۹-۷۰ء

آزاد کشمیر کے لیے

۱-	نظام الدین	خواجہ ایفی	۶۲۷
۲-	نصیر امان		۴۴۱
۳-	جمیل احمد		۶۹۷
۴-	محمد عظیم خان	ڈاکٹر فقیر محمد	۵۹۱
۵-	غلام حسین خان	سلیمان خان	۷۰۵

پس ماندہ قبائلی علاقہ کے لئے سیٹیں

نمبر شمار	نام طالب علم	ولدیت	حاصل کردہ نمبر
۱-	نصیر اللہ		۵۲۳
۲-	گل خان	آغاخان	۳۸۱ ایف ایس سی
۳-	عالمگیر خان	جمعہ خان	۴۹۲ بی ایس سی
۴-	قلندر خان		۵۲۶
۵-	گل سلیم خان	کبیر خان	۵۶۵

اقلیت کے لئے سیٹیں

۱-	اقبال تبسم	راجہ اخلیا	۵۷۲
۲-	اجٹن جزمنر	مرشل جبرمنر	۵۵۷

فوج کے لیے سیٹیں

۱-	عصمت الرحمان	سعید الرحمان	۵۶۵
۲-	مس رخشندہ شفیق	شفیق محمد	۶۰۶
۳-	طلعت ناہید	محمد حسین	۶۹۱

پس ماندہ علاقہ کے لیے سیٹیں

ڈی جی خان

۱-	مس نسیم اختر		۵۲۷

ڈاکٹروں کے بچوں کے لیے سیٹیں

نمبر شمار	نام طالب علم	ولدیت	حاصل کردہ نمبر
۱-	محمد شکیل قریشی	ڈاکٹر محمد اقبال قریشی	۶۵۲
۲-	عبدالباری	عبدالخالق	یہاں سے کے ای ایم ایس سی میں چلا گیا ہے
۳-	سجاد علی شاہ	فیض علی شاہ	۵۷۴
۴-	زبیر اقبال بھٹہ	ڈاکٹر ایم اے بھٹہ	۵۲۲
۵-	مس ناہید	اے بی قریشی	-

۱۹۶۹-۷۰ء

محکمہ صحت کے لیے

۱-	عبدالحق	چوہدری محمد رمضان	۶۵۷

مشرقی پاکستان کے لیے

۱-	سیف الرحمان	صلاح الدین خان	۵۱۷
۲-	فیض الرحمان	العزیز الرحمان	۵۴۱

بیس ماندہ علاقے کے لیے

۱-	عبدالرحمان	قاضی رحیم بخش	۵۵۲
۲-	محمد مسلم	میاں سلطان محمود	۶۵۱

نمبر شمار	نام طالب علم	ولدیت	حاصل کردہ نمبر
۳-	افتخار احمد	رشید احمد	۶۴۶
۴-	منظور احمد	محمد بوٹا	۶۳۶
۵-	مشتاق احمد خان	گل محمد	۶۴۴
۶-	محمد اشرف	سردار محمد	۶۳۳
۷-	محمد ظفر اقبال	جان محمد خان	۶۵۷
۸-	سید محمد عثمانی	غلام حسین	۶۵۵
۹-	مقبول احمد	محمد حنیف	۶۲۶
۱۰-	محمد نعیم خان	عبدالعزیز	۶۱۳
۱۱-	مہر تبسم احمد	مبشر احمد	۶۵۵
۱۲-	مسٹر بشیر احمد	محمد شریف	۶۵۸
۱۳-	محمد سلیم	عبدالکریم	۶۲۴
۱۴-	عبدالخالق	برکت اللہ	۶۲۷
۱۵-	محمد یونس	ثوث محمد	۶۵۸
۱۶-	مس شہناز اقبال	محمد اقبال	
۱۷-	شاہد خورشید	محمد خورشید	۶۳۳
۱۸-	محمد اقبال خان	غلام سرور خان	۶۲۷
۱۹-	مس زاہدہ	محمد حسین	-
۲۰-	مس شاہدہ یعقوب	محمد یعقوب	-
۲۱-	مس انجم	محمد شاداد	-

فہرست طلباء داخل شدہ قائد اعظم میڈیکل کالج بہاول پور

سال ۷۳-۱۹۷۲ء

نمبر شمار	نام طلباء	حاصل کردہ نمبر
۱-	مس انوجہ	۶۸۳
۲-	مس عذرا یاسین	۵۸۲
۳-	مس روزینہ چوہدری	۶۸۰
۴-	شاہدہ کبیر	۶۸۰
۵-	آفاق احمد	۷۱۳
۶-	محمد طارق تنویر	۷۰۴
۷-	عبدالحفیظ	۶۸۸
۸-	عبدالرؤف	۶۷۷
۹-	وحید احمد	۶۷۷
۱۰-	سید ضیا حیدر	۵۷۷
۱۱-	صلاح الدین اکبر	۶۷۷
۱۲-	محمد صادق	۶۷۷
۱۳-	شاہد محمود	۶۷۷
۱۴-	محبوب چیلانی	۶۷۷
۱۵-	عاشق رسول وحید	۶۷۶
۱۶-	محمد اشرف پرویز	۶۷۶
۱۷-	جہانگیر انور خان	۶۷۶
۱۸-	افتخار حسین نقوی	۶۷۶
۱۹-	مقصود الحسن	۶۷۶
۲۰-	محمد ساجد عبداللہ ناصر	۶۷۶

نمبر شمار	نام طلباء	حاصل کردہ نمبر
۲۱-	غلام رسول	۶۷۶
۲۲-	مسعود انصر	۶۷۶
۲۳-	محمد سلیم	۶۷۶
۲۴-	شاہد رفیق	۶۷۶
۲۵-	سبز علی	۶۷۵
۲۶-	عابد محمود	۶۷۵
۲۷-	نور احمد	۶۷۵
۲۸-	آصف علی	۶۷۵
۲۹-	شفیق احمد قریشی	۶۷۵
۳۰-	محمد عثمان	۶۷۵
۳۱-	ساجد علی قریشی	۶۷۵
۳۲-	منیر احمد	۶۷۵
۳۳-	مظہر حسین جعفری	۶۷۵
۳۴-	محمد اختر خان	۶۷۵
۳۵-	نجمل جمال احمد	۶۷۴
۳۶-	منور حسین جاوید	۶۷۴
۳۷-	محمد زاہد	۶۷۴
۳۸-	ناصر احمد	۶۷۴
۳۹-	محمود جمال	۶۷۴
۴۰-	عامر صدیق	۶۷۴
۴۱-	توصیف اکبر	۶۷۳
۴۲-	محمد حامد اکرم	۶۷۳

نمبر شمار	نام طلباء	حاصل کردہ نمبر
-۴۳	فضل محمود	۶۷۳
-۴۴	محمد شعیب اشرف	۶۷۳
-۴۵	سمیع صدیقی	۶۷۳
-۴۶	ارشد	۶۷۳
-۴۷	رانا بشارت علی	۶۷۳
-۴۸	محمد طاہر	۶۷۲
-۴۹	شفیقت بشیر	۶۷۲
-۵۰	وسیم فیروز	۶۷۲
-۵۱	رانا افتخار احمد	۶۷۱
-۵۲	شریف احمد کوکب	۶۷۱
-۵۳	محمد احمد علوی	۶۷۱
-۵۴	امیر عبدالخالق	۶۷۱
-۵۵	سیف علی بھٹی	۶۷۱
-۵۶	فاروق احمد خان	۶۷۱
-۵۷	جمشید اقبال	۶۷۰
-۵۸	رحمت علی شاد	۶۷۰
-۵۹	وقار اعظم	۶۷۰
-۶۰	شبیر حسین طاہر	۶۷۰
-۶۱	احتشام الحق	۶۷۰
-۶۲	محمد جاوید اسلم	۶۷۰
-۶۳	حفیظ الدین احمد صدیقی	۶۶۹
-۶۴	خواجہ عمر محبوب	۶۶۹
-۶۵	محمد اعظم	۶۶۹
-۶۶	محمد شعیب	۶۶۹
-۶۷	اعجاز احمد	۶۶۹
-۶۸	فرخ بشیر ناگی	۶۶۹
-۶۹	مشتاق احمد	۶۶۹

نمبر شمار	نام طلباء	حاصل کردہ نمبر
-۷۰	صلاح الدین احمد	۶۶۹
-۷۱	مرزا بابر عباس	۶۶۹
-۷۲	محمد علی خان	۶۶۹
-۷۳	محمد اسلم	۶۶۹
-۷۴	آصف پرویز	۶۶۹
-۷۵	حسن مسعود	۶۶۸
-۷۶	غلام محبوب	۶۶۸
-۷۷	محمد صدیق	۶۶۸
-۷۸	محمد اسلم خان	۶۶۸
-۷۹	کلیم علی	۶۶۸
-۸۰	عبدالرزاق ملک	۶۶۸
-۸۱	مقصود احمد	۶۶۸
-۸۲	طارق جاوید یاسین	۶۶۸
-۸۳	احسان الحق	۶۶۸
-۸۴	امجد علی شاہ صمدانی	۶۶۸
-۸۵	محمد آصف سلیم قریشی	۶۶۷
-۸۶	اختر نواز	۶۶۷
-۸۷	محمد مظہر	۶۶۷
-۸۸	شاہد صفدر	۶۶۷
-۸۹	رانا محمد افضل	۶۶۷
-۹۰	طارق محمود	۶۶۷
-۹۱	محمد رفیع	۶۶۷
-۹۲	محمد اشرف شاکر	۶۶۷
-۹۳	نجیب اللہ	۶۶۷
-۹۴	محمد جمیل الرحمان	۶۶۶
-۹۵	خالد مجید	۶۶۶
-۹۶	محمد انور قریشی	۶۶۵

نمبر شمار	نام طلباء	حاصل کردہ نمبر
۹۷-	عثمان احمد	۶۶۵
۹۸-	علی ناصر ہمدانی	۶۶۵
۹۹-	جاوید رفیق ملک	۶۶۵
۱۰۰-	افتخار حسین	۶۶۵
۱۰۱-	غلام صفدر	۶۶۵
۱۰۲-	شیخ ظفر اقبال	۶۶۵
۱۰۳-	محمد ندیم احمد	۶۶۴

کوٹہ بہاول پور ڈویژن

۱۰۴-	احسان الرحمن	۶۶۳
۱۰۵-	خالد محمود	۶۵۷
۱۰۶-	علی حیدر	۶۶۱
۱۰۷-	محمد اسلم	۶۶۴
۱۰۸-	محمد عالم آفتاب	۶۵۴
۱۰۹-	عبدالرشید	۶۴۷

کوٹہ گورنر صاحب پنجاب

۱۱۰-	الطبات سلطان	۶۴۸
۱۱۱-	ارشد محمود	۶۵۵
۱۱۲-	بہادر خان	۵۷۷

کوٹہ حکام پاک آرمی

۱۱۳-	منصور احمد	۶۴۰
۱۱۴-	راجہ عاطف مجید	۶۳۹
۱۱۵-	زانا سہیل احمد	۶۴۰

کوٹہ ڈاکٹر سن

نمبر شمار	نام طلباء	حاصل کردہ نمبر
۱۱۶-	سید مختار حیدر	۶۳۲
۱۱۷-	محمد سلیم خان	۶۳۰

کوٹہ برائے حکومت آزاد کشمیر

۱۱۸-	نذیر احمد خان	۵۸۵
۱۱۹-	اللہ رحم	۶۳۸
۱۲۰-	امیر علی	۵۸۵

کوٹہ برائے گورنر صاحب سال ۷۱ - ۱۹۷۲ء

۱-	لیاقت علی منہاس	۶۵۸
۲-	محمد زبیر	۶۵۸
۳-	محمد عبداللطیف	۶۵۸
۴-	لیاقت علی	۵۴۹

کوٹہ برائے بلوچستان ۷۳ - ۱۹۷۱ء

۱-	حق داد خان	۴۶۴
۲-	عبدالحکیم	۴۶۸
۳-	نذیر احمد کھوسو	۴۴۵
۴-	عبدالقادر	۳۸۹
۵-	حسن مجاہد بخاری	۴۴۴

کوٹہ برائے پاک آرمی ۷۲ - ۱۹۷۱ء

نمبر شمار	نام امیدوار	حاصل کردہ نمبر
۱-	مس وسیمہ گلنار	۶۵۵
۲-	مس آسمہ احمد	۶۳۲
۳-	مس رخشندہ بشیر	۶۳۰
۴-	محمد یوسف	۶۳۹

کوٹہ برائے بیک ورڈ ایریا ۷۱ - ۱۹۷۲ء

۱-	مس نسرین حسین	۶۶۸

کوٹہ برائے آزاد کشمیر ۷۲ - ۱۹۷۱ء

۱-	مالک شاہ	۴۳۹

کوٹہ برائے بہاول پور ڈویژن ۷۲ - ۱۹۷۱ء

۱-	عالیہ ماجد	۶۶۳
۲-	غزالہ قادر	۶۴۸
۳-	نزہت طاہر	۶۷۳

کوٹہ برائے گورنر صاحب پنجاب ۷۱ - ۱۹۷۰ء

۱-	عبدالرؤف	۶۳۵
۲-	محمد اکمل	۶۲۳
۳-	محمد عطاء اللہ	۶۳۱

نام امیدوار	حاصل کردہ نمبر
خدائیداد خان	۵۲۴
عبدالغفار خان	۴۹۲
داد محمد	۴۶۴
محمد اسماعیل	۴۶۱

کوٹہ پاک آرمی ۷۱ - ۱۹۷۰ء

شہناز اختر	۶۳۴
تقوین نواز	۶۳۵
ناصرہ خٹک	۴۹۱

کوٹہ بہاول پور ڈویژن ۷۱ - ۱۹۷۰

فریدہ پروین	۶۷۳
خالدہ پروین	۶۶۸
نسرین کوثر	۶۵۵
نسیم شہر یار	۶۳۸
یاسمین عباسی	۶۳۶

صوبائی اسمبلی پنجاب

پہلی صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس سوم

جمعۃ المبارک ۔ ۶ اپریل ۱۹۷۳ء

(جمعۃ المبارک ۔ ۲ ربیع الاول ۱۳۹۳ھ)

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں ۸ بجے صبح منعقد ہوا ۔
مسٹر سپیکر رفیق احمد شیخ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری اسمبلی نے پیش کیا ۔

عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ عَادَيْتُمْ مِّنْهُمْ مَّوَدَّةً ؕ وَاللّٰهُ قَدِيْرٌ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ لَا يَنْهٰكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْٓا اِلَيْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝ اِنَّمَا يَنْهٰكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ قٰتَلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَاَخْرَجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ وَظٰهَرُوْا عَلٰٓى اِخْرَاجِكُمْ اَنْ تَوَلَّوْهُمْ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝

پ ۲۸ ــ س ۶۰ ــ ع ۸ ــ ایت ۷ تا ۹

یہ عین ممکن ہے، اللہ تم میں اور اُن لوگوں میں جن سے تمہاری عداوت ہے دوستی پیدا کردے اللہ اس پر قادر ہے اور اللہ ہی بخشنے والا بڑا مہربان ہے جن لوگوں نے تم سے دین کے بارے میں جنگ نہیں کی اور نہ تم کو تمہارے گھروں سے نکالا ان کے ساتھ بھلائی اور انصاف کا سلوک کرنے سے اللہ تم کو منع نہیں کرتا اللہ تو انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ اللہ ان ہی لوگوں کے ساتھ تم کو دوستی کرنے سے منع کرتا ہے جنہوں نے دین کے بارے میں تم سے جنگ کی اور تم کو تمہارے گھروں سے نکالا اور تمہارے نکالنے میں اور دنکی مدد کی تو جو لوگ ایسوں سے دوستی کریں گے وہی ظالم ہیں۔ (وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

مسٹر سپیکر ۔ وقفہ سوالات

(نشان زدہ سوال نمبر ۱۹۷۸ ایوان میں پیش نہیں کیا گیا)

(نشان زدہ سوال نمبر ۱۹۷۹ ایوان میں پیش نہیں کیا گیا)

میاں مصطفیٰ ظفر ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ کورم نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ گنتی کی جائے ۔ ۔ ۔ ۔ گنتی کی گئی ۔ ۔ ۔ ۔ کورم پورا نہیں ۔ ۔ ۔ ۔ گھنٹیاں بجائی جائیں ۔ ۔ ۔ ۔ گھنٹیاں بجائی گئیں ۔ ۔ ۔ ۔ کورم پورا ہو گیا ہے ۔ دیوان سید غلام عباس بخاری ۔

ٹنڈر نوٹس کی منسوخی

*۲۳۶۸ ۔ **دیوان سید غلام عباس بخاری** ۔ کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پیپلز ورکس پروگرام کے تحت پروونشل بلڈنگز ملتان ڈویژن کی طرف سے اخبار امروز مورخہ ۷-۲-۱۹۷۳ء میں ایک ٹنڈر نوٹس شائع ہوا ہے ۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ نوٹس کی رو سے تحصیل شجاع آباد ضلع ملتان کے حصہ میں نوے ہزار روپے آئے ہیں اور تحصیلی تقسیم میں جلالپور پیر والہ تھانہ کے علاقہ کے لیے ۱۵،۰۰۰ روپے اور تھانہ شجاع آباد کے علاقہ کے لیے ۷۵،۰۰۰ روپے تجویز کیے گیے ہیں ۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ بلحاظ آبادی و پسماندہ علاقہ جلالپور پیر والہ علاقہ کے عوام سے بے انصافی اور حق تلفی کے مترادف نہیں جب کہ شجاع آباد کو جلالپور پیر والہ سے پانچ گناہ حصہ دے دیا گیا ہے ۔

(د) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت پیپلز ورکس پروگرام متذکرہ کے ٹنڈر ملتوی کرانے یا ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (میاں افتخار احمد تاری) : (الف) پیپلز ورکس پروگرام کے تحت محکمہ بلڈنگز ڈویژن ملتان میں کوئی کام نہیں ہو رہا ہے ۔

(ب) جی ہاں ۔

(ج) محکمہ ہذا کا تعلق صرف تعمیراتی کاموں تک محدود ہے ۔ لہذا اس سلسلے میں محکمہ تعلیم ہی روشنی ڈال سکتا ہے ۔

(د) اس سلسلے میں محکمہ تعلیم سے رجوع کیا جائے ۔

(ہ) محکمہ ٹینڈرز کی منسوخی کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا ۔ کام ٹھیکداروں کو سونپے جا چکے ہیں ۔

دیوان سید غلام عباس بخاری ۔ جناب والا ۔ (ج) میں یہ کہا گیا ہے ۔

> کیا یہ بھی درست ہے کہ بلحاظ آبادی و پسماندہ علاقہ جلالپور پیروالہ شجاع آباد سے زیادہ رعایت کا مستحق ہے ۔

جواب یہ دیا گیا ہے کہ :

> محکمہ ہذا کا تعلق صرف تعمیراتی کاموں تک محدود ہے ۔ لہذا اس سلسلے میں محکمہ تعلیم ہی روشنی ڈال سکتا ہے ۔

جناب سپیکر ۔ جب یہ سوال محکمہ تعلیم کے متعلق ہے تو مجھے سمجھ نہیں آتی کہ وزیر تعمیرات کیوں اس کا جواب دے رہے ہیں ۔ نمبر دو یہ ہے کہ جزو (و) میں یہ پوچھا گیا تھا ۔

> کیا یہ تقسیم جلالپور پیر والہ علاقہ کے عوام سے بے انصافی اور حق تلفی کے مترادف نہیں جب کہ شجاع آباد کو جلالپور پیر والہ علاقہ سے پانچ گنا حصہ دے دیا گیا ہے ۔

جواب یہ دیا گیا ہے کہ :

> اس سلسلے میں محکمہ تعلیم سے رجوع کیا جائے ۔

جناب سپیکر ۔ میں پھر یہی عرض کروں گا کہ اگر یہ سوال محکمہ تعلیم کے متعلق ہے تو یہاں جواب وزیر تعمیرات کیوں دے رہے ہیں ۔ میں یہ کہتا ہوں کہ یہ سوال محکمہ تعلیم سے متعلق نہیں ہے بلکہ یہ تعمیرات و ترقیات پیلز ورکس پروگرام کے متعلق ہے جس کا تعلق وزیر موصوف سے ہے ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ پیلز ورکس پروگرام کا تعلق میرے محکمہ سے نہیں ہے ۔

دیوان سید غلام عباس بخاری ۔ میں سوال ختم کر لوں پھر آپ جواب دیجیے

گا ۔ سوال کے جزو (ہ) میں یہ کہا گیا کہ "پیپلز ورکس پروگرام متذکرہ کے ٹینڈر ملتوی کرانے یا ختم کرانے کا ارادہ رکھتی ہے ؟ تو اس کے جواب میں وہ تسلیم کرتے ہیں کہ :

محکمہ ٹینڈر کی منسوخی کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا ۔ کام ٹھیکیداروں کو سونپے جا چکے ہیں ۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ ان کے اپنے محکمہ سے متعلق ہے اور چونکہ کام ٹھیکیداروں کو سونپ دیے گئے ہیں اس لیے اب منسوخ نہیں ہو سکتے ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ جناب والا ۔ اگر یہ سوال لوکل باڈیز جس کے تحت پیپلز ورکس پروگرام ہے ۔ ان سے کیا جاتا تو بہتر تھا ۔ میرے محکمے کی مہربانی ہے کہ ان کے پاس جتنی بھی انفارمیشن تھی دے دی ہے ۔ حالانکہ یہ میری ڈیوٹی نہیں تھی ۔ دوسری بات یہ ہے کہ میں فاضل ممبر کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ میرا محکمہ صرف تعمیراتی کاموں تک محدود ہے ۔ جس محکمہ کو بھی عمارت بنانا مقصود ہو وہ اپنے فنڈز ہمیں مہیا کرتے ہیں اور ہم عمارت بنا دیتے ہیں ۔ یہاں تک ہماری ذمہ داری ہے اس کے آگے نہیں ہے ۔

دیوان سید غلام عباس بخاری ۔ جناب والا ۔ میں اس کی وضاحت چاہتا ہوں کہ جس محکمہ کے متعلق سوال ہو یا جن وزیر صاحب سے متعلق سوال ہو وہ تو جواب نہ دیں اور جن کا تعلق نہ ہو وہ جواب دیں ۔ یہ میری سمجھ میں نہیں آیا کہ ایسا کیوں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کا سوال بہت سی وزارتوں سے متعلق تھا ۔ آپ کے سوال کا پہلا حصہ کہ پیپلز پارٹی ورکس پروگرام کے تحت پروونشل بلڈنگز ملتان ڈویژن کی طرف سے اخبار امروز مورخہ ۷-۲-۱۹۷۳ء میں ایک ٹینڈر نوٹس شائع ہوا ہے ۔ اس کا براہ راست تعلق وزیر تعمیرات سے ہے ۔ باقی جو کام شائد وزیر اعلیٰ صاحب سے متعلق ہو ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ جی ہاں اس کا تعلق وزیر اعلیٰ صاحب سے ہے ۔

مسٹر تاج محمد خانزادہ ۔ یہ آپ کے سیکرٹریٹ کا کام ہے کہ وہ اسے صحیح محکمہ کے پاس بھیجیں ۔ یہ ان کا استحقاق ہے کہ جس محکمہ سے متعلق سوال ہو وہ اس کا جواب انہیں دیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں فاضل ممبران سے کہوں گا کہ وہ میرے چیمبر میں بات چیت کے لیے تشریف لے آئیں ۔ technically یہ سوال rule out ہو جانا چاہیے تھا

کیونکہ یہ ایک سے زیادہ وزراء سے متعلق تھا ۔ مگر میں عام طور پر ایسا نہیں کرتا ۔ میں نے دفتر میں یہ ہدایات دی ہوئی ہیں اگر سوالات composite ہوں تو انہیں الگ الگ کر لیا کریں ۔ مگر کبھی کبھار دفتر میں یہ بات ہو بھی جاتی ہے کہ سوالوں کو تقسیم نہیں کیا جا سکتا یا میری ہدایت کے باوجود کچھ کوتاہی ہو جاتی ہے ۔

دیوان سید غلام عباس بخاری ۔ جناب والا ۔ یہ سوال پیپلز ورکس پروگرام کے متعلق ہے ۔ یہ محکمہ تعلیم کے متعلق نہیں ہے میرا ایک بھی جزو محکمہ تعلیم سے متعلق نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ان کا کہنا یہ ہے کہ یہ سوال ان کے محکمے سے متعلق نہیں ہے ۔

دیوان سید غلام عباس بخاری ۔ لیکن جناب والا ۔ جواب سے میں مطمئن نہیں ہوں ۔ میں آپ کی وساطت سے وضاحت کر دینا چاہتا ہوں کہ تمام حلقے خواہ وہاں کی نمائندگی مسلم لیگ کا ایم ۔ پی ۔ اے کر رہا ہو یا کسی اور پارٹی کا وہ اس ملک کا حصہ ہیں ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ اس بات کا سوال سے کوئی تعلق نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ مجھے ان کی بات سن لینے دیں کہ وہ کیا کہنا چاہتے ہیں ۔

دیوان سید غلام عباس بخاری ۔ جناب والا ۔ میں وزیر اعلیٰ صاحب کی ذاتی مداخلت چاہتا ہوں کہ ان حلقوں سے جو ممبر آئے ہیں خواہ وہ کسی پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں ۔ ان کے حلقے کسی کی جاگیر نہیں ہیں نہ وہ مسلم لیگ کے ایم ۔ پی ۔ اے کی اور نہ کسی اور پارٹی کے ایم ۔ پی ۔ اے کی ۔ میں جناب کی وساطت سے وزیر اعلیٰ صاحب وزیر تعمیرات و ترقیات اور جناب مختار اعوان صاحب سے درخواست کروں گا کہ ضلع ملتان کے لیے یہ خصوصی طور پر مداخلت کریں کیونکہ ان حلقوں کو بڑی بری طرح سے نظر انداز کیا جا رہا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں انہیں کہہ دیتا ہوں کہ وہ اس طرف خیال کریں ۔

دیوان سید غلام عباس بخاری ۔ میں ان کی خدمت میں اپیل کروں گا کہ اس میں ذاتی مداخلت کریں کیونکہ ان حلقوں کو بڑی بری طرح سے نظر انداز کیا جا رہا ہے ۔ اس سے صدر مملکت کی کوئی نیک نامی نہیں ہو رہی ۔ عوام میں سخت

ہیجان پیدا ہو رہا ہے اور وہاں امتیاز برتا جا رہا ہے۔

سڑکوں ، پلوں اور عمارات پر اخراجات

*۲۵۷۹ - **چودھری محمد یعقوب علی** بھٹہ - کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم میرے نشان زدہ سوال نمبر ۲۲۸۳ جس کا جواب ایوان میں مورخہ ۲۷ فروری ۱۹۷۳ء کو دیا گیا تھا کے حوالے سے بیان فرمائیں گے -

(الف) محکمہ مواصلات و تعمیرات کو مرکزی حکومت کی طرف سے پلوں ، سڑکوں اور عمارتوں کی تعمیر کے لیے کتنی رقم مل چکی ہے اور اب تک کتنی خرچ ہو چکی ہے -

(ب) مذکورہ بالا رقم جو خرچ ہو چکی ہے اس سے کہاں کہاں کتنی کتنی رقم سے پل ، سڑکیں اور عمارتیں تعمیر ہو چکی ہیں یا ان کی تعمیر ہو رہی ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (میاں افتخار احمد تاری) : (الف) محکمہ مواصلات و تعمیرات کو مرکزی حکومت کی طرف سے سنٹرل روڈ فنڈ سے ماہ دسمبر ۱۹۷۲ء میں ۴۰،۵۰،۰۰۰ (چالیس لاکھ پچاس ہزار) روپے کی رقم ملی ہے اس سے راجن پور کشمور سڑک کے بقایا ۱۵ میل بنائے جائیں گے جس میں تین عدد بڑے پل شامل ہیں - اس کے علاوہ تونسہ کے مقام پر سانگھڑ پر ایک بڑے پل کی تعمیر کی جائے گی یہ دونوں کام اب شروع کیے جا رہے ہیں - علاوہ ازیں ۱۹۷۲-۷۱ء میں مرکزی حکومت نے سنٹرل روڈ فنڈ سے ۲۶،۴۰،۶ لاکھ روپے دیے - جس سے کھاریاں ، جلال پور روڈ مریدکے نارووال روڈ اور بڑیانہ چونڈہ ظفروال روڈ تعمیر کی جا رہی ہے - اس میں سے ۱۳۳،۷۶ لاکھ روپے کی رقم ۱۹۷۱-۷۲ء میں خرچ ہوئی اور بقایا رقم ۱۳۰،۳۰ لاکھ روپے مالی سال رواں میں خرچ ہو رہی ہے -

(ب) ہر ایک سڑک کے ساتھ اس پر مالی سال رواں میں خرچ کردہ رقم درج ہے -

	نام سڑک	خرچ
۱ -	کھاریاں جلالپور روڈ	۳۱،۳۸ لاکھ روپے

(اس میں گلیانہ کوٹلہ معصوم اگووال اور بھدر لاڈیاں لنک شامل ہے)

۲ - مریدکے لاروال روڈ	۳۸۰۴ لاکھ روپے
۳ - بڑیالہ چونڈہ ظفروال روڈ	۷۰۶۵ لاکھ روپے
۴ - راجن پور کشمور روڈ	ابھی کام کی ابتدا ہوئی ہے
۵ - پل سانگھڑ نالہ	اس کا ٹنڈر طلب کیا گیا ہے اور جلد کام شروع ہو جائے گا۔

(نشان زدہ سوال نمبر ۲۵۸۸ ایوان میں پیش نہیں کیا گیا)

پاکپتن کینال پر رنگ پور شاہ پل کی مرمت

*۲۶۸۷ - **سردار محمد عاشق** - کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ پاکپتن کینال پر رنگ پور شاہ پل عرصہ تین چار ماہ سے اکھاڑا جا چکا ہے -

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ پل مذکورہ پاکپتن سے عارف والہ جانے والی پختہ سڑک پر پاکپتن کینال پر واقع تھا -

(ج) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ پل ہذا کے اکھاڑ دینے سے پبلک کے گزرنے کے لیے کوئی متبادل انتظام نہیں کیا گیا -

(د) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ یہ ایک بہت بڑی شارع عام ہے اور متبادل پل نہ ہونے کی وجہ سے بسوں ، ٹرکوں کا راستہ بند ہو چکا ہے جس سے ہزاروں لوگ روزانہ تکلیف برداشت کرتے ہیں -

(ھ) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ پل ہذا کو ٹھیکیدار نے ۲۵ مارچ تک مکمل کرنے کا وعدہ کیا تھا مگر تا حال وہاں پر کوئی کام نہیں ہوا - اگر ایسا ہے تو اس کی کیا وجہ ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (میاں افتخار احمد تاری) : (الف) یہ درست ہے کہ یہ پل برائے تعمیر محکمہ انہار نے اکھاڑا ہوا ہے اور ٹریفک کے لیے پچھلے تین ماہ سے یعنی ۲۶ دسمبر ۱۹۷۲ء سے بند ہے اور اس کام کی تعمیر کی ذمہ داری بھی محکمہ انہار پر ہے -

(ب) جی ہاں یہ درست ہے -

(ج) ٹریفک گزرنے کے لیے محکمہ انہار نے پٹڑی کے ساتھ ایک کچا راستہ

بنایا ہوا ہے جو کہ نہر کے پار ایک چھوٹے پل کے ذریعے جاتا ہے اور بسوں ، ٹرکوں کے گزرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے ۔ نہر کی پٹڑی بھی کاروں اور جیپوں کے لیے استعمال ہو رہی ہے ۔

(د) جی ہاں یہ درست ہے کہ یہ ایک معروف سڑک ہے یہاں بسوں اور ٹرکوں کے گزرنے کے لیے متبادل کچا راستہ تعمیر کیا ہوا ہے ۔ کیونکہ یہ راستہ کچا ہے اس کی وجہ سے پبلک کو کچھ تکلیف ہوتی ہے جس کے بغیر چارہ نہیں ۔

(ہ) مہتمم محکمہ انہار پاکپتن ڈویژن کے کہنے کے مطابق یہ پل مورخہ ۳۱-۳-۷۳ کو مکمل ہو جانا تھا ۔ لیکن اس میں معمولی تاخیر ہونے کا امکان ہے ۔ پل کے بنیاد کا کام مکمل ہو چکا ہے صرف ستونوں کا بالائی حصہ ، آرچ کے عرشے وغیرہ باقی ہیں اور کام شروع ہے ۔ اب یہ پل مورخہ ۱۵-۴-۷۳ تک مکمل ہو جائے گا اور ٹریفک کے لیے چالو کر دیا جائے گا ۔

دیوان سید غلام عباس بخاری ۔ جناب والا ۔ یہ پل نہایت اہم سڑک پر واقع ہے ۔ میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ کیا یہ پل محکمہ مواصلات و تعمیرات سے تعلق رکھتا ہے یا محکمہ انہار سے تعلق رکھتا ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ جناب والا ۔ میں نے عرض کی ہے کہ یہ پل محکمہ انہار سے تعلق رکھتا ہے ۔ یہ چیز میں نے اپنے جواب میں بھی عرض کی ہے ۔

چودھری جمیل حسن خاں منج ۔ کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ ایسی تعمیرات کے لیے آئندہ محکمہ انہار اور آپ کے محکمہ کی آپس میں co-ordination ہو تاکہ بیک وقت جو پراجیکٹ اکٹھے تعمیرات کے لیے ہوں اس سے پبلک کو سہولت رہے ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ جناب والا ۔ یہ بات صلاح و مشورے کے بعد ہی ہوتی ہے ۔

اراکین اسمبلی کی رخصت

چودھری کلیم اللہ

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست چودھری کلیم اللہ صاحب ممبر

صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

میں بوجہ درد گردہ مورخہ ۱۹-۳-۷۳ و ۲۰-۳-۷۳ اجلاس میں شرکت نہیں کر سکا ۔ براہ مہربانی ان ایام کی رخصت فرمائی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

سید محمد رضی شاہ

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست سید محمد رضی شاہ صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے ہوئی ہے :-

I am feeling very much indisposed and it is not possible for me to attend the meeting of the Assembly for 4th, 5th and th April 1973. Leave may kindly be granted for these days. I shall highly grateful for this favour.

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

رانا رب نواز نون

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست رانا رب نواز نون صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

گزارش ہے کہ میں نزلہ و زکام میں مبتلا ہوں ۔ اس لیے اسمبلی میں حاضر ہونے سے معذور ہوں ۔ مہربانی فرما کر ۵-۴-۷۳ تا ۶-۴-۷۳ دو یوم کی رخصت منظور فرمائی جاوے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب والا ۔ میں تحریک کرتا ہوں کہ ۸ بجے

اجلاس کا جو وقت رکھا گیا ہے اس کی بجائے اپریل کے مہینے میں ساڑھے آٹھ بجے رکھ دیا جائے چونکہ کافی دوست وقت پر نہیں آتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آئندہ ساڑھے آٹھ بجے meet کیا کریں گے اس میں کیا فرق پڑتا ہے ۔ ساڑھے آٹھ بجے کا وقت ٹھیک ہے ۔ میاں منظور احمد موہل صاحب کی معقول دلیل ہے ۔ اگر ممبر حضرات نے صرف پیپلز ہاؤس سے آنا ہو پھر تو آٹھ بجے کا وقت ٹھیک ہے ۔ کچھ ممبر حضرات دھرم پورہ میں ٹھہرے ہوئے ہیں ۔ کچھ شاہدرہ کے قریب ٹھہرے ہوئے ہیں ۔ کچھ چوہنگ کے قریب ٹھہرے ہوئے ہیں ۔ دس بارہ میل کا فاصلہ طویل فاصلہ ہوتا ہے ۔ ساڑھے آٹھ بجے وقت کی تجویز کافی معقول ہے ۔

چودھری جمیل حسن خان منج ۔ سوموار کو تین بجے کر دیں کیونکہ دور سے آنا پڑتا ہے ۔ ہم صبح وقت پر اجلاس attend نہیں کر سکتے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوموار کو چار بجے بہت late ہو جائے گا ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ جیسا کہ فاضل اراکین کی متفقہ رائے ہے سوموار کو چار بجے اجلاس شروع کیا جائے ۔ یعنی چار بجے سے نو بجے تک ۔

مسٹر سپیکر ۔ پھر چار سے ساڑھے نو بجے تک اجلاس ہوگا کیونکہ اس میں وقفہ بھی آئے گا ۔

وزیر قانون ۔ ٹھیک ہے ساڑھے نو بجے ۔

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر ۔ چار سے ساڑھے نو بجے تک اجلاس ہوگا ۔ اس میں عصر کی نماز کا اور مغرب کی نماز کا وقفہ آئے گا ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ چار سے ساڑھے نو بجے کا وقت ٹھیک ہے لیکن اس کے ساتھ میں آپ کی وساطت سے فاضل اراکین کی خدمت میں مؤدبانہ گزارش کرتا ہوں کہ ٹھیک چار بجے اجلاس شروع ہو جائے اور کورم کا کوئی مسئلہ نہ رہے ۔

مسئلہ استحقاق

ممبران اسمبلی کو ٹیلیفون کنکشن دینے میں تاخیر

مسٹر سپیکر ۔ چودھری امان اللہ لک نے تحریک استحقاق پیش کی ہے کہ ممبران صوبائی اسمبلی پنجاب کو ٹیلیفون لگوانے کی جو رعایت اور حق دیا گیا تھا

اس پر آج تک عمل درآمد نہیں ہو سکا اور محکمہ خزانہ اور اسمبلی سیکرٹریٹ کے مابین خط و کتابت جاری ہے ۔ اس طرح محکمہ خزانہ ممبران اسمبلی پنجاب کو دیے گئے حق پر نہایت بھونڈے انداز سے حاوی ہو رہا ہے اور ممبران کے حق کو بری طرح سے نظر انداز کیا جا رہا ہے ۔ ممبران اسمبلی کے حق سے یہ ایک کھلا مذاق ہے ۔ لہذا میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ اس مسئلہ پر اسمبلی میں بحث کی جائے اور ممبران کے حق کو محفوظ کیا جائے ۔

یہ ۹ تاریخ کے لیے رکھ لیتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب ہم تحاریک التوا کو لیتے ہیں ۔ سب سے پہلے راجہ محمد افضل صاحب کی تحریک التوا ہے ۔ وزیر اوقاف ممتاز احمد کاہلوں صاحب نہیں ہیں ۔

مجلس قائمہ کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

قاضی محمد اسماعیل جاوید ۔ جناب والا ۔ کچھ مجلس قواعد انضباط کار و استحقاقات کی رپورٹیں پیش کرنی ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ پیش کی جائیں ۔

قاضی محمد اسماعیل جاوید ۔ جناب والا ۔ میں میاں خورشید انور رکن صوبائی اسمبلی کی جانب سے پیش کردہ تحریک استحقاق نمبر ۵۹ سے متعلق مجلس قواعد انضباط کار و استحقاقات کی رپورٹ پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میاں خورشید انور رکن صوبائی اسمبلی کی جانب سے پیش کردہ تحریک استحقاق نمبر ۵۹ سے متعلق قواعد انضباط و استحقاقات کی وہ رپورٹ ایوان میں پیش کر دی گئی ہے ۔

قاضی محمد اسماعیل جاوید ۔ جناب والا ۔ میں میاں خورشید انور راؤ مراتب علی خان ، حاجی محمد سیف اللہ خان ، جناب ناصر علی خان بلوچ ، جناب مصطفیٰ ظفر اور رائے عمر حیات خان اراکین صوبائی اسمبلی کی طرف سے فورٹریس سٹیڈیم لاہور چھاؤنی میں منعقد ہونے والے عوامی میلہ میں اراکین صوبائی اسمبلی سے بڑی اہم شخصیتوں جیسا سلوک نہ کرنے کے بارے میں پیش کردہ مشترکہ تحریک استحقاق کی بابت مجلس برائے قواعد انضباط کار و استحقاقات کی عبوری رپورٹ پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میاں خورشید انور ، راؤ مراتب علی خان ، حاجی محمد سیف اللہ خان ، جناب ناصر علی خان بلوچ ، جناب مصطفیٰ ظفر اور رائے عمر حیات خان اراکین صوبائی اسمبلی کی طرف سے فورٹریس سٹیڈیم لاہور چھاؤنی میں منعقد ہونے

والے عوامی میلہ میں اراکین صوبائی اسمبلی سے بڑی اہم شخصیتوں جیسا سلوک نہ کرنے کے بارے میں پیش کردہ مشترکہ تحریک استحقاق کی بابت مجلس برائے قواعد انضباط کار و استحقاقات کی عبوری رپورٹ پیش کر دی گئی ہے۔

مجلس قائمہ کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں توسیع

قاضی محمد اسماعیل جاوید ۔ جناب والا ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ میاں خورشید انور اور دیگر پانچ اراکین اسمبلی کی پیش کردہ تحریک استحقاق فورٹریس سٹیڈیم لاہور چھاؤنی میں منعقد ہونے والے عوامی میلہ میں اراکین صوبائی اسمبلی سے بڑی اہم شخصیتوں جیسا سلوک نہ کرنے کے بارے میں مجلس برائے قواعد انضباط کار و استحقاقات کی طرف سے مکمل رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں ۳۱ مئی ۱۹۷۳ء تک توسیع کر دی جائے۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ اس کو ۲۰ اپریل تک رکھیں۔

قاضی محمد اسماعیل جاوید ۔ جناب والا ۔ اس میں ممبران کا استحقاق ہے۔ افسران کو ۲۴ تاریخ آنے کی دی ہوئی ہے۔

مسٹر سپیکر ۔ ۲۰ اپریل رکھیں ان کو نیا نوٹس بھیج دیں۔

Mr Taj Muhammad Khanzada ; Sir, in the report the Privileges Committee has recommended that as the SHO has made a false statement and it contradicts the report of the Inspector General of Police, he should be suspended till the completion of the inquiry. Therefore, the report should be brought under consideration of the House.

قاضی محمد اسماعیل جاوید ۔ جناب والا ۔ یہ رپورٹ پیش کر دی گئی ہے۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ نے اس میں کیا سفارش کی ہے۔

قاضی محمد اسماعیل جاوید ۔ جناب والا ۔ فیصلہ آپ نے کرنا ہے۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ ساری رپورٹیں پیش کر لیں اس کو بعد میں کر لیں۔

The request of Mr. Taj Muhammad Khanzada has to be brought under consideration by a motion.

قاضی محمد اسماعیل جاوید ۔ جناب والا ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں۔

کہ شیخ صفدر علی کی پیش کردہ تحریک استحقاق نمبر ۲۷

مورخہ ۲ اپریل ۱۹۷۳ء کے بارے میں مجلس برائے قواعد انضباط کار و استحقاقات کی طرف سے رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں ۱۳ مئی ۱۹۷۳ء تک توسیع کر دی جائے۔

مسٹر سپیکر ۔ ۳۱ مئی بہت دور کی تاریخ ہے ۔

قاضی محمد اسماعیل جاوید ۔ جناب والا ۔ cases بہت زیادہ ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ ۳۰ اپریل کر لیں تقریباً ایک مہینہ کافی ہے ۔

قاضی محمد اسماعیل جاوید ۔ ۳۰ اپریل تک کافی cases ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اگر رپورٹ ۳۰ اپریل کو نہیں آ سکے گی تو پھر آپ اور تحریک پیش کر دیں ۔

قاضی محمد اسماعیل جاوید ۔ جناب والا ۔ ہم تو مدت لے رہے ہیں شائد ہم رپورٹ پہلے پیش کر دیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ خانزادہ صاحب نے تحریک کی تھی کہ اس رپورٹ کو زیر غور لایا جائے۔

Mr. Taj Muhammad Khanzada : Sir, it is recommended by the Members of the Privileges Committee that until the completion of the report the SHO should be suspended. The House wants the Inspector General of Police to report back compliance of Para 2 (b). This is a privilege of the whole House and its implementation is essential.

مسٹر سپیکر ۔ جو ہوشن ایوان میں پیش کی گئی ہے اس رپورٹ کے مطابق آپ اس کو finalise کر دیں ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ اس کی ضرورت نہیں ہے ۔

Mr. Speaker : A motion is required. Report is not automatically discussed.

چودھری امان اللہ لک ۔ ٹھیک ہے ۔ رپورٹ کے حصہ (ب) پر جیسا کہ انہوں نے سفارش کی ہے عمل درآمد کرایا جائے ۔

Mr. Speaker : This motion should be formally moved. that the report be considered. Let the report be considered and this part of it be implemented.

Mr. Taj Muhammad Khanzada : Sir I move :

That this report be taken up by the House and part 2 (b) of it be implemented before a final report is put before the House.

مسٹر سپیکر ۔ آپ نے رپورٹ دیکھ لی ہے ۔

آوازیں ۔ ابھی رپورٹ نہیں ملی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ سرکولیٹ ہو جاتی ہے ۔

اب سوال یہ ہے :

That this report be taken up at once by the House and Part 2 (b) of the report be implemented before a final report is put before the House.

(تحریک منظور کی گئی)

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ مجلس قائمہ کی طرف سے پیش کردہ رپورٹ بڑی تفصیلی ہے اس کو in to to adopt کرنا چاہیے ۔

مسٹر سپیکر ۔ کیا ساری رپورٹ accept کر لی جائے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ یہ ایوان کے استحقاق کا مسئلہ ہے ۔ استحقاق کمیٹی نے پولیس اور ہوم ڈیپارٹمنٹ کے متعلقہ افراد سے بیان لینے کے بعد اپنی رپورٹ ایوان کے سامنے پیش کی ہے ۔ اس میں خود ایس ۔ ایچ ۔ او کا بیان متضاد ہے اور اس نے واضح طور پر اس ایوان کے استحقاق کی خلاف ورزی کی ہے ۔ میں مطالبہ کرتا ہوں کہ اس واقعہ کی اعلیٰ سطح پر غیر جانبدارانہ تحقیقات ہونی چاہیے اور تحقیقات کی مدت میں S.H.O کو معطل کیا جانا چاہیے ۔ ان الفاظ کے ساتھ میں درخواست کرتا ہوں کہ اس پوری رپورٹ کو adopt کیا جائے ۔

وزیر قانون (ملک مختار احمد اعوان) ۔ جناب والا ۔ استحقاق کمیٹی کی رپورٹ میں ممبران کے نام بھی موجود ہیں ۔ کمیٹی کا Ex-Officio ممبر ہونے کی حیثیت سے میرا نام بھی موجود ہے حالانکہ میں نے کوئی ایسی میٹنگ attend نہیں کی اور نہ ہی مجھے اس میٹنگ کا کوئی علم ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ وزیر قانون نے جو Point out کیا ہے ۔ دفتر سے پتا چلا ہے کہ یہ clerical error ہے ۔

I direct that it should be corrected .

اب سوال یہ ہے :

کہ میاں خورشید انور اور پانچ دیگر ممبران اسمبلی کی طرف سے فورٹریس سٹیڈیم لاہور چھاؤنی میں منعقد ہونے والے عوامی میلہ میں اراکین اسمبلی سے بڑی اہم شخصیتوں جیسا سلوک نہ کرنے کے بارے میں پیش کردہ مشترکہ تحریک استحقاق کی بابت مجلس برائے قواعد انضباط کار و استحقاقات کی عبوری رپورٹ منظور کی جائے۔

(تحریک باتفاق رائے منظور کی گئی)

Mr. Taj Muhammad Khanzada : Sir will the information regarding enquiry be reported back in the House.

Mr. Speaker : In due course it can be asked.

تحاریک التوائے کار

اخباروں میں فلمی اداریوں اور اشتہاروں سے اسلامی معاشرہ پر برے اثرات کا مرتب ہونا

مسٹر سپیکر ۔ راجہ محمد افضل خان یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ اخباروں میں روزمرہ کے بڑھتے ہوئے فلمی اداریوں اور اشتہاروں سے عوام میں غصہ اور نفرت بڑھتی جا رہی ہے کیونکہ ایک نظریاتی مملکت میں فلم انڈسٹری کا موجودہ کردار اور مشتہری ایک باوقار مسلم قوم بنانے کی منافی ہے ۔ معاشرہ کی تباہی پر اتنی بڑی رقم خرچ کرنا کاغذ کا نایاب کوٹا ضائع کرنا اور صرف عشق ۔ معاشقہ اور فیشن کا سبق دینا نظریہ اسلام کو تباہ کرنے کے مترادف ہے اور اس بہادر قوم کو مجاہد سے عاشق بنا دینے کا ایک سنگین جرم ہے ۔ اس مسئلے پر بحث کی جائے ۔

راجہ صاحب میں آپ کے جذبات کی بہت قدر کرتا ہوں مگر یہ مسئلہ فوری اور recent نہیں ہے ۔

راجہ محمد افضل خان ۔ جناب والا ۔ اس سے ہماری تہذیب پر بہت برا اثر پڑ رہا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ راجہ صاحب آپ تشریف رکھیں ۔ ہر بات فوری اہمیت کی حامل نہیں ہوتی ۔ آپ اس کو سوال کے ذریعے سے بھی پوچھ سکتے ہیں کہ آیا یہ بات ٹھیک ہے کہ اس طرح ہو رہا ہے اور وہ سوال میرا خیال ہے کہ admissible ہوگا ۔ دوسرے اگر صوبائی گورنمنٹ کی اس میں تھوڑی بہت بھی ذمہ داری ہوئی تو آپ اس کے متعلق ایک ریزولیشن بھی لا سکتے ہیں ۔ آپ بل بھی پیش کر سکتے ہیں اور اس ایوان نے تو بڑی درخشندہ روایت قائم کی ہے کہ اگر کوئی بل آتا ہے جو قانونی طور پر ایوان میں پیش ہو سکتا ہو ۔ ابھی تک اس پر کسی نے کوئی اعتراض نہیں کیا اور اسے متعلقہ مجلس قائمہ کے سپرد کر دیا جاتا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب ہم میاں خورشید انور صاحب کی تحریک التوا نمبر ۳۶۸ لیتے ہیں ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ جیسا کہ میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ یہاں رولز میں attention motion کی پرویژن نہیں ہے ۔ دراصل یہ تحریک التوا نہیں تھی بلکہ یہ ایک attention motion تھی جس کے ذریعے سے حکومت کو صرف متوجہ کرانا تھا کہ فحاشی کے لیے اور عریانی کے لیے فلم انڈسٹری کیا کچھ کر رہی ہے ۔ ہم جانتے ہیں کہ یہ recent occurrence کا معاملہ نہیں ہے ۔ یہ بیماری مدتوں سے چل رہی ہے اور اس میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے لیکن صوبائی حکومت کو اس پر نگاہ رکھنی چاہیے ۔

مسٹر سپیکر ۔ علامہ صاحب میں نے motion for attention جو کہا تھا وہ اصل میں یہ نہیں تھی ۔ اگر آج کی بات ہوتی ۔ چھ مہینے کی بات ہوتی ۔ سال کی بات ہوتی تو شاید یہ attention of the Government والی بات اس میں ہو سکتی تھی ۔ مثلاً ایک فرد کا کوئی واقعہ ہوتا ہے وہ واقعہ General public importance کا نہ بھی ہو اس میں گورنمنٹ کو اس طرف متوجہ کرانے کی ضرورت ہوتی ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ یہ بیماری مدتوں سے چلی آ رہی ہے اور اس میں مزید اضافہ ہو رہا ہے اس لیے یہ attention motion ہے ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ آپ کی وساطت سے علامہ رحمت اللہ ارشد صاحب

کی اطلاع کے لیے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ گورنمنٹ کی attention تو اس دن اس کی طرف ہو گئی تھی جس دن علامہ صاحب پلندا بغل میں دبا کر آپ کے پاس تشریف لے گئے تھے ۔ (قہقہہ)

مسٹر سپیکر ۔ آپ نے اس میں سے مجھے کچھ نہیں دیکھنے دیا ۔ آپ نے بڑی ستم ظریفی کی ہے ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ علامہ صاحب کے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ دوسروں کو دکھا سکیں ۔ وہ خود ہی دیکھتے رہتے ہیں ۔ (قہقہہ)

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ بندہ پرور ۔ گزارش یہ ہے کہ وہ پلندا جناب مختار احمد اعوان صاحب کے پاس پہلے پہنچا تھا ۔ مہینہ بھر ان کے زیر مطالعہ رہا ۔ ان کے مطالعہ کے بعد وہ میرے پاس پہنچا اور اس کے پہنچنے کے بعد یہ عوامی میلے میں سیدھے تشریف لے گئے اور میں نہیں گیا ۔ (قہقہہ)

مسٹر سپیکر ۔ تحریک التوا نمبر ۴۶۸ ۔ میاں خورشید انور نہیں ہیں ۔ تحریک التوا نمبر ۴۶۹ بھی انہی کی ہے ۔ ویسے بھی میں نے یہ rule out کرنی تھی ۔ تحریک التوا نمبر ۴۷۰ مرزا فضل حق صاحب کی ہے ۔ یہ بھی اسی نوعیت کی ہے ۔ تحریک التوا نمبر ۴۷۱ رانا پھول محمد خان کی ہے ۔ وہ بھی نہیں ہیں ۔ نمبر ۴۷۲ پھر مرزا فضل حق کی ہے ۔ وہ بھی موجود نہیں ہیں ۔ اگلی تحریک التوا نمبر ۴۷۳ حاجی محمد سیف اللہ خان صاحب کی ہے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ انہوں نے مجھ سے کہا تھا کہ میں آپ سے یہ استدعا کروں کہ اس تحریک التوا کو ملتوی فرما دیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ کیا ان کے لیے یہ خصوصی رعایت ہے ؟

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ ہم یہ استدعا کیا ہی کرتے ہیں ۔

Mr. Speaker : Now we go on to the Legislative business.

چودھری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میری ۲۳ تاریخ والی دو تحاریک التوا ہیں ان کے متعلق بھی فرما دیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ سوموار کے لیے رکھی گئی ہیں ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میری ایک نہایت اہم تحریک التوا آپ کے پاس زیر غور ہے ۔ جناب والا ۔ اس پورے صوبہ میں جلسے اور جلوسوں پر دفعہ ۱۴۴ کے تحت پابندی عائد کر دی گئی ہے اور اس وقت تمام سیاسی مکاتب فکر

اپنے اظہار خیالات اور آزادی اجتماع کے حق سے محروم ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس وقت تقریر کا موقع نہیں ہے ۔ اس کی ابھی سٹیج نہیں آئی ہے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں اس کی اہمیت کے پیش نظر یہ عرض کر رہا تھا ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ کون سی تحریک التوا ہے ؟

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ مجھے اس کا نمبر یاد نہیں ہے کیونکہ وہ مجھے convey نہیں ہوا ۔ بہر حال آپ دیکھ لیجیے میری تحریک جلسے اور جلوسوں پر عائد کردہ پابندی سے متعلق ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ اس کو سوموار پر ملتوی فرما دیں تاکہ اس وقت دوسرا کام شروع ہو جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ بہتر ہے ۔

غیر سرکاری ارکان کی کاروائی

مسودات قانون

(جو ایوان میں پیش کیے گئے)

مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) ہنگامی قانون عائلی قوانین مصدرہ ۱۹۷۳ء

(مسودہ قانون نمبر ۱۴ بابت ۱۹۷۳ء)

مسٹر سپیکر ۔ چودھری علی بہادر خاں ۔

چودھری علی بہادر خان ۔ جناب والا ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) ہنگامی قانون عائلی قوانین مصدرہ ۱۹۷۳ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) ہنگامی قانون عائلی قوانین مصدرہ ۱۹۷۳ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

چودھری علی بہادر خان ۔ جناب والا ۔ میں مسودہ قانون (ترمیم پنجاب)

ہنگامی قانون عائلی قوانین مصدرہ ۱۹۷۳ء ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

مسٹر سپیکر۔ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) ہنگامی قانون عائلی قوانین مصدرہ ۱۹۷۳ء ایوان میں پیش کر دیا گیا ہے۔ اس کو متعلقہ مجلس قائمہ کے سپرد کیا جاتا ہے اور اس کی رپورٹ ۱۸۰ دن کے اندر اندر پیش کی جائے۔

(اس مرحلہ پر بیگم ریحانہ سرور صاحبہ کرسیٔ صدارت پر متمکن ہوئیں)

مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) ہنگامی قانون موٹر گاڑی ہائے پاکستان مصدرہ ۱۹۷۳ء

(مسودہ قانون نمبر ۴۲ بابت ۱۹۷۳ء)

مسٹر چیئرمین۔ چودھری علی بہادر خان۔

چودھری علی بہادر خان۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) ہنگامی قانون موٹر گاڑی ہائے مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۳ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

مسٹر چیئرمین۔ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے۔

کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) ہنگامی قانون موٹر گاڑی ہائے مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۳ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

چودھری علی بہادر خان۔ میں مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) ہنگامی قانون موٹر گاڑی ہائے مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۳ء ایوان میں پیش کرتا ہوں اور ساتھ ہی یہ تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ قاعدہ ۷۴ کی مقتضیات کو معطل کر دیا جائے اور اس بل کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

مسٹر چیئرمین۔ اس کے لیے سات دن کا نوٹس درکار ہے۔

چودھری علی بہادر خان۔ رول میں نہیں ہے۔

Mr. Chairman : Rule 162 of the Rules of Procedure says :

Save as otherwise provided in these rules, a member who wishes to move a motion shall give, in the case of a substantive motion, at least seven clear days' and in the case of an amendment at least two clear days' notice in writing, of his intention, to the Secretary.

چودھری علی بہادر خان ۔ یہ رول اس پر لاگو نہیں ہوتا ۔ دفعہ ۴۴ یہ ہے کہ جب بل introduce ہوگا تو سپیکر اس کو سٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے کرے گا لیکن ممبر متعلقہ move کر سکتا ہے کہ اس کو سٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے نہ کیا جائے ۔ بلکہ اس کو فی الفور زیر غور لایا جائے ۔ اس بل کا مقصد یہ ہے کہ موٹر وھیکلز آرڈیننس کی خلاف ورزی ہوتی ہے اور تمام ایم ۔ پی ۔ اے صاحبان کو چیکنگ کے اختیارات دیے جائیں ۔

مسٹر چیئرمین ۔ اگر اجازت مل جائے تو اس پر ریزولیوشن کے بعد بحث ہوگی اور آج تمام ریزولیشن نہیں ہو سکتے ۔

چودھری علی بہادر خان ۔ یہ بعد میں discuss نہیں ہوگا اس میں یہ ہے کہ تمام ایم ۔ پی ۔ اے صاحبان کو اختیارات دیا گیا ہے کہ وہ چیکنگ کر سکیں جہاں وہ ٹریفک کی خلاف ورزی دیکھیں ۔ اگر اس کو سٹینڈنگ کمیٹی کے پاس چھ ماہ کے لیے بھیجا گیا تو اس کا مقصد فوت ہو جائے گا ۔ اس لیے اس فی الفور زیر غور لایا جائے ۔ اس بل کی رو سے ہر ایم ۔ پی ۔ اے کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ جہاں بھی ٹریفک کی خلاف ورزی دیکھیں اس کی چیکنگ کریں اور چالان کر سکیں ۔

مسٹر چیئرمین ۔ اگر ریزولیوشن کے بعد وقت ملا تو دیکھا جائے گا ۔

چودھری علی بہادر خان ۔ اس پر تمام ایوان اتفاق کرے گا آپ بیشک ایوان کے سامنے پیش کریں ۔

مسٹر چیئرمین ۔ آپ کو تحریری طور پر موشن دینی چاہیے تھی تاکہ متعلقہ وزیر کو کاپی دے دی جاتی ۔ آپ نے پہلے نوٹس نہیں دیا تھا ۔

چودھری علی بہادر خان ۔ میں نے زبانی motion پیش کر دی ہے اس میں تحریری motion ضروری نہیں ہے ۔

مسٹر چیئرمین ۔ اس کو متعلقہ محکمہ کے پاس بھیج دیتے ہیں ۔ بجائے

۱۸۰ دن میں رپورٹ پیش کرنے کے دس یا پندرہ دن میں رپورٹ دے دے۔

(قطع کلامیاں)

میاں منظور احمد موھل ۔ جناب والا ۔ میں اس سلسلہ میں آپ کو ایک مشورہ دینا چاہتا ہوں ۔ وہ یہ ہے کہ اگر کوئی رول حائل ہو تو آپ قاعدہ ۱۹۸ کے تحت اس کو معطل کر دیں کیونکہ تمام ہاؤس چاہتا ہے کہ اس کو فی الفور زیر غور لایا جائے ۔ یہ تمام ممبران کے لیے اچھی بات ہے اور ٹرانسپورٹ میں جو آج کل بدعنوانیاں ہو رہی ہیں ان کو چیک کرنے کے لیے یہ بل لایا گیا ہے ۔ اگر کوئی ایسا قاعدہ حائل ہے تو اس کو قاعدہ ۱۹۸ کے تحت معطل کر دیا جائے ۔

مسٹر چیئرمین ۔ اگر قاعدہ ۱۹۸ کے تحت معطل کر دیا جائے تو پھر بھی آپ کو تین دن کا نوٹس دینا پڑتا ہے ۔

چودھری علی بہادر خان ۔ اب یہ تحریک آ گئی ہے کہ قاعدہ ۱۹۸ کے تحت یہ رول معطل کر دیا جائے ۔ سارے رول معطل کر دیں ۔

مسٹر چیئرمین ۔ سارے رول کیسے معطل ہو سکتے ہیں ۔

چودھری علی بہادر خان ۔ اس کے متعلق ایوان سے پوچھ لیا جائے ۔

رائے میاں خان کھرل ۔ جناب سپیکر ۔ چوھدری علی بہادر صاحب نے جو نکتہ اٹھایا ہے اگر اس کے بارے میں آپ نے رولنگ دے دی ہے تو اس پر مزید بحث نہیں ہونی چاہیے ۔

مسٹر چیئرمین ۔ میں نے رولنگ نہیں دی ہے ۔ ابھی تو بحث ہی ہو رہی ہے کہ کیا کرنا چاہیے ۔

سردار مظفر احمد ۔ میڈم یہ مناسب ہے کہ آپ وزیر قانون سے اس کے بارے میں مشورہ لیں ۔

مسٹر چیئرمین ۔ وزیر قانون صاحب ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ اس ایوان میں حزب اختلاف کے قائد کے ساتھ باہمی افہام و تفہیم کے بعد یہ فیصلہ طے پایا تھا کہ جتنے پرائیویٹ ممبر بل ہوں گے وہ متعلقہ سٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے کیے جائیں گے ۔ میں آپ کی وساطت سے فاضل ممبران سے التماس کروں گا کہ اس فیصلہ کو سامنے رکھ کر تمام پرائیویٹ ممبر بل متعلقہ سٹینڈنگ کمیٹی کو بھیج دیے جائیں ۔

مسٹر چیئرمین ۔ وزیر قانون نے ٹھیک فرمایا ہے یہ بل متعلقہ سٹینڈنگ کمیٹی کو بھیجا جاتا ہے اس کی رپورٹ پندرہ دن کے اندر اندر پیش کی جائے ۔

(اس مرحلہ پر مسٹر سپیکر کرسیٔ صدارت پر متمکن ہوتے ہوئے)

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب والا ۔ یہ رولنگ کھڑے ہو کر دی گئی ہے۔ کرسی پر بیٹھ کر نہیں دی گئی ۔

مسٹر سپیکر ۔ جو چیئرمین صاحب کر گئے ہیں وہی ہوگا ۔

مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) ہنگامی قانون (مستقل احکام) صنعتی و تجارتی ملازمت مصدرہ ۱۹۷۳ء

(مسودہ قانون نمبر ۴۳ بابت ۱۹۷۳ء)

سید تابش الوری ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں :

The West Pakistan Industrial and Commercial Employment (Standing Order) (Punjab Amendment) Bill, 1973.

پیش کرنے کی اجازت دی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے :

The West Pakistan Industrial and Commercial Employment (Standing Order (Punjab Amendment) Bill, 1973.

پیش کرنے کی اجازت دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں The West Pakistan Industrial and Commercial Employment (Standing Order) (Punjab Amendment Bill, 1973.

ایوان میں پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ The West Pakistan Indistrial and commercial Employment (Standing Order) (Punjab Amendment) Bill, 1973.

ایوان میں پیش کر دیا گیا ہے ۔

It is referred to the concerned Standing Committee. The report to come within 210 days.

مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) مغربی پاکستان دوکانات و ادارہ جات مصدرہ ۱۹۷۳ء

(مسودہ قانون نمبر ۴۵ بابت ۱۹۷۳ء)

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں :

The West Pakistan Shops and Establishments (Punjab Amendment) Bill, 1973.

پیش کرنے کی اجازت دی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے :

The West Pakistan Shops and Establishments (Punjab Amendment) Bill, 1973.

پیش کرنے کی اجازت دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں

The West Pakistan Shops and Establishments (Punjab Amendment) Bill, 1973.

ایوان میں پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔

The West Pakistan Shops and Establishments (Punjab Amendment) Bill, 1973.

ایوان میں پیش کر دیا گیا ہے ۔

It is referred to the concerned Standing Committee The rrport to come within 210 days.

اشیاء خوردنی کو بغیر ڈھکے فروخت کرنے پر پابندی عائد کرنے کا مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۷۳ء

(مسودہ قانون نمبر ۴۸ بابت ۱۹۷۳ء)

چوہدری کلیم اللہ ۔ جناب والا ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں :

The Punjab Restrictions on Sale of Uncovered Edibles Bill, 1973.

پیش کرنے کی اجازت دی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے :

The Punjab Restrictions on Sale of Uncovered Edibles Bill, 1973.

پیش کرنے کی اجازت دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

چوہدری کلیم اللہ ۔ جناب والا ۔ میں

The Punjab Restrictions on Sale of Uncovered Edibles Bill, 1973.

ایوان میں پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔

The Punjab Restrictions on Sale of Uncovered Edibles Bill, 1973.

ایوان میں پیش کر دیا گیا ہے ۔

It is referred to the concerned Standing Committee. The report to come within 230 days.

مسٹر سپیکر ۔ میاں خورشید انور موجود نہیں ہیں ۔ ملک ثناء اللہ خان ۔

مسودہ قانون (ترمیم) حق شفع مصدرہ ۱۹۷۳ء

(مسودہ قانون نمبر ۴۹ بابت ۱۹۷۳ء)

ملک ثناء اللہ خان ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں :

The Punjab Pre-emption (Amendment) Bill, 1973.

پیش کرنے کی اجازت دی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے :

The Punjab Pre-emption (Amendment Bill, 1973.

پیش کرنے کی اجازت دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

ملک ثناء اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں

The Punjab Pre-emption (Amendment) Bill, 1973 (Bill No. 49 of 1973.

ایوان میں پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر :

The Punjab Pre-emption (Amendment) Bill, 1973 (Bill No. 49 of 1973).

ایوان میں پیش کر دیا گیا ہے ۔

It is referred to the concerned Stadding Committee. The report to come within 250 days.

مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) پنگامی قانون انضباط و انصرام لاؤڈ سپیکر و ساؤنڈ ایمپلی فائرز مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۳ء

(مسودہ قانون نمبر ۴۹ بابت ۱۹۷۳ء)

میاں منظور احمد موہل ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں :

The West Pakistan Regulation of Loud-Speaker and Sound Amplifiers (Punjab Amendment) Bill, 1973.

پیش کرنے کی اجازت دی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے :

The West Pakistan Regulation of Loud-Speaker and Sound Amplifiers (Punjab Amendment) Bill, 1973.

پیش کرنے کی اجازت دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب والا ۔ میں

The West Pakistan Regulation of Loud - Speaker and Sound Amplifiers (Punjab Amendment) Bill, 1973.

ایوان میں پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔

The West Pakistan Regulation of Loud Speaker and Sound Amplifiers (Punjab Amendment) Bill, 1973.

ایوان میں پیش کر دیا گیا ہے ۔

It is referred to the concerned Standing Committee. The report to come within 250 days.

قرارداد

مسٹر سپیکر ۔ اب ہم قرار دادوں پر آتے ہیں ۔ پہلی قرار داد پر کون فاضل ممبر بول رہے تھے ؟

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ پورا ایوان بول رہا تھا ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس وقت ایوان میں بیگم ریحانہ سرور اور لاء منسٹر موجود نہیں ہیں ۔

بیگم ریحانہ سرور (شہید) ۔ میں حاضر ہوں ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ میں بھی حاضر ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آخری ترمیم کیا تھی ؟

وزیر قانون ۔ وہ ترمیم در ترمیم تھی ۔

مسٹر سپیکر ۔ بیگم ریحانہ سرور کی ترمیم پر آپ نے ترمیم دی تھی ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ میں اس پر کچھ عرض کرنی چاہتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ فرمائیے ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ یہ قرار داد معزز اراکین اسمبلی کی متفقہ رائے سے آج واپس ہونی چاہیے ۔ آئندہ غیر سرکاری ارکان کی کارروائی کے روز اسی موضوع پر ایک نئی قرار داد پیش کر دی جائے گی ۔

چوھدری محمد یعقوب اعوان ۔ اس کے متعلق فیصلہ ہوا تھا کہ یہ اگلے سیشن میں ہوگی ۔

مسٹر سپیکر ۔ مگر اس کے محرک آج تشریف نہیں رکھتے ۔

چودھری محمد یعقوب علی بھٹہ ۔ اس کو ختم کر دیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ نہیں یہ ختم نہیں ہو سکتی ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ میں اس قرار داد کو اس کے محرک کے behalf پر واپس لیتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ ان کے behalf پر واپس نہیں لے سکتے ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ یہ قرار داد گورنمنٹ بنچز کی طرف پیش کی گئی تھی ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ اس کو defer کر دیں ۔ کیا ایوان اس کو defer کرنے سے اتفاق کرتا ہے ؟

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ چونکہ اس کے محرک ایوان میں نہیں ہیں اس لیے بہتر یہی ہے کہ اس کو defer کر دیں ۔ ویسے اگر محرک نہ ہو تو اس کو ختم کر دینا چاہیے تھا ۔ یہ بھی آپ کی بڑی مہربانی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ محرک تو اس کو پیش کر گئے ہیں اب ان کی موجودگی کوئی ضروری نہیں ہے ۔

وزیر قانون ۔ جیسے آپ نے ارشاد فرمایا ہے یہ قرار داد ایوان کی پراپرٹی ہے ۔ آپ اس کو defer کر دیں ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ آپ اس کو defer کر دیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ defer ہو گئی ہے ۔ اگلی قرار داد ملک محمد علی خان کی ہے جو موجود نہیں ہیں ۔ ان کو اندازہ ہی نہیں ہوگا کہ یہ defer ہو جائے گی ۔ اگلی قرار داد مسٹر نذر حسین منصور پیش کریں ۔

مسٹر نذر حسین منصور ۔ جناب سپیکر ۔ میں اپنی قرار داد واپس لیتا ہوں اس لیے کہ اس پر صوبائی قانون سازی ہو سکتی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ نواب احمد بخش تھیم ۔

نواب احمد بخش تھیم ۔ جناب سپیکر ۔ میں بھی اپنی قرار داد واپس لیتا ہوں ۔

صوبائی اسمبلی کے اراکین پر مشتمل وفود کا دیگر صوبہ جات کے مابین تبادلہ

مسٹر سپیکر ۔ بیگم ریحانہ سرور ۔

بیگم ریحانہ سرور (شہید) ۔ جناب والا ۔ میں قرار داد پیش کرتی ہوں :

> کہ اس ایوان کی رائے ہے کہ قومی استحکام کے مقاصد کے حصول کے لیے صوبائی حکومت مرکزی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ مرد اور خواتین اراکین اسمبلی پر مشتمل وفود کا پاکستان کے چاروں صوبہ جات کے مابین کثرت سے تبادلہ کیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس میں ایک چیز رہ گئی ہے کہ سپیکرز بھی ان وفود کے ممبر ہوا کریں ۔ بہر حال یہ ٹھیک ہے ۔ یہ قرارداد ایوان میں پیش کی گئی ہے :

> کہ اس ایوان کی رائے یہ ہے کہ قومی استحکام کے مقاصد کے حصول کے لیے صوبائی حکومت مرکزی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ مرد اور خواتین اراکین اسمبلی پر مشتمل وفود کا پاکستان کے چاروں صوبہ جات کے مابین کثرت سے تبادلہ کیا جائے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ پوائنٹ آف پرسنل ایکسپلینیشن کیا تبادلہ یہ ہوگا کہ ہم تین مہینے وہاں کام کریں اور وہ تین مہینے یہاں کام کریں ؟

مسٹر سپیکر ۔ انھوں نے یہ لکھکر بھیجا تھا کہ tour exchange ہوا کریں ۔

بیگم ریحانہ سرور (شہید) ۔ اس کا مطالبہ یہ تھا کہ پنجاب اسمبلی کے ممبر جا کر دیگر صوبوں کی اسمبلیوں کی کارروائی دیکھ سکیں ۔ یہ ایک نیک فعل ہے اور اس قرارداد کو پر خلوص جذبات کے تحت پیش کیا گیا ہے ۔ میرا خیال ہے کہ کسی کو بھی اس کی مخالفت نہیں کرنی چاہیے ۔ (قطع کلامیاں) میرا خیال ہے کہ کسی کو بھی اس میں مخالفت نہیں ہونی چاہیے ۔

مسٹر سپیکر ۔ بیگم صاحبہ ، آپ تشریف رکھیں ۔ اگر کوئی ممبر اس کی مخالفت کر رہا ہے تو ٹھیک ہے ورنہ ۔ I will ask you to speak.

سردار امجد حمید خان دستی ۔ مخالفت تو کوئی نہیں کر رہا ۔ لیکن اس کی وضاحت ہونی چاہیے ۔

بیگم ریحانہ سرور (شہید) ۔ جناب والا ۔ میں تھوڑی سی وضاحت کرتی ہوں ۔ یہ ریزولیوشن میں نے اس لیے پیش کیا ہے تاکہ اس قسم کے وفود بنائے جائیں جو دیگر اسمبلیوں میں جا کر کارروائی دیکھ سکیں ۔

سید تابش الوری ۔ ترمیم صرف لفظی ہے ''مابین کثرت سے تبادلہ کیا جائے'' کی بجائے ''مابین کثرت سے دوروں کا اہتمام کیا جائے'' ۔

بیگم ریحانہ سرور (شہید) ۔ یہ ریزولیوشن میں نے کیونکہ انگریزی میں لکھ کر پیش کیا تھا اس میں tours کا لفظ ہی لکھا تھا لیکن اسمبلی ٹرانسلیشن برانچ نے اس طرح resolution کا مفہوم بگاڑ دیا ہے ۔

سید تابش الوری ۔ اب چونکہ یہ ریزولیوشن اردو میں پاس ہو رہا ہے ۔ اس لیے

اس میں تبادلے کے لفظ سے مختلف مفہوم پیدا ہو رہا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ انھوں نے آپ کی ترمیم تسلیم کر لی ہے ۔ اب ''تبادلہ'' کی بجائے ''دوروں کا اہتمام'' کیا جائے ۔

سید تابش الوری ۔ صرف دوروں کا اہتمام کیا جائے یا خیر سگالی دوروں کا اہتمام کیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس طرح کارروائی بھی وہاں جا کر دیکھ سکتے ہیں ۔

سید تابش الوری ۔ جی ہاں ۔ ''دوروں کا اہتمام'' کیا جائے تو ٹھیک ہے ۔

بیگم ریحانہ سرور (شہید) ۔ میں نے جو انگریزی میں ریزولیوشن دیا ہے اس میں لفظ Tours لکھا تھا ، اس کا یہی مطلب تھا جو جناب تابش الوری صاحب فرما رہے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ ویسے گرائمر کے لحاظ سے تو ٹھیک ہے کہ وفود کا تبادلہ کیا جائے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ ''وفود کے دوروں کا'' ۔

مسٹر ایچ ۔ ایس ۔ اسلام الدین ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ اس قرار داد میں تحریر کیا گیا ہے ، پاکستان کے چاروں صوبہ جات حالانکہ پاکستان کے پانچ صوبے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ انھوں نے ''چار'' کا لفظ واپس لے لیا ہے ۔ وہ کہتے ہیں کہ اسے حذف کر دیا جائے ۔

بیگم ریحانہ سرور (شہید) ۔ میں نے انگریزی میں جو ریزولیوشن دیا تھا اس کی کاپی منگوا لیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ انھوں نے ''تمام صوبہ جات'' کہا ہے ، کیا آپ کو یہ ترمیم منظور ہے ؟

بیگم ریحانہ سرور (شہید) ۔ جی ہاں ، منظور ہے ۔ میرا جو اوریجنل ریزولیوشن ہے اس میں تمام صوبہ جات ہی ہے ۔

چودھری محمد یعقوب اعوان ۔ جناب تھوڑی سی ترمیم کی میں گزارش کرنا چاہتا ہوں ۔ اس وفد میں جو انتخاب ہو ، ذرا charming personalities کو منتخب کرنا چاہیے ۔

مسٹر نذر حسین منصور ۔ جناب سپیکر ۔ میں اس قرار داد کو oppose کر رہا ہوں ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ چودھری یعقوب اعوان صاحب نے ابھی ابھی charming personlities کا ذکر کیا ہے ، اس کی وضاحت ہونی چاہیے کہ آیا انھوں نے محرک کی رعایت سے یہ بات کی ہے ؟

چودھری محمد یعقوب اعوان ۔ یہ غلط ہے سید تابش الوری صاحب میرے ذہن میں تھے ۔

مسٹر رؤف طاہر ۔ میری بھی اس میں ایک ترمیم ہے ۔ جہاں انھوں نے ''حکومت پاکستان'' لکھا ہے وہاں حکومت پنجاب کیا جائے اور حکومت پنجاب کو سفارش کی جائے کہ وہ بین الاضلاعی ایم ۔ پی ۔ اے اور ایم ۔ این ۔ اے کے وفود بھیجے ۔

بیگم ریحانہ سرور (شہید) ۔ جب تک ایک ترمیم پیش نہیں ہوتی اس وقت تک آپ ترمیم در ترمیم نہیں دے سکتے ۔ پہلی ترمیم پیش ہوگی اس کے بعد آپ جو کچھ فرمانا چاہیں فرما سکتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ ''اراکین اسمبلی'' کی بجائے ''اراکین صوبائی اسمبلی'' وہاں لکھنا چاہتے ہیں ۔

مسٹر رؤف طاہر ۔ جی ہاں ۔

سید تابش الوری ۔ جو لفظی ترامیم ہیں ان کو جناب والا ۔ take up کر لیں ۔ انھیں متفقہ طور پر منظور کیا جا سکتا ہے ۔ خود محرک نے بھی وہ قبول کر لی ہیں ۔ لفظ ''چاروں'' کی جگہ ''تمام'' کر دیا جائے اور ''تبادلہ کیا جائے'' کی جگہ ''دوروں کا اہتمام کیا جائے'' اور ابھی رؤف طاہر صاحب نے جو تجویز پیش کی ہے میرے خیال میں یہ بھی نہایت اہم ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ ''اراکین اسمبلی'' کے بجائے ''اراکین صوبائی اسمبلی'' چاہتے ہیں ۔ اس طرح اس کی نفی ہو جائے گی ۔

سید تابش الوری ۔ نہیں جناب والا ۔ وہ نفی نہیں ہوتی ۔ رؤف طاہر صاحب یہ کہنا چاہتے ہیں کہ ۔ ۔ ۔

بیگم ریحانہ سرور (شہید) ۔ عوامی دوروں کی بھی میری تحریک آ رہی ہے ، میں معزز ممبران سے یہ درخواست کروں گی کہ صبر سے کام لیں ۔ پہلے یہ ریزولیوشن تو پاس کریں ۔

مسٹر سپیکر ۔ جو آپ نے ترامیم منظور کی ہیں اس کے بعد آپ کی قرار داد اس

طرح پڑھی جا رہی ہے ۔

اس ایوان کی رائے یہ ہے کہ قومی استحکام کے مقاصد کے حصول کے لیے صوبائی حکومت مرکزی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ مرد اور خواتین اراکین صوبائی اسمبلی پر مشتمل وفود کا پاکستان کے تمام صوبہ جات کے مابین کثرت سے دوروں کا اہتمام کیا جائے ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ اس قرارداد میں کچھ ترامیم بھی دی گئی ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ ان کو شامل کرکے میں نے قرارداد پڑھی ہے ۔

وزیر قانون ۔ میں عرض کرتا ہوں جناب والا ۔ فاضل اراکین کو اس پر بحث کرنے کا موقع دینا چاہیے ۔

مسٹر سپیکر ۔ مسٹر نذر منصور صاحب نے اس کو oppose کر دیا ہے ۔

شیخ صفدر علی ۔ میں رؤف طاہر صاحب کی ترمیم کی مخالفت کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ پہلے ترمیم کی مخالفت زیر بحث آئے گی ۔

سید ثابش الوری ۔ جناب سپیکر ۔ جس طرح آپ نے قرارداد پڑھی ہے وہ گرامر کے لحاظ سے درست نہیں رہے گی ۔

مسٹر سپیکر ۔ گرامر ٹھیک کر لیں گے ۔ رولز میں یہ لکھا ہوا ہے کہ گرامر اور نمبر وغیرہ آفس ٹھیک کر سکتا ہے ۔ انھوں نے مجھ سے منظوری لینی ہوتی ہے میں دیکھ کر گرامر ٹھیک کر دیتا ہوں ۔ بیگم ریحانہ سرور ۔

بیگم ریحانہ سرور (شہید) ۔ جناب سپیکر ۔ یہ قرارداد جو میں نے پیش کی ہے ، یہ میں نے اس لیے پیش کی ہے کہ پہلے بھی اس طرح سے ہوتا رہا ہے ۔ ون یونٹ سے پہلے جب پاکستان میں صوبے موجود تھے ، یہ precedent ہے کہ اس طرح سے وفود بنائے جاتے تھے اور ایک صوبے سے دوسرے صوبے میں ان کو بھیجا جاتا تھا جس میں خواتین اور مرد دونوں شامل ہوا کرتے تھے ۔ میں سمجھتی ہوں کہ اگر اس بات کا خیال رکھا جائے اور اب بھی اسی قسم کے وفود بنائے جائیں تو عوام کے دلوں کی صحیح ترجمانی ہوگی ۔ ایک خوشگوار فضا قائم ہوگی ، ترقی کے مواقع فراہم ہوں گے ۔ جب وفود آپس میں ایک دوسرے صوبے میں جائیں گے تو ان کے ساتھ تبادلۂ خیالات کیا جائے گا ، ان کے مسائل کا ہمیں پتا چلے گا ، ہمارے مسائل کا انھیں پتا چلے گا ۔ ہمارا بھی دل کرتا ہے کہ ہم جا کر سندھ اسمبلی کا

سیشن دیکھیں ، سرحد اسمبلی کا سیشن دیکھیں ، بلوچستان اسمبلی کا سیشن دیکھیں ، اسی طرح ان لوگوں کا بھی دل ضرور کرتا ہوگا کہ پاکستان کے سب سے بڑے صوبے پنجاب میں تشریف لائیں اور ایک دو دن بیٹھ کر سیشن دیکھیں اور پنجاب اسمبلی کی کارروائی کا جائزہ لیں ۔ دوسرے صوبے ہم سے سیکھیں اور ہم ان سے سیکھیں ۔ اس کے علاوہ ہماری خواتین کا وہاں کی خواتین کے ساتھ تبادلہ خیالات ہوگا ۔ آپس میں مسائل پر بحث کی جائے گی ، وہاں کے مرد ایم ۔ پی ۔ اے صاحبان ہمارے مرد ایم ۔ پی ۔ اے صاحبان سے ملاقات کریں گے اور ان کے مسائل بھی باقاعدہ زیر بحث لائے جائیں گے ۔ چاروں صوبوں کے لیے لازمی ہے کہ وہ ایک دوسرے کے باشندوں کو مانیں ۔ اس سے ملکی استحکام اور سالمیت قائم رہے گی ۔ unity قائم رہے گی ۔ پنجابی ، سندھی ، بلوچی ، پٹھان تمام بھائی ہیں ۔ مناسب ہوگا کہ صوبوں کے منتخب ارکان آپس میں مانیں ، گفت و شنید ہو ۔ میں سمجھتی ہوں میرا یہ ریزولیوشن بالکل بے ضرر ہے ، بے ضرر ہی نہیں بلکہ سود مند ہے ۔ اہم ہے ۔ اس لیے اس کو بغیر کسی مخالفت کے فوری طور پر قبول کیا جائے ۔ میرا ریزولیوشن ملکی ترقی ، خوشحالی اور یگانگت کی راہ ہموار کرتا ہے ۔ لہذا اسے رائے عامہ سے منظور فرمایا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اصل میں اس میں کچھ غلطی ہو گئی ہے کہ میں نے آپ کو تقریر کا پہلے موقع دے دیا ۔ شیخ صفدر علی صاحب آپ نے اس کی مخالفت کی ہے کہ ''صوبائی حکومت'' کا لفظ نہیں ہونا چاہیے ؟

شیخ صفدر علی ۔ رؤف طاہر صاحب نے جو ''بین الاضلاع'' کے متعلق ترمیم پیش کی ہے ۔ میں نے اس کی مخالفت کی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں اس ترمیم کی اجازت نہیں دے رہا ہوں ۔

شیخ صفدر علی ۔ میں ان کی ''بین الاضلاعی'' والی ترمیم کی مخالفت کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں نے اس کی اجازت نہیں دی تھی ۔ مسٹر نذر حسین منصور ۔

مسٹر نذر حسین منصور ۔ جناب سپیکر ۔ الفاظ اور قرارداد کی جو بظاہر صورت ہے ، اس سے یہ تو ظاہر ہوتا ہے کہ قومی اور ملکی استحکام کے لیے یہ قرارداد اس ایوان میں پیش کی گئی ہے ۔ لیکن اگر غور سے دیکھا جائے اور اس قرارداد کا نفسیاتی اور تاریخی طور پر جائزہ لیا جائے تو یہ قرارداد اس لیے اس ہاؤس میں پیش نہیں ہونی چاہیے کہ مختلف وفود کا تبادلہ ایک سے دوسرے صوبے

میں ہم کریں گے ۔ اس سے یہ تاثر پیدا ہوتا ہے اور بیرونی دنیا کو ہم یہ تاثر دینے کی کوشش کریں گے کہ چاروں صوبوں میں استحکام نہیں ۔ قومی یکجہتی نہیں ۔ وفود کا تبادلہ مختلف قوموں اور مختلف ملکوں کے درمیان ہوا کرتا ہے ۔ باوجود اس حقیقت کے کہ اس وقت قومیت ، صوبائی عصبیت پاکستان میں پھیلی ہوئی ہے لیکن مختلف اراکین اسمبلی کے وفود بھیج کر اس طریقے سے ہم بیرونی دنیا کو یہ تاثر نہیں دینا چاہتے کہ پاکستان میں یگانگت اور یکجہتی نہیں ہے ۔

(قطع کلامیاں)

ابھی بھی میں صوبہ سرحد میں جانا چاہوں یا بلوچستان میں جانا چاہوں یا سندھ میں جانا چاہوں تو مجھ پر کوئی پابندی نہیں ہے بلکہ میں تو یہ کہتا ہوں کہ رضاکارانہ طور پر صوبائی اسمبلی کے ممبران کا فرض ہے کہ قومی استحکام کو مضبوط بنانے کے لیے اپنے طور پر اپنے وفود بنائیں نہ کہ حکومت اس کا اہتمام کرے ۔ اگر حکومت ایسے اہتمام کرنے کی کوشش کرے گی اور یہاں سے چار اراکین اسمبلی کو سندھ اور سندھ سے بلوچستان اور بلوچستان سے سرحد بھیجے گی تو یہ تاثر پیدا ہوگا اور حکومت کا یہ اہتمام اس امر کی غمازی کرے گا کہ اس قوم میں یگانگت اور یکجہتی نہیں ہے ۔ اس لیے میں تمام ایوان سے یہ گزارش کروں گا کہ اس قرارداد میں ظاہری نقطہ نظر سے ایک قومی پہلو بھی پایا جاتا ہے لیکن معنوی طور پر یہ ضرر رساں پہلو ہے ۔ بلکہ یہ قومی استحکام اور ملکی استحکام پر ایک ضرب ہے ۔ اس لیے اس تاثر سے بچنے کے لیے اس قرارداد کو پیش نہ کریں کہ مرکزی حکومت یا صوبائی حکومت یہ اہتمام کرے ۔ اس اہتمام کا مطلب یہ ہے کہ چاروں صوبے چاروں قومیں علیحدہ ہیں ۔ وفود کا تبادلہ تو علیحدہ قوموں ، علیحدہ صوبوں میں اور ایک ملک سے دوسرے ملک میں کیا جاتا ہے جب کہ ہم ایک دوسرے صوبے میں اپنے طور پر آسانی سے جا سکتے ہیں ، اپنے بھائیوں سے مل سکتے ہیں ۔ ان الفاظ کے ساتھ میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ شیخ صاحب آپ بھی کچھ کہنا چاہتے ہیں ۔

شیخ صفدر علی ۔ نہیں جناب والا ۔ وہ قرارداد واپس لے رہی ہیں ۔

چوہدری محمد یعقوب اعوان ۔ وہ قرارداد واپس نہیں لیں گی ۔

مسٹر سپیکر ۔ چوہدری صاحب آپ بھی اس سلسلے میں کچھ کہنا چاہتے ہیں ۔

چوہدری محمد یعقوب اعوان ۔ میں یہ عرض کروں گا کہ اگر کوئی وفد جانا چاہے تو وہ رضاکارانہ طور پر اپنے خرچ سے جائے ۔ قومی خزانے پر یہ بار ہرگز

نہیں پڑنا چاہیے یہ ایک غلط بات ہوگی ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

مسٹر سپیکر ۔ آپ کی پہلی ترمیم تو کچھ اور تھی اب آپ مخالفت کر رہے ہیں ۔

چوہدری محمد یعقوب اعوان ۔ میری ترمیم پر آپ نے غور نہیں کیا اس لیے میں نے realistic view آپ کے سامنے رکھ دیا ہے ۔

(قطع کلامیاں)

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ اب تک یہ قرار داد ہاؤس کی پراپرٹی ہے اس پر بحث اس وقت تک جاری رہے جب تک وہ اسے واپس نہ لے لیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب تو ایوان ہی اس کو واپس لینے کا فیصلہ کرے گا ۔

(قطع کلامیاں)

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ ہاؤس کو in order کیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ذرا مشورے ہو رہے ہیں ۔

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر ۔ گادھی صاحب آپ بھی کچھ کہنا چاہتے ہیں ۔

سردار غلام عباس گادھی ۔ میں اپنی یہ قرار داد پیش کرنا چاہتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ قرار داد تو اس وقت پیش نہیں کی ہو سکتی اس مسئلے کے متعلق اگر کچھ کہنا ہو تو کہیں ۔

سردار غلام عباس گادھی ۔ نہیں جناب والا ۔ اس کے متعلق مجھے کچھ نہیں کہنا ہے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب سپیکر ۔ یہ قرار داد کئی اعتبار سے اہم بھی ہے ، ضروری بھی اور مفید بھی ۔ اس وقت میں اس کے دو پہلوؤں پر آپ کی وساطت سے پورے ایوان کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں ۔ یہ دورے ہماری پارلیمانی تاریخ میں ایک اچھی روایت کی حیثیت رکھتے ہیں ۔ ان کے دو پہلو بنیادی افادیت کے حامل ہیں ۔ ایک پہلو مطالعاتی مقصدیت ہے اور دوسرا پہلو خیر سگالی کا فروغ ۔ آپ سے بہتر کوئی نہیں جانتا کہ ایسے دورے مختلف صوبوں کے درمیان نہ صرف یہ کہ ثقافتی ، تمدنی اور سماجی اقدار کا گہرا مطالعہ کرنے میں مدد دیتے ہیں بلکہ وہاں کی سیاسی ، صنعتی اور معاشی حالت کا موازنہ اور تجزیہ کرنے کے مواقع بھی فراہم کرتے ہیں ۔ اس سے پہلے بھی آپ نے دیکھا ہوگا کہ مختلف صوبوں کے درمیان اسی

قسم کے دوروں کو گورنمنٹ نے اپنی بنیادی پالیسی قرار دیا تھا اور جب ان دوروں میں کمی واقع ہو گئی اور عوام کا ایک دوسرے سے تعلق خاطر کم ہوتا چلا گیا تو ہمارے دو بڑے صوبوں کے درمیان دو بڑے خطوں کے درمیان کتنی بڑی خلیج حائل ہو گئی اور غلط فہمیوں کا یہ سلسلہ اتنا بڑا کہ ایک بڑا حصہ ہم سے کٹ کر آج ایک الگ مملکت کی صورت اختیار کر چکا ہے ۔ جناب والا ۔ اگر یہ مواقع میسر آئیں کہ ایک صوبے کے عوام دوسرے صوبے کے لوگوں کو اپنے نقطۂ نظر سے آگاہ کر سکیں ، اُن سے قریب تر ہو کر ان کے دلوں کی دھڑکنیں سن سکیں اور ان کے جائز مطالبات اور ان کی جائز مشکلات پر توجہ دے کر ان کا ازالہ کر سکیں تو اس سے ملکی استحکام کو بہت مدد ملے گی ۔

مسٹر سپیکر ۔ تابش صاحب آپ تشریف رکھیں ۔ مجھے ایک اعلان کرنا ہے ۔ وزیر اعلیٰ صاحب کا ٹیلیفون آیا تھا کہ انھوں نے پیر کی شام کو ساڑھے سات بجے اپنے گھر تمام اراکین اسمبلی کو کھانے پر دعوت دی ہے ۔

سید تابش الوری ۔ اسلام آباد میں دعوت دی ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ ان کا گھر لاہور میں ہے ۔

سردار غلام عباس گادھی ۔ پھر پیر کو اجلاس کسی وقت ہوگا ۔

مسٹر سپیکر ۔ انھوں نے کہا ہے کہ شادی شدہ حضرات کے لیے علیحدہ انتظام ہے ۔ شادی شدہ اراکین اپنی بیگمات کو اگر ساتھ لائیں تو انھیں خوشی ہوگی ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ اس صورت میں میری گزارش یہ ہے کہ سوموار کے دن اجلاس صبح کو منعقد ہو ۔

چوہدری جمیل حسن خان منج ۔ اجلاس دو بجے رکھیں ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے دو بجے کر لیں ۔ لیکن اگر دو بجے کریں گے تو تین بجے ممبران جمع ہوں گے اور لیجسلیشن کا کام نہیں ہو سکے گا ۔

سردار صغیر احمد ۔ پھر تین بجے رکھ لیں ۔

(قطع کلامیاں)

سردار امجد حمید خان دستی ۔ دو بجے ہی کر لیں ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن ممبران سے یہ گزارش کر دیں کہ وہ وقت پر پہنچ جائیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ کیا دو بجے کا وقت کر دیں ؟

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ جیسا کہ تمام فاضل اراکین یہ جانتے ہیں کہ یونیورسٹی بل زیر بحث ہے اور لیجسلیشن کے کام کو اہمیت دینی چاہیے ۔ تمام فاضل اراکین کے فرائض میں یہ بات شامل ہے ۔ پچھلے چند دنوں سے فاضل اراکین نے لیجسلیشن کے کام میں دلچسپی لی ہے اور کافی کلاز یونیورسٹی بل کی پاس ہوئی ہے ۔ پیر کو اور کام آگے بڑھانا ضروری ہے ۔ دعوت اپنی جگہ پر ہے ۔ دعوت پر بھی وزیر اعلیٰ نے تمام ممبران کو تمام دوستوں کو بلایا ہے لیکن لیجسلیشن کے کام میں بھی خلل اندازی نہ ہو ۔ پھر اس سوموار کی صبح کو اجلاس ہونا چاہیے ۔

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر ۔ نو بجے وقت بھی رکھ سکتے ہیں ۔ ساڑھے نو بجے کا بھی ہو سکتا ہے ۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ ہاؤس میں جب اہم بل ہوتے ہیں تو ان میں بحث کے دوران گھنٹہ دو گھنٹہ وقت بڑھانا پڑتا ہے ۔ اندازہ یہ ہے کہ جو دوست دو بجے کا کہتے ہیں تین بجے کورم پورا کریں گے بلکہ ساڑھے تین بجے کا آپ حساب لگا لیں ۔ ایک گھنٹہ وقفہ سوالات کے لیے ہوگا ۔ وقفہ سوالات کے بعد عصر کی نماز کا وقت ہو جائے گا پھر اس کے بعد اراکین اسمبلی کی رخصت ۔ تحریک التوا اور تحریک استحقاق پر ایک گھنٹہ صرف ہو جائے گا پھر مغرب کی نماز کا وقت ہو جائے گا ۔ اس کے بعد کھانے کا وقت ہو جائے ۔ لیجسلیشن کے کام کے لیے آپ کو وقت نہیں ملے گا ۔

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر ۔ کھانے کی دعوت انھوں نے دی ہے میں نے نہیں دی ۔ میری طرف سے ۱۲ بجے اجلاس کر لیں ۔

آوازیں ۔ ساڑھے نو بجے کا وقت کر لیں ۔

(قطع کلامیاں)

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ گورنمنٹ بنچز کی طرف سے جناب وزیر قانون نے جیسے فرمایا ہے کہ سوموار کے لیے صبح آٹھ بجے کا وقت رکھا جائے ۔ ان بنچز کی طرف سے بھی یہ گزارش کروں گا کہ صبح آٹھ بجے کا وقت رکھا جائے ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ گورنمنٹ بنچز کی طرف سے فاضل اراکین کی رائے میں کوئی اختلاف نہیں ہے ۔ تمام اراکین متفقہ طور پر اس بات کے حق میں ہیں کہ لیجسلیشن کے کام کو اہمیت دی جائے اور سوموار کو سیشن صبح آٹھ بجے شروع ہو ۔

مسٹر سپیکر ۔ ساڑھے آٹھ بجے ٹھیک ہے ۔

وزیر قانون ۔ ساڑھے آٹھ بجے رکھ لیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوموار کو سیشن ساڑھے آٹھ بجے ہوگا ۔

سید تابش الوری کے بعد مخدوم زادہ سید حسن محمود کی باری ہے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب سپیکر ۔ اس وقت بد قسمتی سے ملک میں علاقائیت ، صوبائیت ، قومیت اور لسانیت کے جو فتنے سر اٹھا رہے ہیں ان سے اور ان کے خطرناک نتائج سے پورا ایوان آگاہ ہے ۔ اگر یہ فتنے اسی طرح سر اٹھاتے رہے تو یقینی طور پر قومی سالمیت اور ملکی استحکام کے لیے بڑے اندیشے لاحق ہو سکتے ہیں ۔ اس لیے اس قرارداد میں قومی استحکام کے نقطہ نظر سے بجا طور پر یہ تجویز پیش کی گئی ہے کہ مختلف صوبوں کے درمیان عوامی نمائندگان کے ایسے وفود کا تبادلہ ہونا چاہیے ۔

(اس مرحلہ پر مسٹر چیئرمین چودھری جمیل حسن خان منج صاحب کرسیٔ صدارت پر متمکن ہوئے)

جو ان صوبوں میں جا کر لوگوں سے قریب ترین رابطہ قائم کر کے ایک دوسرے کے نقطہ نظر کو بہتر طور پر سمجھ اور سمجھا سکیں ۔

جناب والا ۔ آپ کے سامنے ماضی قریب کی افسوسناک مثالیں موجود ہیں ۔ سندھ میں جس قسم کی صورت حال نے جنم لیا اور اس پر سارے ملک میں جس طرح افسوسناک رد عمل ہوا اس سے ہم سب بخوبی آگاہ ہیں ۔ میں ان کی تفصیل میں جا کر ان زخموں کو کریدنا نہیں چاہتا ۔ اسی طرح سے پٹ فیڈر میں جس قسم کے المناک واقعات رونما ہوئے ہیں وہ بھی ایک المناک حقیقت کی حیثیت سے ہمارے سامنے ہیں ۔ اب اسی طرح سے ان خبروں کا بھی بڑے تواتر سے اعادہ ہوتا رہا ہے ۔ کہ مختلف صوبوں میں مختلف طبقات کے درمیان شکوک شبہات کے باعث بے یقینی اور بے اعتمادی کی فضا پیدا ہو رہی ہے ہمیں ان تلخ حقائق سے آنکھیں بند نہیں کرنی چاہئیں ۔ کیونکہ اگر ہم ان حقائق سے آنکھیں بند کر لیں تو وہ حقائق زیادہ بھیانک صورت میں اپنے نتائج کے ساتھ اس ملک کے استحکام اور سالمیت کو متاثر کریں گے ۔ اس لیے ہمارے لیے یہ ضروری ہے کہ ہم پورے ملک کے تمام صوبوں میں ایسی خوشگوار خیر سگالی کی فضا پیدا کریں ۔

بیگم آباد احمد خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر ۔ کیا رائے دینے کے لیے

اتنی فصیح و بلیغ تقریر کی ضرورت ہے ؟ میں آپ سے درخواست کروں گی کہ آپس میں کوئی جھگڑا نہیں ہے ۔ مردوں کے جلسوں میں خواتین شریک ہوتی ہیں مگر انھیں تماشہ بنانے کی ضرورت نہیں ہے ۔ اس مضحکہ انگیزی کو ذرا ختم ہو جانے دیجیے ورنہ ایک دوسرے صوبے میں جانے سے کس کو کسی نے روکا ہے ؟

سید تابش الوری ۔ جناب سپیکر ۔ کیا یہ پوائنٹ آف آرڈر ہے ؟

(قطع کلامیاں)

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ سید تابش الوری صاحب کی تقریر کے بعد بیگم آباد احمد صاحبہ کو پورا وقت دیا جائے تاکہ وہ اپنے خیالات کا اظہار کر سکیں ۔

مسٹر چیئرمین ۔ بیگم صاحبہ آپ تشریف رکھیں ۔ آپ کو تقریر کا پورا وقت دیا جائے گا ۔

(قطع کلامیاں)

بیگم آباد احمد خان ۔ قیام پاکستان کے وقت صوبہ سرحد میں انتخابات کے وقت یہاں سے مجاہد عورتیں گئی تھیں انھوں نے وہاں پاکستان کے حق میں رائے عامہ ہموار کی تھی ۔

(قطع کلامیاں)

مگر موجودہ حالات میں میں اپنی بچی ریحانہ سرور سے یہ درخواست کروں گی کہ وہ اپنا ریزولیوشن واپس لے لیں ۔ جب خوشگواری کا وقت آ جائے گا پھر وفود کا تبادلہ کیا جائے ۔ یہ تفریح کرنے کا وقت نہیں ہے مجاہدانہ کردار ادا کرنے کا وقت ہے ۔

مسٹر تاج محمد خانزادہ ۔ جناب والا ۔ اگر آپ کو سرحد سے خطرہ ہے تو میں آپ کا ذمہ اٹھاتا ہوں ۔ آپ میرے مہمان ہوں گے اور میں آپ کو صحیح سالم واپس لے آؤں گا ۔

(قطع کلامیاں)

بیگم آباد احمد خان ۔ میں خطرے سے ڈرنے والی نہیں ہوں ۔ حیات محمد شیر پاؤ نے ہمیں دعوت دی تھی بدقسمتی ہے کہ ہم وقت نہ نکال سکے ورنہ آج سرحد میں ہماری پارٹی اس سے زیادہ طاقت میں ہوتی ۔ مجھے کوئی انکار نہیں ہے ۔ مجھے نہ ولی خان سے ڈر لگتا ہے نہ غفار خان سے ڈر ہے ۔ میں سب کا احترام کرتی ہوں ۔

بیگم آباد احمد خان ۔ مجھے کہنے دیجیے آپ سارا دن بولتے ہیں ۔

(قطع کلامیاں)

مسٹر چیئرمین ۔ آپ سب حضرات تشریف رکھیں ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ جناب والا ۔ یہ کس قاعدے کے تحت تقریر کر رہی ہیں ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ اس معزز ایوان کے وقار کو سامنے رکھتے ہوئے میں آپ کی وساطت سے فاضل اراکین کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں کہ جو بھی بات کی جائے وہ چیئرمین صاحب سے مخاطب ہو کر کی جائے ایسی cross talk میں وقت ضائع نہ کیا جائے ۔

حافظ علی اسد اللہ ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ خانزادہ تاج محمد صاحب نے فرمایا ہے کہ ان لوگوں کو اگر سرحد سے خطرہ ہے تو میں ان کے تحفظ کا ذمہ لیتا ہوں ۔ میرے خیال میں یہ الفاظ کارروائی سے حذف ہونے چاہئیں کیونکہ ہمیں پاکستان کے کسی صوبہ میں کوئی خطرہ محسوس نہیں کرنا چاہیے ۔ یہ سابقہ حالات ہیں جو اپوزیشن کی بد اعمالیوں کی وجہ سے ملک میں پیدا ہوئے تھے ۔ ان اثرات کو زائل کرنے کے لیے وفود کو ترتیب یا تشکیل دینے کی تجویز پیش کی گئی ہے ۔

مسٹر چیئرمین ۔ حافظ صاحب آپ تشریف رکھیں ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ خانزادہ تاج محمد صاحب نے یہ پیشکش کی ہے کہ اگر کوئی صاحب سرحد آئیں گے تو وہ ان کی خاطر مدارت بھی کریں گے یہ میزبان ہوں گے اور وہ مہمان ہوں گے ۔ ان سے ذرا یہ دریافت کیجیے کہ وہ ممبر تو پنجاب اسمبلی کے ہیں اور تحفظ صوبہ سرحد میں دے رہے ہیں ۔

سید تابش الوری ۔ جناب سپیکر ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ پورے ملک میں استحکام اور اعتماد کی فضا کو بہتر بنانے کے لیے بین الصوبائی دوروں کی تجویز نہایت اہم ہے ۔ حال ہی میں میرے پاس ایسے پمفلٹ آئے ہیں اور میرے خیال میں دوسرے اراکین اسمبلی کے پاس بھی سندھ سے ایسے پمفلٹ وصول ہوئے ہوں گے جن میں درخواست کی گئی ہے کہ ان آبادکاروں کو جو وہاں اس وقت غیر یقینی صورت حال سے دوچار ہیں تحفظ دینے کے لیے صوبائی سطح پر بھی اقدامات کیے جائیں۔

انہوں نے کہا ہے کہ وہ گزشتہ ۱۵ سالوں سے وہاں کی زمینوں کو زرخیز بنانے میں مصروف ہیں ۔ مگر اب وہاں اس قسم کے حالات پیدا کر دیے گئے ہیں کہ

وہ لوگ اپنے مستقبل کو غیر یقینی اور غیر محفوظ سمجھتے ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس طرح کے دوسرے معاملات میں بھی جذبات اور احساسات کی صحیح ترجمانی کرنے کی ضرورت ہے اور اس مقصد کے لیے اگر مختلف وفود کا تبادلہ کیا جائے ۔ تو یہ پرانی روایت کی تجدید ہوگی جو موجودہ حالات میں انتہائی ضروری اور ناگزیر ہو گئی ہے بلکہ میرے خیال میں مرکزی حکومت کی بھی بنیادی ذمہ داری ہے کہ وہ اس سلسلے میں initiative لے کر ضروری اقدام کرے ۔ اس سے پہلے مرکزی حکومت نے ایک ہدایت یا ایک قانون کے ذریعے اسی جذبے اور مقصدیت کے پیش نظر اعلان کیا تھا کہ مختلف صوبوں کے درمیان اگر ایک دوسرے کے ساتھ شادیوں کو فروغ دیا جائے تو اس سے زیادہ بہتر فضا پیدا ہوگی ۔ اس کے لیے تین ہزار روپیہ کی رقم دینے کا بھی انتظام کیا گیا تھا ۔ میں کہنا یہ چاہتا ہوں کہ سنٹرل گورنمنٹ تو پہلے سے ہی اس قسم کی پالیسی پر عمل پیرا رہی ہے ۔ ہماری یہ قرار داد اس پالیسی پر عمل درآمد کرنے کے لیے زیادہ مؤثر اور فعال ثابت ہوگی ۔ اس لیے میں درخواست کرتا ہوں کہ اس قرارداد کو قومی مفاد میں منظور کر لیا جائے ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ جناب سپیکر ۔ میں بہت قدر اور عزت کے ساتھ بیگم ریحانہ سرور صاحبہ کی قرار داد کی پر زور تائید کرتا ہوں ۔ ایک وقت ایسا بھی آیا تھا جب چار قومیتوں کے شر انگیز نعرے مشرقی پاکستان کی علیحدگی کے بعد پاکستان کی سرزمین پر لگائے گئے تھے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ قومی تقویت کا یہ تقاضا ہے اور قوم کو مضبوط کرنے کے لیے بلا لحاظ اس کے کہ کون ممبر کس پارٹی سے تعلق رکھتا ہے ۔ یہ ضروری ہے کہ مشترکہ وفود ایک صوبے سے دوسرے صوبے میں جانے چاہئیں تاکہ اعتماد بحال ہو ۔ یہ آپ کی اسمبلی کے ریکارڈ پر ہے کہ تین ہزار کے قریب افسران بلوچستان سے واپس پنجاب بھیجے گئے تھے حالانکہ بلوچستان کو ان افسروں کی خالی آسامیاں پر کرنے کی ضرورت اب بھی محسوس ہو رہی ہے ۔ اب جو شکوک پیدا ہوئے ہیں یہ ملک کی یکجہتی کو پارہ پارہ کرنے کے لیے کچھ اندرونی اور کچھ بیرونی عناصر نے پیدا کیے تھے ۔ اس لیے بیگم ریحانہ سرور کی یہ قرار داد ایک قومیت کے نعرے کو بلند کرنے کے لیے بڑی مفید ثابت ہوگی اور اس میں کوئی شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے ۔ میں نے صوبہ سندھ اور سرحد میں بھی دیکھا اور کچھ ہمارے احباب جو ان کے احباب ہیں وہ بلوچستان میں بھی اس چیز کا تقاضا کر رہے ہیں کہ یہ وفود ایک دوسرے کے صوبے میں جانے چاہئیں

تاکہ ملک کے لیے اطمینان بخش فضا پیدا کریں ۔ لہٰذا میں اس قرارداد کی پر زور تائید کرتا ہوں۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ جناب والا ۔ میں بیگم ریحانہ سرور صاحبہ کی تجویز کی پر زور الفاظ میں تائید کرتا ہوں اور اس لیے یہ تائید کرتا ہوں کہ پہلے جو صوبائی عصبیت ، فرق اور امتیاز مختلف صوبوں کے لوگوں میں رہا ہے اس کی ایک بڑی وجہ یہ بھی تھی کہ آپس میں ملنے جلنے کے مواقع بہت کم نصیب ہوتے تھے اور میں حیران ہوں کہ اس نہایت کارآمد اور مفید تجویز کی مخالفت کے سلسلے میں کہا جا رہا ہے کہ کچھ تھوڑا سا بوجھ اس چیز پر بھی پڑے گا اور پھر یہ کہا گیا ہے کہ باہر کے ممالک میں یہ خیال پیدا ہوگا کہ یہ وفود اس لیے بھیجے جا رہے ہیں کہ صوبوں میں ان کے مابین کسی قسم کی تلخی موجود ہے ۔ میں واضح کر دوں کہ ان وفود کے جانے سے تلخی کم ہوگی اور یہ اختلافات ختم ہو جائیں گے ۔ اگر اس چیز پر دھیان نہ دیا گیا تو بالآخر وہی کچھ نہ ہو جو مشرقی پاکستان میں ہوا ہے ۔ پھر آپ بین الاقوامی رائے عامہ کو کس طرح جھٹلائیں گے اور میں سمجھتا ہوں کہ پھر یہ آپ کے بس کی بات نہ رہے گی ۔ جہاں تک ایکس چینج کا سوال ہے اس سے کوئی ایسا بوجھ نہیں ہے ۔ اس سے پیشتر شملہ پیکٹ کے سلسلے میں ایک پوری batallion یہاں سے تشریف لے گئی تھی جن میں سے بیشتر لوگوں کا کام سوائے ہندوستانی گانوں کے ریکارڈ خریدنے کے اور کچھ نہ تھا ۔ ان کا مذاکرات میں کوئی حصہ بھی نہیں تھا وہ بھی ساتھ گئے تھے ۔ اس کارآمد تجویز کے سلسلے میں اگر تین یا چار آدمی چلے جائیں صوبہ سرحد یا سندھ میں یا کراچی میں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ کوئی آفت نازل نہیں ہو جائے گی ۔ ان حالات کے پیش نظر میں عرض کرتا ہوں کہ ایسے وفود کا جانا نہایت ضروری ہے اور ان کی افادیت سے کسی کو انکار نہیں ہونا چاہیے ۔ یہ وفود لازمی طور پر جانے چاہئیں تاکہ ایک دوسرے کے نظریات کا تبادلہ ہو سکے ۔

وزیر قانون (ملک مختار احمد اعوان) جناب والا ۔ بیگم ریحانہ سرور صاحبہ کی قرارداد یہ ہے :

کہ اس ایوان کی رائے یہ ہے کہ قومی اہمیت کے
[illegible] کے لیے صوبائی حکومت میں کوئی [illegible]

سے اس امر کی سفارش کرے کہ مرد اور خواتین
اراکین اسمبلی پر مشتمل وفود کا پاکستان کے چاروں
صوبہ جات کے مابین کثرت سے تبادلہ کیا جائے۔

جناب والا ۔ چند فاضل اراکین جو حزب مخالف کی بنچوں پر تشریف فرما ہیں انھوں نے اس قرار داد میں جو بات بیگم صاحبہ کہنی چاہتی ہیں کو غلط سمجھتا ہے ۔ حقیقت میں یہ قرار داد اس نیت سے پیش کی گئی ہے کہ پاکستان کے تمام صوبوں میں بسنے والے عوام بنیادی طور پر سب سے پہلے محمد عربی کے پیروکار ہیں ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ یہ بیگم صاحبہ کا کام ہے کہ وہ اس کی وضاحت کریں کہ ان کے ریزولیوشن کا مقصد کیا ہے ۔ لیڈر آف دی ہاؤس یا لاء منسٹر صاحب ان کے ترجمان نہیں بن سکتے ان کو خود کہنا چاہیے کہ اس سے ان کا کیا مطلب ہے ۔

Mr Speaker : A member may speak for or against in any way he likes.

بیگم ریحانہ سرور (شہید) ۔ یہ ان کی اپنی رائے ہے ۔ ہر انسان کی اپنی رائے ہوتی ہے ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ چار صوبوں میں بسنے والے عوام پہلے مسلمان ہیں اس کے بعد وہ پاکستانی ہیں ۔ جناب والا ۔ کوئی ایسی وجہ نہ تھی کہ فاضل اراکین یہاں پر پٹ فیڈر کا ذکر کرتے یا سندھ کے بعض مقامات پر کچھ دنوں پہلے جو حالات تھے ان کا تذکرہ کیا جاتا ۔ جناب والا ۔ میں اس بحث میں نہیں جانا چاہتا کہ سندھ میں کیا ہوا تھا یا پٹ فیڈر میں کیا کیا گیا تھا ۔ میں صرف ایک جملہ میں پاکستان کی سالمیت ، اس کی یکجہتی اور اس کی قومی وحدت کی بات کروں گا کہ اگر کسان ، مزدور ، غریب ، محنت کش سندھ میں ، پنجاب میں یا فرنٹیر میں ہیں تو وہ سب ایک ہی ہیں ۔ جناب والا ۔ جن چھوٹی چھوٹی باتوں کی نشاندھی کی گئی ہے یہ ان صوبوں میں بسنے والے جاگیرداروں کی وجہ سے ہوا ہے کیونکہ وہ ظالمانہ نظام کو جاری رکھنا چاہتے تھے ۔ جناب والا ۔ اگر ارکان اسمبلی کے وفود کے بھیجے جانے کی بات کی گئی ہے تو اراکین اسمبلی اگر سندھ میں ہوں ، پنجاب میں ہوں ، فرنٹیر میں ہوں یا بلوچستان میں ہوں تو کن لوگوں کی رائے سے وہ اراکین اسمبلی

بنے ۔ وہ غریب اور مفلوک الحال عوام کے ووٹوں سے اراکین اسمبلی بنے ۔ جناب والا ۔ نیت صرف یہ ہے کہ اس صوبے کے غریب عوام کے احساسات کو دوسرے صوبوں کے غریب عوام تک پہنچایا جائے اور قومی یکجہتی کا مظاہرہ مؤثر طریقے پر کیا جا سکے ۔

جناب والا ۔ چاروں صوبوں میں آج تمام غریب لوگ ایک قائد کی قیادت میں متحد ہیں اور وہ قائد صدر مملکت جناب ذوالفقار علی بھٹو ہیں ۔ اس بات پر کوئی دو آراء نہیں ہو سکتیں ۔ تمام صوبوں میں آج غریب لوگوں کی نظریں اگر ملک پاکستان کی سلامتی کی طرف لگی ہوئی ہیں تو پھر قائد عوام جناب ذوالفقار علی بھٹو کی شخصیت کی طرف بھی ہیں اور تمام صوبوں میں مفلوک الحال عوام یہ سمجھتے ہیں کہ پاکستان کا آج دوسرا نام ذوالفقار علی بھٹو بن گیا ہے ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا ۔ یہ بنیادی جذبات تھے ۔ یہ بنیادی احساسات تھے جن کے پیش نظر بیگم ریحانہ سرور نے یہ قرارداد اس معزز ایوان کے فاضل اراکین کے سامنے پیش کی ہے ۔ لیکن حضور والا ۔ ایسی کوئی بندش نہیں ہے کہ پنجاب سے سندھ میں کوئی نہیں جا سکتا ہے ۔ جغرافیائی حالات ایسے ہیں ۔ جناب والا ۔ ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح تمام صوبوں میں بسنے والے لوگ آج متحد ہیں اور تمام پاکستان کی سلامتی کے دشمنوں کو اپنے قائد کی قیادت میں چیلنج کرتے ہیں اگر وہ دشمن ملک کے اندر ہوں یا دشمن ملک کے باہر ہوں ہم انہیں بتلا سکتے ہیں کہ اگر ہمارا دین ایک ہے ۔ ہمارا قائد ایک ہے تو پھر کوئی بھی دشمن پاکستان کی طرف میلی نگاہ سے نہیں دیکھ سکتا ۔

(اس مرحلہ پر مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر جلوہ افروز ہوئے)

حضور والا ۔ کوئی پابندی نہیں ہے کہ ایک صوبے سے دوسرے صوبے میں کوئی نہ جا سکے ۔ بڑی آسانی سے ، بڑے آرام سے جس طرح کہ ایک بھائی دوسرے بھائی سے ملتا ہے اسی جذبے سے سندھ کے لوگ پنجاب میں آتے ہیں ۔ پنجاب کے سندھ میں ۔ فرنٹیر کے یہاں پر ۔ یہاں سے پھر بلوچستان میں ۔ جناب والا ۔ یہ بھائی چارے کی فضا آج ہمارے قائد نے یہاں پر پیدا کر دی ہے ۔ اس فضا کو اور زیادہ اچھے طریقے پر اس ملک میں بڑھانے اور قائم رکھنے کے لیے یہ قرارداد بیگم ریحانہ سرور کی طرف سے آئی تھی ۔ میں اس ایوان میں ایک ترمیم کے ساتھ اپنی بات کو ختم

کروں گا ۔ جناب والا ۔ میری ترمیم صرف اتنی ہے :

کہ قرارداد کی لائن نمبر ۴ میں لفظ ''پاکستان،، کے بعد مندرجہ ذیل الفاظ ثبت کیے جائیں ''کی دیگر صوبائی اسمبلیوں کے اجلاس میں بطور مبصر کثرت سے شریک ہونے کا اہتمام کیا جائے،، اور لفظ ''پاکستان،، کے بعد کے موجودہ الفاظ حذف کر دیے جائیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ مرکزی حکومت کو سفارش کرنے کی بجائے یہ اسمبلی خود بھی کر سکتی ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ جہاں تک اس قرارداد کا تعلق ہے اس کو مرکزی حکومت کے پاس بھیجنے کی کوئی ضرورت نہیں ۔ یہ صوبائی حکومت اپنے طور پر کر سکتی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ سب صوبوں سے متعلق ہے ۔ اعوان صاحب آپ وزیر قانون و پارلیمانی امور ہونے کی حیثیت سے ہماری اس میں کچھ مدد کریں ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ میں عرض کرتا ہوں کہ پنجاب کی طرف سے میں بحیثیت وزیر قانون و پارلیمانی امور معزز اراکین کو assurance دیتا ہوں کہ نہ صرف یہ میری رائے ۔ یہ میری کوشش ہے بلکہ جناب سپیکر کی بھی یہی کوشش رہی ہے اور اب بھی ہم کوشش کریں گے کہ اس معزز ایوان کے اراکین دوسری اسمبلیوں کے اجلاس میں بطور مبصر شرکت کریں اور معزز اراکین کو یہ مواقع فراہم کیے جائیں ۔ اسی طرح مرکزی حکومت سے بھی سفارش کی جائے کہ دوسری اسمبلیوں کے ارکان بھی ہمارے اجلاس میں شرکت کریں ۔ مبصر کے طور پر یہاں بیٹھ سکیں اور دیکھ سکیں کہ اس اسمبلی میں فاضل اراکین کس جذبے کے ساتھ کام کر رہے ہیں اور کس جذبے کے ساتھ قیمتی مسائل کو یہاں پر حل کیا جاتا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اصل میں جب ترامیم آنی چاہئیں تھیں اس وقت تو آئی نہیں ہے لیکن معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے کافی غور و خوض کے بعد یہ ترمیم پیش کی ہے ۔ میں اسے اس سٹیج پر admit کرتا ہوں ۔

چوہدری جمیل حسن خان منج ۔ جناب والا ۔ میں اس ترمیم میں ترمیم پیش کرتا ہوں :

کہ ہمارے دوست ممالک میں خاص طور پر اسلامی ممالک میں ایسا کیا جائے ۔

بیگم زوالفقار بھٹو (شمسہ) - میری ایک اور قرارداد آ رہی ہے۔ آپ تھوڑا سا صبر سے کام لیں۔

مسٹر سپیکر - یہ ترمیم پیش کی گئی ہے :

کہ قرارداد کی لائن نمبر ۴ میں لفظ "پاکستان" کے بعد مندرجہ ذیل الفاظ ثبت کیے جائیں۔

"کی دیگر صوبائی اسمبلیوں کے اجلاس میں بطور مبصر کثرت سے شریک ہونے کا اہتمام کیا جائے" اور لفظ "پاکستان" کے بعد کے موجودہ الفاظ حذف کر دیے جائیں۔

Mr. Taj Muhammad Khanzada : Sir, I appreciate the resolution put by an Hon'ble lady member of this House for consideration in the House. It was a perfectly harmless resolution meant for the integrity, solidarity and preservation of one nationality in Pakistan which is only Pakistan and comprising of MUSALMANS. I found certain people or certain members of this House allergic to certain remarks which were meant for personal association and for regional association also. Sir I found this resolution perfectly harmless resolution but it is unfortunately being used for matters other than that concerned with this resolution. I, was one member of this House today reiterate and I am sure that all my Hon'ble members would be unanimous in saying that there is one nation in Pakistan and there are no four nationalities. Pakistan is one nation and is of Musalmans, may-be from East Pakistan or my-be from West Pakistan. I still consider East Pakistan and West Pakistan as as one nation of Musalmans called Pakistan, and we shall do and die for that. Now, Sir, we should try to reject those feelings and show here in Pakistan we consider ourselves one and one with the rest of the country right from Landi Kotal to Karachi, upto Nushki and Baluchistan. In the light of that, a suggestion came from a lady Member of this House in order to encourage and to bring the pieces

together of that feeling where it has been hurt. Again, I found that it was a very laudable object. My object in saying that I invite you as my guests did not mean anything else except my love and affection for you. I extend you my hospitality to a place where I reside some times. I did not mean Frontier alone. This dedication is the prerogative of the Provincial Assembly itself. We do not have to ask the Central Government. We can go to Karachi, we can go to Frontier and we can go to Quetta. We are free citizens of a free Region. Where does the need for asking the Central Government lie ? It is our prerogative, it is our liberty and it is our right to go anywhere we like in the country. I would like to know what is the burden on the exchequer ? We have wasted many days in this House on very little legislation. Therefore, even the curtailment of one days' expenses of this House will pay more than whatever we send to other regions. I would strongly plead to my colleagues and to the Members of this House that we unanimously adopt this resolution and take such steps collectively from all shades of opinion to remove any misunderstanding between the regions and about the integrity of Pakistan. For that, we welcome the Members of the Assemblies as well as other people of notary public importance to be invited to this House. This should be discussed in the Speakers' meeting which is normally held periodically by the Speakers of the various Provinces where it can mutually be accepted by us.

With these remarks, I close my speech with an appeal to the members that let us have no difference of opinion on it, let us not use this very laudable resolution as a point to give vent to other feelings. I would even ask the Law Minister let this not be a forum to bring in certain personalities as to what is synonymous with Pakistan. What may or what may not, this has nothing to do with anybody except as a Pakistani citizen of a free country wanting to preservation integrity and solidarity of this country.

وزیر قانون ۔ فاضل رکن نے جس ذات کا ذکر کیا ہے جناب والا ۔ جہاں پاکستان کا نام آئے گا ۔ اس کے ساتھ قائد اعظم محمد علی جناح کا نام ضرور آئے گا ۔ اس کو کوئی نہیں روک سکتا ۔ لیکن جہاں پاکستان کی سلامتی کا نام آئے گا وہاں ذوالفقار علی بھٹو صاحب کا نام ضرور آئے گا ۔

Mr. Taj Muhammad Khanzada : I feel that by dragging in the name of the person who is a representative of the people in the country, he is harming his prestige and not adding to it.

Mr. Speaker : Please let us stop that controversy.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Sir, I supported the original resolution on the basis that at one time certain parochial feelings were given vent to, and to cement the relationship between the various regions and the residents thereof, this would be a great help if these deputations were sent to different Provinces and those deputations also came to the soil of the Punjab. This basic amendment nullifies the very purpose of the resolution to cement that relationship because it was never intended that members will go as observers to attend meeting of the Assemblies. When we go as observers, most probably, our Assemblies will also be meeting. We will be creating a sense of frustration amongst the settlers particularly. I give you an example of Sind. In Mirpur Khas, in Ghulam Muhammad Barrage, in Kotri Barrage and in Guddu Barrage settlers from Punjab at one time were threatend. We believe that anybody settled anywhere primarily is a Pakistani and Muslim, therefore, nobody could uproot him. Similarly, people from Punjab reside in Frontier, people from Punjab reside in Quetta and vice versa. People from Frontier have come in various industrial concerns in the Punjab, in Sind and all over the country. To cement that relationship of one nationhood, the intention was that respectable members of evety Assembly should exchange their deputations to go and tour the areas and not to be the observers of the proceedings of the Assemblies because we don't have to learn from each other but to go and inquire about the plight of the people, the treatment being

meted out to them and then to meet the reprenstatives of the majority residents of the area to remove any parochial hatred and misgivings. Therefore, I thick, the original concept of the resolution will be totally changed by the incorporation of this amendment. I support the original resolution and oppose this amendment.

دیوان سید غلام عباس بخاری : جناب والا ۔ میری request آپ تک پہنچ گئی ہوگی ۔ میں بھی اس پر بولنا چاہتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ جی ہاں پہنچ گئی ہے ۔

دیوان سید غلام عباس بخاری ۔ مجھے بولنے کی اجازت ہے ۔

مسٹر سپیکر : اس وقت نہیں ۔ بعد میں موقع مل جائے گا ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ colosure move کیجیے ۔

محترمہ حسینہ بیگم کھوکھر ۔ مجھے بھی بولنے کی اجازت دی جائے ۔ میری تھوڑی سی تجویز ہے اس کو میں عرض کرنا چاہتی ہوں ۔

وزیر قانون ۔ سوال put کرنے کے بعد بیگم صاحبہ کو موقع دیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

> کہ قرارداد کی سطر نمبر ۴ میں لفظ ''پاکستان،، کے بعد مندرجہ ذیل الفاظ ثبت کیے جائیں ۔
>
> ''کی دیگر صوبائی اسمبلیوں کے اجلاس میں بطور مبصر کثرت سے شریک ہونے کا اہتمام کیا جائے،، اور لفظ ''پاکستان،، کے بعد موجودہ الفاظ حذف کر دیے جائیں ۔

میرے خیال میں فیصلہ ''ہاں،، والوں کے حق میں ہے ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ جناب والا ۔ ہم ڈویژن چاہتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں ڈویژن کا حکم دیتا ہوں ۔ گھنٹیاں بجائی جائیں ۔ ۔ ۔ ۔ گھنٹیاں بجائی گئیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اب لابیوں کے تمام دروازے مقفل کر دیے جائیں ۔

سید تابش الوری ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس سٹیج پر پوائنٹ آف آرڈر نہیں اٹھایا جا سکتا ۔

سید تابش الوری ۔ جناب سپیکر ۔ ہاؤس میں کورم نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ جب تقسیم آرا کی سٹیج آ جائے تو یہ اعتراض نہیں ہو سکتا ۔ اب سوال یہ ہے :

کہ قرار داد کی سطر ۴ میں لفظ ''پاکستان،، کے بعد مندرجہ ذیل الفاظ ثبت کیے جائیں :

''کی دیگر صوبائی اسمبلیوں کے اجلاس میں بطور مبصر کثرت سے شریک ہونے کا اہتمام کیا جائے،، اور لفظ ''پاکستان،، کے بعد کے موجودہ الفاظ حذف کر دیے جائیں ۔

میرے خیال میں فیصلہ ''ہاں،، والوں کے حق میں ہے ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ جناب والا ہم ڈویژن چاہتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ ''ہاں،، والے میری داہنی طرف اور ''نہیں،، والے **میری بائیں** طرف تشریف لے جائیں ۔ (وقفہ) ۔ ۔ ۔ اب میں فیصلے کا اعلان کرتا ہوں ۔

''ہاں،، والوں کی تعداد ۵۲ ہے ۔

''نہیں،، والوں کی تعداد ۷ ہے ۔

لہذا فیصلہ ''ہاں،، والوں کے حق میں ہے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(نعرہ ہائے تحسین)

''ہاں،، والے

۱ ۔ بیگم آباد احمد خان
۲ ۔ چودھری عبدالعزیز ڈوگر
۳ ۔ مسٹر عبدالغفار خان
۴ ۔ چودھری عبدالغنی
۵ ۔ مسٹر عبدالقیوم بٹ
۶ ۔ ملک عبدالقیوم
۷ ۔ مسٹر اختر عباس
۸ ۔ حافظ علی اسداللہ
۹ ۔ چودھری علی بہادر خان
۱۰ ۔ ملک اللہ دتہ
۱۱ ۔ شیخ عزیز احمد
۱۲ ۔ رائے فتح محمد
۱۳ ۔ سردار غلام عباس خان
۱۴ ۔ خان غلام احمد خان وردیگ
۱۵ ۔ چودھری غلام قادر
۱۶ ۔ چودھری حمید اللہ خان
۱۷ ۔ محترمہ حسینہ بیگم کھوکھر
۱۸ ۔ رانا اقبال احمد خان

۱۹ - ایچ - ایس سلام الدین
۲۰ - چودھری جمیل حسن خان منج
۲۱ - رانا کے - اے محمود خان
۲۲ - سید کاظم علی شاہ کرمانی
۲۳ - مرزا خالق حسین
۲۴ - میاں خان محمد
۲۵ - میاں منظور احمد موہل
۲۶ - مسٹر منظور حسین جنجوعہ
۲۷ - ملک محمد اکرم اعوان
۲۸ - چودھری محمد انور نارو
۲۹ - چودھری محمد انور سہاں
۳۰ - شیخ محمد انور
۳۱ - شیخ محمد اصغر
۳۲ - مسٹر محمد اشرف
۳۳ - کرنل محمد اسلم خان نیازی
۳۴ - ملک محمد اعظم
۳۵ - مسٹر محمد حنیف نارو
۳۶ - مسٹر محمدحنیف خان
۳۷ - چودھر محمد حیات گوندل
۳۸ - چودھری محمد ارشاد
۳۹ - مسٹر محمد سرور
۴۰ - چودھری محمد یعقوب اعوان
۴۱ - مسٹر محمد یعقوب علی بھٹہ
۴۲ - ملک مختار احمد اعوان
۴۳ - میاں مشتاق حسین ڈوگر
۴۴ - مسٹر نذر حسین منصور
۴۵ - مسٹر نذر محمد
۴۶ - مسٹر نور محمد خان
۴۷ - مسٹر رؤف طاہر
۴۸ - بیگم ریحانہ سرور (شہید)
۴۹ - شیخ صفدر علی
۵۰ - سردار صغیر احمد
۵۱ - ملک شاہ محمد محسن
۵۲ - چودھری شاہ نواز گورایا

"نہیں" والے

۱ - سردار امجد حمید خان دستی
۲ - مسٹر فیض مصطفیٰ گیلانی
۳ - دیوان سید غلام عباس بخاری
۴ - مخدوم زادہ سید حسن محمود
۵ - راؤ مراتب علی خان
۶ - میاں محمد افضل حیات
۷ - سردار نذر محمد خان جتوئی

سید تابش الوری - ریکارڈ کے لیے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ حزب اختلاف کے بعض ارکان نے رائے شماری میں حصہ نہیں لیا - اس لیے کہ جب یہ فیصلہ ہوا اس وقت کورم نہ تھا - ہم نے کورم کے لیے آپ کی توجہ مبذول کرائی تھی اور یہ رائے شماری کا فیصلہ غلط ہوا ہے -

مسٹر سپیکر - جب سوال put ہو جائے تو تقسیم آرا شروع ہو جاتی ہے - اس وقت کورم سے متعلق اعتراض نہیں اٹھایا جا سکتا ہے -

سید تابش الوری - جناب والا - ہم نے تو صرف ریکارڈ کے لیے عرض کیا ہے

کہ ہم نے protest کے طور پر حصہ نہیں لیا ۔

مسٹر سپیکر ۔ اگر آپ نے بطور protest حصہ نہیں لیا تو پھر کورم پورا ہے اور ۵۹ ممبران نے اپنے ووٹ کے حق کو استعمال کیا ہے ۔

Mr. Taj Muhammad Khanzada : Sir, we wanted our protest to be recorded.

مسٹر سپیکر ۔ اب ترمیم شدہ صورت میں قرار داد ایوان کے سامنے موجود ہے کسی نے اس میں بولنا تو نہیں ہے ۔

محترمہ حسینہ بیگم کھوکھر ۔ مجھے اس میں چند گزارشات کرنی ہیں ۔

سردار صغیر احمد ۔ جناب والا ۔ مجھے بھی اس سلسلے میں اپنی گزارشات پیش کرنی ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ ایوان کے سامنے ترمیم شدہ قرار داد اس صورت میں موجود ہے :

> کہ اس ایوان کی رائے یہ ہے کہ قومی استحکام کے مقاصد کے حصول کے لیے صوبائی حکومت مرکزی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ مرد اور خاتون اراکین صوبائی اسمبلی پر مشتمل وفود کی پاکستان کی دیگر صوبائی اسمبلیوں کے اجلاس میں بطور مبصر کثرت سے شریک ہونے کا اہتمام کیا جائے ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ جناب سپیکر ۔ اب چونکہ ترمیم شدہ قرار داد ایوان میں موجود ہے جو بھی ممبران اس مقصد کے پیش نظر مختلف صوبوں سے پنجاب میں آئیں یا پنجاب سے دیگر صوبوں میں جائیں میں صوبائی حکومتوں سے اور ایوان کے ممبران سے یہ درخواست کروں گا کہ اسمبلی کی کارروائی دکھلانے کے بعد وہ مناسب انتظام کریں کہ یہ وفود مختلف علاقوں میں بھی دورہ کریں ۔ ان آبادکاروں سے ملاقات کریں جو ایک صوبے سے دوسرے صوبے میں بسے ہیں ۔ اگر یہ آپ مناسب سمجھتے ہیں تو اس سے آپ کی غرض و غایت کو اور زیادہ تقویت ملے گی ۔ اس سے جو چار قومیتوں کا شر انگیز نعرہ ہے وہ انشاء اللہ تعالیٰ ختم ہو جائے گا ۔

محترمہ حسینہ بیگم کھوکھر ۔ مسٹر سپیکر ۔ میں اس قرار داد کی مخالفت اس لیے نہیں کرتی کہ یہاں ہماری خاتون رکن نے پیش کی ہے ۔ لیکن اس کے ساتھ یہ ضرور کہنا چاہتی ہوں کہ جو وفود بھیجے جائیں ان سے کہا جائے کہ وہ اپنی

جیب سے خرچ کرکے جائیں ۔ کیونکہ ہماری گورنمنٹ یا ہمارا خزانہ اس عیاشی کا متحمل نہیں ہو سکتا ہے ۔

آوازیں ۔ یہ عیاشی نہیں ہے ۔

بیگم ریحانہ سرور (شہید) ۔ ''عیاشی'' کے الفاظ واپس لیں ۔

محترمہ حسینہ بیگم کھوکھر ۔ میں عیاشی کے لفظ کی وضاحت کرتی ہوں اور کیا یہ اس بات کی گارنٹی دینے کے لیے تیار ہیں کہ کراچی جا کر سمندر کی سیر نہیں کریں گے ۔

بیگم ریحانہ سرور (شہید) ۔ جناب سپیکر ۔ قرار داد میں سیر کا کوئی ذکر نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ محترمہ آپ قرار داد پر تقریر کریں ۔ اگر آپ اس میں ترمیم کرنا چاہتی ہیں تو لکھ کر دیں ۔

محترمہ حسینہ بیگم کھوکھر ۔ میری یہ تجویز ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ترمیم میں تجویز نہیں ہوا کرتی ۔

محترمہ حسینہ بیگم کھوکھر ۔ اس میں میری طرف سے ترمیم کر دیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں تو ترمیم نہیں کر سکتا ۔

محترمہ حسینہ بیگم کھوکھر ۔ جو وفود بھیجیں وہ اپنی جیب سے خرچ کرکے جائیں ۔ دوسری چیز یہ ہے کہ خواتین کے وفود الگ جائیں اور مردوں کے الگ جائیں ۔ بس اتنی ترمیم کر دیں ۔

(قطع کلامیاں)

کیا محترمہ مجھے اس بات کی گارنٹی دیں گی کہ یہ سمندر کی سیر نہیں کریں گی ۔

Mr. Speaker : There is no restriction. Any body can go to sea side during his free hours.

سردار صغیر احمد ۔ جناب سپیکر ۔ جس جذبے اور خلوص کے ساتھ محترمہ ریحانہ سرور صاحبہ نے یہ قرار داد پیش کی ہے ہم اس کی قدر کرتے ہیں ۔ لیکن حزب اختلاف کے فاضل اراکین کی طرف سے کچھ اس قسم کی باتیں کی گئی ہیں کچھ اس قسم کی exploitation اس قرار داد کی حمایت کی آڑ میں کی گئی ہے جس کا جواب دینا نہایت ضروری ہے ۔ جہاں تک اس ملک کا تعلق ہے آپ جانتے ہیں کہ جس وقت پیپلز پارٹی نے حکومت سنبھالی تھی اس وقت اس ملک کی سالمیت کو بہت بڑا خطرہ لاحق تھا ۔ وہ کون شخص ہے جس نے اس ملک کا تحفظ کیا اور

اس ملک کو بچایا ۔ میں آپ کی وساطت سے فاضل اراکین کو یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ یہ ذمہ داری قائد عوام جناب ذوالفقار علی بھٹو نے لی ہے اور اللہ کے فضل و کرم سے اس ذمہ داری کو وہ بخوبی سرانجام دیں گے اور یہ ملک ہمیشہ قائم و دائم رہے گا ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ ایک صوبے کے لوگ دوسرے صوبے میں جائیں آپ جانتے ہیں کہ فرنٹیر کے لوگ پنجاب میں بستے ہیں ۔ پنجاب کے لوگ سندھ میں بستے ہیں اور سندھ کے لوگ بلوچستان میں بستے ہیں یہ چاروں صوبوں کے لوگ مذہبی رشتے میں منسلک ہیں ۔ ان کے کاروبار مشترک ہیں اور بہت ساری چیزیں مشترک ہیں ۔ ایک قوم کی حیثیت سے اس ملک میں رہتے ہیں ۔ ہمارے لیے یہ کوئی ضروری نہیں ہے کہ ایسی قرار داد لائی جائے یا اس قسم کا حکومت کی طرف سے ضروری اقدام کیا جائے کہ ہم ایک صوبے سے دوسرے صوبے میں جائیں ۔ ہمارے لوگ جاتے ہیں وہ ملک کے ہر حصے میں جا سکتے ہیں بلکہ میں تو یہ کہوں گا کہ مسلمان کے لیے کوئی ایک صوبہ ، کوئی ایک علاقہ ، کوئی ایک ملک بلکہ دنیا میں اس کے لیے کوئی حدیں نہیں ہیں ۔ بلکہ تمام دنیا کے مسلمان ایک برادری ہے وہ ایک قوم ہے اور ایک ہی مذہب کے رشتے میں منسلک ہے ۔ ہمیں چاہیے اور اس ملک کے لوگوں کو چاہیے کہ جو اس بار کو برداشت کر سکتے ہیں ، جو ہمت رکھتے ہیں ، جو متمول لوگ ہیں وہ تمام دنیا کے دیگر ممالک میں جائیں وہ تمام مسلمانوں کے اندر بھائی چارہ اور اخوت پیدا کریں ۔

جہاں تک ترمیم شدہ قرار داد اب ہمارے سامنے ہے اس سے یہ آسانی ہو گئی ہے کہ اب ہمیں ایسے مواقع ہوں گے کہ ہم دوسرے صوبہ جات کی اسمبلیوں کی کارروائیوں میں مبصر کی حیثیت سے جا کر بیٹھیں گے اور دیکھیں گے کہ وہاں کیسے کام ہوتا ہے ۔ ہمارے دوسرے بھائی جو ملک کی دوسری صوبائی اسمبلیوں کے ممبران ہیں وہ کیسے کام کرتے ہیں اور پھر جب وہ یہاں آئیں گے تو انہیں موقع میسر آئے گا کہ وہ دیکھیں کہ ہم کس طرح سے قانون سازی کا کام کرتے ہیں ۔ جہاں تک مخدوم صاحب نے فرمایا تھا اور ایک اپیل کی تھی کہ وفود علاقوں کے دورے کریں ۔ میرے خیال میں اس اپیل کی ضرورت نہیں تھی جو بھی آئے گا اس کے لیے یہ ممانعت نہیں ہے کہ وہ کسی علاقے میں جا نہیں سکتا وہ ہر جگہ جا سکتا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سردار صاحب آپ اس قرارداد کے حق میں بول رہے ہیں یا مخالفت میں ۔

(قہقہہ)

سردار صغیر احمد ۔ جناب والا ۔ میری مشکل کا آپ اندازہ لگائیں کہ نہ تو میں بیگم ریحانہ سرور (شہید) کی طرف سے پیش کردہ قرارداد کی مخالفت کر سکتا ہوں اور نہ ہی میں ترمیم شدہ صورت میں اس کے خلاف کچھ کہہ سکتا ہوں ۔ اور نہ ہی اس ننھی منی حزب اختلاف کی گزارشات کے خلاف کچھ کہہ سکتا ہوں اب جناب والا سوال یہ ہے کہ دوسرے صوبوں میں جو لوگ جائیں گے یقینی طور پر وہ اسمبلی سے باہر بھی اس صوبے کے عوام سے ملیں گے اور اس قرارداد سے جو مقصد بیگم ریحانہ سرور صاحبہ حاصل کرنا چاہتی ہیں وہ یقیناً انشاء اللہ تعالیٰ ضرور حاصل ہوگا ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

چودھری غلام قادر ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ میں معزز رکن سے التجا کروں گا کہ آپ اپنی آواز نکال رہے ہیں یا ریحانہ سرور صاحبہ کی آواز نکال رہے ہیں ۔

(قہقہہ)

ان کو کیا مجبوری ہے ۔ اگر مجبوری ہے تو بیٹھ جائیں ۔ اگر مجبوری نہیں ہے تو اپنے ضمیر کی آواز نکالیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ چودھری صاحب یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے ۔

سردار صغیر احمد ۔ جناب والا ۔ میں نے بیگم ریحانہ سرور صاحبہ کی قرارداد کے متعلق جو گزارشات پیش کی ہیں اس کے متعلق جیسا کہ میرے بھائی نے کہا ہے میں عرض کر دوں کہ جب میں بول رہا ہوں تو اپنے ضمیر کے مطابق بول رہا ہوں ۔ یہ آواز میرے ضمیر کی آواز ہے ۔

چودھری محمد اسلم خان ۔ جناب والا ۔ بیگم صاحبہ نے اپنی قرارداد واپس لے لی ہے ۔ اس پر بولنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔

مسٹر سپیکر ۔ کسی نے قرارداد واپس نہیں لی ہے ۔

چودھری محمد اسلم خان ۔ اگر انہوں نے ترمیم پر بولنا ہے تو آپ کے حق میں بولیں یا اس کے خلاف بولیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ جو قرارداد ترمیم شدہ صورت میں ایوان کے سامنے پیش ہے اس پر بحث ہو رہی ہے ۔

سردار صغیر احمد ۔ جناب والا ۔ میں حکومت پنجاب سے یہ اپیل کروں گا کہ اگر کوئی وفد پنجاب سے دوسرے صوبہ میں جائے تو اس کا سربراہ بیگم ریحانہ سرور صاحبہ کو بنایا جائے ۔ (قہقہہ)

محترمہ حسینہ بیگم کھوکھر ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ عورت سربراہ نہیں ہو سکتی ۔

(قطع کلامیاں)

Mr. Speaker : The House is called to order please.

میاں اسماعیل ضیا ۔ جناب والا ۔ میری گزارش یہ ہے کہ ماحول کو زیادہ خوشگوار بنانے کے لیے چائے کے وقفہ کے لیے ہاؤس کی کارروائی کو ملتوی فرما دیں ۔ اس کے بعد ریزولیوشن پر بحث ہو جائے گی ۔

بیگم ریحانہ سرور (شہید) ۔ Sir, I move that the question may now be put. ۔ کیونکہ اس قرار داد پر کافی بحث ہو چکی ہے ۔ چائے کے بعد کسی نے واپس نہیں آنا ہے اور یہ ریزولیوشن رہ جائے گا لہذا اس پر رائے شماری بڑی ضروری ہے ۔

(قطع کلامیاں)

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : I think Tea Interval should be delayed till this resolution is passed.

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ فاضل اراکین چائے کے وقفہ کا مطالبہ کر رہے ہیں اور آپ نے فرمایا ہے کہ چائے یہاں serve کی جائے ۔ بہتر یہ ہوگا ۲۰ منٹ کے لیے چائے کے لیے وقفہ کر دیا جائے اس کے بعد اس پر رائے شماری کرائی جائے ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ نہیں ۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ آپ نے ایک طریق کار مقرر کیا ہوا ہے کہ ساڑھے گیارہ بجے چائے کا وقفہ ہوگا ۔ ہمیں شبہ ہے کہ وزیر صاحب چاہتے ہیں کہ چائے کے وقفہ میں بیگم صاحبہ کو approach کیا جائے کہ وہ اپنا ریزولیوشن واپس لے لیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ ہاؤس اجازت دے گا تو ریزولیوشن واپس ہوگا ۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی ۔ جناب والا ۔ خدشہ یہ ہے کیونکہ وہ نہیں چاہتے ہیں کہ اس پر ووٹنگ ہو ۔

مسٹر سپیکر ۔ خان نوازش علی خان ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ اگر امیر عبداللہ خان روکڑی صاحب ہاری بات نہیں مانتے ہیں تو میں یہ عرض کروں گا کہ آج اجلاس تین بجے تک جاری رکھا جائے ۔

مسٹر نوازش علی خان ۔ حضور والا ۔ میرے سردار ۔ میری گزارش غور نال سنو ۔ شیخ صاحب میری عرض سنوں تے انھانوں بھائیو ۔

مسٹر سپیکر ۔ سب ہمہ تن گوش ہیں ۔

(قطع کلامیاں)

Khan Nawazish Ali Khan is already on his legs.

مسٹر نوازش علی خان ۔ جناب والا ۔ جھڑی گل کرے تسیں غور نہ کرو تے بیبیاں ایویں رولا پائی رکھدیاں ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ جناب ایہہ کس طرح ہو سکدا اے کہ تساں گل کرو تے میں نہ سناں ۔

(قطع کلامیاں)

مسٹر نوازش علی خان ۔ جناب ۔ کم از کم اسیں عزت والے بندے آں ۔ تے ہن اک سوانی بولی رکھے تساں وی نہ ویکھو تے گل کیویں بنے ۔ (قہقہہ) اس واسطے میں عرض کیتا اے کہ غور نال گل سنو ۔

مسٹر سپیکر ۔ ایہناں نوں سوانی دا مطلب وی سمجھا دیئو ناں کیونکہ مینوں تاں سمجھ لگ گئی اے ۔

مسٹر نوازش علی خاں ۔ میرے سردار ۔ سوانیاں دے تاں ایہہ کم ہوندے ہیں کہ ایہہ چلہے تے بولن ۔ ایہہ تاں ساڈے نال بیہہ وبجدیاں ہیں ۔ (قہقہہ)

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ میں فاضل رکن کی خدمت میں ان کی اپنی زبان میں عرض کروں گا کہ ''سائیں ایہ وقتی کریندے نے یا تقریر پے کریندے نے'' ۔

مسٹر نوازش علی خاں ۔ جی ہاں ۔ تساں وی وقتی کریندے او ۔ تے پرتیج کے اساں نوں پے ویندے او ۔ دشمن دے اگے تساں وی نئیں بولیندے ۔ (قہقہہ)

بیگم ریحانہ سرور (شہید) ۔ جناب والا ۔ یہ کیا بات ہوئی ہے ۔ اس کا ترجمہ فرمایا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ پنجابی بول رہے ہیں اور تو کوئی بات نہیں ہے ۔

(قطع کلامیاں)

خان صاحب ۔ تسیں اپنی تقریر جاری رکھو ۔ ۔ ۔ میں نے اس وقت بھی کہا تھا کہ محرک کو اس بات کی سمجھ نہیں لگی ۔

مسٹر نوازش علی خان ۔ نئیں ۔ میری زبان شائد ملک صاحب نہ سمجھن ۔ میں اج ڈاھڈی ٹھڈھی جہی گل کریساں ۔ پہلوں میں ایہ جملہ عرض کریناں کہ ملک صاحب نوں ایہو گل آندی اے کہ جدوں تشریف لئے آون سجون زمینداراں دے علاقے ول ونجدے ہیں ۔ بھائی دو جملے ہو ونجن ۔ ہک چھوٹیاں دا تے ہک وڈیاں دا ۔ اساں تا موئے پئے آں مارناں ای مارناں ہینے سانوں ۔ اساں تاں اگے قتل ہوئے پئے آں ۔ مڑ ہوئے ونجسائیں ۔ کہڑی اھناں دی تباہی ہوئی اے ۔ جتھے بارہ سو مربع ھاہ تے چھ آلے بن گیا سے ۔ چھ توں ھیٹھاں تاں کوئی نئیں رھناں ۔ ھن آپ پئے پٹینے آں ۔ نال ہک ہور مربع ونجسی ۔ لیکن ایہ ھن جملہ کدی پرتن ای سہی تاں قبلہ ۔

ایک آواز ۔ یہ کس چیز پر بول رہے ہیں ۔

Mr. Speaker : This is only by way of introduction

خان صاحب ۔ تساں اپنی تقریر جاری رکھو ۔

مسٹر نوازش علی خان ۔ شیخ صاحب اھناں مینوں ''وقتی'' آکھی اے تے میں ''وقتی'' دا جواب دتا اے ۔ گل تاں میں ہور کرنی اے ناں جی ۔

(قطع کلامیاں)

اھناں مینوں وقتی فرمائی اے ۔ میں وقتی دا جواب عرض کیتا اے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سائیں اھناں نوں تقریر کرن دیئو ۔ اھناں دی تقریر نہ روکو ۔

مسٹر نوازش علی خان ۔ میرے سردار ۔ میں عرض ایہ کریناں آں کہ بیگم صاحبہ نے فرمایا ۔ اے کہ باہر صوبیاں وچ ونجسائیں تے ایہ گل پاس ہو گئی اے ۔ بڑی چنگی گل اے ساڈیاں ضلعیاں وچ وی بیگم صاحبہ ذرہ دورہ کرن کی جھڑے اسیں پسانڈے ضلعے دے ھاں ۔

بیگم ریحانہ سرور (شہید) ۔ آپ فرمائیں ۔

مسٹر نوازش علی خان ۔ جی آ ۔ ایہ ساڈے گھراں نوں وی وچ کے ویکھن (قہقہہ) جویں شہر آلے لوگ تے جھڑے چنگے ضلعیاں دے بندے ہیں سانوں کویں تباہ کریندے رھندے ہیں جھڑے قانون بنویندے ہیں اپنے کان بنویندے ہیں تے اساں لوکاں دی گردن اتے چھری چلیندے ہیں ۔ اس واسطے بیگم صاحبہ ادے وی

وچ کے تاں ہک دورہ کرن ناں نے تساں وی چلو سادھو ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ آپ کو اور بیگم صاحبہ کو اکٹھی دعوت دی جا رہی ہے ۔ (قہقہہ)

مسٹر سپیکر ۔ میں تاں اگے سلام کر آیا ہاں ۔

مسٹر نوازش علی خاں ۔ نئیں ۔ میرے سردار ۔ میں عرض کرناں ہاں ۔ ذرا غور نال سنوں ۔ میرے سائیں میں نرا جاہل نئیں آں ۔

(قطع کلامیاں)

Mr. Speaker : The House is called to order, please.

مسٹر نوازش علی خاں ۔ جناب ۔ میں بولیندا پنجابی وچ پیاں ہاں ۔ جاہل نئیں آں ۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم فرمیندے ہیں کہ میریاں تراے چیزاں یتیم ہوویناں ہیں ۔

۱ ۔ قرآن ۔ جنوں پڑھدا کوئی نئیں ۔

۲ ۔ اوہ مسجد جیندے وچ نماز کوئی نئیں وچ پڑھدا ۔

۳ ۔ اوہ عالم جیندے کولوں مسئلہ کوئی نئیں پچھدا ۔

ایسے طرح ساڈے ملک وچ جہڑی یتیم چیز اے ناں قبلہ اوہ ایہ اے کہ جہڑے متوسط درجے دے زمیندار ہیں ۔ سردار صاحب ۔ اوہ بالکل یتیم ہیں ۔ یا مزارع مزارع بے روندے نے یا اساں پٹیندے آں کہ اساں نوں بچائیو ۔ اہناں شہدیاں دی تاں کدے کسے گل ای نئیں کیتی جہڑے ساڈا دینہ سوانیاں مرد پٹیندے ہیں اہناں نوں ٹکر پورا نئیں ہوندا تے بیگم صاحبہ وی ادے نگاہ نئیں کریندے ۔ ایہ اک دوئے صوبے نال تجویز وچ کریندے ہیں تے اہناں غریباں در کوئی نئیں ویکھدا ۔

(قطع کلامیاں)

Mr. Speaker : Please no interruptions.

بیگم ریحانہ سرور (شہید) ۔ جناب والا ۔ میں نے پورے پنجاب کا دورہ کیا ہے ۔ لائل پور کا دورہ کیا ہے ۔ گوجرانوالہ کا کیا ہے ۔ شیخوپورہ کا کیا ہے ۔ میں غریب عوام کے پاس جا کر بیٹھی ہوں ۔ میں نے ان کے ساتھ کھانا کھایا ہے ۔ میں سترہ دن تک لائل پور میں رہی ہوں ۔ غریب عوام کی خدمت کی ہے اگر آپ بلائیں تو آپ کے علاقے کا دورہ بھی ضرور کروں گی ۔ میری خدمات حاضر ہیں ۔

Mr. Speaker : Mohtrima, no interruption, please.

اچھا خاں صاحب ۔ تسیں ہن اپنے اصل موضوع دے اتے آؤ ناں ۔

مسٹر نوازش علی خان ۔ ہاں حضور ۔ اہناں نو چائی دا اے کہ اوہ وی سادھر آون تے ساڈے پاسے دے دورے وی کرن ۔ دیہات دے دورے ایہ وی کرن تے اوہ وی کرن ۔ میرے سردار ۔ دیہاتیاں نوں سٹن آلی گولی کائی نئیں ۔ بس ایہ میری گزارش اے ۔

دیوان سید غلام عباس بخاری ۔ جناب سپیکر ۔ سردار نوازش علی خان صاحب کی تقریر کے بعد میرے خیال میں کسی تقریر کی ضرورت نہیں رہی اور اگر کوئی کرے گا تو وہ ایک ہی طرح کی تقریر ہوگی ۔ بہر صورت میں اپنے جذبات کا اظہار تھوڑے وقت میں کروں گا ۔ جو ریزولیوشن محترمہ بیگم ریحانہ سرور صاحبہ کی طرف سے پیش کیا گیا ہے بنیادی طور پر میں اس کی پر زور مخالفت کروں گا ۔ جناب والا ۔ میں بیگم صاحبہ سے معافی مانگنے کے ساتھ ساتھ مجھے اپنے بھائی صغیر احمد صاحب کی اس تجویز اور اس فقرے سے اتفاق ہو گیا ہے کہ نہ تو محترمہ بیگم صاحبہ کے جذبات کو ٹھیس لگائی جا سکتی ہے اور نہ ہی میں اپنے ضمیر کے خلاف جا سکتا ہوں ۔ اس لیے میں بین بین جانے کی کوشش کروں گا ۔ جناب سپیکر ۔ مجھے یہ سن کر خوشی محسوس ہوئی ہے اور یہ نہایت ہی خوش آئند ہے کہ نہایت پروقار طریقے سے اور پارٹی احساسات سے بالا تر ہو کر میرے بھائی نذر حسین منصور نے اس کی مخالفت کی جس سے اس ریزولیوشن پر بحث شروع ہو گئی ۔ میرے بھائی نذر حسین منصور اور چودھری یعقوب علی صاحب نے جو پیپاز پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں بنیادی طور پر اس ریزولیوشن کی مخالفت کی ہے ۔ چودھری محمد یعقوب اعوان نے جو مخالفت کی ہے مجھے لفظ بلفظ ان سے اتفاق ہے ۔ جناب سپیکر ۔ یہ جو وفود بھیجے جاتے ہیں مجھے اس امر سے اتفاق ہے کہ فی الواقعی ایک سے دوسرے ملک میں جانے چاہئیں لیکن وفود کی آڑ میں دیکھا یہ جا رہا ہے کہ کہاں رشتہ داری ہے ۔ کہاں دوستی ہے اور ان کو نوازنے کے لیے خواہ مخواہ ایکس چیکر پر بہت زیادہ بوجھ ڈالا جاتا رہا ہے ۔ اس کی نسبت نیشنل پریس میں تبصرے اور تنقیدیں بھی ہوئی ہیں کہ جو مرکز سے بھی وفود غیر ممالک کو گئے اس کی وجہ سے ہم کوئی خاص کار گزاری نہ کر سکے سوائے اس کے کہ جو ہمارے عزیز دوست ہوئے ہیں وہ جا کر سیریں کر آئے ہیں جس سے ہمارے ایکس چیکر پر بوجھ پڑتا ہے ۔

بیگم ریحانہ سرور (شہید) ۔ گزشتہ حکومتوں میں ایسا ہوا کرتا تھا ۔ موجودہ عوامی حکومت تو غریب عوام کی خدمت کرنے کے لیے وجود میں آئی ہے ۔

دیوان سید غلام عباس بخاری - میں بیگم صاحبہ سے عرض کروں گا کہ وہ میرے خیالات سن لیں - جناب سپیکر - یہاں اور راستہ صوبائی سطح پر کھل جائے گا - صرف ایک صوبے کے نہیں چاروں صوبوں کے ایکس چیکرز پر بوجھ پڑے گا - جب یہ وفود کثرت سے دوروں پر جائیں گے اور وہاں جا کر وہ سیر بھی کریں گے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ وقت اور پیسے کا ضیاع ہوگا - جناب سپیکر - میں اس کے یقیناً حق میں ہوں کہ یہ وفود جانے چاہئیں اور وہاں کے کاشتکاروں اور اپنے صوبے کے باشندوں کو ملیں اور وہاں کے ایم - پی - اے اور وہاں کے نمائندوں سے بات چیت کریں - وہاں کی اسمبلیوں کے اجلاس میں ایک مبصر کی حیثیت سے بیٹھیں لیکن ایک پائی کا بوجھ بھی ایکس چیکر پر نہیں ڈالنا چاہیے - میری یہ رائے ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہم عوامی نمائندے ہیں ہمیں ہر وقت اور ہر لحظہ اس بات خیال ہونا چاہیے کہ عوام پر جو ہم ٹیکس لگاتے ہیں یا جو غریب عوام پر ٹیکس لگ کر پیسہ آتا ہے ہمیں اس کی ایک ایک پائی کی حفاظت کرنی چاہیے اور ہمیں اعلان کرنا چاہیے کہ یہ وفود کثرت سے جائیں گے لیکن ہم اپنے خرچ پر جائیں گے - ہم سپیکر صاحب کی قیادت میں جائیں گے - ہم بیگم صاحبہ کی قیادت میں جائیں گے لیکن ہم قومی خزانے پر ایک پائی خرچ بھی نہیں ڈالیں گے -

رانا پھول محمد خان - جناب سپیکر - اگر آپ اجازت بخشیں تو کچھ عرض کروں -

چودھری محمد یعقوب اعوان - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - میں آپ کی وساطت سے یہ عرض کرنی چاہتا ہوں کہ اگر expenditure صوبہ نے برداشت کرنا ہے تو وزیر خزانہ کی موجودگی میں اس پر بحث ہونی چاہیے - ان سے مشورہ ہونا چاہیے -

مسٹر سپیکر - قرار داد کے ذریعہ مرکز کو صرف سفارش کی جا رہی ہے -

چودھری محمد یعقوب اعوان - جناب والا - اس میں فنانس کا سوال ہے -

Mr. Speaker : Minister for Law and Parliamentary Affairs has made a statement.

Makhdoomzada Syed Hasan Mahmood : Sir, I move that the question be now put.

رانا پھول محمد خان - جناب والا - یہ قرار داد وقت کی ضرورت کے عین مطابق ہے - اس لیے کہ اگر ہم چاروں صوبوں کے بسنے والے پاکستانی ایک دوسرے کے حالات سے واقفیت رکھتے ہوں یا ان صوبوں کی حکومتوں کی کارکردگی کا جائزہ لے

سکیں تو جو ان کا کام اچھا ہوگا ہم اس کی نقل کرنے کی کوشش کریں گے اور اپنی بہت سی چیزیں ان کو سمجھائیں گے ۔ جناب سپیکر ۔ پاکستان کے جو دو حصے ہوئے ہیں اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ مشرق پاکستان کے عوام اور مغربی پاکستان کے عوام کے درمیان آپس میں میل ملاپ نہیں تھا ۔ وہ ہمیں غیر سمجھتے تھے اور ہم ان کو غیر سمجھتے تھے ۔ آج بھی صوبہ سرحد اور بلوچستان کے عوام کے متعلق ہمیں کچھ بتایا جاتا ہے اور پنجاب کے متعلق انہیں کچھ بتایا جاتا ہے ۔ جب تک ہم آپس میں ایک ایسا رابطہ قائم نہ کریں ہم انہیں یہ ثابت نہ کریں کہ ہم تمہارے بھائی ہیں اور وہ ہمیں ثابت نہ کریں کہ ہم تمہارے بھائی ہیں اس وقت تک پاکستان کی ضرورت پوری نہیں ہو سکتی ۔ جیسے کہ دیوان صاحب نے فرمایا ہے کہ خرچ نہ کیا جائے ۔ میں کہتا ہوں کہ یہ تو پیسے کا خرچ ہے ہمیں تو پاکستان کی سالمیت کے لیے اگر جانیں اور اولاد بھی قربان کرنی پڑے تو ہمیں اس سے دریغ نہیں کرنا چاہیے ۔ پاکستان کا اتحاد قائم کرنے کے لیے ہمیں بہت زیادہ کوشش کرنی چاہیے ۔ اب میں گزارش کروں گا کہ اس قرار داد پر فیصلہ کیا جائے اور مزید تقریروں کی اجازت نہ دی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب سوال یہ ہے :

> کہ اس ایوان کی رائے یہ ہے کہ قومی استحکام کے مقاصد کے حصول کے لیے صوبائی حکومت مرکزی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ مرد اور خواتین اراکین اسمبلی پر مشتمل وفود کا پاکستان کی دیگر صوبائی اسمبلیوں کے اجلاس میں بطور مبصر کثرت سے شریک ہونے کا اہتمام کیا جائے ۔

(قرار داد منظور کی گئی)

مسٹر سپیکر ۔ اب ایوان کی کارروائی چائے کے وقفہ کے لیے ۱۰ منٹ کے لیے ملتوی کی جاتی ہے ۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی ۱۰ منٹ کے لیے ملتوی کر دی گئی)

(چائے کے وقفہ کے بعد مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

رانا بھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ ایوان میں کورم نہیں ہے ۔

Mr. Speaker: Let there be a count ..... the count was taken. The House is not in quorum. The House is adjourned till 8-30 a.m on Monday.

(اسمبلی کا اجلاس ۹ اپریل ۱۹۷۳ء ساڑھے آٹھ بجے صبح تک کے لیے ملتوی ہو گیا)

(دوشنبہ ۲۰ ربیع الاول ۱۳۹۳ھ)

کونسل کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں آلہ بجے صبح منعقد ہوا۔ سپیکر رفیق احمد شیخ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری اسمبلی نے پیش کیا۔

لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ۝ وَ
فِي الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ يَمُدُّهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ
اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ مَا خَلْقُ
وَبَعْثُكُمْ اِلَّا كَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ۝ اَلَمْ تَرَ
يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ
كُلٌّ يَّجْرِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّاَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ

پ ۲۱ ۔ س ۳۱ ۔ ع ۱۲ ——— آیت ۳۰

جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے بلاشبہ اللہ بے
حمد ہے اور اگر یوں ہو کہ زمین میں جتنے درخت ہیں سب کے سب قلم ہوں اور
سیاہی ہو اور اس کے بعد سات سمندر کا اور اضافہ ہو جائے تو بھی اللہ کی تعریف
بلاشبہ اللہ غالب حکمت والا ہے۔

اللہ کی قدرت کا کرشمہ ہے کہ ایک شخص کے پیدا کرنے

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

مسٹر سپیکر ۔ وقفہ سوالات ۔

بسوں کے حادثات

*۱۷۱۱ ۔ **حافظ علی اسداللہ** ۔ کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) صوبہ پنجاب میں یکم جنوری ۱۹۷۲ء تا یکم جنوری ۱۹۷۳ء بسوں کے کتنے حادثات ہوئے تفصیل ماہانہ ضلع وار بتائی جائے ۔

(ب) ان حادثات میں کتنے لوگ جان بحق ہوئے اور کتنے زخمی ہوئے تفصیل ماہانہ ضلع وار بتائی جائے ؟

وزیر ٹرانسپورٹ (میاں محمد افضل وٹو) : صوبہ پنجاب میں یکم جنوری ۱۹۷۲ تا یکم جنوری ۱۹۷۳ زیادہ سواریاں بٹھانے کی بنا پر ۱۴۸۹۵ بسوں کا چالان ہوا اور جرمانوں کی صورت میں (۱۳،۷۷،۸۶۶) تیرہ لاکھ ستتر ہزار آٹھ سٹرسٹھ روپے وصول ہوئی چالانوں اور وصول کنندہ جرمانوں کی ماہانہ اور ضلع وار تفصیل منسلکہ گوشوارہ میں درج ہے ۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

STATEMENT SHOWING THE NO. OF BUSES CHALLANED FOR OVERLOADING AND AMOUNT OF FINE REALISED IN THE PROVICE DURING PERIOD FROM 1ST TH '72 TO 'JAN 73

No. Seri..lo.	Name of Distt.	January, 1972.		February, 1972.		March, 1972.		April, 1972.		May, 1972.	
		No. of buses challaned for over-loading	Amount of fine collected Rs.	No. of buses challaned for over-loading	Amount of fine collected Rs.	No. of buses challaned for over-loading	Amount of fine collected Rs.	No. of buses challaned for over-loading	Amount of fine collected Rs.	No. of buses challaned for over-loading	Amount of fine collected Rs.
1	Lahore	129	805	173	805	118	945	127	1252	97	776
2	Sheikhupura	20	5500	13	7040	16	5880	12	1750	19	4450
3	Sialkot	48	2640	196	7052	113	2113	149	3418	117	1613
4	Gujranwala	5	120	6	340	264	10965	94	4340	69	2680
5	Rawalpindi	39	9130	33	8320	32	5925	24	1775	54	18665
6	Gujrat	12	550	7	350	71	3000	54	2360	38	1820
7	Jhelum	1	100	2	40	2	100	18	1540	1	100
8	Campbellpur	70	5420	41	4110	27	2010	20	2780	13	1070
9	Sargodha	25	2070	16	630	18	1485	25	2730	31	3490
10	Lyallpur	21	440	3		27	1010	37	1453	16	825
11	Jhang	41	2050	55	3280	18	830	10	1000	9	630
12	Mianwali	10	710	9	1050	6	365	11	1250	14	2170
13	Multan	27	1765	41	3620	11	560	16	1335	4	290
14	Sahiwal	72	20017	194	32584	122	35725	145	23282	53	17285
15	Muzaffargarh	28	764	24	655	32	869	25	682	31	846
16	D. G. Khan	10	1050	6	650	20	1825	12	1500	16	1650
17	Bahawalpur	59	10185	40	1602	43	2275	27	1375	58	2825
18	Bahawalnagar	34	2820	9	900	20	795	17	3085	28	2550
19	R. Y. Khan	58	5230	72	1930	73	4115	62	1430	101	2625
	Grand Total	709	71,366	940	74,958	1033	80,827	885	58,400	766	66,360

۵۶۳۷

Serial No.	Name of Distt.	June, 1972.		July, 1972.		August. 1972.		September, 1972.		October, 1972.	
		No. of buses challaned for overloading	Amount of fine collected Rs.	No. of buses challaned for overloadinp	Amount of fine collected Rs.	No. of buses challaned for overloading	Amount of fine collected Rs.	No. of buses challaned for overloading	Amount of fine collected Rs.	No. of buses challaned for overloading	Amount of fine collected Rs.
1	Lahore	78	3120	83	900	220	2907	112	2643	122	920
2	Sheikhupura	13	6270	35	8115	44	4550	120	6740	64	22355
3	Sialkot	149	2390	99	3060	57	205	194	12968	125	15550
4	Gujranwala	56	2860	162	5805	340	9760	444	27620	166	6940
5	Rawalpindi	110	66870	124	32045	160	34745	120	35795	85	21110
6	Gujrat	89	3560	33	1650	271	9100	126	6855	91	3985
7	Jhelum	1	50	2	240	9	160	20	1125	14	1870
8	Campbellpur	18	1255	32	4270	38	4670	29	2960	37	3110
9	Sargodha	37	3525	27	3280	161	1860	161	2205	232	10130
10	Lyallpur	16	425	24	2075	125	2210	204	9140	92	5740
11	Jhang	13	200	19	610	29	2085	63	5720	38	1390
12	Mianwali	20	1670	8	795	17	2560	6	490	4	370
13	Multan	2	110	45	13635	31	1205	46	6060	28	11925
14	Sahiwal	172	17466	145		127	10891	206	13660	112	34518
15	Muzaffargarh	27	747	29	36995	22	605	34	928	26	709
16	D. G. Khan	12	1350	5	787	4	400	24	1075	16	1425
17	Bahawalpur	23	355	22	450	36	1170	57	2160	47	1075
18	Bahawalnagar	39	3330	47	465	39	4360	58	2500	45	2032
19	R. Y. Khan	60	3070	87	6160	62	2020	92	5370	56	3300
					3705						
	Grand Total	935	118623	1058	125042	1792	95463	2116	146014	1400	148454

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

Serial No.	Name of Distt.	November, 1972. No. of buses challaned for over-loading.	November, 1972. Amount of fine collected Rs.	December, 1972. No. of buses challaned for over-loading	December, 1972. Amount of fine collected Rs.	1-1-1973 (one day only) No. of buses challaned for over-loading	1-1-1973 (one day only) Amount of fine collected Rs.	Total No. of Chalans Jan. 72 to 1-1-73	Total fine realised Jan. 72 to 1-1-73
1	Lahore	152	4320	103	2999	8	315	1522	22,707
2	Sheikhupur	104	25219	123	31924	—	—	583	129,793
3	Sialkot	107	12229	112	12489	—	—	1463	75,790
4	Gujranwala	160	5996	163	3585	4	—	1933	81,006
5	Rawalpindi	61	21915	76	22120	4	—	922	278,415
6	Gujrat	82	9095	66	6650	10	750	953	49,725
7	Jhelum	48	7320	29	1660	—	—	147	14,305
8	Campbelipur	80	6480	39	1430	8	485	432	40,050
9	Sargodha	159	7235	193	9635	6	—	1091	48,275
10	Lyallpur	83	11655	100	11642	10	—	788	46,655
11	Jhang	39	6560	306	60970	3	—	643	85,325
12	Mianwali	12	1035	17	1150	—	—	134	13,615
13	Multan	34	6965	66	9670	—	20	351	57,160
14	Sahiwal	84	43495	114	11449	10	1820	1556	299,187
15	Muzaffargarh	30	819	47	1127	—	—	355	9,538
16	D G. Khan	20	1775	40	3110	—	—	185	16,260
17	Bahawalnagar	39	5055	31	2870	4	675	486	32,107
18	Bahawalnagar	55	2697	51	3424	17	500	459	35,153
19	R. Y. Khan	72	4725	69	5060	8	220	872	42,800
	Grand Total	1421	1,84,590	1748	2,02,984	92	4785	14895	13,77,866

سٹیج کیرج روٹ پرمٹ کا اجراء

*۱۸۲۶ - **شیخ عزیز احمد** - کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ —

(الف) یکم جولائی ۱۹۷۲ء سے ۳۱ دسمبر ۱۹۷۲ء تک ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی لاہور نے -

(اول) لاہور براستہ گوجرنوالہ تا پسرور یا نارووال -

(دوم) لاہور براستہ گوجرانوالہ ڈسکہ تا پسرور یا نارووال و ظفروال -

(سوم) لاہور براستہ گوجرانوالہ تا شکر گڑھ -

(چہارم) سیالکوٹ تا نارووال -

(پنجم) سیالکوٹ تا ظفروال -

(ششم) سیالکوٹ تا شکر گڑھ کتنے سٹیج کیرج روٹ پرمٹ اور کن اصحاب یا کمپنیوں کے نام جاری کئے -

(ب) کیا یہ درست ہے کہ بعض سٹیج کیرج پرمٹ ہولڈران لاہور - پسرور- لاہور تا نارووال - لاہور شکر گڑھ کی بجائے صرف گوجرانوالہ اور پسرور شکر گڑھ تک ہی اپنی سروسیں چلانے پر اکتفا کرتے ہیں - اگر جواب اثبات میں ہے تو اتھارٹی نے ایسے پرمٹ ہولڈران کے خلاف کیا کارروائی کی ہے یا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے -

(ج) اگر جزو (ب) بالا کا جواب نفی میں ہو تو کیا اتھارٹی جزو (الف) میں مندرجہ ایسا ٹائم ٹیبل ایوان کی میز پر رکھے گی جس کے تحت پرمٹ ہولڈران سروس کو باقاعدگی سے چلانے کے پابند ہوں -

(د) کیا یہ درست کہ گوجرانوالہ - پسرور اور ڈسکہ پسرور کے درمیان بسوں میں اوورلوڈنگ ایک وبائی صورت اختیار کر چکی ہے اگر جواب اثبات میں ہے تو ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی اوورلوڈنگ بند کرانے کے سلسلہ میں کیا اقدامات کر رہی ہے -

(ہ) ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی نے سال مختتمہ ۳۱ دسمبر ۱۹۷۲ء تک کتنے روٹ پرمٹ اوورلوڈنگ - نیز رفتاری - حادثات کی بناء پر معطل یا منسوخ کئے ہیں ؟

وزیر ٹرانسپورٹ (میاں محمد افضل وٹو) : (الف) ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی لاہور نے یکم جولائی ۱۹۷۲ء سے ۳۱ دسمبر ۱۹۷۲ء تک سٹیج کیرج پرمٹوں کی مندرجہ تعداد متعلقہ روٹوں کے لئے جاری کی ہے۔

روٹ	تعداد پرمٹ جاری شدہ
۱- از لاہور براستہ گوجرانوالہ تا پسرور نارووال۔	،،
۲- از لاہور براستہ گوجوانوالہ تا ڈسکہ پسرور یا نارووال ظفروال	،،
۳- از لاہور براستہ گوجرانوالہ تا شکر گڑھ	۳۶
۴- از سیالکوٹ تا نارووال۔	،،
۵- از سیالکوٹ تا ظفروال	۷
۶- از سیالکوٹ تا شکر گڑھ۔	۵

جن اصحاب یا کمپنیوں کو مندرجہ بالا روٹ پرمٹ جاری کئے گئے ہیں ان کے کوائف گوشوارہ ہائے (الف) (ب) (ج) الف پر ملاحظہ فرمائیں۔

(ب) ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی لاہور کے دفتر میں ایسی کوئی شکایت زبانی یا تحریری کبھی موصول نہیں ہوئی کہ بعض پرمٹ ہولڈران بجائے پورا سفر مکمل کرنے کے صرف گوجرانوالہ اور پسرور شکر گڑھ تک ہی اپنی بسیں چلانے پر اکتفا کرتے ہیں۔

(ج) جیسا کہ پہلے ہی فاضل ممبر شیخ عزیز احمد صاحب کے سوال نمبر ۱۲۵۶ کے جواب میں وضاحت کی جا چکی ہے کہ موجودہ آزاد ٹرانسپورٹ پالیسی کی رو سے ٹرانسپورٹر صاحبان آئے دن اپنی گاڑیوں کے روٹ یا ملکیت بدلتے رہتے ہیں۔ جس کی وجہ سے ایک مخصوص روٹ پر بعض دفعہ گاڑیوں کی تعداد بڑھ جاتی ہے۔ اور بعض دفعہ کم ہو جاتی ہے۔ نیز تقریباً تمام قصبات میں جنرل بس سٹینڈز کے قیام کی وجہ سے ایک مخصوص روٹ کی گاڑیوں کو جن کے پاس مختلف ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹیوں کے جاری شدہ روٹ پرمٹ ہوتے ہیں۔ سٹینڈز پر ایک قطار میں لگ کر اپنی اپنی باری پر اپنے سفر کو روانہ ہونا پڑتا ہے۔ اگر قطار میں گاڑیوں کی تعداد زیادہ ہے۔ تو یقیناً باری دیر سے آئے گی۔ اور اگر تعداد کم ہے تو جلدی لہذا ان حالات کے پیش نظر ٹائم ٹیبل بالکل ناقابل عمل ہے۔ اس لئے بنایا نہیں گیا ہے کہ پیش

کیا جا سکے۔

(د) اس میں کوئی شک نہیں کہ بعض اوقات بسوں میں اوورلوڈنگ کے واقعات ہوتے رہتے ہیں۔ اس جرم کے تدارک کے لیے (اول) سکرٹری ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی کو بھی ڈویژنل ٹریفک چیکنگ مجسٹریٹ کے اختیارات دے رکھے ہیں۔ وہ وقتاً فوقتاً چیکنگ کے لیے جایا کرتے ہیں۔ اور اگر کوئی ڈرائیور اوورلوڈنگ کے جرم کا مرتکب پکڑا جاوے تو اس کے خلاف قانونی کارروائی جس میں موقع پر جرمانہ اور روٹ کی معطلی بھی شامل ہے کی جاتی ہے۔ (دوم) ضلعی سطح پر ڈسٹرکٹ ٹریفک ٹیمیں بنا رکھی ہیں۔ (سوم) ٹریفک مجسٹریٹ بھی مقرر کر رکھے ہیں۔ اور (چہارم) ڈسٹرکٹ ٹریفک پولیس بھی مصروف کار ہے۔

(ہ) ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی لاہور نے سال مختتمہ ۳۱ دسمبر ۱۹۷۲ء میں جتنے پرمٹ معطل یا منسوخ کئے ان کی تعداد مندرجہ ذیل ہے۔

تعداد معطل کردہ پرمٹ	تعداد منسوخ کردہ پرمٹ
۴۵	(۱) ایک

LIST OF ROUTE PERMIT HOLDERS ON THE ROUTE FROM LAHORE TO SHAKARGARH DURING THE PERIOD FROM 1st JULY 1972 to 31st DECEMBER, 1972.

S. No.	Name of permit holder.	Vehicle No.	Route No.	Remarks.
1	The Chanab Bus Service, H/No. 14 Gandam Mandi, Sialkot.	GT-6925	3055/A/72	Surrendered
2	M/s Ittihad Motor Co. Abbot Road, Sialkot.	ST-3595	3065/A/72	do.
3	M/s Moon Land Travel Service, Sheikhupura Sub Office, Gujranwala.	Leh-6955	3078/A/72	
4	M/s Rafique Pervaiz Transport Service Lahore.	ST-5318	3079/A/72	

5	M/s Rashid Ahmad Bus Service 645/B Satellite Town, Gujranwala.	ST-7216	3105/A/72	
6	M/s United Roadways Transport Co., Beco Rd. B. Bagh, Lahore.	LEJ-2929	3137/A/72	
7	M/s United Roadways, Beco Road, Badami Bagh, Lahore.	LEH-9072	3158/A/72	Surrendered
8	Ms/ Ittehad Motor Co. Abbot Road, Sialkot.	ST-3195	3165/A/72	
9	M/s Ghulam Mohd. Malik Sadaqat Ali, Kashmir Building, B. Bagh, Lahore.	LEH-7350	3168/A/72	Surrendered
10	M/s Amir Transport Co. Gujranwala	SA-3407	3191/A/72	
11	M/s Butt Brothers, Sarai Sultan, Lahore.	SA-3407	3191/A/72	
12	Mr. Rahim Pehalwan & Sons, Gujran wala Cantt.	MH-539	3227/A/72	
13	M/s Muhammad Afzal, Mohd Ikram & Co. Mohalla Islamabad; Gujranwala.	GA-4538	3265/A/72	
14	M/s Imtiaz Ahmad Bus Service, 2 Richna Town, Lahore.	LEG-3195	3292/A/72	
15	Abdur Rehman Farzand Ali & Co. Atma Road, Gujronwala.	LEH-2505	3331/A/72	
16	M/s Malik Rehmat Ali Abdul Rashid & Co. 106-B Bagh, Lahore	SA-3576	3347/A/72	
17	Malik Mansib Dar S/o Malik Mohd. Akbar, New Auso Market, B. Bagh, Lahore.	LEJ-1597	3371/A/72	
18.	Khuram Shahbaz Transport Co. 103, Badami Bagh. Lahore.	LEH-8106	3411/A/72	
19	M/s Ijaz Hussain, Mohd. Riaz s/of Barkat Ali, Mohalla Nur Bawa Gujranwala.	GA-2455	3423/A/72	
20	Mohd. Faruq Mohd Latif C/o Butt Brothers Goods Forwarding Agency Lahore.	LEC-3011	3530/A/72	
21	Haji Khan Bahadur, 103 B. Bagh, Lahore.	RIB-9985	3559/A/72	

22	Qadir Motor, Main Market, Gulberg Lahore.	LEJ-3838	3574/A/72
23	M/s Tariq Ismail Tpt. Co. 4-Ravi Link Road, Lahore.	LEG-4800	3693/A/72
24	All Western Pakistan Transport Co. 96 B. Bagh, Lahore.	LEH-611	3615/A/72
25	M/s O. K. Transport G. T. Road, Baghbanpura, Lahore.	LEJ-3103	3633/A/72
26	M/s Khokhar Corporation, 2/44 Gnru Urgen Nagar, Lahore	LEJ-3159	3666/A/72
27	M/s Asim Rashid Shahid Salim & Co. Pasrur, Sub office, Sialkot.	RIA-5319	3681/A/72
28	M/s Barkat Ali S/o Allah Dad,Sagar Chowk, Gujranwala.	RIA-8552	3682/A/72
29	M/s Mohd. Rafique Abdul Hamid & Co. Jasur, Sub Office, B. Bagh, Lahore.	LEE-2026	3893/A/72
30	M/s Sultan Ahmed Mohd. Sarwar Estmatuliah. Sheranwala Gate, Lahore.	LRI-5631	3696/A/72
31	M's Shahid Travel Service, 13-E Qilla Gujar Singh, Lahore.	LEH-9292	3703/A/72
32	Rizwan Bus Service, Dina Nagar Road, Gujranwala.	GT-7212	3706/A/72
33	M/s Manzoor Hussain S/o Ghulam Mohd. 124 Ravi Park, Lahore.	LEH-5610	3746/A/72
34	M/s Nazir Begum Abdul Aziz Khan Haji Sirajdin Bhati Bhango (Gujranwala).	GA-3811	3748/A/72
35	Ch. Munir Ahmd S/o Ch. Pir Mohd. 393-GT Road, Shahdara, Lahore.	LEG-4033	3756/A/72
36	M/s Rashid Saeed & Sons, Ichhra Lahore.	LEH-5941	3764/A/72

LIST OF ROUTE PERMIT HOLDERS ON THE ROUTE FROM SIALKOT TO ZAFARWAL DURING THE PERIOD FROM 1-7-72 to 31-12-72

S.No.	Name of route permit holder.	Vehicle No.	Route No.	Remarks.
1	M/s Anwar Bus Service, Lyallpur C/o Mall Godown Road, Sialkot.	SA-909	980/B172	
2	M/s Ehsan Transport Service, Sialkot.	ST-2584	989/8/72	
3	Mr. Noor Muhammad S/o Mohd. Ramzan Gulzar Commission Shop, Old Mandi Lyallpur S/o Sialkot.	SG-6164	1051/B/72	
4	M/s Ehsan Transport Service, Ballan-walla, Distt. Sialkot.	ST-2587	1104/B/79	
5	M/s Navid Ahmed Mohd. Yousaf Butt Tahir Ali Butt, Mohd. Ashraf Butt Geheral Bus Stand, Narowal (Sialkot)	ST-2695	974/B/72	
6	M/s M. S. Bus Service, Shakargarh District Sialkot.	LEH-2905	975/B/72	
7	M/s Jamal Din Nizamuddin, Feroze Din Mohd. Sharif Bus Service, 2-A, Aziz Road, Lahore.	LED-4215	1003/B/72	

LIST OF PERMIT HOLDERS ON THE ROUTE FROM SIALKOT TO SHAKARGARH DURING THE PERIOD FROM 1-7-1972 to 31-12-1972.

S. No.	Name of route permit holder.	Vehicle No.	Route No.	Remarks.
1	M/s Muhammad Sharif & Co. Railway Road, Sialkot.	LEG-935	944/B/72	
2	Ch. Abdul Hamid, Ch. Allah Rakha Ch. Muhammad Alam of Narowal, Distt. Sialkot.	GT-6906	986/B/72	
3	Ahmed Khan S/o Ch. Karim Bus Kotli Loharan East, Sialkot.	RIC-4843	1015/B/72	Surrendered
4	Abdul Rashid S/o Akbar Ali Abood Akbar s/o Aish Mohd. R/o Shakar-garh, District Sialkot.	ST-2651	1056/B/72	
5	M/s Javid Brothers & Co. Narowal, Distt. Sialkot.	ST-1845	964/B/72	Surrendered

لاہور ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی میں مثنیٰ سٹیج کیرج پبلک کیریر اور کنٹریکٹ کیرج پرمٹوں کا اجراء ۔

*۱۸۶۱ - **شیخ عزیز احمد** ۔ کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔ لاہور ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی نے جنوری ۱۹۷۲ء سے دسمبر ۱۹۷۲ء تک کتنے مثنیٰ سٹیج کیرج ۔ پبلک کیریر اور کنٹریکٹ کیرج پرمٹ جاری کئے ۔ تفصیل معہ نام پرمٹ ہولڈر ۔ گاڑی نمبر ۔ پرمٹ نمبر اور رپورٹ پولیس بابت گمشدگی اصل پرمٹ معہ نام تھانہ و تاریخ بتائی جائے ؟

وزیر ٹرانسپورٹ (میاں محمد افضل وٹو) : ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی لاہور نے جنوری ۱۹۷۲ء سے دسمبر ۱۹۷۲ء کے عرصہ کے دوران مندرجہ ذیل تعداد duplicate پرمٹوں کی جاری کی ہے ۔

(i) سٹیج کیرج — ۲۳

(ii) پبلک کیرئیر — ۱۴

(iii) کنٹریکٹ کیرج — رکشہ ۳۶

ٹیکسی ۲۷ ۶۳

متعلقہ پرمٹ ہولڈروں کے نام ۔ گاڑی نمبر، اور رپورٹ پولیس بابت گمشدگی اصل پرمٹ معہ تھانہ و تاریخ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے ۔

(ٹیکسی)

ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی لاہور سے جنوری ۱۹۷۲ء سے دسمبر ۱۹۷۲ء تک کل ۲۷ روٹ پرمٹ (duplicates) (گمشدگی کی صورت میں) جاری کئے ہیں جن کے کوائف مندرجہ ذیل ہیں ۔

	پرمٹ نمبر	گاڑی نمبر	نام پرمٹ ہولڈر بمعہ پتہ	رپورٹ پولیس تاریخ وغیرہ
1	5817/68	KAG-9391	سید معین الرحمن ولد سید احمد مرتضیٰ مکان نمبر ۳ اعظم بلڈنگ لاہور	نقل رپٹ نمبر ۲۴ تھانہ وحدت کالونی لاہور مورخہ ۱۵-۸-۷۲
2	6496/69	LR-8354	مسماۃ نواب بیگم زوجہ محمد اسماعیل خان امامیہ کالونی سکیم نمبر ۱۸ جی - ٹی - روڈ لاہور ۔	مقدمہ نمبر ۲۳۹/۷۱ تھانہ وحدت کالونی مورخہ ۲۶-۱۱-۷۱ ۔
3	192/70	My-3236	شہزاد احمد ولد شاہ احمد ۱۰۱ سمن آباد لاہور	نقل رپٹ ۸۰ جرم ۳۰۲ شاپ تھانہ پتوکی مورخہ ۱۲-۳-۷۲
4	218/70	LEE-690	مبارک علی خان ولد شریف الدین خان پرانا سانده روڈ لاہور	نقل رپٹ نمبر ۱۹ تھانہ اچھرہ لاہور مورخہ ۱۳-۸-۷۲
5	227/70	LEE-2642	مرزا غلام رسول ولد فضل الٰہی ۱۷-دی مال لاہور	نقل رپٹ نمبر ۲۸۷ جرم ۳۹۲ تھانہ شاہدرہ لاہور مورخہ ۱۸-۴-۷۲

(ب)

6	259/70	My-2820	سید شمشاد حیدر ولد سید شاہ نواز ۴ - رائل پارک لاہور	نقل رپٹ نمبر ۵ چوکی اڈا لاریاں بادامی باغ لاہور مورخہ ۴-۸-۷۲
7	492/70	LEG 9460	میسرز ملک عبدالستار ولد ملک عبدالقادر وسن پورہ لاہور	نقل رپٹ نمبر ۱۹ تھانہ چوینگ ضلع لاہور مورخہ ۲۵-۱۰-۷۲
8	493/70	LEG-5120	" " " "	نقل رپٹ نمبر ۷ پولیس چوکی اپر مال لاہور مورخہ ۹-۱۲-۷۲
9	677/70	LEG-7012	دین ٹور سروس فلیٹی ہوٹل لاہور	مقدمہ نمبر ۱۷۷/۷۲ تھانہ گلبرگ لاہور مورخہ ۴-۴-۷۲
10	763/70	KAF-9351	سید غلام مرتضیٰ ولد سید کریم حیدر ۱۲۴۸/۹ اندرون شیرانوالہ گیٹ لاہور	نقل رپٹ نمبر ۱۳ - چوکی لٹن روڈ لاہور مورخہ ۲۵-۶-۷۲
11	711/70	KAG-1438	محمد یوسف ولد حاجی فقیر محمد معرفت شیخ لطیف احمد مکان نمبر ۳۸ گلی نمبر ۲ تزاب احاطہ لاہور	نقل رپٹ نمبر ۲۳ چوکی پولیس سب ڈویژن سیالکوٹ مورخہ ۲۳-۱۰-۷۲
12	1113/78	KAG-7554	صوبیدار مالک ولد امام بخش ساکن محلہ قاسم پورہ حسین آباد لاہور	نقل رپٹ نمبر ۷ تھانہ لوہاری گیٹ لاہور مورخہ ۱۱-۱۲-۷۲
13	1609/71	LEH-1355	مسماۃ وزیر بی بی معرفت امجد مقصود ساکن کوٹھی نمبر ۲۰ راج گڑھ لاہور	نقل رپٹ نمبر ۱۶ پولیس چوکی اکبری گیٹ لاہور ۲۱-۹-۷۲

14	1609/71	KAF-8108	مشتاق حسین ولد محمد صادق ماتا رالی میراں اچھرہ لاہور	نقل رپٹ نمبر ۵۲ تھانہ اچھرہ لاہور مورخہ ۱۰-۳-۷۲
15	1615/71	MN-140	محمد صدیق ولد چنن دین مکان نمبر ۴۱ مسلم پارک نواں کوٹ لاہور	نقل رپٹ نمبر ۲۲ تھانہ انار کلی لاہور مورخہ ۱۲-۶-۷۲
16	1818/71	LEH-4468	ماڈل ٹاون کارپوریشن سوسائٹی لمیٹڈ لاہور	نقل رپٹ نمبر ۱۲ چوکی اڈا لاریاں بادامی باغ لاہور مورخہ ۲۲-۳-۷۲
17	1995/71	KAF-381	قیصر رضوی ۵۷ اتفاق روڈ لاہور سمن آباد	نقل رپٹ نمبر ۱۸ تھانہ قلعہ گوجر سنگھ لاہور ۱۵-۳-۷۲
18	1868/71	LEB-2231	محمد اسحاق ولد علی محمد موضع کوڑے ڈاکخانہ ماڈل ٹاون لاہور	نقل رپٹ ۷۷ تھانہ جنوبی چھاونی لاہور مورخہ ۱۰-۸-۷۲
19	2165/71	KAU-9831	محمد رفیق ولد میرالدین محلہ نور بارا گوجرانوالہ	نقل رپٹ نمبر ۱ تھانہ چھاونی سرگودھا مورخہ ۸-۹-۷۲
20	2200/72	GA-1781	محمد یعقوب ولد محمد حسین جٹ کالونی پکی ٹھٹھی سمن آباد لاہور	نقل رپٹ نمبر ۱۱ چوکی سمن آباد لاہور مورخہ ۲۵-۳-۷۲
21	2224/72	LEH-7059	مسٹر سمی وحید ولد عبدالوحید مکان نمبر ۸/۴۸۴ اندرون بھاٹی گیٹ کیچا ذیلدار روڈ لاہور	نقل رپٹ نمبر ۴ تھانہ نواں کوٹ لاہور مورخہ ۴-۹-۷۲

(د)

22	2332/72	LEE-7730	محمد نذیر ولد محمد رفیق ۴۵ فیروز پور روڈ لاہور
23	2396/72	ST-2887	ارشاد احمد ولد شیخ منظور احمد بی - ۱۲۹ - بیڈن روڈ لاہور
24	2404/72	LEF-5711	معراج دین ولد نصیر الدین ۲۲۳ بلال گینج لاہور
25	2471/72	KAF-7255	عبدالغفور ولد محمد دین کنگن پور منڈی تحصیل چونیاں ضلع لاہور
26	2488/72	LEE-2033	شکیل یوسف ولد محمد یوسف ۴۸ - غازی روڈ بلال گینج لاہور
27	6551/69	LEE-3640	عبدالرشید ولد علم الدین ساکن اقبال منزل شیش محل روڈ لاہور

نقل رپٹ نمبر ۱۲ تھانہ اچھرہ لاہور مورخہ ۱۲-۳-۷۲

نقل رپٹ نمبر ۱۷ تھانہ پرانی انارکلی مورخہ ۳۱-۷-۷۲

نقل رپٹ نمبر ۲۳ تھانہ شاہدرہ لاہور مورخہ ۲۰-۱۰-۷۲

نقل رپٹ نمبر ۱۰ چوکی بھاٹی گیٹ لاہور مورخہ ۵-۹-۷۲

نقل رپٹ نمبر چوکی ایر مال لاہور مورخہ ۱۰-۸-۷۲

نقل رپٹ نمبر ۲۵۲ بجرم ۳۸۲ تھانہ چوہنگ لاہور مورخہ ۸-۹-۷۲

Name of Route Permit holders who have obtained Duplicate copies of Route permits in respect of Stages Carriages during the period from 1-1-1972 to 31-12-1972.

S. No.	Name of Route Permit holder.	Vehicle No	Route No.	Police Report Showing No. Date & Police Station
1	Kohi Noor Bus Service, 6-Shari Market, Lahore.	LEH-7372	1909/A/71	No. 7 dt. 8-8-72 Chouki Badami Bagh, Lahore.
2	Rai Mukhtar Ahmad Bus Service, Nankana.	LED-5415	1932/A/71	No. 5 dt. 5-3-72 P. S. Nankana.
3	Rizwan & Co. Gujranwala C/o Raja Corporation, B. Bagh, Lahore.	LEH-8105	2012/A/71	No. 12 dt. 12-9-72 Old Anarkali, Lahore.
4	Noor Bus Service Ltd. 11 Abbot Road, Lahore.	GT-7153	2113/A/71	No. 154 dt. 25-4-72 P. S. Gujrat Sadar.
5	New Khan Transport Co. B. Bagh, Lahore.	LEG-9786	2116/A/71	No. 10 dt. 5-12-72 New Anarkali, Lahore.
6	M/s Tariq Mohmood & Co. Krishan Nagar, Lahore.	GA-4628	2125/A/71	No. 4 dt. 17-3-72 Chowki B. Bagh, Lahore.
7	Irfan Hafeez Butt, Ram Gali No. 4, Brandreth Road, Lahore.	LEG-4375	2237/A/71	No. 8 dt. 15-11-72 P. S. Chowki Bhati Gate, Lahore.
8	Ch. Mohd. Hanif C/o Ilimdin & Co. 6 Firdaus Park, Sant Nagar, Lahore.	LEH-9636	2275/A/72	No. 6 dt. 15-11-72 P. S. Chowki, Krishan Nagar, Lahore.
9	Punjab Hazara Tpt. Co. 3 Yasin Building, Badami Bagh, Lahore.	RIC-1012	2292/A/71	No. 8 dt. 11-2-72 Police Post Adda Larian, B. Bagh, Lahore.
10	Jalil Zulfiqar Tpt. Co. Regd. Lahore	LEG-8970	2295/A/71	No. 1 dt. 23-2-72 P. S. Daska, Distt. Sialkot.
11	M/s Bashir Ahmad S/o Allah Rakha, Ch. Ayaz Ahmed S/o Hassan Din of Sadara Badra, Distt. Sialkot.	ST-3570	2453/A/72	No. 20 dt. 18-10-72 P. S. Sialkot city.

12	Al-Sadaat Tpt. Co. Mohalla Nur Bava, Gujranwala.	LEH-4762	2801/A/72	No. 11 dt. 41-6-72 Police Chowki E Div. Gujranwala city,
13	Malik Alla Bux, H. No. 85 More Yatim Khana Multan Road, Lahore.	LEH-5290	2891/A/72	No. 6 dt. 13-11-72 Police Chowki Lari Adda Lahore.
14	M/s Tariq Munir Abdul Rashid, B. Bagh, Lahore Sub Office, Lyallpur.	LEJ-2561	3058/A/72	No. 13 dt. 13-7-72 P. P. Khanuwala, (Lyallpur)
15	M/s Nisar Ahmad Sadiq Nadeem, B. Bagh, Lahore.	LEJ-2552	3056/A/72	do.
16	Al Shahbaz Travel Service, Gujrat Sub-office lo Hiran Road, LHR.	GT-7512	2949/A/72	No. 18 dt. 19-6-72 Police Chowki B. Bagh, Lahore.
17	M/s Abdul Jabbar Abdul Aziz I/s Delhi Gate, Lahore.	MY-3375	1462/A/71	No. 10 dt. 6-6-72 Police Chowki B. Bagh, Lahore.
18	Mohd. Aslam Khan S/o Ch. Ali Bux, Chuharkana, Distt. Sheikhupura.	SA-1245	332/C/72	No. 4 dt. 31-10-72 Police Station Old Anarkali. Lahore.
19	The Lahore Harike Motor Transport Co. LHR.	LEF-2445	262/C/72	No. 19 dt. 14-9-72 Police Station Naulakha, Lahore.
20	Abdus Salam S/o Mohd. Siddiq, Satellite Town Sargodha Sub-office Mandi Raiwindi, Lahore.	GA-4124	949/B/72	No. 11 dt. 13-10-72 Police Chowki Manga, District Lahore.
21	M/s Taqi Hussain & Co. Lahore S/o Gujranwala.	BR-2213	914/B/72	No. 12 dt. 30-8-72 Chawki Civil Line, Gujranwala.
22	Mohd. Yaqub S/o Umar Village Nishtarabad, Daska Distt. Sialkot.	LEF-9532	1026/B/72	No. 26 dt. 1-10-72 P. S. Sialkot.
23	Mian Munir Ahmad & Co. Lulliani, Teh. Kasur, Distt. Lahore.	LEC-8140	992/B/72	No. dt. 29-11-72 Police Chowki Adda Larian, Lahore.

LIST OF DUPLICATE ROUTE PERMITS OF PUBLIC/PRIVATE CARRIERS ISSUED DURING THE PERIOD FROM 1-1-1972 to 31-12-1972.

S. No.	Name of Holder.	Vehicle No.	Permit No.	Name of P. S. with date.
1	Nisar Ahmad S/o Mian Amin R/o New Ravi Link Rd. Lahore.	LR-8115	8383/71	Police Station Islamabad dt. 1-6-1972
2	Mohd. Ashiq S/o Khushi Mohd. R/o Kasur.	GT-6306	7856/70	Police Station Lulliani, dt. 27/28-9-72
3	Sh. Mohd. Ismail, Mohboob Goods Forwarding Agency, Lahore.	LEH-766	8324/70	Police Station Bhai Pheru dt. 24-10-72
4	Nazar Ali Malik, Soofi Soap Factory, 39 Fleming Road, Lahore.	LEC-6112	2689/70	Police Post Wasanpura, dt. 23-9-72
5	M/s Zaka-ullah & Co. Lahore	LED-1576	7280/68	Police Station Sharaqpur, dt. 30-11-72
6	Shah Mohd. S/o Mehr Din of Lahore.	LR-4017	8688/71	Police Station Toba Tek Singh dt. 2-11-7
7	Javed Ahmad S/o Nazir Ahmad H. No. 7 Gali No. 3 Kachhopura, Lahore.	LEF-4923	2987/71	Police Station Misri Shah, dt. 7-12-72
8	Rana Abdul Latif Amrit Bazar No. 86 H. No. 19, Gowalmandi Lahore.	LR-3955	8887/72	Police Station Islamabad, dt. 1-12-72.
9	Kh. Tahir Mahmood, Badar Riaz 107 Azam Market, Lahore.	SG-2991	8231/70	Police Station Pind Dadan Khan, Distt Jhelum dt. 23-12-72
10	Mohd. Ramzan, Chak No. 37-GB Teh. Jaranwala Distt. Lyallpur.	LEF-1672	3126/70	Police Station Civil Line, Lyallpur, dt. 19-10-72
11	Ahsanullah, Saifullah C/o Carwan Goods Transport Co Gujranwala.	LEC-4255	—	Lost in the custody of Military Authorities.
12	Fazalur Rehman S/o Abdul Rehman C/o Seven Star Goods Transport Co. Lahore.	HA-3261	8655/71	Police Station New Anarkali, dt. 26-6-72
13	M/s Mohd. Riaz, Mohd. Rafique Diggi Mohalla H. No. 337 Gali No. 33, Sadar. Lhhore.	SA-819	9089/72	Police Station Baghbanpura, dt. 27-11-72
14	Abdul Karim, Mohd. Hanif Nazir Ahmad C/o Lahore Naulakha Goods Tpt. Co. Lahore.	LED-9335	—	Lost in the custody of Military Authorities.

CONTRACT CARRIAGE (RICKSHAW)

S. No.	Name of permit holder.	Vehicle No.	Permit No.	Police Station & date.
1	Khan Aziz Khan, Kothi No. 4, Simla Pehari, Lahore.	LEF-9422	6482/69	Old Anarkali, Lahore dt. 26-7-1972
2	Mr. Mohd. Saeed, H. No. 14, St. No. 27, Fleming Road, Lahore.	LEC 1390	6620/69	Krishan Nagar, Lahore dt. 2 6 1972
3	Mr. Sharafat Ali 31 Circular Road, Lahore.	LEG-1059	6627/69	Qilla Gujar Singh, LHR dt. 15-8-1972
4	Mr. Pervaiz Ahmad, 5 Ghalib Colony, Samanabad, Lahore.	LEG-1167	6629/69	New Anarkali, Lahore dated 22-4-1972
5	Mr. Abdul Ghani, 464 Katri Dr. Fakhar-ud-Din I/s Yakki, Gate, Lahore.	LEE-1477	6645/69	Naulakha, Lahore. dated 6-11-72
6	Mr. Muhammad Ashiq, 3 Fatteh Sher Road, Lahore.	LEG-1731	6690/69	Shahdara Town, Lahore, dt. 13-8-72
7	M/s Muslim Corporation 56 Mc Leod Road, Lahore.	LEF-9466	6427/69	Kumhar Pura, LHR dated 451972
8	Syed Shamshir Haider, H. No. 4, St. No. 10, Ramnagar, Lahore	LEG-1769	6739/69	Lower Mall, Lahore dated 4-7-1972
9	Lal Muhammad, Railway Juggian, Mayo Rd. Lahore	LEG-2232	8/70	Naulakha Lahore dated 30-4-1972.
10	Mrs. Razia Bashir, 89-C Model Town, Lahore.	LEG-2750	55/70	Model Town, Lahore dated 8-8-72
11	Mst. Iqbal Bibi, 36-Loona Street No. 113, KachaNisbet Road, Lahore.	LEE-2995	49/70	Gowalmandi, Lahore dated 17-11-72
12	Mr. Muhammad Ibrahim. Nazim-abad Tajpura, Lahore.	LEG-3083	112/70	Ichhra, Lahore dated 2-2-72
13	Mr. Abdul Sattar, Nemat Kadah, Lohari Gate, Lahore.	LEG-3327	136/70	Garhi Shahu, Lahore. dated 29-6-72
14	Mr. Niaz Ali, 15 G Shad Bagh, Lahore.	LEG-3840	184/70	Qilla Gujjar Singh, Lahore 3. 14-11-72
15	Mr. Abdul Rauf, Misson Street No. 2, Akbari Gate, Lahore.	LEG-3895	190/70	New Anarkali, Lhr. dated 31-10-72

16	Mr. Shahid Nadeem, 17 Cooper Road, Lahore	LEG-4015	207/70	Shad Bagh, Lahore. dated 8-7-72
17	Mr. Abid Hussain, Naulakha Bazar, Lahore	LR-5359	213/70	Garhi Shahu, Lahore. 17-4-72
18	Mr. Muhammad Arshad, 36 Amrit Bazar, Lahore.	LEG-4405	264/70	Lytton Road, Lahore. 13-11-72
19	M/s M. Ismail, Khalid Mahmood, 36 McLeod Road, Lahore.	LEG-4658	296/70	Old Anarkali, Lahore dated 4-9-72
20	Mr. Muhammad Din, H. No 25, Gali No. 9 Shahdara, Lahore	LEG-4631	299/70	Old Anarkali, Lahore, 6-6-72
21	Mr. Niaz Ali, Royal Park, Lahore	LEG-4917	320/70	Baghbanpura, Lahore, dated 24-10-72
22	M/s Muhammad Siddique Mohd. Ahmed, H. No. 33 St. 0 21, Ramgarh, Lahore.	LEG-5022	366/70	P. S. Garhi Shahu, Lahore dt. 17-4-72
23	Malik Amjad Munir, 35, Nisbet Road, Lahore.	LEG-5694	433/70	Baghbanpura, Lahore. dt. 5-5-72
24	Mr. Muhammad Siddique, 302, Landa Bazar. Lahore	LEG-5805	461/70	Misri Shah, Lahore. dated 16-12-72
25	Mr. Nawab Din 302, Landa Bazar, Lahore.	LEG-6027	477/70	Naulakha Lahore, dated 12-7-72
26	Mr. Muhammad Ali, 3 Fateh Sher Road, Lahore.	LEG-6019	486/70	Nawan Kot, Lahor dated 19-12-72
27	do.	LEG-6017	498/70	Garhi Shahu, Lahore dated 28-7-72
28	Haji Sh. Najib-ud-Din, 301 Landa Bazar, Lahore.	LEG-6177	504/70	Misri Shah, Lahore, dated 29-5-72
29	Mr. Ashiq Hussain, H. No. 11 St. No. 25, Noor Shah Road Mozang Lahore.	LEG-6526	650/70	Mozang, Lahore. dated 16-6-72
30	Mr. Feroze Din, Punjab Auto's Royal Park, Lahore.	LEG-6698	673/70	New Anarkali, Lhr. dated 22-6-72
31	Mr. Aftab Aslam Khan, 3 Rasala Bazar, Anarkali, Lahore,	LEG-6717	683/70	Nawan Kot, Lahore dated 8-8-72
32	Mr. Asaf Ali Shah, Bhatti and Co. Co. 109, Lytton Road, Lahore.	LEG-7192	750/70	Nawan Kot, Lahore. dated 11-10-72

33	Mr. Abdul Aziz, Ahata No. 6 St. No. 4, Quarter No. 3 Garhi Shahu, Lahore.	LEG-6386	2056/71	Garhi Shahu, Lhr, dated 28-4-72
34	Mr. Amjad Mueen, 35 Nisbet Road, Lahore.	LEH-6598	2089/71	P. S. Old Anarkali, Lahore dt. 20-9-72
35	Mst. Khurshid Begum 48-B Model Town, Lahore.	LEH-1578	1245/71	Mustafaabad, Lhr. dated 16-11-72
6	Mst. Mumtaz Begum Babar Street No. 33, Nai Abadi, Garhi Shahu, Lahore.	LED-1096	1861-7i	Garhi Shahu, Lahore. dt. 72

لاہور ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی کے دفتر میں جعلی بیانات کی تحقیقات

*۱۸۹۲ - **شیخ عزیز احمد** - کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ لاہور ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی کے دفتر میں جعلی بیانات جعلی مہریں ثبت کر کے داخل کئے جاتے ہیں -

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا اس سلسلے میں کوئی تحقیقات کی گئی ہے اگر ایسا ہے تو اس تحقیقات کی نقل ایوان کی میز پر رکھی جائے - اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر ٹرانسپورٹ (میاں محمد افضل وٹو) : (الف) و (ب) اس کی کوئی تحریری یا زبانی شکایت دفتر ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی لاہور کو موصول نہیں ہوئی لہذا ایسے حالات میں تحقیقات کا سوال پیدا نہیں ہوتا -

---

حافظ آباد کے بس سٹینڈ کو بند کرنے کے اقدامات

*۱۸۸۵ - **مسٹر فدا حسین** - کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حافظ آباد کا بس سٹینڈ میونسپل کمیٹی کی حدود کے اندر واقع ہے اور سال ۱۹۵۹-۶۰ء سے اس کی کل آمدن مبلغ پچاس ہزار روپیہ سالانہ ایک واحد ناجائز طور پر حاصل کر رہا ہے -

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے - تو کیا حکومت مذکورہ بس سٹینڈ کو فی الفور بند کرنے کے لیے کوئی اقدام کر رہی ہے ؟

وزیر ٹرانسپورٹ (میاں محمد افضل وٹو) : معاملہ غیر معمولی ہونے کی وجہ سے مکمل چھان بین کے بعد جواب دیا جائے گا -

---

صحافیوں کی بھوک ہڑتال

*۲۲۹۸ - **شیخ محمد اصغر** - کیا وزیر محنت ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا وزیر موصوف اس امر سے آگاہ ہیں کہ ۲۰ دسمبر ۱۹۷۱ء سے آج تک متعدد صحافیوں نے پنجاب اسمبلی چیمبر کے سامنے بھوک ہڑتال کی - اگر ایسا ہے تو ان صحافیوں کی تعداد کیا ہے -

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو بھوک ہڑتال کرنے کی کیا وجوہ تھیں - اور حکومت نے اس بارے میں کیا اقدام کیا ہے ؟

وزیر محنت (میاں محمد افضل وٹو) : (الف) یہ درست ہے کہ دسمبر ۱۹۷۱ء میں کوہستان ۔ آزاد ۔ جاوداں اور نیشنل نیوز کے سابقہ اخبارات کے تخفیف شدہ کارکنوں نے اسمبلی ہال کے سامنے ایک کیمپ لگایا تھا ۔ اور اس میں بھوک ہڑتال کرنے کی اطلاع بھی ملی تھی ۔

(ب) یہ تخفیف شدہ کارکن اپنے اخبارات کے متعلقہ مالکان کے خلاف اپنے واجبات کی ادائی کے لئے بطور احتجاج جمع ہوئے تھے ۔

مارشل لاء حکام نے مارشل لاء حکم نمبر ۲۳۳ مورخہ ۲۸ مارچ ۱۹۷۲ء کے تحت مذکورہ بالا اخبارات کے مالکان فیصلہ دیدیا تھا ۔ انجمن صحافیان پنجاب کے مشورے سے پنجائت بورڈ بقایاجات کا ۲۰ فی صد وصول کر چکا ہے ۔

معدنی کارکنوں کی سہولتیں

*۲۳۴۴ ۔ **شیخ محمد اصغر** ۔ کیا وزیر محنت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) صوبہ پنجاب میں مختلف معدنیات کی کل کتنی کانیں ہیں اور مذکورہ کانوں میں کان کنوں کی موجودہ تعداد کیا ہے ۔

(ب) مذکورہ بالا کان کنوں کو اس وقت لیبر قوانین کے تحت کس کس قسم کی مراعات حاصل ہیں اور مزید کون کون سی زیر غور ہیں ؟

وزیر محنت (میاں محمد افضل وٹو) : (الف) صوبہ پنجاب میں کل ۲۷۴۸ کانیں ہیں اور کان کنوں کی موجودہ تعداد تقریباً ۲۸۴۳۱ ہے ۔

(ب) (i) ۔ کان کنوں کو مندرجہ ذیل لیبر قوانین کے تحت مراعات حاصل ہیں :۔

۱ ۔ مائنز ایکٹ ۱۹۲۳ء ۔

۲ ۔ انڈسٹریل اینڈ کمرشل ایمپلائمنٹ (سٹینڈنگ آرڈرز) آرڈیننس ۱۹۶۸ء ۔

۳ ۔ ورک مینز کمپنسیشن ایکٹ ۱۹۲۳ء ۔

۴ ۔ پے منٹ آف ویجز ایکٹ ۱۹۳۶ء ۔

۵ ۔ انڈسٹریل ریلیشنز آرڈیننس ۱۹۶۹ء ۔

۶ ۔ ایمپلائمنٹ و (ریکارڈز آف سرویسز) ایکٹ ۱۹۵۲ء ۔

۷ ۔ ایکسائز ڈیوٹی اون منرلز (لیبر ویلفیئر) ایکٹ ۱۹۶۷ء ۔

۸ ۔ کول مائنز (فکسیشن آف ریٹس آف ویجز) آرڈیننس ۱۹۶۰ء ۔

(ii) ۔ علاوہ ازیں کان کنوں کے فائدے کے لئے کانوں میں فیٹر پرائمس شاپ

آرڈیننس کا اطلاق بھی زیر غور ہے ۔

صوبہ سرحد اور صوبہ سندھ سے بسوں کی واپسی

*۲۴۸۰ ۔ چوہدری محمد یعقوب علی بھٹہ ، کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ پنجاب روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن کی متعدد بسیں ون یونٹ کے بعد صوبہ سرحد اور صوبہ سندھ کی حکومتوں نے روک لی تھیں اور ابھی تک صوبہ پنجاب کو واپس نہیں کیں ؟

(ب) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ مذکورہ بالا بسوں کی واپسی کے لئے حکومت پنجاب مذکورہ بالا دونوں صوبائی حکومتوں سے براہ راست یا مرکزی حکومت کے ذریعے خط و کتابت کرتی رہی ہے ۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو (۱) صوبہ سرحد اور صوبہ سندھ کے پاس صوبہ پنجاب کی کتنی بسیں ہیں (۲) کتنی بسیں دونوں صوبوں نے پنجاب کے حوالہ کر دی ہیں ؟ اور کتنی ابھی صوبہ پنجاب کو نہیں ملی اور مزید کتنی بسیں پنجاب کو ملنے کی توقع ہے ؟

وزیر ٹرانسپورٹ (میاں افضل وٹو) : (الف) یہ واقعہ صرف صوبہ سندھ کی حکومت تک درست ہے ۔

(ب) درست ہے ۔

(ج) (الف) پنجاب روڈ ٹرانسپورٹ بورڈ کے مطالبے کے مطابق اس کی گیارہ بسیں اور ایک سٹاف کار سندھ روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن سے واجب الوصول ہیں صوبہ سرحد میں پنجاب روڈ ٹرانسپورٹ بورڈ کی کوئی گاڑی نہیں ۔

(ب) سندھ روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن نے ابھی تک کوئی گاڑی واپس نہیں کی تاہم ان گاڑیوں کی واپسی کے لئے ہر امکانی کوشش کی جا رہی ہے ۔

کورنگ ٹرانسپورٹ سروس کے لئے ایڈوائزری کمیٹی کی تشکیل

*۲۵۱۹ ۔ میاں محمد رفیق ۔ کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ ۱۹۶۴ء میں حکومت نے لاہور اومنی بس سروس کے لیے ایک ایڈوائزری کمیٹی بنائی تھی ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت گورنمنٹ سروس کے لئے بھی کسی ایڈوائزری کمیٹی کی تشکیل کرے گی ؟

وزیر ٹرانسپورٹ (میاں محمد افضل وٹو) : (الف) درست ہے ۔ در حقیقت ایڈوائزری کمیٹیاں نہ صرف لاہور اومنی بس سروس بلکہ پنجاب روڈ ٹرانسپورٹ کی ہر سروس کے لئے علیحدہ علیحدہ ۱۹۵۸ء میں قائم کی گئی تھیں ۔ البتہ جنوری ۱۹۶۴ء میں ان کمیٹیوں کے انتظامی ڈھانچے میں تھوڑی سی تبدیلی ضرور کی گئی تھی ۔ لیکن کوئی نئی کمیٹی تشکیل نہیں کی گئی تھی ۔

(ب) جیسا کہ جواب جزو (الف) میں وضاحت کی گئی ہے ۔ یہ کمیٹیاں بورڈ کی تمام سروسوں میں اب بھی موجود ہیں ۔ لہذا کسی نئی ایڈوائزری کمیٹی کی تشکیل کی ضرورت نہیں ۔

صوبہ پنجاب میں بند ہونے والی فیکٹریوں کی تعداد

***۲۵۳۶ ۔ شیخ محمد اصغر** ۔ کیا وزیر محنت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) فروری ۱۹۷۳ء میں صوبہ پنجاب کی کتنی فیکٹریاں بند تھیں اور کیا ان کو کھولنے کا حکم دیا گیا ۔

(ب) مذکورہ بالا کتنی فیکٹریوں نے دوبارہ کام شروع کر دیا ہے اور جو بند ہیں ان کے خلاف حکومت نے کیا کارروائی کی ہے ؟

وزیر محنت (میاں محمد افضل وٹو) : (الف) فروری ۱۹۷۳ء میں صوبہ پنجاب میں ۹ فیکٹریاں بند تھیں ۔ ان میں سے ۲ فیکٹریوں کو لیبر کورٹ نے کھولنے کا حکم دیا ۔

(ب) مذکورہ بالا ۹ فیکٹریوں میں سے ۲ فیکٹریوں نے کام شروع کر دیا ہوا ہے ۶ فیکٹریاں ابھی تک بند ہیں ۔ ان میں سے ایک فیکٹری کا مقدمہ لیبر کورٹ میں زیر سماعت ہے ۔ ۵ فیکٹریاں مالکان نے شدید مالی نقصان کی بناء پر بند کیں ۔ ان کی تفصیلات مندرجہ ذیل ہیں :-

۱- گوجرہ کاٹن ٹکسٹائل ملز لمیٹڈ گوجرہ	مالی نقصان کی وجہ سے بند ہوئیں۔ مزدوروں اور مالکان کے مابین اقرار ناموں کے تحت مزدوروں کو قانون کے مطابق علیحدگی مراعات دی گئیں۔
۲- پرفیکٹ فلور ملز فیکٹری ایریا لائل پور	
۳- کیپٹل وئسیرنگ انڈسٹریز اسلام آباد	مالی نقصان کی وجہ سے جولائی اگست ۱۹۷۲ء میں انڈسٹریل ریلیشنز آرڈیننس کی دفعہ برائے اجازت لیبر کورٹ کے نفاذ سے پہلے بند ہوئیں۔
۴- پاکستان ٹکسٹائل ملز گجرات	
۵- اہم فرید محمد حسین راولپنڈی	

چونکہ لیبر قوانین کی خلاف ورزی نہیں ہوئی اس لیے حکومت کی کارروائی کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔

لاہور کی فلور ملوں اور گوداموں کے مالکان کی جانب سے مزدوروں کی اجرت میں کمی

*۲۵۳۷ - **شیخ محمد اصغر** - کیا وزیر محنت از راہ کرم بیان کریں گے کہ -

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ ماہ فروری ۱۹۷۳ء کے آخری ہفتہ میں لاہور کی بعض فلور ملوں اور بعض گوداموں کے مالکان نے اپنے مزدوروں کی اجرت میں پچاس فیصد کمی کر دی ہے۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو ان فلور ملوں اور گوداموں کے نام کیا ہیں اور حکومت نے اس بارے میں کیا اقدامات کئے ہیں؟

وزیر محنت (میاں محمد افضل وٹو) : (الف) ماہ فروری ۱۹۷۳ء میں لاہور کی کسی فلور مل اور گودام کے مالک نے مزدوروں کی اجرت میں کوئی کمی نہیں کی اور نہ ہی اس سلسلے میں کسی بھی مزدور کی طرف سے کوئی شکائت موصول ہوئی۔

(ب) سوال پیدا ہی نہیں ہوتا۔

صوبہ پنجاب میں لیبر عدالتیں

*۲۵۳۸ - **شیخ محمد اصغر** - کیا وزیر محنت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) صوبہ پنجاب میں آج کل کتنی لیبر عدالتیں اور جوئینٹ لیبر عدالتیں

کل وقتی اور جز وقتی کام کر رہی ہیں ۔

(ب) حکومت جز وقتی جولیئر لیبر عدالتوں کو کب تک کل وقتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر محنت (میاں محمد افضل ولو) ۔ (الف) صوبہ پنجاب میں اس وقت دو کل وقتی لیبر عدالتیں اور ۱۲ جز وقتی جولیئر لیبر عدالتیں کام کر رہی ہیں ۔

(ب) محکمہ محنت پنجاب جز وقتی لیبر عدالتوں کو کل وقتی کرنے کی پوری کوشش کر رہا ہے مگر مجسٹریٹوں کی شدید قلت کے پیش نظر یہ کام ابھی تک پورا نہیں ہو سکا ۔ اس سلسلے میں محکمہ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن پنجاب نے جو کہ مجسٹریٹوں کی تعیناتی کرتا ہے ۔ یقین دلایا ہے کہ مارچ ۔ اپریل میں جب نئے مجسٹریٹ مقرر کئے جائیں گے تو محکمہ محنت کی ضرورت کو مدنظر رکھا جائے گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ میرا ایک سوال نمبر ۲۵۱۴ رہ گیا ہے ۔ میں آپ سے اجازت لے کر باہر گیا تھا ۔

مسٹر سپیکر ۔ میاں خورشید انور مجھ سے اجازت لے کر باہر گئے تھے ۔ ان کے سوال کا جواب ایوان کی میز پر رکھ دیں ۔

وزیر محنت ۔ جناب والا ۔ میں سوال نمبر ۲۵۱۴ کا جواب ایوان کی میز پر رکھتا ہوں ۔

نشان زدہ سوال جو ایوان کی میز پر رکھا گیا ۔

لیبر قوانین پر عمل درآمد

*۲۵۱۴ ۔ **میاں خورشید انور** ۔ کیا وزیر محنت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا حکومت کے نافذ کردہ لیبر قوانین پر تمام صنعتی اور کمرشل ادارے عمل کر رہے ہیں ۔ اگر ان پر عمل نہیں ہو رہا تو حکومت اس سلسلہ میں کیا اقدام کر رہی ہے ۔

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ لاہور چیمبرز آف کامرس اینڈ انڈسٹری صنعت

کاروں اور تاجروں کا نمائندہ ادارہ ہے اور حکومت سے ہر قسم کی مراعات حاصل کرتا ہے لیکن خود حکومت کی لیبر پالیسی پر عمل نہیں کرتا ۔

(ج) کیا چیمبرز آف کامرس اور دیگر ٹریڈ باڈیز پر انڈسٹریل ریلیشنز آرڈیننس کا اطلاق نہیں ہوتا اور ان اداروں کے ملازمین کو اس آرڈیننس کے تحت ملنے والی مراعات سے اس لئے محروم کیا جاتا ہے کہ یہ ادارے نفع نہ کمانے والے ادارے ہیں ۔ اگر ایسا ہے تو ان اداروں کے ملازمین مراعات سے کیوں محروم ہیں ؟

وزیر محنت (میاں محمد افضل وٹو) ۔ (الف) تمام صنعتی اور کمرشل ادارے لیبر قوانین کے پابند ہیں اور جو ان پر عمل نہیں کرتے ان کے خلاف قانونی کارروائی ہوتی رہتی ہے ۔

(ب) لاہور چیمبرز آف کامرس اینڈ انڈسٹری صنعت کاروں اور تاجروں کا نمائندہ ادارہ ہے اور حکومت کی لیبر پالیسی کا پابند ہے ۔

(ج) یہ درست نہیں ہے کہ ادارہ مذکورہ پر انڈسٹریل ریلیشنز آرڈیننس ۱۹۶۹ء کا اطلاق نہیں ہوتا ۔ مزید برآں انڈسٹریل اینڈ کمرشل ایمپلائمنٹ (سٹینڈنگ آرڈرز) آرڈیننس ۱۹۶۸ء کا اطلاق بھی ہوتا ہے ۔ کیونکہ یہ ادارے قانون کی رو سے تجارتی ادارے تصور کئے جاتے ہیں ۔ یہ درست نہیں ہے کہ چونکہ یہ ادارے نفع کمانے والے نہیں ۔ اس لئے لیبر قوانین ان پر عائد نہیں ہوتے ۔ انڈسٹریل اینڈ کمرشل ایمپلائمنٹ (سٹینڈنگ آرڈرز) آرڈیننس ۱۹۶۸ء کے تحت جو مراعات اور سہولتیں ملازمین کو ملنی چاہئیں ۔ اس ادارے میں دی جاتی ہیں ۔ ملازمین مذکورہ انڈسٹریل ریلیشنز آرڈیننس ۱۹۶۹ء کے تحت اجتماعی سودہ کاری کے ذریعہ اپنے لئے مزید مراعات اور حقوق کا تعین کرا سکتے ہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ کورم نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ گنتی کی جائے ۔ ۔ ۔ ۔ گنتی کی گئی ۔ اس وقت ایوان میں ۷۲ ارکان موجود ہیں ۔ کورم پورا ہے ۔ اراکین اسمبلی کی رخصت کی درخواستوں کو لیتے ہیں ۔

اراکین اسمبلی کی رخصت

مسٹر غلام فرید چشتی

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست مسٹر غلام فرید چشتی صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

میں ۴ تا ۶ اپریل کو اسمبلی کی کارروائی میں حاضر نہیں ہو سکا گولڑہ شریف عرس میں حاضر تھا ۔ استدعا ہے کہ رخصت دی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مرزا طاہر بیگ

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست مرزا طاہر بیگ صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

Being indisposed I could not attend the sesssion on 6-4-1973 for which leave may please be sanctioned.

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

سردار نذر محمد خان جتوئی

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست سردار نذر محمد خان جتوئی صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

میں ایک ضروری کام کے سلسلے میں اجلاس اسمبلی میں ۲ اپریل سے ۵ اپریل تک حاضر نہیں ہو سکا گذارش ہے کہ ان ایام کی رخصت عطا فرمائی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر تاج محمد خان زادہ

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست مسٹر تاج محمد خانزادہ صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

I shall not be able to attend the Assembly on the 9th, 10th and 11th April due to urgent

work. I should be grateful if leave can be granted to me.

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

تحاریک التوائے کار

مسٹر سپیکر ۔ اب ہم تحاریک التوا لیتے ہیں ۔ وزیر خزانہ صاحب نے جواب دینے کا وعدہ فرمایا تھا ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میری ایک تحریک استحقاق جناب نے ملتوی فرمائی تھی اور جناب محمد حنیف رامے صاحب نے اس کا جواب دینے کا وعدہ فرمایا تھا ۔

مسٹر سپیکر ۔ وزیر خزانہ صاحب وہ ٹیلیفون کے متعلق تحریک استحقاق تھی ۔ اس کی کیا پوزیشن ہے ۔ آپ نے فرمایا تھا کہ کسی اور دن اس پر سٹیٹمنٹ دے سکیں گے ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ میں ابھی عرض کرتا ہوں ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میری بھی دو تحاریک استحقاق pending ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ غالباً ایک تو وزیر اعلیٰ صاحب سے متعلق ہے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ دونوں انہی سے متعلق ہیں ۔ جناب والا ۔ وہ ۱۲ اپریل کو تشریف لائیں گے ۔

مسٹر سپیکر ۔ پھر ان تحریک ہائے کو ۱۲ اپریل کو ہی لے لیں گے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ آپ نے اس کے لئے سوموار کا دن مقرر کیا تھا ۔ جناب محمد حنیف رامے صاحب نے فرمایا تھا کہ اگر وزیر اعلیٰ صاحب سوموار کو تشریف نہ لائے تو میں جواب دے دوں گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ نے خود ۱۲ تاریخ تک چھٹی دے دی ہے ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ وزیر اعلیٰ صاحب سے آپ ملے بھی تھے اور جناب نے فرمایا تھا کہ وہ آئیں گے ۔ انہوں نے بھی فرمایا تھا کہ میں صبح آ رہا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ ایک تحریک کے متعلق انہوں نے خود سٹیٹمنٹ دیا تھا کہ محکمہ

کی طرف سے جواب آ رہا ہے ۔ اگر اس میں کوئی reconcile کرنا ہے یا کہنا ہے کہ محکمہ کا جواب غلط ہے تو ان کی خود موجودگی ضروری ہے ۔ جہاں اتنے دن انتظار کیا ہے دو دن اور انتظار کر لیں ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ انہی کے متعلق دوسری بھی تحریک استحقاق ہے ۔ وہ لوکل باڈیز کے ملازمین پر ban کے متعلق ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ لوکل باڈیز کے متعلق بھی انہوں نے ہی جواب دینا ہے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ ban کے سلسلہ میں جناب محمد حنیف رامے صاحب بڑی وضاحت کے ساتھ جواب دے چکے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ بیان میں contradiction کے متعلق وہی وضاحت کر سکتے ہیں ۔

تحریک التوا نمبر ۹۵م ۔ راجہ محمد افضل کی طرف سے ہے ۔ وہ ایوان میں موجود نہیں ہیں ۔ اگلی تحریک التوا نمبر ۹۹م میاں خورشید انور کی طرف سے ہے ۔

راولپنڈی میں متحدہ جمہوری محاذ کے جلسہ میں سرحد سے آنے والے لوگوں کی بسوں کو نذر آتش کرنا ۔

مسٹر سپیکر ۔ میاں خورشید انور یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ نوائے وقت ۲۵ مارچ ۱۹۷۳ء کے مطابق ۲۳ مارچ کو راولپنڈی میں متحدہ جمہوری محاذ کے جلسہ عام سے باہر امپروومنٹ ٹرسٹ کے دفتر کے قریب صوبہ سرحد سے آنے والے لوگوں کی تیرہ (۱۳) بسوں کو حملہ آوروں نے توڑ پھوڑ کر آگ لگا دی ۔ اس واقعہ سے صوبہ بھر میں سخت ہیجان و اضطراب اور غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی ہے ۔

راولپنڈی میں متحدہ جمہوری محاذ کے راہنما مسٹر محمود احمد مٹو کی رہائش گاہ پر پتھراؤ ۔

مسٹر سپیکر ۔ میاں خورشید انور یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ راولپنڈی میں

۲۳ مارچ کو متحدہ جمہوری محاذ کے جلسہ عام میں غنڈہ گردی ، گولیوں اور آتش بموں کی وجہ سے جلسہ کو منسوخ کرنے کے بعد جب متحدہ جمہوری محاذ کے راہنما کالج روڈ پر واقع مسٹر محمود احمد منٹو کی رہائش گاہ پر پہنچے تو حملہ آوروں کے ایک گروہ نے اس مکان پر پتھراؤ شروع کر دیا ۔ اس واقعہ سے صوبہ بھر میں سخت اضطراب اور ہیجان پیدا ہو گیا ہے ۔

راولپنڈی میں فیڈرل پولیس اور پیپلز گارڈ کی طرف سے اخباری نمائندوں کا زدو کوب کیا جانا

مسٹر سپیکر ۔ میاں خورشید انور تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ راولپنڈی میں ۲۳ مارچ کو لیاقت باغ میں منعقد ہونے والے متحدہ جمہوری محاذ کے جلسہ عام میں جلسہ شروع ہونے سے قبل فیڈرل پولیس پیپلز گارڈ اور باہر سے منگوائے گئے غنڈوں نے اخباری نمائندوں کو زدوکوب کیا اور فوٹو گرافروں کے کیمرے چھین لئے اس واقعہ سے صوبہ بھر میں سخت ہیجان بے چینی اور اضطراب پھیل گیا ہے ۔

راولپنڈی میں متحدہ جمہوری محاذ کے جلسہ پر فائرنگ آتشیں بموں کا استعمال اور بسوں کو جلانا

مسٹر سپیکر ۔ میاں خورشید انور یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ راولپنڈی میں مورخہ ۲۳ مارچ ۵۷ء کو متحدہ جمہوری محاذ کے جلسہ عام کو فیڈرل پولیس پیپلز گارڈ اور دوسرے شہروں سے منگوائے ہوئے غنڈوں نے چاروں طرف سے گھیر کر گولیاں برسائیں ۔ آتشیں بم پھینکے اور بسوں کو جلایا جس سے کئی افراد ہلاک اور سینکڑوں زخمی ہوئے اس واقعہ سے تمام صوبہ میں سخت ہیجان اور اضطراب پھیل گیا ہے ۔

راولپنڈی میں متحدہ جمہوری محاذ کے جلسہ پر فائرنگ

مسٹر سپیکر ۔ میاں خورشید انور یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ راولپنڈی میں ۲۳ مارچ کو جس جلسہ عام سے اپوزیشن کے راہنماؤں نے خطاب کرنا تھا اسے ناکام بنانے کے

لیے پیپلز گارڈ فیڈرل پولیس اور دوسرے شہروں سے منگوائے گئے غنڈوں کے ذریعے فائرنگ کرائی گئی اس واقعہ سے سارے صوبہ میں سخت ہیجان اور اضطراب پھیل گیا ہے۔

راولپنڈی میں جماعت اسلامی کی لائبریری کے سامان اور لٹریچر کو نذر آتش کرنا

مسٹر سپیکر ۔ میاں خورشید انور یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ۲۳ مارچ کو راولپنڈی میں متحدہ جمہوری محاذ کے جلسہ عام میں قتل و غارت کرنے کے بعد حملہ آوروں کے کئی گروہ شاہراہ پہلوی پر لاٹھیاں اور پستول لہراتے جماعت اسلامی کے دارالمطالعہ پر پہنچے اور وہاں لائبریری کا تمام سامان اور لٹریچر جلا دیا۔ اس واقعہ سے صوبہ بھر میں سخت اضطراب پھیل گیا ہے۔

راولپنڈی میں متحدہ جمہوری محاذ کے جلسہ عام سے متعدد افراد کی ہلاکت

مسٹر سپیکر ۔ چوہدری امان اللہ یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ مورخہ ۲۳-۳-۷۳ کو راولپنڈی متحدہ محاذ کے جلسہ عام میں فائرنگ ہوئی جس کے نتیجہ میں متعدد آدمی ہلاک اور سینکڑوں زخمی ہو گئے۔ جلسہ گاہ میں کافی دیر تک میدان کارزار بنا رہا متعدد بسیں جلا دی گئیں۔ سامان جلسہ دربان شامیانہ اور کرسیاں بھی نذر آتش ہو گئیں۔ اس ہنگامہ میں ضلع گجرات کے پیپلز پارٹی کے چند کارکن ہلاک ہوئے۔ اس واقعہ سے صوبہ پنجاب کے عوام میں سخت خوف و ہراس پھیل چکا ہے۔ عوام محسوس کر رہے ہیں کہ صوبہ پنجاب میں خانہ جنگی کے سے حالات پیدا ہو چکے ہیں۔ واقعہ کی اہمیت پیش نظر اس پر بحث کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔

تحریک التوا نمبر ۵۰۸-۵۱۰ اور ۵۱۱ راجہ جمیل اللہ خان کی ہیں و اس وقت ایوان میں نہیں ہیں۔

مسٹر سپیکر ۔ راولپنڈی میں مختلف مقامات پر جو واقعات رونما ہوئے ہیں اس کے متعلق رائے صاحب آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ مجھے اس سلسلے میں یہ کہنا ہے کہ یہ درست ہے کہ

جلسہ میں گڑبڑ ہوئی ہے اور یہ بھی درست ہے کہ باہر سے عام لوگ آئے تھے اور بسیں وغیرہ بھی جلیں ۔ لیکن گڑ بڑ کی ذمہ دار متعین ہوئی ہے ابھی معاملہ زیر تفشیش ہے ۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ راولپنڈی نے اس سلسلہ میں ایک انکوائری آفیسر کی تعیناتی کی ہے جو ان واقعات کی جانچ پڑتال کرے ۔ اس کے علاوہ جناب والا جو بھی صورت حال ہوگی وہ سب کے سامنے آ جائے گی ۔ جن لوگوں کے خلاف مقدمات درج ہوئے تھے وہ صدر صاحب کے حکم سے واپس لے آئے گئے ہیں اس کے بعد کوئی اضطراب کی بات باقی نہیں ہے ۔ اس واقعہ کے بعد جلسوں وغیرہ پر پابندی لگا دی گئی ہے تا کہ امن عامہ کی صورت حال خراب نہ ہو معاملہ زیر تفشیش ہے اس کی ذمہ داری ابھی کسی پر نہیں ڈالی گئی اس لئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس معاملہ کو زیر بحث نہ لایا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ انکوائری آفیسر نے کوئی تاریخ مقرر کی ہے ۔

وزیر خزانہ ۔ میرے علم نہیں ہے ۔

Mr. Speaker : All the motion are held in order. Those in favour of the leave being granted to please rise in there seats .. .. The count was taken..... It falls as it does not get the required number of votes.

وزیر خزانہ جناب والا ۔ یہ آٹھ نہیں تھیں بلکہ گیارہ تھیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ تین اس لئے پیش نہیں ہوئیں کیونکہ راجہ جمیل اللہ اور راجہ محمد افضل صاحب آج تشریف نہیں رکھتے تھے They have been taken up and dropped اگر فاضل رکن موجود نہ ہوں تو میں تھوڑی بہت رعایت دے دیتا ہوں کیونکہ ان کو پتہ نہیں ہوتا کہ تحریک پر کب غور ہوگا ۔ لیکن آج کی تحاریک کا سب کو نوٹس تھا کہ پیر کو لی جائیں گی اس لئے جو ممبر صاحبان حاضر نہیں ہیں ان کی تحاریک drop ہو گئی ہیں ۔

خان تاج محمد خان ڈی ایس پی چنیوٹ کا پیپلز پارٹی کے جلسہ سے خطاب

مسٹر سپیکر ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ وفاق مورخہ ۱۹ مارچ ۱۹۷۳ء میں شائع شدہ تصویری خبر کے مطابق خان تاج محمد خان ڈی ایس پی چنیوٹ نے ایک سیاسی جماعت پیپلز پارٹی کے جلسہ میں خطاب کیا ہے ۔ اس طرح ایک سرکاری پولیس آفیسر کی سیاسی جلسوں میں شرکت و خطاب سے

عوام میں سخت اضطراب بے چینی اور غم و غصہ پایا جاتا ہے ۔

حاجی صاحب تقریر کس تاریخ کو ہوئی ہے ؟

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ تاریخ لکھی ہوئی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس میں اخبار کی تاریخ ہے ۔ کیا آپ اس واقعہ کے متعلق تاریخ بتا سکتے ہیں ؟

دیوان سید غلام عباس بخاری ۔ جناب سپیکر ۔ میری بھی ایک تحریک التوا ۵۱۴ ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ کس سلسلے میں ہے ؟

دیوان سید غلام عباس بخاری ۔ یہ ملوں کے سلسلے میں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ بھی آ جائے گی ۔ ابھی تحریک التوا نمبر ۴۷۳ کر رہے ہیں ۔ I propose to hold these in order. اگر آپ نے اس کی وضاحت دینی ہے یا آپ انکوائر کریں گے تو پھر situation may be different

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ صورت یہ ہے کہ گورنر صاحب جھنگ تشریف لے گئے تھے انکو وہاں شکایت کی گئی کہ یہاں مویشی بہت زیادہ چوری ہوتے ہیں ۔ انہوں نے کہا کہ میں یہاں کے پولیس حکام کی ڈیوٹی لگاتا ہوں کہ وہ عوام سے رابطہ پیدا کر کے ان سے پوچھیں کہ کسی علاقے میں کیا شکایت ہے تاکہ ان کے مشوروں کے ساتھ مویشیوں کی چوری کے سلسلہ میں کوئی موثر تدابیر اختیار کی جا سکیں ۔ اس حکم کے تحت ڈی ایس پی تاج محمد صاحب نے ایک اجلاس کو خطاب کرتا تھا ۔ تاکہ گورنر صاحب کے کہنے پر پولیس اور عوام کے باہمی رابطے سے ایک پروگرام بنایا جائے ۔ چنانچہ اس جلسہ میں اسکو مدعو کیا گیا مقصد اس میں یہ نہیں تھا کہ اس نے پیپلز پارٹی کے لوگوں کو خطاب کیا ۔ چونکہ اس نے گورنر صاحب کے حکم کے مطابق مویشی چرانے کے سلسلہ میں لوگوں کے ساتھ ایک رابطہ قائم کرتا تھا ۔ اس لئے اس بارے میں یہ کہنا کہ انہوں نے پیپلز پارٹی کے لوگوں کو خطاب کیا تھا یہ بالکل نا مناسب ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی صاحب اب کیا پوزیشن ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں جناب وزیر خزانہ صاحب سے قطعاً اتفاق نہیں کرتا وہ جلسہ خالصتاً پیپلز پارٹی نے طلب کیا تھا اور انہوں نے اسی سیاسی جلسہ سے خطاب کیا ۔

Mr. Speaker : This is held in order. Those in favour of the

leave being granted to please rise in their seats..... The count was taken..... It fall, as it does not get the required number of votes.

کوئلے کی قیمت میں اضافہ سے اینٹوں کے بھٹوں کے بند ہونے سے مزدوروں میں بیکاری

مسٹر سپیکر ۔ میاں خورشید انور یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ صوبہ میں کوئلوں کے ایجنٹوں نے سو فی صد قیمتوں میں اضافہ کر دیا ہے جس کے نتیجہ میں پختہ اینٹوں کے بھٹے بند ہو گئے ہیں ۔ اس صورت حال سے جہاں بھٹوں کا کاروبار بند ہو گیا ہے وہاں ہزارھا مزدور بیکار ہو گئے ہیں ۔ نیز حکومت کی ہاوسنگ سکیم کو کامیاب کرنا محال ہو گیا ہے۔ اس کی اطلاع وزیر متعلقہ کو نہیں ہے ۔ It will be taken up on next turn.

سید قائش الوری ۔ جناب والا ۔ آج کے لیے میری بھی ایک تحریک التوا Pending تھی جو صوبہ پنجاب میں جلسوں اور جلوسوں کے سلسلے میں تھی ۔

مسٹر سپیکر ۔ اسے کل لے لیں گے ۔

مسودہ قانون

مسودہ قانون جامعہ پنجاب مجریہ ۱۹۷۳ء (بحث جاری)

(ضمن ۱۵)

مسٹر سپیکر ۔ اب ہم قانون سازی کے کام کی طرف آتے ہیں ۔ مسودہ قانون کی ضمن ۱۵ زیر غور ہے ۔ پہلی ترمیم حاجی محمد سیف اللہ خاں کی طرف سے ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میری ترمیم یہ ہے کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم نے سفارش کی ہے کی ضمن ۱۵ حذف کر دی جائے ۔ جناب والا ۔ یہ کلاز وائس چانسلر کے اختیارات کے بارے میں ہے۔ اس لئے میں اس کو حذف کرنے کی تحریک پیش نہیں کرتا بلکہ اس کو oppose کرنے کا حق محفوظ رکھتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ مخالفت جب آپ چاہیں کر سکتے ہیں ۔ میاں خورشید انور موجود نہیں ہیں ۔ چوہدری امان اللہ ۔

Chaudhri Aman Ullah Lak—I beg to move :

That in para (i) of sub-dause (4) of Clause 15 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, for the word "six" occurring in line 2, the word "three" be substituted"

Mr. Speaker : The amendment moved is :

That in para (i) of sub-clause (4) of Clause 15 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, for the word "six" occurring in line 2, the word "three" be substituted.

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔

چوھدری امان اللہ ۔ جناب والا ۔ میری یہ مختصر سی ترمیم بظاہر بالکل سادہ اور خلوص پر مبنی ہے ۔ لیکن اس کے پیچھے ایک خاص تجربہ اور تلخی دونوں چیزیں موجود ہیں میں جناب کے توسط سے اس معزز ایوان کے گوش گذار کرنا چاہتا ہوں کہ عارضی لیکچرار کے متعلق یہ پرانی شق ہے جو چھ ماہ کے لئے بھرتی کیے جاتے رہے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ چودھری صاحب آپ ذرا تشریف رکھیں ۔ جناب وزیر اعلیٰ کی طرف سے پیغام آیا ہے کہ وہ معذرت خواہ ہیں کیونکہ انہیں پھر اسلام آباد جانا پڑ گیا ہے ۔ انہوں نے آج کے لئے جو ڈنر دیا تھا وہ انہوں نے ملتوی کر دیا ہے ۔ اب وہ ۱۶ تاریخ کو ڈنر دیں گے ۔

آوازیں ۔ ۱۶ تاریخ کو چھٹی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں ان سے پھر بات کر لیتا ہوں ۔ شائد انہوں نے یہ تاریخ چھٹی کے لحاظ سے ہی رکھی ہو ۔

شیخ صفدر علی ۔ پوائنٹ آف انفارمیشن ۔ جناب سنا ہے ان کی بجائے آپ دعوت کرنی چاہتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں تو حاضر ہوں مگر دستور یہی ہے کہ دعوت وزیر اعلیٰ صاحب کی طرف سے ہوتی ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ آپ یہ وضاحت بھی کر دیں کہ ۱۶ تاریخ کو میلاد شریف ہے ۔ آپ میلاد کی خیرات میں دعوت دے رہے ہیں یا ویسے دعوت ہے ؟

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ وزیر اعلیٰ کے اس اعلان پر اس ایوان میں سخت غم و غصہ اور ہیجان کی حالت پائی جاتی ہے ۔ اس لئے ایوان کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ (قہقہہ)

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ ویسے جناب معلوم ہوتا ہے کہ شام کی دعوت کے انتظار میں انہوں نے آج کھانا روک دیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آرڈر پیپلز ۔ چوہدری امان اللہ لک آپ اپنی تقریر جاری رکھیں ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں عرض کر رہا تھا کہ عارضی لیکچرار کی آسامیاں چھ ماہ کے لیے پر کرنے کے لئے وائس چانسلر کو اختیارات دیئے گئے ہیں ۔ میں محسوس کرتا ہوں کہ عارضی لیکچرار چھ مہینوں میں عدم تحفظ کی وجہ سے دل جمعی کے ساتھ کام نہیں کر سکیں گے ۔ کیونکہ ان کے دل میں جو خدشہ ہوگا وہ بچوں کی تعلیم اور کیریر پر بڑا اثر انداز ہو سکتا ہے ۔ اس لئے میں نے ترمیم پیش کی ہے کہ اس مدت کو تین مہینے کر دیا جائے تاکہ اگر عارضی طور پر کوئی آسامی پر کرنی ہو تو کر لی جائے ۔ چھ مہینے کا عرصہ بہت زیادہ ہے اور تین ماہ میں مستقل آسامیاں پر کرنے کے لئے اختیارات کا استعمال باضابطہ ہونا چاہیے جیسے کہ پہلے regularise کئے جا چکے ہیں ۔ میں گذارش کروں گا کہ چھ ماہ کی مدت کو گھٹا کر تین ماہ کر دیا جائے ۔

وزیر مال ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ فاضل ممبر بار بار تین ماہ اور چھ ماہ کے الفاظ دھرا رہے ہیں ان کو روکا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ کیا وہ بارہ سال کہہ دیں ؟

وزیر مال ۔ نہیں جناب ۔ ان کو الفاظ دھرانے کی اجازت نہیں دینی چاہئے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ آج پھر سمہ صاحب حسب معمول اس ہاوس میں تلخی پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں ۔

مسٹر سپیکر : آپ اپنی تقریر جاری رکھیں ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں تو اپنی تقریر ختم کرنے والا تھا مگر انہوں نے مجھے غصہ دلا دیا ہے اب مجھے تقریر جاری رکھنی پڑے گی ۔

مسٹر سپیکر ۔ شائد آپ دونوں ایک ہی ضلع کے ہونے کے باعث آپس میں پیار کرتے ہیں ۔ اس لئے وہ آپ کے لئے موقع فراہم کرنا چاہتے ہیں ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ میں اس گذارش کے ساتھ اپنی تقریر ختم کرتا ہوں کہ میری اس ترمیم کو منظور کر لیا جائے ۔

Mr. Sperker : The question is :

That in para (i) of sub-clause (4) of Clause 15 of the Bill as recommended by the Standing Committee on Education. for the word "six" occurring in line 2, the word "three" be substituted.

(The motion was lost)

سپیکر سپیکر ۔ اب چودھری امان اللہ لک کی ترمیم نمبر ۶۵ اور یہ مخدوم زاد سید حسن محمود کی اضافی ترمیم نمبر ۵ دونوں کو اکٹھا لے رہا ہوں مگر ان پر ووٹنگ الگ الگ ہو گی ۔ چوھدری امان اللہ لک آپ اپنی ترمیم پیش کریں ۔

Chaudhri Amanullah Lak : I meve it :

That in para (iv) of sub-clause (4) of Clause 15 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, between the words "University" and "after" occurring in line 2, the words "on the advice of the Controller of Examinations" be inserted.

Mr. Speaker : The amendment moved is :

That in para (iv) of sub-clause (4) of Clause 15 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education "after" occurring in line 2, the words Examinations" be inserted",

Minister for Education : I oppose it Sir.

Makhdum zada Syed Hassam Mahmud : I move :—

"That in para (iv) of sub-clause (4) of Clause 15 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, forthe words "relevant Authorities" occurring in lines 3-4, the words "Committees of Courses" be substituted,

Mr. Speaker : The amendment moved is :

That in para (iv) of sub-clause (4) of Clause 15 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, for the words "relevant Authorities" occurring lines 3-4, the words "Committees of Courses" be

substituted."

Minister for Education : I oppose it, Sir.

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ جیسا کہ میری اس ترمیم سے ظاہر ہے میں اس سب کلاز میں تھوڑی سی ترمیم چاہتا ہوں ۔ اس میں وائس چانسلر کو ممتحن اور امتحانی پرچے مرتب کرنے والے اشخاص کو نامزد کرنے کے لئے اختیار دیا جا رہا ہے ۔ میں نے اس میں سابقہ تلخ تجربے کے پیش نظر یہ ترمیم پیش کی ہے کہ بعض اوقات کنٹرولر آف ایگزامینیشنز کے علم میں واقعہ نہیں ہوتا ۔ اگر وہ تجویز دینا چاہتے ہوں تو وائس چانسلر صاحب کی مرضی ہے اس کو اختیار دیں ۔ اس طرح دونوں شخصیات میں خلا پیدا ہوتا ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر میری اس تجویز کو منظور کر لیا جائے تو خلا پورا ہو جائے گا اور یہ اختیار وائس چانسلر کو جیسا کہ پہلے دیا جا چکا ہے وہ بدستور رہے گا ۔ اور اس میں صرف چھوٹی سی ترمیم کے ساتھ ذرا حسن و جمال پیدا ہو جائے گا کلاز زیادہ مستحسن ہو جائے گی ۔ میں توقع کرتا ہوں کہ میری اس ترمیم کو منظور کر لیا جائے گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood: Sir the amendment has already been moved and where the word "relevant authorities" has been mentioned I want that there should be statutory provision mentioning the "Committee of Courses" because we are experiencing great deal of misuse of power and we don't know at what time which authority is to make use of and for what purpose. Therefore, I hope that the Hon'ble Minister will accept the amendment.

Minister for Education : Sir it has specifically been stated what the Academic Council is. It has to discharge the function whatever we mean. "Relevant Authority" already exists. It is can Academic Council and Academic Council has only professional people on its body and on its roll. It is not non-technical, non-professional or non-teaching. There is no committee of courses. The Academic Council is the Committee for Courses and Examinations So what my Hon'ble member wants is already provided. The name is different and the name is Academic Council in this Ordinance. It is not Committee of Courses and the "relevant authority" is, sir, the Academic Council.

مسٹر سپیکر ۔ آج آپ انگریزی بول رہے ہیں ۔ ورنہ آپ ہمیشہ اردو میں ہی جواب دیتے ہیں ۔

وزیر تعلیم ۔ چونکہ مخدوم صاحب انگریزی میں بول رہے تھے ۔ اس لئے میں نے بھی انگریزی میں جواب دیا ۔ آئندہ اردو میں ہی بولوں گا ۔

Mr. Speaker : The question is :

That in para (iv) of sub-clause (4) of Clause 15 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, line 2. the words "University" and "after" occuring in line 2, the words "on the advice of Controller of Examinations" be inserted.

(The motion was lost)

Mr. Speaker : The question is :

That in para (iv) of sub-clause (4) of Clause 15 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, for the words "relevant Authorities" occuring in lines 3-4, the words "Committees of Courses" be substituted.

چودھری امان اللہ لک ۔ کورم بلا لیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ کورم کو بلانا میری ذمہ داری نہیں ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ کورم پورا نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس طرح کہیں کہ کورم پورا نہیں ہے ۔

وزیر قانون ۔ امان اللہ لک صاحب کی خدمت میں آپ کے توسط سے گزارش ہے کہ آج وہ خوش قسمتی سے قائد حزب اختلاف کا رول ادا کر رہے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ رول نہیں ۔ فرائض سر انجام دے رہے ہیں ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ یہ میرا فرض ہے کہ میں اس طرف سپیکر صاحب کی توجہ مبذول کراؤں ۔

وزیر قانون ۔ یہ چھوٹی چھوٹی باتیں رہنے دیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ کورم پورا ہے ۔ سید تابش الوری ۔

Syed Tabish Alwari : Sir I move :

That after para (ix) of sub-clause (4) of Clause 15 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, the following new sub-para be added as sub-para (x)

namely :

"(x) to grant leave, to take disciplinary actions or impose penalties against any of the employees of the University to whom he is competent to appoint."

Mr. Speaker : The amendment moved is :

That after para (ix) of sub-clause (4) of Clause 15 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, the following new sub-para be added as sub-para (x) namely :—

" (x) to grant leave, to take disciplinary actions or impose penalties against any of the employees of the University to whom he is competent to appoint.",

Minister for Education : I oppose it Sir.

سید تابش الوری ۔ جناب سپیکر ۔ میری یہ ترمیم اس اعتبار سے نہایت اہم ہے کہ وائس چانسلر کو اختیارات تفویض کیے گئے ہیں اس میں ایسے اختیارات تو موجود ہیں جو چانسلر اور پرو چانسلر کو استعمال کرنے چاہیں لیکن جو اختیارات لازمی طور پر ان کے پاس ہونے چاہیں وہ اس سے قطعی طور پر محروم ہیں ۔ اس ضمن کی تحتی ضمن (۹) میں کہا گیا ہے :

ایسے ملازمین جن کی ابتدائی تنخواہ چار سو پچاس روپے سے کم ہو ، کی تقرری عمل میں لانا ۔

لیکن اس میں کوئی ایسی تحتی ضمن موجود نہیں ہے جس کے تحت وائس چانسلر کو کسی تادیبی کارروائی کا اختیار دیا گیا ہو یا جس ملازم کو وہ مقرر کر سکتا ہو اس کو نکالنے یا معطل کرنے کے سلسلے میں اسے کوئی اختیار بخشا گیا ہو ۔ اس صورت میں جناب والا ' یہ ابہام اگر موجود رہا اور وائس چانسلر کو یہ ضروری اختیار نہ دیا گیا تو یونیورسٹی کا پورا انتظامی ڈھانچہ اس سے متاثر ہوگا ۔ کیونکہ وہ چپڑاسی سے لے کر افسر تک کسی کے خلاف بھی کوئی کارروائی نہ کر سکے گا ۔ اس میں ایک تحتی ضمن ہشتم دی گئی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ

"ایسے اختیارات کو بروئے کار لانا اور ایسے فرائض سر انجام دینا جو تجویز کیے جائیں ۔"

یہ سب کلاز کسی حد تک اس بات کو cover کرتی ہے کہ یہ اختیارات مستقبل میں انہیں سونپے جا سکتے ہیں جن کے تحت وہ تادیبی کارروائی کر سکے ۔ جب تک وہ statute وہ تجویز وہ ریزولیوشن مرتب نہ ہوگا اور اس اعتبار سے ایسے افسر یا ملازم جو کس تادیبی کارروائی کے مستحق ہوں یا سزا وار ہوں، وہ محفوظ رہیں گے اور یونیورسٹی کی ساری انتظامیہ اس اعتبار سے نہ صرف محل نظر ہوگی بلکہ مضحکہ خیز ہو جائے گی ۔ اس لیے میں آپ کی وساطت سے درخواست کرتا ہوں کہ اس ضروری ترمیم کو قبول کر لیا جائے تاکہ وائس چانسلر کو ایک ضروری اختیار حاصل ہو جائے اور وہ انتظامیہ اور یونیورسٹی کے عمومی نظم و نسق کو بہتر طور پر چلا سکیں ۔

Mr. Speaker : The question is :

> That after para (ix) of sub-clause (4) of Clause 15 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, the following new sub-para be added as sub-para (x) namely :
>
> " (x) to grant leave, to take disciplinary actions or impose penalties against any of the employees of the University to whom he is competent to appoint."

(The motion was lost)

مسٹر سپیکر ۔ اب سوال یہ ہے ۔

کہ ضمن ۱۵ مسودہ قانون کا جزو قرار دیا جائے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ گو بظاہر کلاز ۱۵ وائس چانسلر کے اختیارات سے متعلق ہے اور یہ بھی ایک مسلمہ امر ہے کہ جس کو ہم نے ایک اتھارٹی تسلیم کیا ہے یا جسے ہم اتھارٹی مقرر کر رہے ہیں اسے ہم اس ادارے کا پرنسپل ایگزیکٹو آفیسر بھی تسلیم کر رہے ہیں ۔ اگر اس کے پاس چند اختیارات ہونے چاہئیں تو اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ ہم پرنسپل ایگزیکٹیو کو اس ساری باڈی کے بھی تابع بنائیں اور اسے وہ اختیارات قطعی طور پر نہ دیں جس سے وہ اس باڈی کو supersede کر سکے یا کوئی ایسا اختیار استعمال کر

سکے ۔ یا اسے کوئی ایسا اختیار دے دیا جائے جس سے وہ اس ادارے کی جواب دہی کا بھی محتاج نہ ہو ۔ جناب والا ۔ کلاز ۱۵ اس بارے میں واضح ہے اس میں نہ صرف یہ کہ اسے ہم نے ایسی اتھارٹی کی صدارت کا اختیار بھی دے دیا ہے جن کا وہ ایکٹ یا اس بل کے ذریعے سے چیئرمین ہے ۔ بلکہ اسے یہ بھی اختیار دے دیئے گئے ہیں کہ جس اتھارٹی کا اور جن اداروں کا وہ چیئرمین نہیں ہے اور یہ بل اس کا کسی دوسری اتھارٹی کو چیئرمین بناتا ہے تو وہ اگر چاہے تو اس اتھارٹی کو supersede کر کے یا اس بل کی منظور شدہ کلازز کو supersede کر کے وہ ان اتھارٹیز کا چیئرمین بن سکتا ہے ۔ جناب والا ۔ اس کو اگر بغور دیکھا جائے تو اس میں ہم نے ایمرجنسی کے تحت ایسی پاورز بھی دے رکھی ہیں جو وہ بغیر مشورے کے ، بغیر اتھارٹی کی سفارش کے استعمال کر سکتا ہے تو پھر اس میں ہم نے یہ پابندی اس عائد کر دی ہے کہ وہ اس متعلقہ اتھارٹی جس کی رضامندی کے بغیر ایمرجنسی کی حالت میں اس نے وہ اختیارات استعمال کئے ہیں وہ ان سے اس کی منظوری حاصل کرے ۔

جناب والا ۔ آپ اندازہ لگائیں کہ ایک طرف تو ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ ایمرجنسی کی شکل میں وہ اس اتھارٹی سے بعد منظوری حاصل کرے گا پھر ہم یہ اختیار بھی اسے دے رہے ہیں کہ جس اتھارٹی کی بعد میں اس نے منظوری حاصل کرنی ہے اور جو کلی طور پر اس اتھارٹی کے اختیارات میں ہے وہ اسی کی صدارت بھی کر سکتا ہے اور وہ اپنے وہ اختیارات جو کہ ایمرجنسی کے نام سے استعمال کر سکتا ہے اس نے غلط استعمال کئے ہوں وہ پھر اسی کی صدارت کر کے اس پر اپنی رائے ٹھونس کر ان سے منظور بھی کرا سکتا ہے ۔ یہ بظاہر اور prima facie میں سمجھتا ہوں غلط اختیارات دینے کے مترادف ہے اور اس طرح ہم اسے ایک ایسا اختیار دے رہے ہیں کہ وہ اس اتھارٹی پر اپنا فیصلہ یا اپنی رائے غلط طور پر مسلط کر سکتا ہے ۔ جناب والا ۔ سب سے بڑھ کر اس میں ہم نے ایک اختیار اسے اس ضمن کی سب کلاز (م) (iii) دیا ہے ۔

> to sanction by re-appropriation an amount not exceeding Rs. 5,000 for an unforeseen item not provided for in the budget, and report it to the Syndicate at the next meeting.

اس میں ایک ایسا ابہام پیدا کر دیا گیا ہے کہ وہ ایسے اخراجات بھی کر سکتا

ہے جو ہمیشہ re-appropriation کے ذریعہ ہو سکتا ۔ کہ ایک مد سے دوسری مد میں فنڈ چلا جائے اور وہ بھی بجٹ کا ایک حصہ ہوتا ہے ۔ مگر اس میں ہم نے ایک ایسا اختیار اسے دے دیا ہے کہ سارے بجٹ میں اگر ایسی مد کے لئے کوئی خرچ ھی مقرر نہ کیا گیا ہو یا سارے بجٹ میں اگر وہ مد ھی نہ رکھی گئی ہو تو اس کے با وجود بھی اسے پانچ ھزار روپے کا خرچ بھی مد سے کرنے کا اختیار دے دیا گیا ہے ۔ جناب والا ۔ میں audit point of view سے اسے چیلنج کرتا ہوں کہ یہ اختیار تو ہمیشہ فنانس ڈیپارٹمنٹ استعمال کیا کرتا ہے ۔ گورنمنٹ کے رولز اور قواعد یہ اختیار تو دے دیا کرتے ہیں کہ ایک مد سے دوسری مد میں unforeseen charges کی ایک specific provision بجٹ میں رکھی جاتی ہے ۔ جس کے لئے یہ اختیار ہوتا ہے کہ کوئی مد جو بجٹ میں رکھی نہ گئی ہو یا ایسے اخراجات جو بجٹ میں نہیں رکھے گئے ۔ اس میں سے وہ re-appropreiate کر سکتے ہیں مگر یہ اختیارات کبھی بھی کسی قواعد یا کسی بھی قانون کے تحت نہیں نہیں دئیے گئے کہ جب بجٹ میں unforeseen charges کی مد ہی نہ رکھی جائے تو اس کے باوجود وہ unforeseen items پر خرچ کر سکے اور اسے re-appro-priation کا نام دیا جائے پھر وہ چھوٹا موٹا expenditure بھی نہیں بلکہ یہ پانچ ہزار روپے تک کی ایک خطیر رقم ہے جو وہ ان مدآت پر خرچ کر سکتا ہے جس کا اس بجٹ میں کوئی حوالہ اور ذکر نہیں ہے ۔ میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ اس قسم کے اخراجات گورنر پنجاب کو بھی حاصل نہیں ہیں کہ وہ صوبے کے بجٹ کو اس طرح سے re-appropriate کر سکے ۔ جو مدآت بجٹ میں درج ہی نہ ہوں ۔ جو اخراجات بجٹ میں دکھائے ہی نہ گئے ہوں جن کی مد تک کا ذکر بجٹ میں نہ ہو اور وہ اس کو خرچ کر سکے چہ جائیکہ ہم وائس چانسلر کو اس قسم کے اختیارات دے رہے ہیں کہ وہ ایسے اخراجات عمل میں لائے جن کا کہیں حوالہ ہی نہ ہو ۔ یہ بھی میں سمجھتا ہوں کہ ایسے غلط اختیارات استعمال کرنے کی یا یونیورسٹی کے گرانقدر اور انتہائی قیمتی سرمایہ کو غلط طور پر استعمال کرنے کی ترغیب ہے ۔ جو اس سے کرائے جا سکتے ہیں یا جسے وہ کر سکتا ہے ۔ اس کی بھی اس میں کہیں ضرورت نہیں تھی ۔ بہر حال اختیارات اگر ضابطہ کے اندر ہوں اور وہ جواب کی حد تک اتھارٹی کے تابع بنا کر دیئے جاتے تو اس میں کوئی اعتراض نہ ہوتا ۔ مگر اس کلاز میں جس قسم کے اختیارات وائس چانسلر کو دئیے گئے ہیں اس میں ایک طرف تو یہ تاثر دینے کی کوشش کی گئی ہے کہ وائس چانسلر یونیورسٹی

کی صوابدید کا محتاج ہوگا ۔ یونیورسٹی کے تابع ہوگا یونیورسٹی کا ایک افسر ہوگا ۔ یونیورسٹی کا ایک ملازم ہو گا اور دوسری طرف جب ہم اس کو اختیارات دینے پر آئے ہیں تو ہم نے اسے ایسے اختیارات دے دئیے ہیں جس سے وہ یونیورسٹی کا بعض معاملات میں جواب دہ تک نہیں رہا ۔ جس سے باز پرس تک نہیں کی جا سکتی اور یہ سب کلازز جو میں نے خاص طور پر point out کی ہیں ان میں سے یہ پانچ ہزار روپیہ خرچ کرنے والی جو سب کلاز میں سمجھتا ہوں یونیورسٹی کے سرمائے ، اس کی پوزیشن اور اس کی ورکنگ کو انتہائی طور پر تباہ کرنے کے مترادف ہو گی ۔ میں گزارش کروں گا کہ اس قسم کی کلازز کو ترمیم کر کے اچھی صورت میں تبدیل کر دی جائیں ۔ ان کے ذریعہ اسے یونیورسٹی کا ایک ڈکٹیٹر بنا دیا جائے ۔ بجائے اس کے کہ جس طرح پرنسپل ایگزیکٹو آفیسر کا لفظ لکھ دیا گیا ہے ۔ یہ کلاز پرنسپل ایگزیکٹو آفیسر کی تعریف میں بھی نہیں آتی بلکہ اسے sole authority بنا دیا گیا ہے جو کہ اس ادارے کی منشاء افادیت اور اسے جمہوری بنانے کے میں سمجھتا ہوں قطعی طور پر منافی ہے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب سپیکر ۔ وائس چانسلر اصولی طور پر یونیورسٹی کا سربراہ ہوتا ہے اور اس حیثیت میں اسے معقول اور مناسب اختیارات ملنے کی کوئی مخالفت نہیں کر سکتا ۔ لیکن آپ کو یہ سن کر تعجب ہو گا کہ اس کلاز کے ذریعے وائس چانسلر کو ایسا آمر بنایا جا رہا ہے جسے چانسلر اور پروچانسلر کے بھی اختیارات حاصل ہوں گے ۔ میرے خیال میں متعلقہ وزارت نے وائس چانسلر صاحب کی سفارش پر غور کرنے کی بجائے صرف لکیر کے فقیر کی جو روایت ہے اس پر عمل کیا ہے ۔ میں آپ کے سامنے کلاز کا پہلا حصہ پڑھنا چاہتا ہوں جس میں اس کے اختیارات کی بے پناہی کا اندازہ کیا جا سکتا ہے ۔

> The Vice-Chancellor shall be the principal executive and academic officer of the University and shall ensure that the provisions of this Act. the Statutes, the Regulations and the Rules are faithfully observed in order to promote teaching, research, publication, administration and the general officially and good order of the University.....

Begum Rehana Sarwar (Shaheed) Point of order. Sir, The honourable Member is most irrelevant and is indulging in

tedious repetitions. He is repeating what Haji Sahib has already said. The member should not be allowed to do so.

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میرے خیال میں آج کی کاروائی میں ان کی حاضری لگ گئی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ کہہ رہی ہیں کہ حاجی سیف اللہ صاحب کی تقریر سے ذرا ہٹ کر تقریر کیجئے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ ابھی میں نے تقریر شروع ہی نہیں کی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ تقریر جاری رکھیں ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ اس طرح حاضری لگانے کی بجائے جب میں تقریر ختم کر لوں تو اس کے جواب میں تقریر کر سکتی ہیں ۔

Mr. Speaker : Please no such observation.

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں ضمن ۱۵ کا پہلا حصہ آپ کی خدمت میں پیش کر رہا تھا ۔

> He shall have all powers necessary for this purpose including administrative control over all officers, teachers, and other employees of the University.

اب میں آپ کی توجہ اسی بل کی کلاز ۱۰ کی طرف مبذول کراتا ہوں. اس میں یہ اختیار دیا گیا ہے کہ اس کو تمام اختیارات ان تمام افسران پر حاصل ہونگے جو جامعہ کے افسر قرار دیئے گئے ہیں اور کلاز ۱۰ کے تحت جو افسر قرار دیئے گئے ہیں ان میں چانسلر اور پرو چانسلر بھی شامل ہیں ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کلاز کے تحت اس کو نہ صرف دوسرے تمام عہدوں پر کنٹرولنگ کے اختیارات حاصل ہوں گے بلکہ چانسلر اور پروچانسلر پر بھی اختیارات کی بالاتری حاصل ہوگی اس طرح سے ان کی ذات صفات میں دونوں جو بالاتر عہدوں کے اختیارات بھی مرتکز کر دیئے گئے ہیں ۔ جناب والا ۔ میں نہیں سمجھتا کہ اس تضاد کی موجودگی میں چانسلر اور پروچانسلر کے الگ مناصب کی کیا ضرورت باقی رہ جاتی ہے ۔ اگر جناب وزیر متعلقہ غور فرمائیں تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ وائس چانسلر کو اس قسم کے آمرانہ اختیارات دینے کی کسی صورت میں حمایت نہیں کریں گے ۔

جناب والا ۔ اس کلاز کے تحت ہنگامی صورت حال کے نام پر وائس چانسلر کو ایک دفعہ پھر یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ یونیورسٹی کے تمام اداروں سینٹ سنڈیکیٹ

کونسل اور فنانس کمیٹی کے علاوہ اگر چاہے تو چانسلر اور پروچانسلر کے بھی اختیارات استعمال کر سکتا ہے ۔ ہنگامی ضرورت کی صورت میں اس کلاز میں تفصیل یا تشریح موجود نہیں کسی الگ کلاز میں یہ نہیں کہا گیا کہ ہنگامی ضرورت کا تعین کون کرے گا ۔ اس سلسلے میں بھی وائس چانسلر کو بے پناہ اختیارات حاصل ہیں وہ جب بھی کوئی اقدام کرنا چاہے ہنگامی ضرورت قرار دے کر نہ صرف یہ کہ چانسلر اور پروچانسلر کے اختیارات استعمال کر لے بلکہ ان تمام اداروں کے اختیارات استعمال کر لے جو اس سے بالاتر حیثیت رکھتے ہیں ۔ جناب والا ۔ یہ اختیارات کسی طور پر بھی اس تمہیدی جملے کی روح کے آئینہ دار نہیں ہیں ۔ اس تمہید کا مظہر نہیں ہیں ۔ جس میں کہا گیا ہے کہ اس بل کا مقصد یونیورسٹی میں زیادہ سے زیادہ جمہوری فضا پیدا کرنا اور اسے زیادہ سے زیادہ خودمختار بنانا ہے ۔

جناب والا ۔ یہ کیسی جمہوریت ہے کہ آپ چانسلر اور پرو چانسلر کے عہدوں کے تمام اختیارات وائس چانسلر کو دے رہے ہیں اور جو صورت پیدا کر رہے ہیں اس میں سینٹ اور سنڈیکیٹ کا اختیار کیا باقی رہ جائے گا ۔ یہ یقینی طور پر ایک تابع مہمل کی حیثیت رکھتی ہیں ۔ ان کو جو اختیارات ایک ہاتھ سے دیئے گئے ۔ اس کلاز کے تحت دوسرے ہاتھ سے چھین لئے گئے ہیں ۔ اس طرح سینٹ اور سنڈیکیٹ کو مفلوج بنا کر رکھ دیا گیا ہے اور وائس چانسلر کو آمر مطلق بنا دیا گیا ہے ۔ اس کو اس لئے آمر مطلق بنایا گیا ہے کہ وائس چانسلر کو جس کے لئے نہ کسی ڈگری کی ضرورت ہے اور نہ کسی کوالیفیکیشن کی ایک خاص مقصد کے لئے استعمال کیا جا سکے ۔

Mr. Speaker : Alwari Sahib this is not the matter under discussion.

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ وائس چانسلر جس کی علمی استعداد ہی معین نہیں ہے جب مقرر کیا جائے گا تو اس کے اختیارات کا غلط استعمال متوقع ہے ۔ جناب والا اس relevance میں اس کا ذکر رہا ہے ۔ سرسری طور پر میرا یہ موضوع خیال نہیں ہے ۔

جناب والا ۔ اس کلاز میں بھی ایک ضروری ترمیم تھی جس کے تحت وائس چانسلر کو اختیار ہونا چاہئے تھا مگر موجود نہیں ہے کہ وہ ملازمین کے خلاف تادیبی کارروائی کر سکے یہ کلاز ان ضروری اختیارات سے محروم ہے ۔ اس طرح سے نہ صرف یہ کہ اس کلاز کو ملازمین کی حد تک بے معنی کر دیا گیا ہے بلکہ ایک ایسی

صورت پیدا کر دی گئی ہے کہ جب وائس چانسلر کسی ملازم کے خلاف کارروائی کرے گا تو اس کو عدالت میں چیلنج کیا جائے گا۔ کیونکہ اس کی کوئی قانونی حیثیت نہیں ہوگی ۔ اس اعتبار سے میں سمجھتا ہوں یہ کلاز قابل ترمیم ہے اور جب تک ترمیم نہیں ہو گی یہ کسی طور پر ہم لوگوں کے لئے ۔ طلبا کے لئے اساتذہ کے لئے قابل قبول نہیں ہوگی ۔ نہ اس کی جمہوری اور عوامی حیثیت تسلیم کی جائے گی ۔

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) جناب والا ۔ میں تھوڑا سا جواب دینا چاہتا ہوں وائس چانسلر دنیا بھر میں واحد Whole time on the spot executive or principal administrate officer ہوتا ہے ۔ ہر جگہ direct democracy جو Athens میں ہے یا آج کل سوئٹزرلینڈ کے ایک آدھ کینٹن میں ہے اور indirect democracy دنیا میں چل رہی ہے ان دونوں کو confuse کیا جا رہا ہے ۔ ایسے کبھی نہیں ہوتا ۔ یونائٹڈ سٹیٹ آف امریکہ کا پریذیڈنٹ ایک بار منتخب ہو جائے تو پھر ایک آدمی decision لیتا ہے ۔ اسی طرح سے یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ سارا سینٹ جس کے ۱۰۰ سے زیادہ ممبر ہیں ۔ کبھی سارے کا سارا سنڈیکیٹ و پندرہ بیس چالیس آدمیوں پر مشتمل ہو وہ سارے فیصلے لے یا کبھی دنیا کی اسمبلیاں یا parliaments ہر چیز پر خود ہی سارے فیصلے کیا کریں کہ کوئی ایک ایگزیکٹو نہ ہو ۔ ڈائرکٹ ڈیموکریسی Athens میں ہوتی تھی اس کی بہت تھوڑی آبادی تھی ۔ سوئٹزرلینڈ کی کینٹن میں تھوڑی سی آبادی ہے ۔ لوگ ایک چوک میں اکٹھے ہو جاتے ہیں اور وہاں فیصلے کرتے ہیں ۔ میرے فاضل رکن کو ہونا چاہئے کہ آج دنیا میں جو ڈیموکریسی رائج ہے ۔ ڈائرکٹ ڈیموکریسی انسٹیٹیوشن کے تحت آ گئی ہے ۔ آدمی چن لیتے ہیں یا مقرر کر لیتے ہیں پھر وہ فیصلے کرتے ہیں لیکن جو جمہوری ادارے ہیں سینسرشپ کر سکتے ہیں اس لئے وائس چانسلر جو واحد whole time on the spot ایک افسر ہے وہ اکیڈمک کوالیفیکیشن کا حامل ہوگا ۔ ٹیچر ہوگا ۔ بہت بڑا ٹیچر ہو گا کوئی معمولی آدمی نہیں ہو گا ۔ اگر آپ اس کو یہ پاور نہ دیں کہ وہ ٹیچر کو appoint کر سکے یا کوئی خرچ ناگہانی طور پر کر سکے تو پھر یہ اختیارات کس کو ہوں ۔ اس میں کوئی ایسا اختیار حاصل نہیں ہے جو چانسلر اور پرو چانسلر کا اس نے لے لیا ہے ۔

جناب والا ۔ تیسرے فاضل رکن نے ایک بات یہ کہی ہے کہ اسے کوئی تادیبی کارروائی کرنے کا حق نہیں دیا گیا ۔ جناب والا یہاں یہ الفاظ دیئے گئے ہیں ۔

including administrative control over all the officers teachers and other employees of the University.

اس سے بالکل صاف ظاہر ہے کہ Statute میں رولز موجود ہیں اس کے مطابق وہ ہر قسم کی کارروائی کر سکتا ہے۔

مسٹر سپیکر ۔ اب سوال یہ ہے :

کہ ضمن ۵ ، مسودہ قانون کا جزو قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

(نئی کلاز)

مسٹر سپیکر ۔ اب مسٹر روف طاہر کی طرف سے ایک نئی کلاز add کرنے کی ترمیم آئی ہے۔

Mr. Rauf Tahir : Sir I beg to move :

That after Clause 15 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, the following new clause be added as Clause 16 and the existang clause 16 and the Subsequent clause be re-number accordingly namely :—

"16. (1) The Pro-Vice-Chancellor shall be appointed by the Chancellor in consulation with the Vice-Chancellor from amongst the Professors of the University and shall hold office during the pleasure of the Chancellor for a term not exceeding four years.

(2) The Pro-Vice-Chancellor shall be paid such special pay as the Chancellor may determine.

(3) In addition to his duties as Professor the Pro-Vice-Chancellor shall be assigned such administrative duties as may be determined by the Vice-Chancellor in consultation with the Syndicate".

Mr. Speaker : The amendment moved is :

That after Clause 15 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, the following new clause be added as Clause 16 and the existing clause 16 and the subsequent clause be re-numbered accordingly namely :—

"16. (1) The Pro-Vice-Chancellor shall be appointed by the Chancellor in consulation with the Vice-Chancellor from amongst the Professors of the University and shall hold office during the pleasure of the Chancellor for a term not exceeding four years.

(2) The Pro Vice-Chancellor shall be paid such special pay as the Chancellor may determine.

(3) In addition to his duties as Professor, the Pro Vice-Chancellor shall be assigned such ahministrative duties as may be determined by the Vice-Chancellor in consultation with the Syndicate",

مسٹر رؤف طاہر ۔ جناب سپیکر ۔ میں اس ضمن میں مختصراً عرض کروں گا ۔ کہ میرے خیال میں پاکستان کی تاریخ میں بلکہ پورے ایشیا کی مختلف یونیورسٹیوں میں یہ ایک ایسا آرڈیننس ہے جو جمہوری بھی ہے اور تعلیمی تقاضوں کو پورا بھی کرتا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ آرڈیننس کا ذکر کر رہے ہیں یا بل کا ؟

مسٹر رؤف طاہر ۔ میں بل پر بول رہا ہوں ۔ میں نے اس کلاز میں کہا ہے کہ پرو وائس چانسلر کو وائس چانسلر کے مشورہ سے چانسلر صاحب یونیورسٹی کے اساتذہ میں سے appoint کریں گے اس کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ پہلی دفعہ ۱۹۵۴ اور ۱۹۶۲ کے یونیورسٹی ایکٹ کے بعد چانسلر کو اس ایوان کے سامنے لا کر کھڑا کر دیا گیا ہے میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہم نے ایک طریقے سے چانسلر کو جواب دہ بنا دیا ہے اس ایوان کے سامنے جو عوام کا منتخب کردہ ہے یہ نئی کلاز

جمہوری تقاضوں کے عین مطابق ہے ۔ اس لئے اس کو بل کا حصہ بنایا جائے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ پرو وائس چانسلر کا عہدہ قطعی طور پر غیر ضروری ہے ۔ اگر یہ پہلے سے بل کا حصہ نہ بن چکا ہوتا اور اس کو ہاؤس منظور نہ کر چکا ہوتا کہ تو ہم اس کی قطعاً منظوری نہ دیتے جناب وزیر تعلیم نے بار ہا اس ایوان کے اندر اور باہر بھی یہ فرمایا کہ ہمارا یونیورسٹی بل سندھ کے یونیورسٹی بل اور اسلام آباد کے بل سے قطعی طور پر مختلف نہیں ہے۔ لیکن جناب والا میں پوچھنا چاہتا ہوں کیا یہ بل ان سے مختلف نہیں بن جاتا سندھ اور اسلام آباد یونیورسٹی بل میں کہیں بھی پرو وائس چانسلر کا عہدہ نہیں ہے۔ لیکن چونکہ اب یہ بل کا ایک حصہ بن چکا ہے اس لئے میں اس کو زیر بحث نہیں لانا چاہتا ہوں ۔ البتہ جہاں تک اس نئی ترمیم کے ذریعے پرو چانسلر کی تعیناتی اور اس کے اختیار کو تفویض کرنے کا جو طریقہ وضع کیا جا رہا ہے وہ میں سمجھتا ہوں کہ درست نہیں ہے اور میں یہ بھی سمجھتا ہوں کہ یہ صرف اس اصول کے منافی ہے جس اصول کے تابع ہم نے چانسلر کو پرو چانسلر کو تعینات کرنے اور اختیار تفویض کرنے کا ایک فارمولا مقرر کیا ہے ۔ پرو وائس چانسلر صرف وہی اختیارات جو ہم پہلے منظور کر چکے ہیں استعمال کر سکتا ہے جو چانسلر اسے تفویض کرے لیکن اس نئی کلاز کے ذریعے ہم نے ایک تو پرو وائس چانسلر کا عہدہ **create** کیا ہے اور پھر اس کے ساتھ ساتھ بجائے اس کے کہ اس اصول کے تابع ہم پرو وائس چانسلر کو وائس چانسلر کی مرضی کے تابع بنائیں ہم نے اس کو قطعی طور پر وائس چانسلر سے آزاد کر کے چانسلر کی مرضی کے تابع کر دیا ہے ۔ جناب والا یہ ایک تسلیم شدہ امر ہے کہ وائس چانسلر fully paid ہے ۔ ایک افسر ہے ۔ اس کے اختیارات ہم کلاز ۵ ، میں تعین کر چکے ہیں ۔ اس کی ساری حدود مقرر کر چکے ہیں پھر میں سمجھتا ہوں اس نئی کلاز کو لا کر ایک انوکھا طریقہ نکالا گیا ہے جس وقت بھی وائس چانسلر کو عملی طور پر معطل کرنے کے لئے یا اس کے اختیارات سلب کرنے کے لئے چانسلر چاہئے تو وہ پرو وائس چانسلر مقرر کرکے اس کے تمام تر اختیارات اس کو تفویض کر دے ۔

Mr. Speaker : Please be relevant. It is given that ".....such administrative duties as may be determined by the Vice-Chancellor in consultation with the Syndicate".

بیگم ریحانہ سرور (شہید) ۔ وہ غلط پٹڑی پر چڑھ گئے ہیں ۔

Mr. Speaker : I have certain functions to perform. Do'nt assume that authority.

Haji Muhammad Saifullah Khan : Sir, it reads —

(1) The Pro-Vice-Chancellor shall be appointed by the Chancellor. ——.....——...in consultation with the Vice-Chancellor from amongst the Professors of the University and shall hold office during the pleasure of the Chancellor for a term not exceeding four years.

(2) The Pro-Vice-Chancellor shall be paid such special as the Chancellor may determine.''

(3) In addition to his duties as Professor, the Pro-Vice-Chancellor shall be assigned such administrative duties as may be determined by the Vice-Chancellor in consultation with the Syndicate.

جناب والا ۔ میں چونکہ وائس چانسلر کا لفظ چھوڑ گیا تھا اور میں اس کو تسلیم کرتا ہوں لیکن اس شکل میں کلاز پر مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب سپیکر ۔ پرو وائس چانسلر کے عہدے کی تخلیق پر طلبا اور اساتذہ ہی نہیں پوری رائے عامہ سراپا اضطراب بنی ہوئی ہے ۔ ہمیں ایک نئی ایجاد سے دو چار ہونا پڑا ہے

ایک مشکل سے تو مر مر کے ہوا تھا جینا ۔
پڑ گئی اور یہ کیسی مرے اللہ نئی ۔

جناب والا ۔ یہ یک نہ شد دو شد کے مصداق ہے ۔ پروچانسلر کے ساتھ پرو وائس چانسلر کا اضافہ کسی بھی اعتبار سے مستحسن نہیں ہو سکتا ۔

Mr. Speaker : Creation of the post of Pro-Vice-Chancellor is not under discussion.

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ اس کے تحت جو طریق کار وضع کیا گیا ہے اس کے معنی ہیں کہ چانسلر کی خوشنودی مزاج پرو وائس چانسلر ہی کو نہیں بلکہ پرو وائس چانسلر کو بھی رکھ دیا گیا ہے اور یہ خوشنودی مزاج بڑی معنی خیز ہے ۔ اس خوشنودی مزاج کے یہ معنی ہیں کہ پرووائس چانسلر صاحب سے جب تک خاص مقاصد کے لیے کام لینا مقصود ہو کام لیا جائے ۔ اس کی

تخلیق سے یونیورسٹی میں پارٹی بازی اور دو عملی کا ایسا نظام رائج ہوگا جس کا اندازہ اس مرحلے پر ان لوگوں کے لئے بڑا آسان ہے جو یونیورسٹی کے نظام سے تھوڑی سی واقفیت رکھتے ہیں ۔ جناب والا ۔ جس طرح سے ایک شال میں دو فقیر نہیں رہ سکتے اسی طرح سے ایک یونیورسٹی میں دو وائس چانسلر نہیں رہ سکتے ایک ہی اختیارات کے دو افسران کو عملاً مقرر کر دینا اور اس کے لیے ایسا آمرانہ طریقہ وضع کرنا کسی طرح سے بھی مناسب نہیں ہے ۔ اس کے نتیجہ میں نہ صرف یہ کہ چانسلر کی خوشنودی مزاج پرو وائس چانسلر کی آزادی اور دیانت و امانت میں حائل رہے گی بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ پروفیسروں کے درمیان بھی دو واضح طبقے بن جائیں گے

Mr. Speaker : I will have to remind the Hon'ble member that "office of Pro-Vice-Chancellor" is not under discussion.

سید قابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں "خوشنودی مزاج" کا ذکر کر رہا ہوں جس کے تحت جب تک وہ چاہیں پرو وائس چانسلر رکھ سکتے ہیں اور جن اختیارات کے ساتھ چاہیں رکھ سکتے ہیں ۔ اس کا نتیجہ کیا مرتب ہوگا ؟ اس کا نتیجہ یہ مرتب ہوگا کہ چونکہ پرو وائس چانسلر کی تعیناتی کے لیے کس قسم کا کوئی criteria کوئی معیار نہیں رکھا گیا ہے اس لئے پروفیسر حضرات کے درمیان juniority اور seniority کی بنیاد پر جھگڑا ہوگا ۔ ان کی عملی کارگردگی اور استعداد کار پر بھی اختلاف ہوگا موجودہ صورت میں یہ امکان بھی موجود ہے کہ خوشنودی مزاج کی بنا پر ایک جونیر پروفیسر کو سینئر پر ترجیح دے کر پرو وائس چانسلر بنا دیا جائے ۔ جناب والا ۔ پرو وائس چانسلر کی خوشنودی مزاج کی بنیاد پر تقرری سے یقیناً یونیورسٹی میں اختلاف رونما ہوگا ۔ آپس میں ایک دوسرے کے خلاف عناد اور احساس کمتری کے جذبات پیدا ہوں گے یا تو یہ تھا کہ اس میں یہ کہہ دیا جاتا کہ وہ خوشنودی مزاج ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

Begum Rehana Sarwar Shaheed : Mr. Speaker Sir, I draw your attention to Rule 173 (2) (e) which reads :—

> use his right of speech for the purpose of wilfully and persistently obstructing the business of the Assemly.

Mr. Muhammad Hanif Naru : Then what do you want to say ?

Begum Rehana Sarwar (Shaheed) : I want to say that he is obstructing the business of the Assemly. therefore the honousable member should be asked to resume his seat,

Mr. Speaker : I will take a little more time in making a judgement.

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ خوشنودی مزاج کی بجائے پرو وائس چانسلر کی ڈیوٹیز ۔ اس کا تعلیمی معیار یا اس کی اہلیت کا معیار یہاں متعین کیا جانا چاہیئے تاکہ پروفیسرز میں کسی قسم کی مناقشت اور مخاصمت کی فضا پیدا نہ ہو جس میں یونیورسٹی کا نظام معطل ہو سکے ۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ ضمن کسی طرح سے بھی انصاف اور معقولیت کے بنیادی تقاضوں کو پورا نہیں کرتی ۔

میاں مصطفےٰ ظفر ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ بار بار یہ کہنا اچھا نہیں لگتا لیکن یہ کورم کا بالکل کورمہ بن گیا ہے ۔ کورم by order آتا ہے جناب والا ۔ کورم نہیں ہے ۔

Mr. Speaker : Please no speech is required. You have to point out that the House is not in quorum.....Members present in the House may be counted .....The count was taken .....The House is in quorum.

Syed Tabish Alwari : We challenge it sir. There are only 54 members, even by including the members just entering.

Mr. Speaker : Let there be a count again. Close the doors .....The count was taken .....Sixty five members are present in the House.

Syed Tabish Alwari : Sir you have counted the five members who have just entered

Mr. Speaker : I have not included the two who have just entred. Will the Hon'ble members resume their seats.

سید تابش الوری ۔ جناب سپیکر ۔ اس تحتی ضمن (۳) میں کہا گیا ہے کہ پروچانسلر کے فرائض بھی چانسلر متعین کرے گا ۔

Mr. Speaker : Please try to be relevant. It is not contained there. I have already pointed out to Haji Sahib that it will be determined by the Vice Chancellor in consulation with the Chancellor.

سید تابش الوری ۔ I am sorry وائس چانسلر کو یہ اختیار منتقل کرنا کہ وہ پرو وائس چانسلر سے کیا کام لے گا ایسی زیادتی ہے جس کے تحت پرو وائس چانسلر کے عہدے کی کوئی ضرورت نہیں رہتی ۔ وہ وائس چانسلر کا تابع مہمل بن کر رہ جائیگا ۔ اور اس کو مجبوراً ان اقدامات اور اختیارات پر قناعت کرنی ہو گی جو

وائس چانسلر سے اس کو حاصل ہونگے اس کی اپنی حیثیت نہ آزادانہ ہو نہ خودمختارانہ اس اعتبار سے جناب والا یہ عہدہ یونیورسٹی کے فنڈز پر محض ایک زیادتی کے مترادف ہے ۔ تمام پاکستان کی یونیورسٹیوں میں پرو وائس چانسلر کی کوئی دفعہ موجود نہیں ہے اور نہ ہی اس کے اختیارات کی ایسی مضحکہ خیز صورت کہیں موجود ہے ۔ اس لئے میں اس ضمن کی پرزور مخالفت کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب سوال یہ ہے :

That after Clause 15 of the Bill as recommended by the Standing Committee on Education, the following new clause be added as Clause 16 and the existing clause 16 and the subsquent clauses be re-numberd accordingly namely :—

"16. (1) The Pro Vice-Chancellor shall be appointed by the Chanceller in consultation with the Vice-Chancellor from amongst the Professors of the University and shall hold office during the pleasure of the Chanceller for a term not exeeding four years.

(2) The Pro Vice-Chancellor shall be paid such special pay as the Chancellor may determine.

(3) In addition to his duties as Professor, the Pro Vice Chancellor shall be assigned such administrative duties as may be determined by the Vice-Chancellor in consultation with the Syndicate".

(تحریک منظور کی گئی)

(ضمن ۱۶)

مسٹر سپیکر ۔ اب مسودہ قانون کی ضمن ۱۶ ایوان میں زیر غور ہے ۔

Begum Rehana Sarwar (Shaheed) : Point of order Sir, This elause cannot be presented because it is void in-toto.

Mr. Speaker : Which clause ?

Begum Rehana Sarwar (Shaheed) : Sir, the clause under consideration.

Mr. Speaker : I have already asked him a question and you

should listen to the Speaker.

Haji Muhammad Saifullah Khan: Sir I reserve my right tooppose.

(At this stage **Mr.** Deputy Speaker took the Chair)

Syed **Tabish Alwari** : Sir I move :

That in clause 16 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, between the words "appointed" and "by" occurring in line 2, the words "from amongst the members of teaching" be inserted.

Mr. Deputy Speaker : The amendment moved is ;

That in clause 16 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, between the words "appointed" and "by" occurring in line 2, the words "from amongst the members of teaching" be inserted.

Minister for Education : I oppose it Sir.

سید تابش الوری - جناب والا - اصل ضمن میں کہا گیا ہے :

جامعہ کا رجسٹرار ایک ہمہ وقتی افسر ہو گا اور سنڈیکیٹ اس کا ایسے شرائط اور ضوابط پر تقرر کرے گا جن کا وہ تعین کرے -

جناب والا - میری ترمیم کے بعد یہ ضمن اس طرح ہو جائیگی کہ -

جامعہ کا رجسٹرار ایک ہمہ وقتی افسر ہوگا اور سنڈیکیٹ تدریسی عملہ کے ارکان میں سے اس کا ایسے شرائط اور ضوابط پر تقرر کریگا جنکا وہ تعین کرے -

ابھی ابھی دو معزز ارکان نے جو اعتراض اٹھایا تھا وہ بے معنی ہے وہ میری اس ترمیم کو اس کلاز کا حصہ بننے کے بعد غالباً خود اپنے اعتراض سے دستبردار ہو جائینگے - میری ترمیم بڑی سیدھی سادی ہے رجسٹرار کا عہدہ یونیوسٹیوں کی تاریخ میں بڑا اہم عہدہ رہا ہے جسے بے شمار بنیادی فرائض ادا کرنے ہوتے ہیں - اس اعتبار سے اس کی مہارت تجربہ اور اپنے فرائض کے سلسلے میں اس کی ذاتی دلچسپی بڑی بنیادی اہمیت رکھتی ہے - میری ترمیم کے بعد اس کلاز کے تحت ایسے شخص کو رجسٹرار مقرر کیا جائے گا جو بنیادی تجربہ یا مخصوص تعلیمی یا انتظامی پس منظر رکھتا ہو - میری ترمیم میں کہا گیا ہے کہ سنڈیکیٹ تدریسی عملے کے ارکان میں سے کسی شخص کو رجسٹرار مقرر کریگا - اس کے جناب والا دو فائدے

ہوں گے ۔ ایک فائدہ یہ ہو گا کہ تدریسی عملے کے ارکان کے لئے ترقی کا ایک نیا امکان پیدا ہو جائے گا اور وہ اپنی کارکردگی کو اور صلاحیت کو زیادہ بہتر بنا کر اپنے آپ کو اس منصب کے لئے زیادہ قابل قبول اور اہل قرار دینے کے لئے محنت کریں گے ۔ دوسرے جناب والا اسطرح سے ایسے شخص کو رجسٹرار کے عہدے پر متعین کرنے میں مدد ملے گی ۔ جو خود یونیورسٹی کے تدریسی عملے سے وابستہ ہے اور اسطرح سے یونیورسٹی کے نشیب و فراز اور تمام بنیادی حقائق سے با خبر ہو گا جس کے پیش نظر اپنے تقرر کے بعد وہ ان مسائل کو حل کرنے کے لئے زیادہ مہارت اور ذمہداری سے کام کر سکے گا ۔ جناب والا ۔ میری ترمیم قبول کر لی جائے تو اس سے نہ صرف عملے کے ارکان میں اعتماد اور ان میں مستقبل کے لئے زیادہ بہتر طور پر کام کرنے کا حوصلہ پیدا ہو گا بلکہ وہ یونیورسٹی کو بھی ایک اچھے افسر کے انتخاب میں مدد ملے گی اور اس طرح سے یونیورسٹی کا نظم و نسق زیادہ ماہر اور زیادہ تجربہ کار ہاتھوں سے انجام پا سکے گا ۔ میں ان الفاظ کے ساتھ ایوان سے درخواست کرتا ہوں کہ اس ضروری ترمیم کو قبول کر لیا جائے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ یہ مسلمہ امر ہے کہ رجسٹرار یونیورسٹی کا ایک اہم ترین جزو ہوا کرتا ہے ۔ وہ نہ صرف یونیورسٹی کے انتظامی معاملات کو بخوبی انجام دینے کے لیے کام کرتا ہے بلکہ وہ یونیورسٹی کے تمام شعبوں میں ایک رابطہ کی حیثیت رکھتا ہے ۔ چونکہ یونیورسٹی بہت سے شعبوں کا نام ہے اور اس میں وہی آفیسر کامیاب ہو سکتا ہے جو یونیورسٹی کے تمام تر معاملات سے واقف ہو ۔ عملہ کی ضروریات کو جانتا ہو ۔ طلبا کے معاملات کو اچھی طرح سمجھتا ہو تو حقیقی طور پر میں اس چیز کے حق میں تھا ۔ جس طرح کہ ایوان میں ترمیم پیش ہوئی ہے کہ تدریسی عملے میں سے رجسٹرار ہو مگر موجودہ تجربہ کی بنا پر جو ہمارے مشاہدہ میں آیا ہے کہ عملہ تعلیم کو صرف ایک ماہر تعلیم ہی نہیں چلا سکتا بلکہ جس طرح ڈاکٹر عبدالخالق صاحب نے ایک ڈاکٹر ہونے کی حیثیت سے محکمہ تعلیم کو نہایت احسن طریقہ سے چلایا ہے اسی طریقہ سے اگر یہ بھرتی بھی باہر کے عملے سے کی جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس سے کسی کو نقصان نہیں ہو گا اس لئے میں اپنی اس موشن کو press نہیں کرتا ۔

Mr. Deputy Speaker : The question is :

That in clause 16 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education,

between the words "appointed" and "by" occurring in line 2. the words "from amongst the members of teaching", be inserted.

(The motion was lost)

Mr. Deputy Speaker : Next amendment please.

سید تابش الوری ۔ جناب والا میں ترمیم پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے تعلیم نے سفارش کی ہے کہ ضمن ۱۶ پیرا (د) کے بعد مندرجہ ذیل عبارت بطور پیرا (ہ) ثبت کی جائے ۔

(ہ) سینیٹ اور سنڈیکیٹ کے فیصلوں کے عمل درآمد کرانے کا ذمہ دار ہو گا اور ان کے سامنے جواب دہ ہو گا ۔"

Mr. Deputy Speaker : The motion is :

That after para (d) of clause 16 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, the following be added as para (e), namely : –

" (a) be responsible to implement the decisions of the Senate aud the Syndicate and shall be accountable to them."

Minister for Educations : I oppose it, Sir.

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ رجسٹرار کے اہم منصب کی ذمہ داریوں کو جتنا مختصر طور پر اس بل میں بیان کیا گیا ہے اس سے پہلے اتنے اختصار کے ساتھ بیان نہیں کیا گیا ۔ مختلف آرڈیننسوں اور باون میں رجسٹرار کے فرائض کی بڑی واضح تفصیلات موجود ہیں ۔ لیکن اس میں وہ محض جامعہ کی تعلیمی ریکارڈ اور مشترکہ مہر کا نگران ہوگا ۔ اتنے بڑے منصب کے یہ دو فرائض بیان کئے گئے ہیں پھر اس کلاز کے تحت اسے سنڈیکیٹ اور سینٹ کے سامنے جواب دہ قرار نہیں دیا گیا ۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ سنڈیکیٹ اور سینٹ کی طرف سے عائد کردہ ذمہ داریوں اور فرائض کو پورے طور پر عملی جامہ پہنانے کے لئے بھی میری اس ترمیم کو قبول کرنا ضروری ہے تا کہ وہ سینٹ اور سنڈیکیٹ سے تفویض شدہ ذمہ داریوں کو پورا کر سکے ۔ اگر ہم نے یہ ذمہ داری بنیادی طور پر رجسٹرار کے سپرد نہ کی تو عملاً رجسٹرار کا کوئی کام نہیں ہوگا اور وہ سنڈیکیٹ اور سینٹ کے سامنے کے جواب دہ نہ ہونے کی وجہ سے اپنی ذمہ داریاں پورے طور پر انجام نہیں دے سکے گا ۔ اس

لئے میں اپنی ترمیم پر اصرار کرتا ہوں اور درخواست کرتا ہوں کہ رجسٹرار کو زیادہ موثر اور زیادہ فعال اور سنڈیکیٹ اور سینٹ کے سامنے جواب دہ بنانے کے لئے اسے قبول کر لیا جائے۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ جناب والا ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں اپنے بھائی سید تابش الوری کے ساتھ مکمل تائید کرتے ہوئے پر زور مطالبہ کرتا ہوں کہ رجسٹرار کے عہدہ کو قطعی طور پر مبہم نہ بنایا جائے اور اس کے اختیارات جس طرح ہم نے وائس چانسلر کے اختیارات کو واضح کیا ہے اس کے اختیارات بھی واضح ہونے چاہئیں اس کے ساتھ ساتھ رجسٹرار کو اس امر کا پابند بنانا چاہئے کہ وہ سینٹ سنڈیکیٹ سے اور دوسری اتھارٹیز جن کے ساتھ وہ بطور رابطہ آفیسر کام کرتا ہے ان کے فیصلوں پر عمل در آمد کرائے اور ان کے سامنے پابندی احکام کا ذمہ دار اور جواب دہ ہو۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ اب سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم نے سفارش کی ہے کہ ضمن ۱۶ کے پیرا (د) کے بعد مندرجہ ذیل عبارت بطور پیرا (ہ) ثبت کی جائے

(ہ) سینٹ اور سنڈیکیٹ کے عملدرآمد کرانے کا ذمہ دار ہو گا اور ان کے سامنے جواب دہ ہو گا ۔"

(تحریک منظور نہیں کی گئی)

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ اب سوال یہ ہے :

کہ ضمن ۱۶ کو مسودہ قانون کا جزو قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

Rana K. A. Mahmood Khan : Let us have a Tea Break, Sir.

Mr. Deputy Speaker : The House is adjourned for half an hour. We shall re-assemble at 12.00 Noon.

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی وقفہ چائے کے لیے آدھ گھنٹہ کے لیے ملتوی ہوگئی)

(وقفہ کے بعد مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

(ضمن ۱۷)

مسٹر سپیکر ۔ اب بل کی کلاز ۱۷ ایوان میں زیر غور ہے ۔ حاجی صاحب آپ کلاز کی deletion کی ترمیم پیش کر رہے ہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ یہ امنڈمنٹ کلاز کو حذف کرنے کے متعلق ہے ۔ میں اپنا right to oppose محفوظ رکھتے ہوئے اسے واپس لیتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ ڈاکٹر محمد صادق ملہی ۔ معزز ممبر موجود نہیں ہیں "کمپٹرولر" کا لفظ پہلے بھی آ چکا ہے ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ میرا خیال ہے کہ فاضل رکن کو confusion ہو گئی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ٹھیک ہے ۔ وہ موجود بھی نہیں ہیں ۔ اگلی ترمیم میاں محمد افضل حیات کی ہے ۔ وہ بھی موجود نہیں ہیں ۔ چوہدری امان اللہ لک ۔

Chaudhri Amanullah Lak : I move :

"That in Clause 17 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, for the word "Chancellor" occurring twice in lines 2 and 3, the word "Senate" be substituted, respectively.

Mr. Speaker : The amendment moved is :

That in Clause 17 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, for the word "Chancellor" occurring twice in lines 2 and 3, the word "Senate" be substituted, respectively.

Minister for Educotion : I oppose it Sir.

Haji Muhammad Saifnllah Khan : I move :

That in Clause 17 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, for the word "Chancellor" occurring twice in lines 2 and 3, the word "Syndicate" be substituted.

Mr. Speaker : The amendment moved is :

That in Clause 17 of Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, for the word "Chancellor" occurring twice in lines 2 and 3. the word "Syndicate" be substituted.

Minister for Education : I oppose it Sir.

Mr. Speaker: Mian Khurshid Anwar and Mian Mustafa Zafar.

Mian Khurshid Anwar : I move :

That in Clause 17 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education for the words "as the Chancellor may determine" occurring in lines 3-4, the words "as

the Senate may determine" be substituted.',

Mr. Speaker : The amendment moved is :

That in Clause 17 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, for the words "as the Chancellor may determine" occurring in lines 3-4, the word" as the Senate may determine" be substituted."

Ministes for Education : I oppose it Sir.

چوھدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ اس ذمہ دار آسامی کے لئے میں نے یہ ترمیم پیش کی ہے کہ اس ضمن میں یہ تبدیلی کر دی جائے کہ چانسلر کی بجائے سینٹ کو اس کی تعیناتی اور سبکدوشی کا اختیار ہونا چاہیئے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ملک صاحب کی ترمیم جیسی مخدوم زادہ سید حسن محمود صاحب کی بھی ترمیم ہے ۔ مخدوم صاحب ایوان میں نہیں ہیں ۔

چوھدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں عرض کر رہا تھا کہ خزانچی جامعہ کی تمام جائیداد اور حسابات کا ذمہدار ہو گا اس کی تعیناتی چانسلر کے ہاتھ میں ہو گی ۔ میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ یہ انصاف نہیں ہے ۔ چانسلر کی بجائے سینٹ کو خزانچی کی تعیناتی سبکدوشی اور اس کے انتظامی اختیارات دئے جائیں اور اس طریقے سے خزانچی کے عہدے کو بہتر طور پر کنٹرول کیا جا سکے گا ۔ میں نے اس امید کے ساتھ یہ ترمیم پیش کی ہے کہ میرے فاضل دوست اسے منظور فرما لیں گے ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں اس ضمن میں صرف اتنا عرض کرنا چاہتا ہوں کہ خزانچی کا عہدہ نہایت اہم عہدہ ہے اسے صرف اکاؤنٹس کی حد تک محدود نہیں رکھا گیا یا اس کی اہمیت اس سے واضح ہوتی ہے کہ اس نے سینٹ سنڈیکیٹ اور یونیورسٹی کے بجٹ تک تیار کرنے ہیں بظاہر یہ لفظ خزانچی کا ہے لیکن یہ اتنا اہم عہدہ ہے کہ اگر اس کی تعیناتی کا اختیار بجائے چانسلر کے سنڈیکیٹ کو دے دیا جائے تو اس کی موزونیت اہلیت اور قابلیت ہر چیز کو مدنظر رکھا جائیگا یا کہ وہ سنڈیکیٹ کے سامنے جواب دہ ہو گا ۔ اس طرح اس کی ورکنگ عہدے کے اعتبار سے نہایت بہتر ہو جائیگی ۔

میاں مصطفےٰ ظفر ۔ جناب والا ۔ میری یہ ترمیم نہایت سیدھی سادی ہے وہ اس اعتبار سے بھی کہ میں نے تقرری کے لئے چانسلر کا مان لیا ہے۔ میں صرف یہ تجویز کرتا ہوں کہ اس کی شرائط اور ضوابط سنڈیکیٹ وضع کرے ۔ جناب اس سلسلے میں

Clause 25 (c) and (w) آپ کی خدمت میں پیش کرونگا اس میں واضح ہے ۔

25 (c) to govern and regulate, with due regard to the advice of the Finance and Planning Committee in this behalf the finances, accounts and investments of the University and for that purpose to appoint such agents as it may think fit;

کلاز (c) 25 سنڈیکیٹ کے اختیارات کے متعلق ہے ۔ اس میں تمام کے تمام سنڈیکیٹ کے اختیارات میں چانسلر صاحب کے لئے تعلیمی معیار ضروری نہیں ہے ۔ ہمارے ضلع کے بھی چانسلر رہ چکے ہیں کیونکہ یہ ٹیکنیکل پوسٹ ہے اس کے شرائط و قیود سنڈیکیٹ کو تعین کرنے چاہیئں ۔ اس لئے کہ اس میں عوامی نمائندے ہیں اس میں ماہر تعلیم ہیں اس میں ہر قسم کے لوگ ہیں وہ اس کو زیادہ موثر بنانے کے لئے اچھے اچھے طریقے وضع کر سکتے ہیں ۔ جناب والا ۔ جو ایک آدمی کی بات ہوتی ہے اس میں صرف ان کے سیکریٹری وغیرہ منصوبے بناتے ہیں اور چانسلر کو پتہ نہیں ہو گا میری اس میں اتنی رائے ہے کہ سنڈیکیٹ ہی قواعد و ضوابط وضع کرے ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ میاں مصطفےٰ ظفر صاحب نے جو کچھ فرمایا ہے کہ اس کی تقرری کے سلسلے میں بھی ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن شرائط سنڈیکیٹ طے کرے ۔ چانسلر صاحب کے پاس اتنا وقت نہیں ہو گا کہ وہ شرائط طے کر سکیں ۔ وہ اس کے سیکشن آفیسر یا کسی سینئر کلرک کے بنائے ہوئے رولز نہ ہوں بلکہ یہ شرائط سنڈیکیٹ مرتب کرے میری یہ ترمیم سیدھی سادی ہے ۔ اس کو مان لیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے تعلیم نے سفارش کی ہے کی سطر ۲ میں وارد ہوئے والے لفظ "چانسلر" کی بجائے "سینٹ" ثبت کیا جائے ۔

(تحریک منظور نہیں کی گئی)

مسٹر سپیکر ۔ اب سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون جیسا کہ اسکے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم نے سفارش کی ہے کی ضمن ۱۷ کی سطر ۲ میں وارد ہونے والے لفظ "چانسلر" کی بجائے لفظ

"سنڈیکیٹ" ثبت کیا جائے۔

(تحریک منظور نہیں کی گئی)

مسٹر سپیکر ۔ اب سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم نے سفارش کی ہے کی ضمن ۱۷ کی سطور ۳ و ۴ میں وارد ہونے والے الفاظ "جنکا وہ تعین کرے گا" کی بجائے "الفاظ جنکا تعین سنڈیکیٹ کرے" ثبت کئے جائیں۔

(تحریک منظور نہیں کی گئی)

Begum Rehana Sarwar (Shaheed) : Sir I move :

That for para (b) of Clause 17 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, the following be substituted, namely :—

"(b) Prepare the annual and revised budget estimates of the University and present them to the Finance and Planning Committee, the Syndicate and the Senate ;".

Mr. Speaker : The amendment moved and the question is :

That for para (b) of Clause 17 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, the following be substituted namely :

"(b) prepare the annual and revised budget estimates of the University and present them to the Finance and Planning Committee, the Syndicate and the Senate ;"

مسٹر سپیکر ۔ اب سوال یہ ہے :

کہ ضمن ۱۷ کو ترمیم شدہ صورت میں مسودہ قانون کا جزو قرار دیا جائے۔

سید قابض الوری ۔ جناب والا ۔ میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ سید قابض الوری ۔

سید قابض الوری ۔ جناب سپیکر ۔ بل کی یہ ضمن خزانچی کے منصب کے متعلق ہے

اور یہ یونیورسٹی کی تاریخ میں پہلی دفعہ خزانچی کے عہدہ کے لئے انتخاب بلکہ نامزدگی کا طریقہ کار وضع کیا گیا ہے حالانکہ ۱۸۸۸ سے لے کر آج تک خزانچی یونیورسٹی کا ایک functionary ہوتا ہے اور اس حیثیت میں اس کا باقاعدہ تقرر عمل میں آتا ہے ۔ اس کی نامزدگی کی صورت پہلی دفعہ اس بل کے ذریعے ہمارے سامنے پیش کی جا رہی ہے جناب والا اس بل میں چانسلر نامزد ہے وائس چانسلر نامزد ہے پرو وائس چانسلر نامزد ہے اور اب خزانچی کو بھی نامزد آسامی قرار دیا جا رہا ہے ۔

وزیر تعلیم ۔ فاضل رکن غیر متعلقہ بول رہے ہیں ۔

Mr. Speaker : Please do not discuss the Bill as a whole-Restrict yourself to the clause under discussion.

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ خزانچی خود جامعہ کا ہمہ وقتی آفیسر ہو گا اور چانسلر اس کا ان شرائط و قیود کے تابع تقرر کرے گا جن کا وہ تعین کرے ۔ جناب والا یہ تقرری کبھی چانسلر کے اختیار میں نہیں رہی اس لئے اب یہ نامزدگی کا درجہ رکھتی ہے ۔ اس سے پہلے یہ اختیار سنڈیکیٹ کے پاس ہوتا تھا وہ ایک مناسب اور موزوں اتھارٹی ہے جو یونیورسٹی کے لئے خزانچی کا تقرر کرے ۔ لیکن یہاں یہ اختیار بھی یونیورسٹی کے ایک اعلیٰ اختیاراتی ادارے سے چھین کر چانسلر کی ذات میں مرتکز کر دئے گئے ہیں ۔ جناب والا ۔ اس بل کے Preamble میں دعویٰ کیا گیا کہ یونیورسٹی کو زیادہ جمہوری بنانے اور اسے زیادہ خود مختاری دینے کے لئے اس بل کو پیش کیا گیا ہے لیکن مزید خود مختاری اور مزید اختیارات دینے سے قطع نظر یہاں جو پرانے اختیارات موجود تھے یعنی ۱۹۶۱ء کے رسوائے زمانہ آرڈیننس میں بھی جو اختیارات سنڈیکیٹ کے پاس تھے اب یہ اختیارات بھی چانسلر کو منتقل کر دیئے گئے ہیں ۔ اس سے مقصود یہ ہے کہ اس یونیورسٹی کو کم سے کم آزادی دی جائے اور نہ صرف یہ کہ بڑے بڑے مناصب پر چانسلر کی خوشنودی مزاج کے مطابق لوگ نامزد کئے جائیں بلکہ خود سارے مالیات پر تسلط قائم کر کے پورے طور پر یونیورسٹی کو اپنی گرفت میں لے لیا جائے ۔ جناب والا ۔ خزانچی کا تعلق مالیات سے ہوتا ہے اور وہ روائتی طور پر اپنی ذمہ داریاں اور فرائض ادا کرتا ہے ۔ اگر وہ سنڈیکیٹ کی طرف سے مقرر کیا جائے تو وہ زیادہ اہلیت، زیادہ اخلاص اور دیانت کے ساتھ اور ان کے سامنے جواب دہی کے پیش نظر زیادہ بہتر طور پر خدمات انجام دے سکے گا ۔ لیکن یہاں یہ اختیارات چانسلر کی ذات میں مرتکز کر کے شکوک و شبہات کی نئی راہیں پیدا کر دی گئی ہیں اور یہ اندیشہ نمایاں ہو گیا ہے ۔ کہ جہاں

دوسرے اداروں میں نامزد گوں سے سیاسی اثرات اور سیاسی مقاصد کار فرما ہو جائیں گے وہاں خزانچی جیسی ایک خالصتاً ٹیکنیکل اور فنی عہدے کے لئے بھی سیاسی مقصد اور سیاسی وابستگی لازم بن جائے گی ۔

Mr Speaker : I would like the Member to confine himsalf to the clause under discussion and not to indulge in general criticism of the Bill as the Bill as a whole is not under discussion.

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں بل پر اجتماعی تنقید نہیں کر رہا ہوں ۔

Mr. Speaker : I can't permit that This is not the stage for that.

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ اب مجھے یہ کہنے کی بھی اجازت نہیں دیں گے کہ خزانچی کا عہدہ بھی اسی طرح چانسلر کی خوشنودی کا محتاج بنا دیا گیا ہے جس طرح بعض دوسرے ادارے چانسلر کے حیطہ اختیار میں دے دئے گئے ہیں ۔

Mr. Speaker : I have to invoke the rules if the Member would not like to be relevant The Bill, as a whole, is not under discussinn. It is the relevant clause which is under discussion.

Sardar Saghir Ahmad : I move that the question be now put.

مسٹر سپیکر ۔ سید صاحب آپ اپنی تقریر جاری رکھیں ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں آپ سے بالکل متفق ہوں ۔ میں نے صرف اپنے پوائنٹ کی وضاحت کرنے کے لئے حوالے کے طور پر یہ کہا ہے ۔

Mr. Speaker : The member has to retain himself within the limits prescribed by the rules.

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں یہ گزارش کرنی چاہتا تھا کہ جس طرح سے رجسٹرار کا عہدہ چانسلر کے حیطہ اختیار کے باہر رکھا گیا ہے اور اس کی تقرری ایک اعلیٰ اختیاراتی ادارے کو دی گئی ہے اسی طرح سے مالیات کے شعبے کے نگران کی تقرری بھی سنڈیکیٹ کے سپرد ہونی چاہئے تا کہ وہ اپنی پسند کا ایسا آدمی مقرر کر سکے ۔ جو یونیورسٹی کے مالی نظام کو اور مالیات کو زیادہ بہتر طور پر سمجھ سکے اسے سنڈیکیٹ کی خواہش کے مطابق چلا سکے اور اپنے فرائض اور ذمہ داریوں کو بہتر طور پر ادا کر کے یونیورسٹی کے مالیاتی نظام کو زیادہ سے زیادہ بہتر بنا سکے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب سوال یہ ہے :

کہ ضمن ۷ ا کو ترمیم شدہ صورت میں مسودہ قانون کا جزو قرار دیا جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(ضمن ۱۸)

مسٹر سپیکر ۔ اب مسودہ قانون کی کلاز ۱۸ زیر غور ہے ۔ حاجی صاحب کلاز کو حذف کرنے کے متعلق آپ کی ترمیم پیش نہیں ہو سکتی ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں اس ترمیم کو پیش نہ کرتے ہوئے کلاز پر اپنا حق مخالفت محفوظ رکھتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ ضمن ۱۸ کو مسودہ قانون کا جزو قرار دیا جائے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ یونیورسٹی کے لئے کنٹرولر آف ایگزامینیشنز کا عہدہ نہایت ضروری ہے اور ہونا بھی چاہئے ۔ مگر جو سابقہ مشاہدات اور نظیریں ملی ہیں جس پر یہ ایوان پورا ایک گھنٹہ بحث کر چکا ہے کہ یہاں پر امتحانات کا نظام ۔ ان کا طریقہ کار ۔ ایگزامینرز کا تقرر ۔ ان کی نگرانی ۔ امتحانات کے پرچوں کی setting اور ان کی leakage ۔ یہ ساری چیزیں ایسی ہیں جو کنٹرولر آف ایگزامینیشنز کو یوں تو بالواسطہ یونیورسٹی کے ماتحت کیا گیا ہے مگر اس کلاز کے جو الفاظ ہیں ان میں اسی کو واحد اور واحد ذمہ دار قرار دیا گیا ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر اس کے اقدامات liable to approvelof the Senate and the Syndicate کر دیئے جاتے تو یہ عین مناسب تھا ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ ضمن ۱۸ کو مسودہ قانون کا جزو قرار دیا جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(ضمن ۱۹)

مسٹر سپیکر ۔ اب بل کی کلاز ۱۹ زیر غور ہے ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم نے سفارش کی ہے کی ضمن ۱۹ حذف کر دی جائے ۔

Mr. Speaker : The motion is :

That clause 19 of the Bill, as recommended

by the Standing Committee on Education, be deleted.

وزیر تعلیم ۔ میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔

شیخ مبریز احمد ۔ میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا کلاز ۱۹ میں یہ لکھا گیا ہے :

The Resident Auditor shall be taken from Government on deputation.

جناب والا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس قسم کی پابندی لگا دینا یا شرط عائد کر دینا کہ ریزیڈنٹ آڈیٹر صرف گورنمنٹ سے on deputation لیا جائے گا یہ کوئی ایسی چیز نہیں ہے جسے ہم بطور کلاز اس بل میں رکھ دیں اور یونیورسٹی پر یہ پابندی عائد کر دیں کہ وہ ہمیشہ اور ہمیشہ صرف اس آڈیٹر کو بلائے گی ۔ جو گورنمنٹ ڈیپوٹیشن پر دے گی ۔ جہاں ہم یونیورسٹی کو خود مختاری دینے اور اسے جمہوری انداز میں بنانے کا تہیہ کر چکے ہیں اور اس کی خود مختاری کی ضمانت دے رہے ہیں ۔ وہاں میں یہ مناسب نہیں سمجھتا کہ ہم اس پر آڈیٹر مسلط کریں ۔ یہ ٹھیک ہے کہ اصولی طور پر وہ گورنمنٹ سے لیں گے اور گورنمنٹ کا آڈیٹر ہونا چاہئے ۔ اس کی تقرری گورنمنٹ کے ذریعے سے ہونی چاہئے ۔ لیکن یہ سب ثانوی چیزیں ہیں ۔ اسے بطور کلاز رکھ کر اب پابندی کی شکل دے دینا یہ قطعی طور پر جمہوری اور مناسب نہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ وہ موجود نہیں ہیں ۔ ترمیم lapse ہو گئی ہے ۔

Mr. Speaker : The question is :

The clause 19 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, be delsted.

(The motion was lost)

مسٹر سپیکر ۔ اب سوال یہ ہے :

کہ ضمن ۱۹ کو مسودہ قانون کا جزو قرار دیا جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(ضمن ۲۰)

مسٹر سپیکر ۔ اب ضمن ۲۰ ایوان میں زیر غور ہے ۔ حاجی سیف اللہ خان کی

ترمیم کلاز کو حذف کرنے کے متعلق ہے جو پیش نہیں ہو سکتی ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خاں ۔ جناب والا ۔ پیش ہو سکتی ہے ۔

Mr. Speaker : There have to be terms and conditions of service. It could have been substituted or amended.

Haji Muhammad Saifullah Khan : ".....other officers of the University... ..."

Mr. Speaker : This should not be prescribed ?

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ other officers نہ ہوں اور جو آفیسر defined ہیں وہی رہ جائیں ۔

Mr. Speaker : Officers have been defined but terms and conditions of only four have been given.

Haji Muhammad Saifullah Khan : Other officers defined under such and such .....

Sir, vast powers have been given under this provision.

Mr. Speaker : 'Other officers' is not a term of art. Officer is a term of art. 'Other' is a qualifying word. There, officer has been defined. How can this amendment be moved ?

Haji Muhammad Saifullah Khan : Other officers have been defined. Please see Clouse 10.

Mr. Speaker : The following shall be the officers :—

(ix) The Treasurer ;

(x) The Controller of Examinations ;

(xi) The Librarian ; and

(xxi) Such other persons as may be prescribed.

There are other officers, other than those who have already been decided upon.

Haji Muhammad Saifullah Khan : I think there is no need of defining this one :

"..... the terms and conditions of service and the powers and duties of other officers of the University shall be such as may be prescribed."

This is understood. No need of putting such separate clause in this Bill. I have the right to move the amendment. This is the method how the power are to be vested with these officers.

Mr. Speaker : Please listen. Certain persons have been declared to be Officers of the University and this clause deals with their terms and conditions of service.

Haji Muhammad Saifullah Khan-Not their sir.

Mr. Speaker : Some of them.

Haji Muhammad Saifullah Khan : Not everyone.

Mr. Speaker : "Other officers have been defined in this Act. Some officers have already been dealt with in this Bill. These are the officers otoer than those who have already been dealt with. The officers have been defined.

Haji Muhommad Saifullah Khan : Yes sir. Now I want that this clause should be deleted on the point that there should not be a vague wording for the powers and duties of other officers as the duties of officers have already been defined and given to them.

Mr. Speaker : That amendment could eome that these should be the terms and cohditions of the officers.

Haji Muhammad Saifullah Khan : This is not amendment. If this clause remains I cannot put a separate clanse defining the powers and duties of those officers.

Sheikh Aziz Ahmad : Sir, in clause 10 it is given :

such other persons as may be prescribed to be officers."

Mr. Speaker : That is not under discussion. The point that I have asked him to answer is that the terms and codditions of four officers have been defined. There are about a dozen officers. This clause deals with the other officers, This amendment could have come that Senate can frame their terms and conditions or that their terms and conditions would be the following But how can this be that the clause of their terms and conditions be deleted.

Haji uhammad Saifullah Khan : Sir, as any time I can move my amendment with your permission. There is no bar on that.

مسٹر سپیکر ۔ وہ تو اس میں آنی چاہئے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان جناب والا ۔ میں علیحدہ کلاز کی شکل میں ترمیم لانا چاہتا ہوں کہ لائبریریں کی یہ terms and conditions ہوں گی ۔ فلاں کی یہ terms and conditions ہوں گی ۔

Mr. Speaker : Haji Sahib, it was very easy. There could have been an amendment that in between the clause, 19 and 20 of the Bill, a new clause be added.

Haji Muhammad Saifullah Khan : By deleting this clause.

Mr. Speaker : No not by deleting. If that was passed, this will go.

Haji Muhammad Saifullah Khan : And no other can come. independent clause مسٹر سپیکر اگر یہ کلاز پاس ہو جاتی ہے تو پھر نہیں آ سکتی ۔ لیکن اگر آپ کی کلاز کلاز ۲۰ سے پہلے پاس ہو جاتی ہے تو یہ نہ آ سکتی ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان وہ پہلے نہیں آ سکتی ۔ پہلے حذف کرنے کی ترمیم آئے گی ۔

Mr. Speaker : Why not you could have moved an amendment that clause 20 be treated as clause 21 and insert another clause between clauses, 19 and 20 which shall be numbered as 20

Haji Muhammad Saifullah Khan : You have agreed to this that I could have moved as deleting so and so clause.

Mr. Speaker : Not by deleting but as an independent clause. This will be a consequence. Then this clause 20 could not have been considered. If your amendment that these shall be the terms and conditions of the Librarian, these shall be the terms and conditions of the Controller, these shall be the terms and conditions of Professors and Associate Professors, had been passed by the House before this clause 20, then this clause 20 could have become redundent.

Haji Muhammad Saifullah Khan : Sir, no office is being deleted by deletion of a clause through my amendment. In this clause, there is the question of powers. Powers have not been defined in this, particularly for the officers. If this clause is deleted through this amendment, then every member is at liberty to move that such and such powers should be ——

Mr. Speaker : There could be an amendment even by way of substitution.

Haji Muhammad Saifullah Khan : Can be Sir. There is a time. Then, there is no such bar that we can put it on clause 20 or 19, we can put it on 55. A new clause can be put on that, sir. I agree with you, If there could be bar or this amendment could not be moved legally, then rest assured, sir, I would have obyed your orders. And despite this, if you say that it cannot be put, I am going to obey that, sir. But this does not affect the position that it is an independent clause. This does not delete an office. This does not affect clause 10, sir. If its duties have not been mentioned, then the Statute gives powers to Syndicate, to Senate, to University, to Chancellor, who can also mention then, and there is no need of

defining such clause. Then the Syndicate and Senate have been vested with the powers of prescribing statutes rules, and all that, sir, and these terms and powers can also be framed and also put by statutes sir.

Mr. Speaker : All right, please continue.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ Thank you sir, یہ جناب ایک اصولی چیز تھی کیونکہ جناب والا نے اس اصول کو تسلیم کر لیا ہے کہ یہ کلاز پیش ہو سکتی ہے لہذا میں اب اسے واپس لیتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب ایوان کے سامنے سوال یہ ہے :

کہ ضمن ۲۰ کو مسودہ قانون کا جزو قرار دیا جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(ضمن ۲۱)

مسٹر سپیکر ۔ کلاز ۲۱ ایوان کے سامنے زیر غور ہے ۔ حاجی سیف اللہ خان ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میری ترمیم یہ ہے کہ کلاز ۲۱ کو حذف کر دیا جائے ۔ چونکہ یہ ادارے already approve ہو چکے ہیں ۔ اس لیے میری یہ امنڈمنٹ infructuous ہو چکی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب ایوان کے سامنے سوال یہ ہے :

کہ ضمن ۲۱ کو مسودہ قانون کا جزو قرار دیا جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(ضمن ۲۲)

مسٹر سپیکر ۔ اب ضمن ۲۲ زیر غور ہے ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میری ترمیم کلاز کو حذف کرنے کے متعلق ہے ۔ چونکہ ۲۰ کلاز پہلے منظور ہو چکی ہیں ان میں تقریباً تمام آفیسرز approve ہو چکے ہیں لہذا اب میری ترمیم infructuous ہو چکی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ میاں احسان الحق پراچہ ۔ میاں خورشید انور ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ میاں مصطفیٰ ظفر ۔ سید تابش الوری ۔ چودھری امان اللہ لک ۔ کی طرف سے ترمیم نمبر ۸۲ پیش کی گئی ہے ۔

میاں خورشید انور ۔ ترمیم یہ تھی کہ سینیٹ میں پروچانسلر کو ممبر نہ رکھا جائے ۔ چونکہ اب یہ عہدہ منظور ہو چکا ہے ۔ اس لیے اب میں اسے واپس لیتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی صاحب آپ کی بھی یہی پوزیشن ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جی ہاں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میاں مصطفیٰ ظفر ایوان میں موجود نہیں ہیں ۔ سید صاحب آپ کی بھی یہی پوزیشن ہے ۔

چودھری امان اللہ لک آپ کی بھی یہی پوزیشن ہے ۔ ترمیم نمبر ۸۳ اور ۸۴ علامہ رحمت اللہ ارشد کی طرف سے ہے ۔ وہ ایوان میں موجود نہیں ہیں ترمیم نمبر ۸۵ سید تابش الوری ۔

سید تابش الوری ۔ میں ترمیم پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم نے سفارش کی ہے کی ضمن ۲۲ کی تختی ضمن (۱) کے پیرا (یازدہم) کی بجائے مندرجہ ذیل عبارت ثبت کی جائے یعنی کہ ۔

"(یازدہم) جامعہ کے چھ اساتذہ جن کی مدت ملازمت کم از کم تین برس ہو اور جنہیں یونیورسٹی کے تدریسی عملے کی انجمن منتخب کرے گی"

Mr. Speaker : The amendment moved is :

That for para (xi) of sub clause (1) of Clause 22 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, the following be be substituted, namely :—

"(xi) Six of the University teachers having at least three years service to be elected by the University Academic Staff Association".

Minister for Education : I oppose it.

سید تابش الوری ۔ جناب سپیکر ۔ اصل ضمن میں کہا گیا ہے ۔

جامعہ کے اساتذہ کرام جن کی مدت ملازمت کم از کم تین برس ہو اورجن کی تعداد زیادہ سے زیادہ پندرہ ہوگی اور انہیں جامعہ کے اساتذہ کرام اپنے میں سے منتخب کریں گے ۔

جناب والا ۔ میری ترمیم یہ ہے کہ جامعہ کے اساتذہ کرام کا انتخاب ان کی اکیڈمک ایسوسی ایشن کے ذریعے عمل میں لایا جائے نمائندگی کا یہ ایسا استحقاق ہے جو ضمن (پانزدہم) کے تحت طلبا کو دیا گیا ہے ۔

(پانزدہم) جامعہ کے طلباء کی انجمن کے دو طالب علم

نمائندے اور الحاق شدہ کالجوں کی انجمن ہائے
طلباء کے دو نمائندے جن کا چناؤ ان کالجوں
کی انجمن ہائے طلباء کے صدر صاحبان کریں
گے۔

اسی طرح سے جناب والا ایک اور ضمن کے تحت یونیورسٹی کے طلباء کی انجمن کو بھی تسلیم کیا گیا ہے۔ اور یہ حق بخشا گیا ہے کہ جامعاتی اداروں میں طلبا کے نمائندے ان کی اس انجمن کے ذریعے منتخب کئے جائیں گے۔ بالکل اسی طرز پر جمہوری اعتبار سے یہ بھی ضروری ہے کہ اساتذہ کرام جو یونیورسٹی میں اہم ترین کردار ادا کرتے ہیں کی ایسوسی ایشن کو بھی تسلیم کر کے اس کے ذریعہ ان کا انتخاب عمل میں لایا جائے۔

جناب والا۔ اساتذہ کو اگر ہم نے یہ حق دے دیا تو نہ صرف یہ کہ ہم انہیں ان کے بنیادی جمہوری حق سے مالا مال کریں گے بلکہ وہ ان میں ایک ایسا اعتماد اور حوصلہ بھی جنم دیں گے جو آئندہ کے لئے زیادہ بہتر نتائج کی خاطر مختلف قسم کی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کی اہلیت پیدا کرے گا۔ جناب والا۔ اساتذہ کرام ایک مدت سے یہ مطالبہ کر رہے ہیں کہ ان کی ایسوسی ایشن کو تسلیم کیا جائے۔ اس وقت جب کہ ہم نے مزدوروں کی یونینوں کو تسلیم کیا ہے۔ مختلف اداروں کی یونینوں کو تسلیم کیا ہے اور ان کو Bargaining Agent قرار دیا ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ اساتذہ کرام کی ایسوسی ایشن کو تسلیم کر کے انہیں ان کی نمائندگی کا حق تفویض نہ کیا جائے۔

جناب والا۔ کہا یہ جاتا ہے کہ یہ حق اساتذہ کی ایسوسی ایشن کو اس لئے نہیں دیا جا رہا کہ اس میں خوش قسمتی یا بدقسمتی سے ایسے عناصر موجود ہیں جو اس وقت کسی وجہ سے موجودہ حکومت کے پسندیدہ نہیں ہیں اس بنا پر ان کو ایک جمہوری حق سے محروم کرنا میرے خیال میں انتہائی زیادتی اور نا انصافی کے مترادف ہے۔ یونیورسٹی کا یہ بل محض اس حکومت کے لئے نہیں ہے فقط چند سالوں کے لئے نہیں ہے بلکہ آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے ہے اور ہمارے پورے مستقبل پر محیط ہے۔ اس لئے صرف مفروضات کی بنا پر یا عارضی حالات کی بنیاد پر ایک جانبدارانہ فیصلہ کرنا اور معلمین کو جمہوریت کے ایک بنیادی حق سے محروم کر دینا کسی طرح سے بھی مناسب و مستحسن نہیں۔ اساتذہ کرام کو جناب وزیر تعلیم نے یقین دلایا تھا کہ ان کی ایسوسی ایشن کی نمائندہ حیثیت کا احترام کیا جائے گا شائد یہی وجہ

ہے کہ اس ایسوسی ایشن سے انہوں نے یونیورسٹی کے معاملات و ضروریات پر مذاکرات کئے اور کسی حد تک ان کا نقطہ نظر تسلیم بھی کیا ۔ ایسی صورت میں جب کہ خود وزیر تعلیم اساتذہ کی انجمن کو نمائندہ ادارے کی حیثیت سے مذاکرات کے قابل سمجھتے ہیں تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ سنٹ یا سنڈیکیٹ میں ان کے لیے ان کی ایسوسی ایشن کی اس حیثیت کو تسلیم نہ کیا جائے ۔ میں ان الفاظ کے ساتھ آپ سے اور آپ کے توسط سے پورے ایوان سے درخواست کروں گا کہ اساتذہ کرام کے اس جائز مطالبے کو تسلیم کیا جائے جو بنیادی طور پر ان کا جمہوری حق ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں اپنے فاضل دوست کی مکمل تائید کرتے ہوئے صرف اتنی گزارش کروں گا کہ یونیورسٹی اساتذہ اور طلبا کا باہمی نام ہے ۔ چونکہ طلبا کو یہ حق دیا گیا ہے کہ ان کی ایسوسی ایشن کے منتخبہ ارکان اس کے ممبر ہو سکتے ہیں اسی طرح میں سمجھتا ہوں کہ اگر ان کے اساتذہ کو بھی اسی قسم کا حق عطا کر دیا جائے تو یہ قطعاً غیر مناسب نہ ہو گا بلکہ یہ ان کا اصرار ہے ۔ مطالبہ ہے اور یہ ان کی خواہش ہے کہ انہیں بھی اسی طریقے سے حق دیا جائے تاکہ وہ صاحبان جو اس میں منتخب ہو کر جائیں وہ ایک یونیفارم شکل میں جا سکیں اور اپنی جماعت کی نمائندگی کر سکیں اور اپنے grievances کا ازالہ کر سکیں ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ اس کلاز کی جو ذیلی دفعہ زیر غور ہے میں امید کرتا تھا کہ اس کی فاضل اراکین بہت تعریف کریں گے ۔ کیونکہ آج تک کلاس آف ٹیچرز میں سے جو Younger teachers کی کبھی بھی سینیٹ یا سنڈیکیٹ میں نمائندگی نہیں کی گئی اور اسلام آباد میں جہاں ہم اس آرڈیننس کا خاکہ تیار کر رہے تھے میں نے نہ صرف Younger Lecturers کے لئے نمائندگی منظور کروائی بلکہ بہت بڑی تعداد یعنی پندرہ تک رکھوا لی اور میں سمجھتا ہوں اس کی تعریف کی جانی چاہئے تھی ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

یہاں پر مجھے کہا جا رہا ہے کہ اساتذہ کو نمائندگی کا حق دیں اور وہیں آپ ۱۵ سے گھٹا کر ۶ کر رہے ہیں یعنی آپ کس چیز کی وکالت کر رہے ہیں ۔ کیا یہ تقریریں جو کی گئی ہیں یہ اساتذہ کے حق میں کی گئی ہیں یا ان کے مفاد کے خلاف کی گئی ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ جوان سال لیکچرارز کو جو نمائندگی کا حق حاصل نہیں تھا وہ اس کلاز میں پہلی بار دیا گیا ہے ۔

دوسری بات جناب والا یہ ہے کہ اکیڈیمک سٹاف ایسوسی ایشن کے متعلق

یہ کہنا کہ ان میں جو لوگ ہیں وہ ہمیں پسندیدہ نہیں ہیں ۔ بالکل غلط ہے ۔ جناب والا ۔ میں اس کی تردید کرتا ہوں ۔ جو بھی تمام یونیورسٹیوں کی ایسوسی ایشنز ہیں ان کے ساتھ میرے بہت اچھے تعلقات ہیں ۔ حکومت کے بہت اچھے تعلقات ہیں ۔ وہ اکثر اپنے مطالبات ہمارے پاس لاتے رہتے ہیں اور ہم فخر محسوس کرتے ہیں کہ ان کا کوئی مطالبہ جو جائز ہو جو حق پر ہو مالی وسائل کے مطابق جو حکومت ان کے لئے کر سکے اس کو پورا کیا جائے ۔ اس لئے یہ تاثر دینا بالکل غلط ہے کہ کسی ایک جامعہ کی اکیڈیمک سٹاف ایسوسی ایشن ہمارے لئے ناپسندیدہ ہے ۔ یہ بالکل غلط ہے اور حقیقت کے خود منافی ہے ۔ اس لئے کہ بار بار تسلیم کیا جاتا ہے کہ ہم نے انہیں بلایا ۔ ان سے پونے چار گھنٹے بات چیت کی اور ان کی جتنی بھی ترمیم ان کی نمائندگی کو بہتر بنانے کے متعلق تھیں ہم نے قبول کر لی ہیں ۔ آپ آگے جا کر دیکھیں گے کہ جہاں انہوں نے کہا کہ ایک کی بجائے دو پروفیسر کر دو ایک ایسوسی ایٹ پروفیسر کی بجائے دو کر دو ۔ ایک اسٹنٹ پروفیسر کی بجائے دو کر دو ۔ جتنی بھی ترامیم ان کی نمائندگی کو بہتر بنانے کے لئے تھیں وہ ہم نے قبول کر لی ہیں جو آئندہ آئیں گی میں سمجھتا ہوں کہ اس سب کلاز کی تعریف کی جانی چاہیے تھی کہ پہلی بار یونیورسٹی کی تاریخ میں Younger Lecturers کو جن کی تین سالہ سروس ہو ان کی تعداد پندرہ ہو ان کو نمائندگی کا حق دیا گیا ہے اتنی بڑی تعداد ہم نے پہلے ہی اکیڈیمک سٹاف ایسوسی ایشن میں رکھی ہوئی ہے ۔ جناب والا ۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ بہت سے پروفیسرز، بہت سے سینئر افیسرز، بہت سے ڈین، بہت سے اور لوگ اس میں حصہ نہیں لیتے تھے اور مجھے اکٹھے ملے بھی نہیں ۔ انہوں نے کہا ہم فلاں صاحب کے ساتھ نہیں ملیں گے ۔ ہم اب سے علیحدہ علیحدہ ملیں گے ۔ تو جب اس قسم کی ان میں ڈویژن ہو تو کیوں ہم ایک ایسوسی ایشن یا ایک جیتی ہوئی یونین کی اجارہ داری دوسروں کے اوپر مسلط کریں ۔ جناب والا ۔ میں اس آرڈیننس کو فاضل اراکین کے سامنے رکھتا ہوں کہ اس قسم کے ٹیچرز کی جتنی بھی تعداد اس آرڈیننس میں دی گئی ہے پہلے کبھی ان کو اتنی نمائندگی نہیں دی گئی تھی اور وہ اس نمائندگی سے بہت خوش ہیں ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

سید قابش الوری ۔ پوائنٹ آف پرسنل ایکسپلینیشن ۔ جناب والا ۔ میں صرف اتنی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

وزیر تعلیم ۔ میں نے کسی کا نام نہیں لیا ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ یہ کہا گیا ہے کہ ہم نے اس کی تعریف نہیں کی ۔ میں نے اپنی general debate میں کہا تھا کہ پہلی دفعہ اس بل کے تحت طلبا اور اساتذہ کو نمائندگی دی گئی ہے اور اس اعتبار سے یہ ۱۹۶۰ء کے آرڈیننس سے بہتر ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب سوال یہ ہے :

That for para (xi) of sub-clause (1) of Clause 22 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, the following be substituted, namely :

"(xi) Six of the University teachers having at least three year's service to be elected by the University Academic Staff Association".

(تحریک منظور نہیں کی گئی)

مسٹر سپیکر ۔ سید تابش الوری ۔

Syed Tabish Alwari : Sir, I move :

That for para (xi) of sub-clause (1) of Clause 22 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, the following be substituted namely :

("xi) 15 University teachers having at least three year's service to be elected by the University teachers from amongest themselves ;".

Mr. Speaker : The amendment moved is :

That for para (xi) of sub-clause (1) of Clause 22 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, the following be substituted namely :

"(xi) 15 University teachers having at least three years' service to be elected by the University teachers from amongst themselves ;".

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ میں اس کی مخالفت کرتا ہوں اور یہ وضاحت چاہتا ہوں کہ پہلی ترمیم اور اس میں کیا فرق ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ پہلے انہوں نے ۶ تجویز کیا تھا اور اب دوسری ترمیم میں ۱۵ تجویز کیا ہے ۔

وزیر تعلیم ۔ بل میں ہم نے یہی تجویز کیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس میں آپ نے ''at least three year's'' رکھا ہے اور اس میں نہیں ہے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں فرق واضح کئے دیتا ہوں اور ترمیم کا مقصد بھی ! اصل ضمن میں کہا گیا ہے کہ اساتذہ کے نمائندوں کی تعداد زیادہ سے زیادہ ۱۵ ہو گی ۔ اب اس میں یہ گنجائش موجود ہے کہ اگر چاہیں تو ۱۴ رکھیں ۔ اگر چاہیں تو ۵ رکھیں ۔ چاہیں تو ۶ رکھیں ۔ بہر حال یہ تعداد ۱۵ سے زیادہ نہیں ہو گی ۔ حالانکہ عام تاثر یہی ہے اور جناب وزیر تعلیم صاحب نے بھی Acamdemic Staff Association اور دوسرے اداروں کو یہی یقین دلایا ہے کہ یہ تعداد ۱۵ ہو گی ۔ اگر یہ بات درست ہے تو جناب والا ۔ ایک ابہام کو دور کرنے اور discretion کو ختم کرنے کے لئے جو اس ضمن کے تحت متعلقہ اداروں یا افسروں کو حاصل ہو جاتی ہے ۔ یہ ضروری ہے کہ اس کو زیادہ بہتر ۔ زیادہ غیر مبہم اور زیادہ واضح بنانے کے لئے اس ترمیم کو قبول کر لیا جائے ۔ جس کے بعد اساتذہ کے نمائندوں کی تعداد ۱۵ سے کم نہیں رکھی جا سکے گی اصل ضمن اور ترمیم میں صرف یہی بنیادی فرق ہے جو میں نے آپ کے سامنے واضح کر دیا ہے میرا خیال ہے کہ وزیر تعلیم اگر واقعی اساتذہ کے ۱۵ نمائندے منتخب کرانا چاہتے ہیں اور اس سے کم نہیں کرانا چاہتے تو انہیں یہ ترمیم قبول فرما لینی چاہیے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب سوال یہ ہے :

That for para (xi) of sub clause (1) of Clause 22 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, the following be substituted namely :

''(xi) 15 University teachers having at least three years' service to be elected by the University teachers from amongest themselves ;''.

(تحریک منظور نہیں کی گئی)

مسٹر سپیکر ۔ مسٹر رؤف طاہر کی ترمیم 151 supplement میں ہے وہ اپنی ترمیم پیش کریں ۔

Mr. Rauf Tahir : Sir I move :

That after para (iii) of sub-clause (1) of Clause 22 of the Bill, as recommended by the Standing Commiitee on Education, the following new

para be added as para (iv) and the existing para (iv) and the subsequent paras be renumbered accordingly, namely :—

"(iv) The Pro-Vice-Chancellor".

Mr Speaker : The amendment moved is :

That after para (iii) of sub-clause (1) of Clause 22 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, the following new para be added as para (iv) and the existing para (iv) and the subsequent paras be renumbered accordingly, namely :—

"(iv) The Pro-Vice Chancellor;".

Haji Muhammad Saifullah Khan : I oppose it Sir.

مسٹر سپیکر ۔ رؤف صاحب آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں ۔

مسٹر رؤف طاہر ۔ جناب والا ۔ مجھے کچھ نہیں کہنا ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ یہ امر انتہائی حیران کن ہے کہ پرو وائس چانسلر کا عہدہ کسی بھی یونیورسٹی میں اور بالخصوص پاکستان کی کسی یونیورسٹی میں پہلے نہیں تھا ۔ جہاں تک اس عہدہ کی creation کا سوال ہے ۔ یہ درست ہے کہ یہ جواز دیا گیا ہے کہ وائس چانسلر کو assist کرنے کے لئے یہ عہدہ create کیا جا رہا ہے تاکہ وہ اپنے فرائض سے صحیح معنوں میں عہدہ برآ ہو سکے اور اسے اس ایکٹ کے ذریعے اختیارات بھی وہی حاصل ہوں گے جو اسے وائس چانسلر تفویض کرے ۔ جب ایک آدمی نے صرف delegatory powers استعمال کرنی ہیں اور جس نے ایک اسسٹنٹ کی حیثیت سے رہنا ہے اسے سینٹ کا ممبر بنا دیا جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ صریحاً زیادتی ہو گی ۔

جناب والا ۔ سینٹ ۔ سنڈیکیٹ اور اس قسم کے اداروں کو ہمیشہ یونیورسٹی میں بہت بڑا تقدس رہا ہے اور جس طرح یہ کہا جاتا رہا ہے کہ ہم زیادہ سے زیادہ کوشش کر رہے ہیں کہ اسے جمہوری اور فعال بنائیں اس کے ممبران میں نامزد ارکان کم سے کم آئیں بلکہ منتخب ارکان زیادہ سے زیادہ آئیں ۔

وزیر تعلیم ۔ پوائنٹ آف انفارمیشن ۔ جناب والا ۔ اس کلاز کی ضمنی کلاز (۱) (۸) میں یونیورسٹی کے پروفیسر صاحبان پہلے ہی سینٹ کے ممبر کے لئے گئے ہیں اور پرو وائس چانسلر کی شرائط میں پہلے ہم کہہ چکے ہیں کہ

He is one of the university professors

مسٹر سپیکر ۔ پھر اس ترمیم کی کیا ضرورت ہے ؟

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ یہ ترمیم infructuous ہے ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ اس کا آفس تو یہاں آئے گا ۔ میں تو فاضل رکن کو یہ عرض کر رہا تھا کہ پروفیسر کے طور پر وہ پہلے ہی سینٹ کا ممبر ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس ترمیم کے ذریعہ اس کو مزید نمائندگی دینے کی کیا ضرورت ہے ؟

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ قانون دان ہیں ۔ آپ مجھے advice کریں ۔ محکمہ قانون نے یہ دیکھا ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ یہ official position میں بھی وہاں ہونا چاہیے ۔

Haji Muhammad Saifu'llah Khan : Sir, he is a Professor.

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ اس میں ایک دقت یہ ہو گی کہ وائس چانسلر کی جگہ بعض اوقات اس نے کام کرنا ہے ۔ اس لئے "پرو وائس چانسلر" کے الفاظ لکھے جا رہے ہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں یہی گزارش کر رہا تھا جس طرح میں سمجھتا ہوں کہ میرے ان views کو supplement کیا گیا ہے کہ جب پرو وائس چانسلر ایک independent officer نہیں ہے اس نے کوئی independent اختیارات استعمال نہیں کرنے ہیں اور وہ پروفیسرز میں سے ایک ہو گا ۔ جس طرح یہ کہہ رہے ہیں اور اس نے بھی کسی وقت وائس چانسلر کی بجائے head کرنا ہے ۔ تو میں یہ کہوں گا کہ اس کو سینٹ کا ممبر بنانا سینٹ کے تقدس کو مجروح کرنے کے مترادف ہے جناب والا ۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کسی ایک افسر کو زبردستی پرو وائس چانسلر مقرر کر دیا جائے ۔ اس کو اختیارات قطعی طور پر تفویض نہ کیئے جائیں ۔ کیونکہ سارے ایکٹ میں اس کے کوئی بھی واضح اختیارات نہیں ہیں ۔ ایک ایسا افسر جس کو یونیورسٹی میں کوئی اختیارات نہ دئے گئے ہوں اور نہ ہی تفویض کئے گئے ہوں اور وہاں وائس چانسلر بھی بیٹھا ہو تو اس کے ساتھ پرو وائس چانسلر کا بٹھا دینا سوائے اس کے کہ آپ اس میں ایک نامزد کردہ فرد کا اضافہ کریں اور کوئی فائدہ نہیں ہو گا ۔ اور یہ مناسب بھی نہیں ہے ۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ آپ کی اس کی کلاز کی negation ہو جاتی ہے ۔ جب آپ یہ طے کر چکے ہیں کہ پروفیسروں میں سے ہی پرو وائس چانسلر بنایا جائیگا اور پروفیسروں کو آپ پہلے ہی حق نمائندگی دے چکے ہیں تو پھر ان کو مزید نمائندگی دینا یا سینٹ کا مستقل رکن بنانے کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی کیونکہ پرو وائس چانسلر کا عہدہ ضروری نہیں کہ اس کو create کیا جائے ۔ اگر create نہ بھی کیا جائے

تو یونیورسٹی کے set up میں کسی قسم کا فرق نہیں پڑتا ۔ یہ ضرورت کے تابع creat کیا جا سکتا ہے ۔ آپ اس کو سینٹ کا ممبر بنا کر اپنے آپ کے لئے یہ لازم کر دیں گے کہ اگر پرو وائس چانسلر کی ضرورت بھی نہ ہو اور اس کا رکھنا یونیورسٹی کے لئے فائدہ مند بھی نہ ہو یا اس کا رکھنا ایکس چیکر پر بوجھ کے مترادف ہو مگر چونکہ آپ اس کو سینٹ کا ممبر بنا چکے ہیں تو آپ پر یہ لازم ہو جائیگا کہ آپ پرو وائس چانسلر کو ہر حالت میں رکھیں اور اس کے عہدے کی creation جو اختیاری رکھی گئی ہے اس کو سینٹ کا ممبر بنا کر اب اپنے آپ کو ایک compulsion میں مبتلا کر رہے ہیں ۔ آپ اس کی ذمہ داری لے رہے ہیں کہ آپ ہر حالت میں وہ عہدہ create کریں گے ۔ چونکہ سینٹ اس وقت تک مکمل نہیں ہو گی جب تک آپ پرو وائس چانسلر کا عہدہ create نہ کریں ۔ میں ان حالات استدعا کروں گا کہ پرو وائس چانسلر کا جس طرح اس ایکٹ میں اختیاری رکھا جاتا ہے اس کو سینٹ کا مستقل ممبر بنایا جائے اور جب وائس چانسلر نہ ہوگا تو پرو وائس چانسلر وائس چانسلر کی سیٹ پر Ex-officio سینٹ کا ممبر تصور کیا جا سکتا ہے اور اسے چانسلر اس قسم کے اختیاریت بھی تفویض کر سکتا ہے ۔

In the absence of Vice-Chancellor, Pro-Vice-Chancellor is entitled to sit, vote and take part in the proceedings of the Senate.

اس صورتحال میں میں سمجھتا ہوں کہ فائدہ اتنا نہیں ہوگا جتنا کہ اس میں پیچیدگیاں پیدا ہو جائیں گی ۔

Mr. Speaker : The question is :

That after para (iii) of sub-clause (1) of Clause 22 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, the following new para be added as para (iv) and the existing para (iv) and the subsequent paras be renumbered accordingly, namely :

"(iv) The Pro-Vice-Chancellor;".

(The motion was carried)

Mr. Speaker : Now, We come to amendment No. 86

سید تابش الوری ۔ جناب سپیکر ۔ میں نے اس ترمیم کے سلسلے میں متعلقہ اساتذہ سے مشورہ کیا ہے اور اب میں ان کی رضامندی کے پیش نظر اسے پیش نہیں کرنا چاہتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ ترمیم واپس ہو گئی ہے ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں بھی اس ترمیم کو واپس لیتا ہوں ۔

منسٹر سپیکر ۔ ترمیم نمبر ۸۷ سید تابش الوری اور حاجی سیف اللہ خان صاحب کی طرف سے ہے اور supplement میں بھی سید تابش الوری کی ترمیم ہے ۔ اگر ان کی تحریک پیش ہو گئی تو میں ان دونوں کو اکٹھی لے لوں گا ۔ ڈاکٹر صاحب کی پرانی تقریر کا معلوم ہوتا ہے کافی اثر ہوا ہے جو انہوں نے پرسوں یا چوتھے روز کی تھی ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ ان کی تقریر کا اثر ہے ۔ ہماری تقریر تو بے اثر ہی ہوتی ہے کیونکہ ہماری کوئی ترمیم منظور نہیں ہوتی ۔

جناب والا ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں :

> کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم نے سفارش کی ہے کہ ضمن ۲۲ کی تحتی ضمن (۱) کے پیرا (سیزدہم) کی سطر ۱ کے الفاظ "اساتذہ کرام" کے بعد "ہر کالج سے کم از کم ایک استاد" ثبت کئے جائیں اور اس طور ترمیم شدہ پیرا (سیزدہم) میں سطور ۳-۵ کے الفاظ "اور جن کی تعداد کم از کم پندرہ ہو گی" حذف کر دئے جائیں ۔

Mr. Speaker : The motion is :

> That in para (xiii) of sub-clause (1) of Clause 22 of the Bill,as recommended by the Standing Committee on Education, between the words "Colleges" and "having", occurring in lines 1-2, the words "at least one from each" be inserted ; and in para (xiii) as so amended, the words and figures "subject to the maximum of 15", occuring in lines 2-3, be deleted.

Minister of Education : I oppose it.

منسٹر سپیکر ۔ حاجی محمد سیف اللہ کی ترمیم بھی یہی ہے ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ گذارش یہ ہے کہ ابھی کلاز ۲۲ زیر غور ہے اس لیے ایوان کا کچھ وقت بڑھا دیا جائے ۔

منسٹر سپیکر ۔ میں چاہتا تھا کہ آج کلاز ۲۳ بھی پاس ہو جائے ۔ آپ ۲۲ پر ہی آ کر رک گئے ہیں ۔ قانون سازی کا کام اب تیزی سے ہو رہا ہے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ اس سے پہلے کہ آپ فیصلہ دیں میں یہ عرض

کروں گا کہ اس بل کی کلاز ۲۲ نہایت ہی اہم ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ نے ابھی supplement میں ترمیم کو بھی پیش کرنا ہے ۔

سید تابش الوری ۔ چونکہ ایک حملہ معترضہ آ گیا تھا اور اس پر بحث ہونی ہے اور یہ خاص متنازعہ کلاز ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ابھی تک تو غیر متنازعہ معلوم ہو رہی ہے کہیں بعد میں متنازعہ نہ ہو جائے ۔ آپ اپنی ترمیم پیش کریں ۔

Syed Tabish Alwari :I beg to move :

That for para (xiii) of sub-clause (1) of Clause 22 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, for para (xiii),the following be substituted, namely :—

"(xiii) 15 teachers from the Affiliated Colleges having at least three years' service to be elected from amongst themselves;"

Mr. Speaker ; Amendment moved is :

That for para (xiii) of sub-clause (1) of Clause 22 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Educotion for para (xiii), the following be substituted. namely :—

"(xiii) 15 teachers from the Affiliated Colleges having at least three years service to be elected from amongst themselves;"

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔

سید تابش الوری ۔ جناب سپیکر ۔ اس کلاز کی دفعہ یازدہم کے تحت جامعہ کے اساتذہ کو جو نمائندگی کا استحقاق دیا گیا ہے اس میں ان کی تعداد ۱۵ ہے جبکہ زیر بحث تحتی ضمن میں الحاق شدہ کالجوں کے اساتذہ کو نمائندگی کا جو حق دیا گیا ہے اور ان کی جو تعداد مقرر کی گئی ہے وہ زیادہ سے زیادہ ۱۵ ہے ۔ آپ جانتے ہیں کہ جامعہ کے اساتذہ کی تعداد کے مقابلہ میں الحاق شدہ کالجوں کے اساتذہ کی تعداد بہت زیادہ ہے اور اس اعتبار سے ان کی نمائندگی کے لئے بھی زیادہ تعداد مقرر کی جانی چاہیئے ۔ میں نے اپنی ترمیم کے ذریعے انہیں یہ حق دلانے کی کوشش کی ہے کہ ان میں سے ہر ملحق شدہ کالج کی طرف سے کم ازکم ایک ٹیچر نمائندہ کے طور پر بھیجا جانا چاہیئے ۔ جناب والا ۔ جب ہم جمہوری اقدار کی تبلیغ کرتے ہیں ان کو تسلیم کرتے ہیں اور ان کی کار فرمائی کا دعویٰ کرتے ہیں تو ہمارے لیے لازمی ہو جاتا ہے ۔ کہ جمہوریت کی ہر سطح پر لوگوں کی تعداد اور آبادی کے تناسب کے پیش

نظر رکھ کر فیصلے ہوں اور نمائندگی کا حق دیا جائے لیکن یہاں عجیب بات کی گئی ہے کہ جامعہ کے اساتذہ کو جنکی تعداد بہت کم ہے نمائندگی کے معاملے میں الحاق شدہ کالجوں کے ٹیچرز کے برابر کر دیا گیا ہے جبکہ ان کی تعداد بہت زیادہ ہے یہ کسی طور پر بھی مناسب اور منصفانہ صورت نہیں ہے ۔ اس لئے جناب والا میں نے اس ترمیم کے ذریعے یہ تجویز کیا ہے کہ انہیں متناسب نمائندگی دینے اور یونیورسٹی میں کالجوں کا نقطہ نگاہ پیش کرنے کے لئے ملحق شدہ کالج سے ایک استاد لیا جائے۔

Mr. Speaker : Till further order the meeting shall continue upto 2,00 p. m.

چوھدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ آج ہم نے پوری توجہ سے کام کیا ہے تقاریر بھی مختصر کی ہیں ۔ ہم نے ضمنی سوالات بھی نہیں کیئے تو پھر ہمیں کیوں یہ سزا مل رہی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کو تو consequential سزا مل رہی ہے ۔ سزا اصل میں ان کے لئے ہے جو دس سوا دس بجے ایوان میں آتے ہیں ۔

(قہقہہ)

چوھدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں آپ کی وساطت سے قبلہ محمد حنیف رامے صاحب کی خدمت میں عرض کرونگا کہ آج کا دن کتنا پر سکون اور کتنا صبر تحمل سے گزرا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آدھ گھنٹہ اور بیٹھ جائیں ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ ہمیں بھوک بھی لگی ہوئی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ مجھے بھی بھوک لگی ہے صرف آپ ہی کو بھوک لگی ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ آپ کو کہاں بھوک لگتی ہے ۔ آپ تو میرے سامنے پیٹ بھر کر آئے ہیں ۔

(قہقہہ)

سید تابش الوری ۔ جناب سپیکر ۔ آپ نے خود تسلیم کیا ہے کہ یہ consequential سزا ہے جناب والا ۔ ہم کو دوھری سزا مل رہی ہے ۔ ایک تو وقت پر آنا اور دوسرے مسلسل کام کرنا اس کے باوجود آپ جس طرح وقت میں اضافہ کرتے رہتے ہیں یہ بھی ہمارے ہی لئے مستزاد سزا کی حیثیت رکھتا ہے ۔ میں نہیں سمجھتا کہ آپ جیسا منصف مزاج آدمی بھی اس طرح کی consequential سزا کو جائز قرار دے گا ۔

(قطع کلامیاں)

Mr. Speaker: Please no interruptions.

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا میری پہلی ترمیم کی رو سے ہر الحاق شدہ کالج سے ایک استاد کو نمائندگی ملنی چاہیے ۔ یہ ایک نہایت منصفانہ اور جمہوری مطالبہ ہے ۔ لیکن جناب والا اگر وزیر تعلیم صاحب کسی وجہ سے اپنی ضد برقرار رکھنا چاہتے ہیں تو میری دوسری ترمیم یہ ہے کہ ان کی تعداد زیادہ سے زیادہ ۱۵ کی بجائے ۱۵ مقرر کر دی جائے تاکہ کسی بھی discretion کے ذریعے ان اساتذہ کو جو ہزاروں کی تعداد میں موجود ہیں ۱۵ کی تعداد سے بھی کم نمائندگی پر مجبور نہ ہونا پڑے ۔ اس لئے میں آپ سے اور آپ کے توسط سے پورے ایوان سے درخواست کرتا ہوں کہ الحاق شدہ کالجوں کے اساتذہ کرام کو موثر نمائندگی دینے کے لئے میری ان ترامیم کو قبول فرما لیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں سید تابش الوری صاحب کی مکمل تائید کرتے ہوئے مزید کچھ نہیں کہنا چاہتا ۔

Mr. Speaker : The question is :

> That in para (xiii) of sub-clause (1) of Clause 22 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, between the words "Colleges" and "having" occurring in lines 1-2, the words "at least one from each" be inserted; and in para (xiii) as so amended the words and figures ' subject to the maximum of 15" occurring in lines 2-3, be deleted.

(The motion was lost)

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ سید تابش الوری صاحب نے ایک سزا اپنے لئے چنی ہے کہ وہ ہمیشہ irrelevant and lengthy تقاریر کرتے ہیں اور وزیر تعلیم ایسی بات نہیں کرتے ۔

Mr. Speaker : I can't permit. There was no occasion for this.

اب supplement میں سید تابش الوری کی ترمیم برائے منظوری پیش ہے سوال یہ ہے ۔

> That for para (xiii) of sub clause (1) of Clause 22 of the Bill, as recrmmended by the Standing Committee on Education, for para (xiii), the following be substituted, namely :—
> "(xiii) 15 teachers from the Affiliated Colleges

having at least three years' service to be elected from amongst themselves;"
(تحریک منظور نہیں کی گئی)

مسٹر سپیکر ۔ ترمیم نمبر ۸۸ علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ ایوان میں موجود نہیں ہیں ۔ ترمیم نمبر ۸۹ سید تابش الوری اور حاجی سیف اللہ صاحب کی طرف سے پیش کی گئی ہے ۔ سید تابش الوری آپ اپنی 5th supplement میں ترمیم کو پیش کریں ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ ایوان میں کورم نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ گنتی کی جائے ۔ ۔ ۔ گنتی کی گئی ۔ ۔ ۔ ۔ ایوان میں کورم نہیں ہے ۔ ۔ ۔ ۔ گھنٹی بجائی جائے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ گھنٹی بجائی گئی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کورم پورا ہو ہے ۔ سید تابش الوری ۔

Syed Tabish Alwari : I move :

That in para (xv) of sub-clause (1) of Clause 22 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, between the words "Students Union" and "and" occurring in line 2, the words "to be elected by the Union itself" be inserted.

Mr. Speaker : The amendment moved is :

That in para (xv) of sub-clause (1) of Clause 22 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, between the words "Students Union" and "and" occurring in line 2, the words "to be elected by the Union itself" be inserted."

Minister for Education : I oppose it Sir.

Mr. Speaker : Syed Tabish Alwari.

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ ابھی ابھی ہمارے محترم وزیر تعلیم نے اس بات پر فخر کا اظہار کیا تھا کہ اس بل کے تحت طلبا اور اساتذہ کو نمائندگی دی گئی ہے ۔ یقیناً یہ بات قابل تعریف ہے کہ طلبا کو ان کی انجمن کو اس بل کے ذریعے تسلیم کیا گیا ہے لیکن جناب والا اس کلاز کے تحت دو طالب علم نمائندوں کو انتخاب کا جو استحقاق بخشا گیا ہے اس کا طریقہ متعین نہیں ہے نہ ان کی یونین کو یہ حق دیا گیا ہے کہ وہ اپنے نمائندے منتخب کریں ۔ طلبا میں یہ بات ہیجان اور اضطراب کا موجب بنی ہوئی ہے کہ ان کے نمائندے تو ہوں گے لیکن ان کی نمائندہ جماعت کو انتخاب کا اختیار نہیں ہوگا ۔ اس لئے جناب والا میری گذارش ہے کہ طلبا کو موثر

منصفانہ اور حقیقی نمائندگی دینے کے لئے ان کی یونین کو یہ حق دیا جائے کہ وہ اپنے میں سے نمائندے منتخب کر لیں ۔ جناب والا ۔ آج ہی اخبارات میں طلبا کی طرف سے کچھ احتجاجی بیانات شائع ہوئے ہیں جن میں یہ کہا گیا ہے کہ جب تک ان کے مطالبات تسلیم نہیں کئے جائیں گے یہ بل ان کے لئے قابل قبول نہیں ہو گا میں چاہتا ہوں کہ میری اس ترمیم کو قبول کر کے اسے ایک حد تک طلبا کے لئے قابل قبول بنایا جائے ورنہ ایسا نہ ہو کہ ہماری ساری محنت اکارت جائے اور اس کی چھوٹی مگر ضروری ترامیم کو قبول نہ کئے جانے کی بنا پر یہ پورا بل ان کی نظروں میں قابل استرداد ٹھہرے ۔ اس لئے میں درخواست کرتا ہوں کہ میری اس ترمیم کو قبول کر کے یونین کو نمائندگی کا حق تفویض کیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب سوال یہ ہے :

That in para (xv) of sub-clause (1) of Clause 22 of the Bill, as recommended by tde Standing Committee on Education, between the words "Students Union" and "and" occurring line 2, the words "to be elected by the Union itself" be inserted.

(تحریک منظور نہیں کی گئی)

مسٹر سپیکر ۔ حاجی صاحب آپ ترمیم نمبر ۸۹ پیش کریں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم نے سفارش کی ہے کی ضمن ۲۲ کی تحتی ضمن (۱) کے پیرا (شانزدہم) کے آخر میں الفاظ "یا جنہیں رجسٹر شدہ گریجویٹوں کی انجمن اگر کوئی موجود ہو نامزد کرے گی" ایزاد کئے جائیں ۔

Mr. Speaker : The amendment moved is :

That in para (xvi) of sub-clause (1) of Clause 22 of the Bill, as recomended by the Standing Committee on Education between the words "themselves" and semicolon appearing at the end, the words and commas "or nominated by the Registered Graduates Association, it any, existing" be inserted.

Minister for Education : I oppose it Sir.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میری یہ ترمیم بڑی واضح ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ وزیر تعلیم ان کو قبول کر لیں گے ۔

سید قابش الوری ۔ جناب والا ۔ اس ترمیم کی اہمیت جناب والا تسلیم کرتے ہیں اگر خود جناب وزیر تعلیم بھی اسے تسلیم کر لیں تو مجھے تقریر کرنے کی ضرورت نہیں ہے ۔ لیکن چونکہ وہ اسے تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں اس لئے میں انہیں بتانے پر مجبور ہوں کہ نئی تعلیمی پالیسی کے تحت جو اس وقت نافذالعمل ہے کہا گیا ہے کہ والدین اور اقلیت کو زیادہ سے زیادہ یونیورسٹی کے معاملات اور نظام العمل میں نمائندگی دی جائے گی یہ بات محض پالیسی میں نہیں کی گئی بلکہ بھٹو صاحب اور مرکزی وزیر تعلیم نے اس سلسلے میں بارہا اپنے اعلانات کا اعادہ کیا اور کہا ہے کہ تعلیمی ادارے زیادہ سے زیادہ عوامی ہوں گے ۔ جناب والا ۔ ۱۸۸۸ سے لے کر ۱۹۶۱ تک اس ضمن میں دس سے پندرہ کی تعداد تک نمائندگی دی جاتی رہی ہے لیکن اب یہ نمائندگی کم کرکے پانچ تک محدود کر دی گئی ہے ۔ اس لیے جناب والا جہاں یہ بات ضروری ہے کہ انہیں نئے حالات میں زیادہ سے زیادہ نمائندگی دی جائے بلکہ یہ بھی ضروری ہے کہ ان کی انجمن کے قیام کی گنجائش رکھی جائے تاکہ ان کے نمائندے ان کی انجمن کے ذریعے منتخب ہوں ۔ ۱۸۸۸ء میں اور اس کے بعد چند سو گریجویٹ ہوتے تھے مگر ان کو پندرہ نمائندوں کے انتخاب کا حق حاصل ہوتا ہے ۔ آج جب کہ یہ تعداد لاکھوں تک پہنچ گئی ہے تو صرف پانچ افراد کی نمائندگی کا حق بخشا گیا ہے جو کسی طرح سے بھی مناسب اور جمہوری نہیں ہے ۔ اس لئے میں آپ کی وساطت سے درخواست کرتا ہوں کہ موجودہ حکومت کو مرکزی حکومت کے اعلانات اور نئی تعلیمی پالیسی کے مطابق والدین کو زیادہ سے زیادہ نمائندگی دینے اور انتخاب کی خاطر ان کی نمائندہ انجمن کو تسلیم کرنے کا جمہوری حق تسلیم کر لینا چاہئے ۔ جناب والا ۔ ان الفاظ کے ساتھ میں اپنی ترمیم رائے شماری کے لئے پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب سوال یہ ہے :

That in para (xvi) of sub-clause (1) of Clause 22 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, between the word "themselves" and semi-colon appearing at the end; the words and commons "or nominated by the Registered Graduates Association, if any, existing" be inserted.

(تحریک منظور نہیں کی گئی)

مسٹر سپیکر ۔ سید تابش الوری ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں ترمیم پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم نے سفارش کی ہے کہ ضمن ۲۲ کی تحتی ضمن (۱) کے پیرا (ہفدہم) کی سطور ۴ و ۵ کے الفاظ "چانسلر صاحب نامزد کریں گے" کی بجائے الفاظ "سینٹ نامزد کرے گی" ثبت کئے جائیں ۔

Mr. Speaker : The amendment moved is :

That in para (xvii) of sub-clause (1) of Clause 22 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, for the word "Chancellor" occurring at the end, the word "Senate" be substituted.

Minister for Education : I oppose it, Sir.

مسٹر سپیکر ۔ سید تابش الوری ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ اصل ضمن میں کہا گیا ہے کہ آرٹ ۔ سائنس اور پیشہ ورانہ مضامین میں نمایاں حیثیت رکھنے والے پانچ اشخاص چانسلر صاحب نامزد کریں گے ۔ نامزدگی کا یہ کابوس اس بری طرح سے اس پورے بل پر سایہ فگن ہے کہ اس کی ساری جمہوری روح فناہ ہو کر رہ گئی ہے اس تحتی ضمن میں بھی نامزدگی ہی کو ایک نئے انداز سے مسلط کرنے کی کوشش کی گئی ہے ۔ جناب والا ۔ چانسلر صاحب کےلئے جو پہلے ہی نامزد گیوں کے اعزاز اور اختیارات کی بے پناہی سے معمور ہیں کسی اعتبار سے بھی نامزدگیوں کے مزید اختیارات دینے کی حمائت نہیں کی جا سکتی ۔ جناب والا ۔ آرٹ ۔ سائنس اور پیشہ ورانہ مضامین کے ممتاز افراد کا انتخاب سینٹ یا سنڈیکیٹ کا حق ہونا چاہئے اس لئے کہ وہ زیادہ بہتر طور پر سمجھتے ہیں کہ کون سے ایسے ممتاز افراد صوبے میں موجود ہیں جن کو یہ اعزاز بخشا جانا چاہئے ۔ سینیٹ ایک عظیم تر ادارہ ہے اور اس میں تمام طبقوں کی نمائندگی صرف اسی طور پر ہو سکتی ہے جب اس کے لئے صحیح افراد منتخب کئے جائیں اور یوں صحیح انتخاب ہونا چاہئے نامزدگی نہیں ہونی چاہئے ۔ اس لئے ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker : It will be a Co-option by Senate it self.

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ نامزدگی کا اختیار صرف چانسلر صاحب کو دیا گیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ نہیں ۔ یہ سینیٹ constitute ہو رہی ہے تو کیا آپ propose

کر رہے ہیں کہ سینیٹ ان پانچ افراد کو co-opt کرے۔

سید تابش الوری۔ جی ہاں۔

Mr Speaker : Your proposal is that the Senate should co-opt five members ?

سید تابش الوری ۔ جی ہاں ۔ اس کو یہ اختیار دیا جائے کہ وہ ممتاز افراد کو منتخب کرے۔

مسٹر سپیکر ۔ co-opt کرے ؟

سید تابش الوری ۔ نہیں ۔ منتخب کرے ۔ یہ ضروری نہیں ہے اگر خود وہاں چانسلر نہ ہو تو اس کی constitute کے بعد اس کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ اپنے لئے ممتاز افراد کو نامزد کر سکے یا منتخب کر سکے ۔ جناب والا ۔ جس طرح سے چانسلر صاحب کو یہ اختیار دیا جا رہا ہے یہی اختیار سینیٹ کا ہونا چاہیے کہ وہ ممتاز افراد کو منتخب کرے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کا مطلب ہے کہ وہ اپنے لئے پانچ اور ممبر منتخب کرے ؟

سید تابش الوری ۔ جی ۔ اس لیے میں یہ گزارش کر رہا ہوں کہ یہ جو اختیارات چانسلر کی ذات میں مرکوز کر دئے گئے ہیں انہیں خدا کے لئے کسی حد تک کم کیجئے تا کہ سینٹ میں نمائندگی کا جو معیار ہے وہ نہ صرف بلند ہو بلکہ ایسے نمائندے منتخب ہوں جن کی اپنے پیشے میں اپنے فن میں اور متعلقہ دوائر میں انتہائی عزت اور احترام موجود ہو ۔ اگر یہاں بھی نامزدگی کے یہی طریقے اختیار کئے گئے تو ایسے لوگ آ جائیں گے جنہیں ہو سکتا ہے کہ ان کے طبقے میں بھی پسندید کی نظر سے نہ دیکھا جاتا ہو ۔ اس لئے سینیٹ کو یہ اختیار دیا جانا چاہئے کہ خود اپنے لئے ان ممتاز افراد کو نمائندوں کی حیثیت سے یا ارکان کی حیثیت سے نامزد کرے یا منتخب کرے جنہیں وہ انتہائی مناسب اور اہل سمجھے ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ اصولاً میری یہ ترمیم کہ سینٹ ہی ان ارکان کو منتخب کرے میں سمجھتا ہوں اس لحاظ سے بے اثر ہو جاتی ہے کہ یہ سینیٹ کے ممبر ہیں اور جب سینیٹ ہی نہیں ہو گی تو منتخب کون کرے گا ۔ سینیٹ constitute ہی تب ہوگی جب اس کے تمام ممبر مقرر ہو جائیں گے ۔ البتہ میں جناب وزیر تعلیم کی خدمت میں التماس کروں گا کہ بجائے اس نامزدگی کے اگر وہ آرٹس اور سائنس کالجوں کے ممتاز افراد کو منتخب کر لیں تو یہ عین مناسب

ہوگا ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

That in para (xvii) of sub-clause (1) of Clause 22 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, for the word "Chancellor" occurring at the end, the word "Senate" be substituted.

(تحریک منظور نہیں کی گئی)

مسٹر سپیکر ۔ ترمیم نمبر ۹۱ رانا پھول محمد خان ۔ ایوان میں موجود نہیں ہیں ۔ ترمیم نمبر ۹۲ مسٹر احسان الحق پراچہ ۔ وہ بھی موجود نہیں ہیں ۔ ترمیم نمبر ۹۳ چودھری امان اللہ اک ۔ وہ بھی موجود نہیں ہیں ۔ 1st supplement میں ترمیم نمبر ۶ میاں منظور احمد موہل کی طرف سے ہے ۔ اب یہاں خورشید انور ترمیم نمبر ۹۳ پیش کریں گے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ اس سے پیشتر کہ آپ میاں صاحب کو زحمت دیں کہ وہ اپنی ترمیم پیش کریں میں آپ کی اجازت سے زبانی ترمیم پیش کرتا ہوں کہ بل کی کلاز نمبر ۱۸ و ۱۹ و ۲۰ اور ۲۱ کو حذف کیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس پر بعد میں غور کریں گے ۔

سید تابش الوری جناب والا ۔ پھر یہ پیچھے چلی جائے گی ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ اس کو پہلے لیں ۔

Mr. Speaker : When I give you an undertaking

تو اس میں کیا فرق پڑتا ہے ۔ میاں خورشید انور ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ میں یہ ترمیم پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم نے سفارش کی ہے کہ ضمن ۲۲ کی قسم ضمن (۱) کے پیرا (بست و دوم) کی بجائے مندرجہ ذیل عبارت ثبت کی جائے یعنی ۔ ۔ ۔

"(بست دوم) صوبائی اسمبلی کے دس ارکان بذریعہ انتخاب جن میں کم از کم تین حزب اختلاف سے ہوں گے ۔"

Mr. Speaker : The amendment moved is :

That for para (xxii) of sub-clause (1) of Clause 22 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, the follow ing be substituted namely :—

"(xxii) ten members of the Provincial Assembly through election or whom at least three shall be from the Opposition ;"

Minister for Education : I oppose it Sir.

مسٹر سپیکر ۔ سید تابش الوری ترمیم نمبر ۹۵ ۔

سید تابش الوری میں ترمیم پیش کرتا ہوں ۔

کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم نے سفارش کی ہے کی ضمن ۲۲ کی تحتی ضمن (۱) کے پیرا (بست و دوم) کی سطر ۴ کے لفظ "وزیر اعلیٰ" کے بعد الفاظ "اور قائد حزب اختلاف ثبت کئے جائیں" ۔

Mr. Speaker : The amendment moved is :—

That in para (xxii) of sub-clause (1) of Clause 22 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, between the word "Minister" and semi-colon occurring in line 4, the words "and Leader of the Opposition" be inserted.

وزیر تعلیم ۔ میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر میاں منظور احمد موہل ۔

Mian Manzoor Ahmed Mohal : Sir I move :

That for para (xxii) of sub-clause (1) of Clause 22 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, the following be substituted, namely :—

"(xxii) ten members of the Provincial Assembly of the Punjab, two from each Division. to be elected by the Member of the Provincial Assembly ; and"

Mr. Speaker : The amendment moved is :

That for para (xxii) of sub-clause (1) of Clause 22 of the Bill, as recommended by the

Standing Committee on Education, the following be substituted, namely :—

"(xxii) ten members of the Provincial Assembly of the Punjab, two from each Division, to be elected by the Member of the Provincial Assembly ; and".

مسٹر سپیکر ۔ پیشتر اس کے کہ میاں خورشید انور تقریر شروع کریں میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر تقاریر پانچ دس منٹ میں ختم ہو جاتی ہیں تو کلاز زیر غور کو کر لیتے ہیں ورنہ ہیں ہاؤس کو ملتوی کر دوں ۔

میاں خورشید انور ۔ جس طرح وزیر تعلیم نے مسودہ قانون پیش کرتے وقت فرمایا تھا کہ حکومت یونیورسٹی کو زیادہ جمہوری اور خود مختار ادارہ بنانا چاہتی ہے اس کے پیش نظر میں درخواست کروں گا کہ میری اس معمولی سی ترمیم کو قبول فرما لیا جائے ۔ اس سے حزب اختلاف کے ارکان کو بھی جمہوری ادارہ میں نمائندگی مل جائے گی ۔ میں نے اس مطالبے کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ حکمران پارٹی یہ ثابت کر چکی ہے کہ وہ بل ہیں ایک علیحدہ طبقہ ہے ۔

آوازیں ۔ یہ غیر متعلقہ بات ہے ۔

میاں خورشید انور ۔ جب بہت سے طبقوں کو اس ادارے میں نمائندگی دی جا رہی ہے تو میں مطالبہ کروں گا کہ حزب اختلاف کو بھی ایک علیحدہ طبقہ ہی تصور کرتے ہوئے اس ادارے میں نمائندگی دی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میاں مصطفیٰ ظفر ۔

میاں مصطفیٰ ظفر ۔ جناب سپیکر ۔ میاں خورشید انور صاحب نے بہت وضاحت سے یہ بات کہہ دی ہے ۔ میں صرف یہی عرض کروں گا کہ ممکن ہے عملی طور پر ایسا ہی ہو کہ تین ممبر اپوزیشن سے لیے جائیں لیکن یہ گورنمنٹ پارٹی کی فراخ دلی ہوگی اور یہ ان کا ایک جمہوریت نوازی کا ثبوت ہو گا کہ ہم نے بل میں لکھ دیا ہے کہ اپوزیشن کو اتنی سیٹیں ملنی چاہیں ۔ ورنہ یہ ڈپو تقسیم کرتے ہیں ، باقی چیزیں یہ خود کرتے ہیں ۔ ہمیں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ۔ ہم یہ محض اُن کے فائدے کے لئے کہہ رہے ہیں یہ ترمیم محض دکھانے کے لئے پیش کی جا رہی ہے کہ ان کو جمہوریت کی قدر ہے ۔ جناب والا ۔ ان الفاظ کے ساتھ میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں ۔ باقی اور باتیں کہوں گا تو یہ زیادہ ناراض ہو جائیں گے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سید تابش الوری ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ دو بج گئے ہیں اب ہاؤس ملتوی کر دیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ دو چار پانچ منٹ میں یہ کلاز پاس ہو جائے گی ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ یہ نہیں ہو گی ۔ یہ امنڈمنٹ بڑی اہم ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ایک امنڈمنٹ اس کے بعد اور ہے ۔ سید صاحب کی تقریر سے اندازہ لگ جائے گا کہ کتنی دیر ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ کل آتے ہی یہ کلاز ہو جائے گی ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ نے تو تائید ہی کرنی ہے ۔ اس لیے آپ کسو بعد میں بلا رہا ہوں ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ اس ضمن میں ایک بڑی بنیادی ترمیم حکمران پارٹی کے اراکین کی طرف سے بھی غالباً پیش کی گئی ہے ۔ اس لئے جب تک ان کی تمام ترامیم ایک ساتھ take up نہ کریں ، اس پر بحث کرنا مفید نہیں رہے گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ تینوں ترامیم ایک ساتھ لے رہا ہوں ۔ آپ کے بعد میاں منظور احمد موہل بولیں گے ۔

سید تابش الوری ۔ منظور احمد موہل صاحب کی ترمیم میرے پاس نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ان کی ترمیم یہ ہے کہ صوبائی اسمبلی کے ممبران میں سے ہر ڈویژن سے دو دو ہوں ۔

سید تابش الوری ۔ وہ تو اصل میں موجود ہے ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ پہلے یہ تھا کہ نامزدگی ہو گی ، میں نے کہا ہے کہ وہ الیکشن کے ذریعے سے ہوں ۔ پنجاب اسمبلی کے تمام ممبر ووٹ دیں گے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ اگر اس ترمیم میں یہ بات واضح کر دی جائے کہ اسمبلی کے نمائندوں کے انتخاب میں مختلف مکاتب فکر کی نمائندگی موجود ہوگی تو میرے خیال میں یہ بات زیادہ مناسب ، زیادہ جمہوری اور زیادہ منصفانہ ہو جائے گی ۔ اگر یہ کہتے کہ اس طرح انتخاب ہوگا اور اس میں نمائندگی کی شرح یہ ہوگی تو یہ زیادہ بہتر ہوتا ۔ موجودہ صورت میں یہ امکان موجود ہے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب کے دس اراکین محض ایک علاقے یا ایک گروپ سے متعلق ہوں ، انتخاب کی یقیناً ایک اچھی بات ہے اور میں اس ترمیم کا خیر مقدم کرتا ہوں ۔ میری ترمیم میں یہ کہا گیا ہے کہ انتخاب کی بات وزیر اعلیٰ اور قائد حزب اختلاف کے مشورے سے ہونی چاہئے ۔ اگر یہ under taking جناب وزیر تعلیم دے سکیں کہ آئندہ انتخاب کا طریقہ وضع کیا جائے گا تو میرے خیال میں باقی ترامیم کی ضرورت نہیں رہے گی ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ اس بارے میں میں سمجھتا ہوں کافی حد تک وضاحت ہو چکی ہے ۔ اور ویسے بھی یہ قطعی طور پر مناسب ہے کہ جہاں تک ممبران اسمبلی کی نمائندگی کا تعلق ہے ، اس میں نامزدگی بہر حال درست نہیں ۔ کیونکہ اس سے پہلے بھی روایات قائم ہو چکی ہیں ۔ کہ جہاں کہیں بھی صوبائی اسمبلی نے نمائندگی کی ہے اس کا باقاعدہ الیکشن کرایا گیا ہے اور اسمبلی کے ارکان میں سے ہی وہ منتخب ہو کر جاتے رہے ہیں ۔ اگر اس کو نامزدگی کی شکل دینی ہے اور اس کا پروسیجر کم کرنا ہے تو پھر جہاں چیف منسٹر کا اس میں لکھا گیا ہے وہاں قائد حزب اختلاف کا لفظ بھی شامل کیا جائے کیونکہ ہاؤس دو پارٹیوں پر مشتمل ہوا کرتا ہے ۔ ایک حزب اقتدار اور دوسرا حزب اختلاف ۔ صرف حزب اقتدار کو نمائندگی کا حق دے دینا یہ کہیں کا انصاف نہیں ہے اور نہ ہی یہ جمہوری تقاضوں کے مطابق ہے ۔ اس میں حزب اختلاف کے قائد کو بھی شامل کر لیا جائے تاکہ دونوں طرف سے یونیورسٹی میں نمائندگی ہو سکے ۔

مسٹر سپیکر ۔ مخدوم زادہ حسن محمود صاحب نہیں ہیں ۔ موہل صاحب آپ نے تقریر کرنی ہے ۔

میاں منظور موہل ۔ جناب والا ۔ میری امنڈمنٹ واضح ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب سوال یہ ہے :

That for para (xii) of sub-clause (1) of Clause 22 of the Bill as recommended by the Standing Committee on Education, the following be substituted, namely :—

"(xxii) ten members of Provincial Assembly through election of whom at least three shall be from the Oppoaition ;"

(تحریک منظور نہیں کی گئی)

مسٹر سپیکر ۔ اب سوال یہ ہے :

That in para (xxii) of sub-clause (1) of Clause 22 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, between the word

"Minister" and semi-colon, occurring in line 4, the words "and Leader of the Opposition" be inserted.

(تحریک منظور نہیں کی گئی)

مسٹر سپیکر ۔ اب سوال یہ ہے :

That for para (xxii) of sub-clause (1) of Clause 22 of fhe Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, the following be substituted, namely :—

"(xxii) ten members of the Provincial Assembly of the Punjab two from each Division, to be elected by the Members of Provincial Assembly ; and".

(تحریک منظور نہیں کی گئی)

Mr. Speaksr : Rana Phool Muhammad khan and Chaudhri Amanullah Lak are not present. Therefore, amendments No 96,97 and 99 lapes. Syed Tabish Alwari to move his ammendment please.

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں اپنی تحریک پیش نہیں کرتا ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی صاحب ، آپ کی بھی یہی پوزیشن ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ بالکل یہی جناب ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب سوال یہ ہے ۔

کہ ضمن ۲۲ ترمیم شدہ صورت میں مسودہ قانون کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(ضمن ۲۳)

مسٹر سپیکر ۔ اب بل کی کلاز نمبر ۲۳ زیر غور ہے ۔ حاجی صاحب ، آپ کی امنڈمنٹ اب پیش نہیں ہو سکتی ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ اچھا جناب ، میں اس کو drop کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب سوال یہ ہے :

کہ ضمن ۲۳ مسودہ قانون کا حصہ بنے

(تحریک منظور کی گئی)

Mr Speaker : Clause 24 is before the House for discussion. The House is adjourned till 8.30 a.m. tomarrow.

(اسمبلی کا اجلاس ۱۰ اپریل ۱۹۷۳ء بروز منگل ساڑھے آٹھ بجے صبح تک کے لیے ملتوی ہو گیا)

صوبائی اسمبلی پنجاب

پہلی صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس سوم

منگل - ۱۰ اپریل ۱۹۲۳ء

(۲۵ شعبان - ۶ ربیع الاول ۱۳۴۱ھ)

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں ۸ بجے صبح منعقد ہوا۔
چیئرمین ملک غلام نبی کرہی صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری اسمبلی نے پیش کیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ
اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ۝ وَاِنْ
فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ ۝ وَاصْ
صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ۝ اِنَّ اللّٰهَ
اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ۝

پ ۱۴ ؛ س ۱۲ ؛ ع ۲۲ ؛ آیات

تم لوگوں کو دانش اور اچھی نصیحت سے اپنے پروردگار کے رستہ کی طرف بلاؤ۔ ان سے
تو بھی بہت ہی اچھے طریق سے بحث کرو۔ کیونکہ جو اس کے راستے سے بھٹک گیا تمہارا پروردگار
خوب جانتا ہے اور جو صحیح راستے پر چلنے والے ہیں ان سے بھی خوب واقف ہے اور اگر تم
دینی چاہو تو اتنی ہی دو جتنی تکلیف تم کو ان سے پہنچی ہے۔ اور اگر صبر سے کام لو تو وہ صبر
والوں کے لئے بہت ہی بہتر ہے۔ اور تم تو صبر ہی سے کام لو کیونکہ تمہارا صبر بھی اللہ کی
ایمان کے بارے میں غم نہ کرو اور جو بداندیشی کرتے ہیں اس سے دل تنگ نہ ہو
اور اچھے کام کرنے والے ہیں اللہ ان کے ساتھ ہے۔

چوھدری امان‌اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں گزارش کرتا ہوں کہ جو حالات ہیں ان کے پیش نظر آج اسمبلی کا اجلاس نہیں ہو سکے گا ۔

مسٹر چیئرمین ۔ آپ تشریف رکھیں ۔ میں کچھ پہلے عرض کر دوں اس کے بعد پھر آپ فرمائیں ۔

چوھدری امان‌اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں کل کی تعطیل کے متعلق عرض کر رہا تھا ۔

مسٹر چیئرمین ۔ آپ تشریف رکھیں ۔ معزز ممبران کو یہ علم ہوگا کہ آج تاریخ پاکستان کا سنہری دن ہے جس کے لئے یہ قوم ۲۵ برس سے مضطرب تھی جس پر ہر سال ایک اضطراب کی کیفیت طاری تھی کہ وہ ملک جو بغیر آئین کے چل رہا ہے اس ملک میں ہی بسنے والوں نے اس قوم اور ملک کو آئین سے ہمیشہ دور رکھا اور اس انداز سے کہ استحصالی قوتوں نے اس ملک کے عوام کو اور وقتی طور پر آنیوالی حکومتوں کو اس طرح جکڑ رکھا تھا کہ انہوں نے اپنے ذاتی اغراض و مقاصد کو استعمال کرتے ہوئے ملک میں بسنے والے عوام کی تمناؤں کو ہمیشہ در خور اعتنا نہ سمجھا اور ان تمناؤں کو جو ان کے سینوں میں ابھر رہی تھیں دبائے رکھا تا کہ وہ دنیا کے سامنے یہ کہہ نہ سکیں کہ ان کا ملک بھی بغیر آئین کے چل رہا ہے ۔ وہ بالکل مایوس تھے وہ اس حالت میں پہنچ چکے تھے اور ان کے سامنے کوئی راستہ نہ تھا ۔ سوائے اس کے کہ آج سے تین سال پہلے ایک آواز اٹھی اور ساری قوم نے اس کا ساتھ دیا ۔ اس خلوص کے ساتھ ان آرزؤں کے ساتھ یہ شخص جو ھماری قسمتوں کو بدلنے کے لئے میدان عمل میں آیا اس نے ایک جماعت کو بنایا جس نے تمام ملک کے بسنے والوں کو اپنی طرف بلایا اور اس نے اپنوں اور بیگانوں کی سازشوں سے بے نیاز ہو کر ہر ایک کو اپنے سینے سے لگانے کی کوشش کی انہوں نے کہا کہ آپ میں سے کوئی جتنا بڑا اختلاف کرنا چاہے وہ بیشک کرے لیکن آپ سازشوں کے جال سے بچیں چاہے وہ آپ کے راستے میں تمام قسم کی دیواریں ہی کیوں نہ حائل کریں ۔

انہوں نے کہا میں چاہتا ہوں کہ تم سب مل کر اس ملک کو ایک آئین دو۔ اس کے لئے انہوں نے یہ بھی کہا کہ مجھے اگر خیبر سے لیکر کراچی کے ساحل تک بھی کیوں نہ جانا پڑے میں اپنے ان تمام مخالفین کو سینے سے لگانے کی کوشش کروں گا ۔ ان سے التجا کروں گا ۔ ان سے منتیں کروں گا کہ آؤ اس ملک کو اور اس ملک کے عوام کو ایک آئین دیں تا کہ ہم بھی دنیا میں عزت و آبرو کے ساتھ زندہ قوموں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھنے کی طاقت پیدا کریں ۔ ان سے یہ کہہ سکیں کہ جس ملک کو بنانے کے لئے دس لاکھ سے زیادہ ماؤں اور بہنوں نے اپنی قربانیاں دیں ۔ ان کی عصمتیں لٹی تھیں ۔ نوجوانوں کا خون بہا تھا اور انہوں نے کیا کچھ نہیں کیا ۔ یہ ایک تاریخ ہے جس سے ہم آپ سب واقف ہیں ۔ تو آج کا وہ سنہری دن ان تمام ارادوں کی ۔ ان تمام عزائم کی تکمیل کا دن ہے ۔ آج ساڑھے گیارہ بجے صدر پاکستان قومی اسمبلی میں ان تمام دوستوں کو جو وہاں پر موجود ہونگے خطاب فرمائیں گے ۔ وہ قومی اسمبلی کے ممبر ہونگے ۔ بہت سے dignitaries بلائے ہیں کل ان کا حکم پہنچا تھا کہ تمام اسمبلیوں کے اور خاص طور پر پنجاب اسمبلی کے قائد حزب اقتدار اور قائد حزب اختلاف ۔ جناب سپیکر ۔ وزراء صاحبان اور ممبران اسمبلی جن کو اطلاع ملی ہے ۔ جو جانا چاہیں وہ اس تقریب میں شریک ہوں اور وہاں جا کر قائد عوام کے خیالات کو سنیں ۔ اور اس دن وہ آئین جسکا انہوں نے وعدہ کیا تھا قوم کو دیا جا رہا ہے ۔ حزب اختلاف سے آج بھی ان کی یہ درخواست ہے ۔ انہوں نے تمنا کی ہے کہ ساڑھے گیارہ بجے سے پہلے میری یہ خواہش ہو گی کہ وہ بھی اس ایوان میں تشریف لائیں ۔ بہرکیف جو کچھ بھی ہوگا وہ دیکھا جائے گا ۔ لیکن آج انہوں نے آئین کی خوشی میں سات دن مقرر کئے ہیں جن میں وہ صوبہ پنجاب کا دورہ کریں گے ۔ صوبہ سندھ کا دورہ کرینگے ۔ صوبہ بلوچستان کا دورہ کرینگے ۔ صوبہ سرحد کا دورہ کرینگے اور اس کے علاوہ اور کئی قسم کے پروگرام ہونگے ۔ خوشیاں منائی جائیں گی ۔ غرباء میں کھانا تقسیم ہو گا ۔ اور قوم بارگاہ ایزدی میں تشکر کے نفل ادا کرے گی کہ

خدا کا شکر ہے کہ یہ قوم بھی اس قابل ہوئی کہ اسے ایک آئین ملا ۔ ایک شخص کی مساعی جمیلہ اور انداز فکر نے اس قوم کی ڈوبی ہوئی نیا کو پھر ساحل مراد پر لا کر کھڑا کر دیا ہے ۔ وہ قوم جو ترس رہی تھی اور جسے یہ تمنا تھی کہ اسے بھی ایک آئین ملے ۔ اس کی تمنا پوری ہوئی ہے ۔ آئین قوموں کا ایک ورثہ ہوتا ہے ۔ وہ ایک ایسا دستور ہوتا ہے جس میں تبدیلی کے امکانات کم ہوتے ہیں مگر پھر بھی قوموں کو جب ضرورت لاحق ہوتی ہے تو اس میں کچھ نہ کچھ اپنے ڈھب کے مطابق تبدیلیاں کرتی رہتی ہیں ۔ بہر کیف خدا کا یہ شکر ہے کہ آج خوشی کا دن ہے آج ہم اس لئے یہاں پر جمع ہوئے ہیں میں حزب اختلاف اور حزب اقتدار دونوں سے درخواست کرونگا کہ آج کا اجلاس ہم کل ساڑھے آٹھ بجے تک کے لئے ملتوی کر دیں ۔

میاں خورشید انور ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ گزارش یہ ہے کہ جناب نے بڑی لمبی چوڑی تقریر فرمائی ہے ۔ میرا خیال ہے اس اسمبلی میں جب سے ہم یہاں آئے ہیں آپ نے سب سے لمبی تقریر کی ہے ۔

(قطع کلامیاں)

آئین کے سلسلے میں آپکی سب سے لمبی تقریر ہے ۔ گزارش یہ ہے کہ بڑی اچھی بات ہے کہ قوم کو آئین مل رہا ہے ۔ میرا خیال ہے کہ یہاں کسی کو اس سے اختلاف نہیں ہے کہ آئین ملے لیکن ملنے کا یہ مقصد نہیں ہے کہ آئین تو آج شام کو مکمل ہونا ہے اور تمام وزراء اور جناب سپیکر صاحب اور وزیر اعلیٰ صاحب وہاں جا کر بیٹھ گئے ہیں ۔ یہاں اس ایوان کے بھی کچھ حقوق ہیں ۔ یہاں ہمیں بلایا گیا ہے ۔ ہم اتنی دور سے آئے ہیں ۔ قانون سازی کا کام جس کو برسر اقتدار پارٹی بڑی اہمیت دے رہی تھی ۔ یہاں آج یونیورسٹی بل پر بحث ہوئی تھی اس کے علاوہ اور بہت سارے کام تھے ۔ مجھے افسوس ہے کہ آج ایک وزیر بھی یہاں نہیں ہے ۔ کم از کم اس چیز کا تو احساس ہوتا کہ اس ایوان کے اجلاس پر کافی کچھ قوم کا خرچ ہوتا

ہے - ہم یہاں بیٹھے ہیں - کچھ نہ کچھ کام بھی کرتے - تمام کے تمام وزراء صاحبان وہاں پہنچ گئے ہیں - یہ سخت زیادتی ہے - یہاں ہاؤس کا کام بھی ہونا چاہیے - وہاں تو قومی اسمبلی کے ارکان کی ضرورت ہے - صوبائی وزراء کی وہاں کوئی ضرورت نہیں ہے -

مسٹر چیئرمین - میاں خورشید انور صاحب کا پوائنٹ آف آرڈر میں نے سن لیا ہے میں ان کے جذبات کی بڑی قدر کرتا ہوں - یہ تو وہی بات ہے جیسے آپ فرما رہے ہیں کہ آپ وقت ضائع کر کے یہاں آئے ہیں اور یہاں کام شروع کیا جائے - یہیں رونا تو صدر پاکستان کا قومی اسمبلی میں حزب اختلاف کے ارکان کیلئے تھا کہ آپ وقت ضائع کرتے - آپ یہاں کیوں نہیں آتے اس ایوان میں بیٹھتے کیوں نہیں - آپ وہاں آکر بیٹھیں اور اپنا کام کریں -

میاں خورشید انور - جناب والا - وہاں قومی اسمبلی کے ممبران کی ضرورت تھی صوبائی وزراء کی نہیں تھی -

مسٹر چیئرمین - میں حزب اختلاف کے اراکین کی قدر کرتا ہوں جن کے جذبات اتنے زندہ ہیں کہ انہوں نے اپنی اسمبلی کا کام کرنے کے لئے اسقدر جذبات کا اظہار کیا ہے - کاش کہ انہی جذبات کا احساس قومی اسمبلی کے حزب اختلاف والے بھی کرتے اور وہ وہاں اسمبلی میں آکر بیٹھتے اور وہاں پر اپنا لکتہ خیال پیش کرتے - میاں خورشید انور صاحب مجھے آپ کے جذبات کی قدر ہے - میری تجویز یہ ہے کہ ہم کل ساڑھے آٹھ بجے تک کے لئے اجلاس ملتوی کر دیں - (قطع کلامیاں)

سردار غلام عباس خان - جناب سپیکر - جب کل کے لئے آپ نے اجلاس ملتوی کرنے کے لئے فرما دیا ہے تو پھر بار بار پوائنٹ آف آرڈر کا کوئی جواز نہیں ہے - اب پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو سکتے -

مسٹر چیئرمین - میں نے ایک تجویز پیش کی ہے - اس تجویز کو

اگر آپ منظور فرما لیں تو اس کے بعد پھر میں کسی کو تقریر کرنے کی اجازت نہیں دونگا ۔ اس تجویز پر میں نے آپکی رائے طلب نہیں کی ہے ۔ میں نے اس پر آپ کو اظہار خیال کا موقع دیا ہے ۔ اگر آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں تو کہہ لیں ۔

سردار غلام عباس خان - جناب والا - آپ نے جو تجویز فرمائی ہے وہ ہمیں منظور ہے اس کے بعد پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہونا چاہیے ۔

(قطع کلامیاں)

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ ہمیں اس تجویز سے اختلاف ہے ۔ آپ ہمارے خیالات سنیں اس کے بعد فیصلہ دیں ۔

سردار غلام عباس خان ۔ جناب والا - آپ نے جو تجویز فرمائی ہے اس پر وولنگ کرا لیں اگر ان کے ووٹ بڑھ جائیں تو ٹھیک ہے ۔

مسٹر چیئرمین ۔ آپ تشریف رکھیں ۔

مسٹر جاوید حکیم قریشی ۔ جناب والا ۔ میری درخواست صرف یہ ہے کہ چونکہ ۱۲ اور ۱۳ اپریل کو تعطیل کا اعلان ہو چکا ہے اس کے بعد ۱۴ اور ۱۵ اپریل کو ہفتہ اور اتوار ہے اور اس کے بعد ۱۶ اپریل کو عید میلاد النبی ہے لہذا بجائے اس کے کہ اجلاس کل تک ملتوی کیا جائے اجلاس کو ۱۷ اپریل ۱۹۷۳ء تک کے لئے ملتوی کیا جائے ۔

مسٹر چیئرمین - نہیں ۔ میری آپ سے یہ درخواست ہو گی کہ چونکہ آپ سب حضرات یہاں پر موجود ہیں اور باقی وزراء بھی وہاں سے تشریف لے آئیں گے - اگر ہمیں اجلاس کو ملتوی کرنا ہوا تو ہم اس کا کل فیصلہ کر لیں گے ۔ آپ بے تابی اور اضطراب کو نہیں دیکھ رہے کہ آج کے دن کے لئے میرے دوست کتنے اچھے خیالات کا اظہار کر رہے ہیں کہ ہم کام کرنے کے لئے یہاں پر آئے ہیں اور وہ لوگ وہاں پر چلے گئے ہیں ۔ اگر آپ یہاں پانچ دن کی چھٹی کے لئے کہیں گے تو یہ برا منائیں گے ۔ مخدوم زادہ سید

حسن محمود صاحب کی تقریر کے بعد ۔

I will put the question to the House.

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ جناب سپیکر ۔ حزب اقتدار اور حزب اختلاف کی جو آپس میں گفتگو چلی ہے ۔ آپ نے اس کے متعلق اس اسمبلی میں حوالہ دیا ہے ۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ حزب اقتدار نے مصالحت کے لئے اگر دعوت دی تو حزب اختلاف کے تمام لوگوں نے اس دعوت کو قبول کیا حالانکہ یو ۔ ڈی ۔ ایف کو تسلیم نہیں کیا گیا ۔

(قطع کلامیاں)

Mr. Chairman : I have suggested. Let him speak and then we will decide about that.

Makhdoomzada Syed Hasan Mahmood : Mr. Chairman, I am only discussing your observations, I want to place on record.

Mr. Chairman : I have said it because I want to adjourn the House for tomorrow.

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ جناب والا ۔ آپ یہ کہتے ہیں کہ ان کا تعاون اسی طرح ہونا چاہیے ۔ میں آپ کو کچھ چیزیں بتلانا چاہتا ہوں ۔

مسٹر چیئرمین ۔ وہ وہاں کا مسئلہ ہے ۔ میں نے آپ کو اس پر تقریر کرنے کی اجازت نہیں دی ہے ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ جناب سپیکر ۔ آپ نے یہ کہا ہے کہ آج کا دن سنہری دن ہے ۔ اور لوگوں کی گھٹا ہے کہ آئین ملے ۔ لیکن آئین وہ جو پارلیمانی ہو اسلامی ہو ۔

Mr. Chairman. I would like the Hon'ble Member not to go into the merits and demerits of the Constitution or the

stand of the Opposition. That is not the question. What I said is that the Nation wanted a Constitution and that day has come. The Constitution is being given to the Nation.

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ ہم یہ بات صرف ریکارڈ رکھنا چاہتے ہیں ۔ (قطع کلامیاں)

Mr. Chairman : I would put this question that we adjourn the House for tomorrow till 8.30 a.m.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ ہم نہیں چاہتے ہیں ۔

Mr. Chairman : I request the Deputy Leader of the Opposition, Ch. Amanullah Lak to speak on this issue now.

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ چونکہ میرے حزب اختلاف کے فاضل دوستوں کا اس بات پر اتفاق رائے نہیں ہے ۔ اسلئے میں معذرت پیش کرتا ہوں ۔ ہم اس موشن پر consent نہیں دے سکتے ۔ آپ by majority فیصلہ کرائیں ۔ ہم اس مسئلہ پر اختلاف رائے رکھتے ہیں اور میرے فاضل دوست اس سے اتفاق نہیں کرتے ۔ ہم اس کے خلاف ووٹ دیں گے ۔

Begum Rehana Sarwar (Shaheed) : I move :

That the question be now put.

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا کہ آئین ساز اسمبلی کا اجلاس وہاں ہو رہا ہے اور ہاؤس یہاں ملتوی کیا جا رہا ہے ۔ یہ ہماری متفقہ رائے ہے کہ ہاؤس کو ملتوی نہ کیا جائے اور باقاعدہ کارروائی شروع کی جائے ۔ (قطع کلامیاں) ۔

مسٹر چیئرمین ۔ آرڈر ۔ آرڈر ۔ مجھے حیرانگی ہے اور خوشی بھی ۔ میاں خورشید انور صاحب بڑے پرانے سیاستدان ہیں اور صائب الرائے ہیں ۔ ان کا یہ کہنا کہ اگر آپ اسکو پیش کریں گے تو ہم اسکی مخالفت کریں گے ۔ مجھے یہ سنکر بڑا صدمہ ہوا ہے ۔ انہوں نے قومی اسمبلی میں حزب اختلاف

کو مورد عتاب ٹھہرانے کے لئے یہ بات کہی ہے کہ ہم یہ بات ثابت کریں گے کہ تم تو وہاں سے بھاگ گئے تھے ہم یہاں پر بیٹھے ہیں ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ یہ بالکل غلط ہے ۔ وہاں سے کوئی نہیں بھاگا ۔ وہاں وہ بیٹھے ہیں اور کام کرتے رہے ہیں ۔ نہ ہم بھاگے ہیں نہ بھاگیں گے ۔ بھاگ تو ہر سراقتدار پارٹی رہی ہے ۔ (قطع کلامیاں)

مسٹر چیئرمین ۔ آرڈر ۔ آرڈر

میاں منظور احمد موہل ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ آپ نے فرمایا تھا کہ صدر مملکت نے سنہری دن کے لئے صوبائی اسمبلی کے ممبران کو بھی بلایا تھا وہ وہاں چلے گئے ہیں ۔ اس لئے کورم بھی پورا نہیں ہے ۔ آپ ہاؤس کو ملتوی کریں بحث کی ضرورت نہیں

Speaker has the authority to adjourn the House.

مسٹر چیئرمین ۔ میں نے آپ کا پوائنٹ آف آرڈر سن لیا ہے ۔ اب اس پر کسی بحث کی ضرورت نہیں ۔ حزب اختلاف کے دوستوں کا خیال تھا کہ یہ کارروائی جاری رہنی چاہئے ۔ انہیں اس بات کا علم ہوگا کہ قائد حزب اختلاف کو بھی وہاں بلایا گیا ہے اگر وہ بیمار ہیں تو مجھے علم نہیں تمام وزراء صاحبان کو بھی بلایا گیا ہے ۔ یہ اتنا بڑا دن ہے اور صدر پاکستان کی یہ خواہش تھی کہ تمام اسمبلیوں کے لیڈر ڈپٹی لیڈر اور سپیکر صاحبان وہاں پہنچیں ۔ میں انکی اس خواہش کا احترام کرتے ہوئے اس مسئلہ کو ہاؤس کے سامنے پیش کرتا ہوں ۔

سوال یہ ہے :

کہ ہاؤس کل ساڑھے آٹھ بجے صبح تک کیلئے
ملتوی کر دیا جائے ۔

آنریبل ۔ نومک ہے ۔

Mr. Chairman : The House now stands adjourned till 8.30 a.m. tomorrow.

(اسمبلی کا اجلاس ۱۱ اپریل ۱۹۷۳ء بروز بدھ ساڑھے آٹھ بجے صبح تک کیلئے ملتوی ہو گیا)

صوبائی اسمبلی پنجاب

پہلی صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس سوم

بدھ - ۱۱ اپریل ۱۹۷۳ء

(چہار شنبہ - ۷ ربیع الاول ۱۳۹۳ھ)

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں ساڑھے آٹھ بجے صبح منعقد ہوا۔ سپیکر رفیق احمد شیخ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری اسمبلی نے پیش کیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

فَكَيْفَ إِذَا جَمَعْنٰهُمْ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۖ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ○ قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ۚ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ۖ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ۖ إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۚ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ ۚ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ○

پ ۳: س ۳ : ع ۱۱ : آیت ۲۵ تا ۲۷

تو اس وقت کیا حال ہوگا جب ہم لوگوں کو جمع کریں گے۔ اس روز جس کے آنے میں کچھ شک نہیں اور ہر نفس اپنے کاموں کا پورا پورا بدلا پائے گا اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ تم کہو اے اللہ اے بادشاہی کے مالک تو جس کو چاہے ملک عطا کر دے اور جس سے چاہے ملک چھین لے اور جس کو چاہے عزت دے اور جس کو چاہے ذلیل کرے۔ ہر طرح کی بھلائی تیرے ہی ہاتھ ہے اور بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے تو ہی رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور تو ہی دن کو رات میں داخل کرتا ہے تو ہی بے جان سے جاندار پیدا کرتا ہے اور تو ہی جاندار سے بے جان پیدا کرتا ہے اور تو ہی جس کو چاہتا ہے بے حساب رزق عطا کرتا ہے۔

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلٰغ

میاں خورشید انور ۔ پوائنٹ آف انفارمیشن ۔ جناب والا ۔ کل آپ اچانک ایوان سے چلے گئے تھے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ایوان سے نہیں گیا تھا گھر سے گیا تھا ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ تقریباً سارے وزراء آپ کے ساتھ گئے تھے اب اس وقت تھوڑے سے واپس آئے ہیں باقی آپ کہاں چھوڑ آئے ہیں ۔ کہیں راستے میں ہی تو انہیں آپ نہیں چھوڑ آئے ۔

مسٹر سپیکر ۔ بجائے پوچھنے کے آپ کو چاہئے تھا آپ ملک مختار احمد اعوان صاحب سے ہمدردی کا اظہار کرتے کیونکہ کل ان کا خوفناک ایکسیڈنٹ ہوا ہے ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ ہمیں افسوس ہے کہ ملک مختار احمد اعوان صاحب کا ایکسیڈنٹ ہوا ہے ۔ مگر ہمیں یہ سن کر بڑی خوشی ہوئی ہے کہ ملک صاحب کو کوئی چوٹ نہیں آئی ۔ زبانی تو ملک صاحب نے فرمایا ہے کہ کوئی چوٹ نہیں آئی لیکن جب میں نے ان کو ہاتھ لگایا تو اوئی اوئی کرنے لگے ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ویسے تکلفاً بیٹھے ہوئے ہیں ان کو چوٹیں لگی ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ بہت زیادہ چوٹیں لگی ہیں ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ ہمیں افسوس ہے اور دعا کرتے ہیں کہ ملک صاحب جلد تندرست ہو جائیں ۔ انہیں وزارت سے عارضی چھٹی دے دیں تاکہ وہ مکمل علاج کروا سکیں ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ میں اپنی تمام چوٹیں مستقل آئین بننے کی خوشی میں بھول چکا ہوں ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

مسٹر سپیکر ۔ وقفہ سوالات ۔ سردار عطا محمد خان لغاری ۔

بیگم آباد احمد خان ۔ جناب سپیکر ۔ مجھے ایک عورت کا دکھ عرض کرنا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ وقفہ سوالات میں اور کوئی کام نہیں ہو سکتا آپ بعد میں بتا دیں ۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

مسٹر سپیکر ۔ وقفہ سوالات ۔ سردار عطا محمد خان لغاری ۔

زمینداروں کے حقوق کا تحفظ

*۷۳۵ ۔ نوابزادہ سردار عطا محمد خان لغاری ۔ کیا وزیر مال از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ آیا حکومت ایسے مالکان اراضی کے حقوق کے تحفظ کے لئے موثر اقدام کر رہی ہے جن کی اراضی پر پٹہ داران بلا رضامندی بدستور زبردستی قبضہ رکھے ہوئے ہیں ؟

وزیر مال (چوہدری محمد انور سمہ) ۔ مالکان اراضی اور مزارعین کے معاملات مارشل لا ریگولیشن نمبر ۱۱۵ کے فقرہ ۲۵ (۱) کے تحت نپٹائے جاتے ہیں ۔ حکومت انکے حقوق کی حفاظت صرف نافذالوقت قانون کے مطابق ہی کر سکتی ہے ۔

ہنگامی قانون قرض دہندگان مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۶۹ء کے تحت چالان اور استغاثے

*۷۳۷ ۔ نوابزادہ سردار عطا محمد خان لغاری ۔ کیا وزیر مال از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۱۹۵۹ء کے بعد صوبہ پنجاب میں ہنگامی قانون قرض دہندگان مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۶۹ء نیز ہنگامی قانون بھاری سودی قرضہ جات مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۵۹ء کے تحت کتنے کتنے چالانوں اور استغاثوں کی تعداد کیا ہے اور ہر کیس میں کیا سزا دی گئی ؟

وزیر مال (چوہدری محمد انور سمہ) ۔

مغربی پاکستان ساہوکارہ آرڈیننس مجریہ ۱۹۶۰ء

نو مقدمات درج کئے گئے (چار مقدمات میں ملزم بری ہو گئے ایک مقدمہ منسوخ کر دیا گیا اور چار مقدمات عدالت میں زیر التوا ہیں) ۔

مغربی پاکستان سود خوری آرڈیننس مجریہ ۱۹۵۹ء

اس آرڈیننس کے تحت چالان یا گرفتاری کا سوال پیدا نہیں ہوتا کیونکہ یہ آرڈیننس صرف ایسے مقدمات کے متعلق ہے جن میں قرضہ کی ادائیگی کا سوال ہو ۔ یا ضمانت اور اقرار نامہ متعلقہ قرضہ جات کے نفاذ یا ضمانت کی واگذاری کا تعلق ہو ۔

قصور ڈویژن میں محکمہ انہار کی جانب سے پانی کی فراہمی

*۲۲۲۶ - سردار محمد عاشق - کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائینگے کہ -

(الف) ۱۹۷۲ء میں محکمہ انہار نے قصور ڈویژن میں کتنے کیوسک پانی دیا تھا اور رقم آبیانہ کتنی وصول ہوئی تھی -

(ب) ۱۹۷۲ء میں مذکورہ ڈویژن میں کتنے کیوسک پانی دیا گیا اور کتنا آبیانہ وصول کیا گیا -

(ج) کیا یہ حقیقت ہے کہ محکمہ انہار پانی دیتے وقت ۳۳ فیصد رقبہ کو پانی دیتا ہے - لیکن وصولی ۱۰ فیصد کاشت رقبہ پر کی جاتی ہے - اس کی وجہ کیا ہے ؟

وزیر آبپاشی (چوہدری محمد انور سمہ) - (الف) اوسطاً ۹۸۹ کیوسک اور آبیانہ مبلغ ۵،۸۸،۳۴۷ روپے -

(ب) اوسطاً ۱،۳۳۵ کیوسک اور آبیانہ مبلغ ۱۹،۹۲،۹۵۸-۵۱ روپے -

(ج) یہ حقیقت نہیں ہے آبیانہ صرف اس رقبہ کے لیے لیا جاتا ہے - جس کی آبپاشی کی گئی ہو -

---

تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ کے نہری رقبہ پر ٹیوب ویلوں کی تعداد

*۲۲۷۴ - مسٹر نور احمد - کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ کے نہری رقبہ پر کتنے ٹیوب ویل نصب ہیں -

(ب) کیا ٹیوب ویلوں کے مالکان کو آبیانے میں رعایت دی جا رہی ہے - اگر رعایت دی جا رہی ہے تو کس شرح سے اور نہیں دی جا رہی تو کیوں نہیں ؟

وزیر آبپاشی (چوہدری محمد انور سمہ) - (الف) تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ کے نہری رقبہ پر تقریباً ۱۴۷۱ پرائیویٹ ٹیوب ویل ہیں -

(ب) اب تک ۳۸۴ ٹیوب ویلوں کے مالکان کو رعایت آبیانہ دی جا چکی ہے ۔

رعایت کی شرح آبیانہ کا ۲۵ فیصد ہے ۔ جو مالکان برائے حصول رعایت آبیانہ درخواست دائر نہیں کرتے ۔ ان کو یہ رعایت نہیں دی جاتی ۔

فائیننشیل کمشنروں کے احکام جاریہ کے عمل درآمد میں فروگزاشتیں اور کوتاہیاں

*۲۴۷۸ ۔ نوابزادہ سردار عطا محمد خان لغاری ۔ کیا وزیر مال از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کمشنروں اور بورڈ آف ریونیو کے ممبروں کی جانب سے تحصیلوں کے تفصیلی معائنوں کے بارے میں فائیننشیل کمشنر کے احکام جاریہ اور پنجاب اینڈ ریکارڈز اینڈ لینڈ ایڈمنسٹریشن مینٹول کے احکامات پر کہاں تک عمل ہو رہا ہے ۔ گذشتہ پانچ سالوں میں اس سلسلے میں جو فروگزاشتیں اور کوتاہیاں ہوئی ہیں ان کے بارے میں ضلع وار اور ڈویژن وار کیفیت نامہ فراہم کیا جائے ۔ اس کیفیت نامہ کو ایوان کی میز پر رکھا جائے ۔

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ ڈویژنل کمشنروں اور بورڈ آف ریونیو کے ممبران کی جانب سے تحصیلوں کے سجوزہ معائنوں کا نہ کیا جانا کسی حد تک محکمہ مال کے انتظام میں خرابی کا باعث بنتا ہے ۔

(ج) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ ریونیو افسروں کے فرائض میں مزید گوناگوں فرائض کے اضافے کی وجہ سے جس میں اصلاحات اراضی اور الاٹمنٹ وغیرہ کا کام بھی شامل ہے وہ مال سے متعلقہ اپنے عدالتی فرائض سے بطریق احسن عہدہ برا نہیں ہو سکتے ۔ اگر ایسا ہے تو حکومت اس سلسلہ میں کیا اقدام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر مال (چوہدری محمد انور سمن) ۔ (الف) بورڈ آف ریونیو کے

ممبران کیلئے تحصیلوں کی پڑتال ضروری نہیں ہے ۔ کمشنر صاحبان بموجب ہدایات باقاعدگی سے پڑتالیں کر رہے ہیں ۔ صرف بہاولپور ڈویژن میں گذشتہ پانچ سالوں میں ایک تحصیل کی کم پڑتال کی گئی ۔

(ب) چونکہ پڑتالیں مجموعی طور پر باقاعدگی سے کی جاتی رہی ہیں اسلئے محکمہ مال کے انتظام میں خرابی پیدا ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔

(ج) یہ صحیح ہے کہ ریونیو افسران پر مزید فرائض کے اضافہ سے بوجھ پڑا ہے ۔ مگر وہ قومی نقطہ نگاہ سے عہدہ برآ ہو رہے ہیں ۔ تحصیلوں میں سب ڈویژن کی سکیم کے اجرا سے بھی کچھ سہولت ہو گئی ہے ۔

زیادہ الاج اگاؤ اور ٹیوب ویل سکیم پر الاٹ شدہ اراضی

*۲۴۹۸ ۔ میاں خان محمد ۔ کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) نہر لوئر باری دوآب کے علاقے میں زیادہ الاج اگاؤ اور ٹیوب ویل سکیموں پر الاٹ شدہ اراضی کتنی ہے ۔

(ب) جزو (الف) میں درج شدہ سکیموں پر الاٹ شدہ اراضی میں سے کتنی اور کون سے مالکان کی اراضی کو الاٹمنٹ کی تاریخ سے آج تک نہری پانی مہیا کیا گیا ہے ۔

(ج) کیا حکومت اس باقی اراضی کو نہری پانی مہیا کرنے کے لئے کوئی سکیم نافذ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر آبپاشی (چوہدری محمد انور سمہ) ۔ (الف) (i) زیادہ الاج اگاؤ کا رقبہ ۔ ۹۴۱۸ ایکڑ

(ii) ٹیوب ویل سکیم کے تحت رقبہ ۔ ۵۰۷۸۱ ایکڑ

(ب) ۱۰۳۷ ایکڑ کو پانی دیا گیا ۔ تفصیل مندرجہ ذیل ہے ۔

نمبر شمار	نام مالکان	رقبہ ایکڑ
۱	سلطان ولد کریم بخش ۔ ایل ۔ ۹۸-۹ ۔ ساہیوال ۔	۲۰۹۲
۲	محمد علی ولد غلام علی ۔ ایل ۔ ۱۴۲-۹ ۔ ساہیوال ۔	۱۵۹۰۱۸

نمبر شمار	نام مالکان	رقبہ ایکڑ
-	محمد شریف ولد نبی بخش - ایل - ۱۰-۳ - ساھیوال -	۱۳۸۵
۴	علیا - ولیا - وغیرہ - ایل ۹-۱۳۹ - ساھیوال -	۸۷۲
۵	فرید ولد فضل - ایل - ۹-۱۰۷ - ساھیوال -	۱۵۷۶
۶	اللہ یار ولد ستارہ - ایل ۴ - ۳-۱۸۹ - ساھیوال -	۹۰۷۸
۷	ابراھیم ولد بنیاں - ساھیوال -	۶۶۹
۸	حافظ نعمت علی - ایل - ۹-۱۴۰ - ساھیوال -	۷۹۲
۹	محمد صدیق ولد محمد یوسف - ایل - ۵-۶۳ - ساھیوال -	۱۴۵۳۵
۱۰	سکندر ولد حمید - ایل - ۹-۱۳۹ - ساھیوال -	۷۰۰
۱۱	خوشی محمد ولد خیر دین، عبدالغفور - محمد اسلم ایل - ۱۵-۱۰۹ - ملتان	۲۵۶۴
۱۲	محمد صدیق وغیرہ - آر - ۱۰-۱۰۷ - ملتان	۶۵۳۳
۱۳	سرفراز حسین - ایل - ۱۵-۸۱ - ملتان	۱۲۵۰
۱۴	چودھری ظفر اللہ خان - آر - ۱۰-۹۸ ملتان	۱۲۴۵
۱۵	منظور احمد ولد عبداللہ - ایل - ۱۵-۸۱ ملتان	۱۰۸۵
۱۶	مالک - باقر وغیرہ - ایل - ۱۵-۶۳ - ملتان	۶۹۴
۱۷	آئی - ڈی - حنیف - ایل - ۱۶-۱۳۳ ملتان	۶۵۰
۱۸	شاہ محمد ولد علی بخش - ایل - ۱۶-۱۱۱ - ملتان	۱۰۹۴
۱۹	شرف الدین ولد عبدالغفور - آر - ۱۰-۱۳۱ - ملتان	۱۳۰۰
۲۰	منشی ولد خیر دین - آر - ۱۰-۱۳۱ - ملتان	۱۰۵۰
۲۱	نور بخش - آر - ۱۰-۶۱ - ملتان	۱۲۵۳۲
۲۲	قاسم علی ولد دین محمد - ایل - ۱۲-۹۰ ساھیوال	۱۱۴۰
۲۳	احمد دین ولد مراد بخش - ایل - ۱۲-۸۶ اے ساھیوال	۹۲۵۰
۲۴	بغل - راجہ وغیرہ - ایل - ۱۴-۳۱ - ساھیوال	۳۵۷۵

ٹیوب ویل سکیم

نمبر شمار	نام مالکان	رقبہ ایکڑ
۱	منظور احمد - محمد نواز - ایل - ۱۲-۸۵ ساھیوال -	۲۰۶۴۱۹
۲	دلد محمد - ایل - ۱۲-۵۲ - ساھیوال -	۵۸۷۳

نمبر شمار	نام مالکان	رقبہ ایکڑ
۴	سید حامد رضا شاہ وغیرہ W/B-10-R ۱۶۶ ملتان	۲۴۸۰۰
۴	مظہر علی شاہ ولد محبوب علی شاہ ایل - ۴۸-۵ ساہیوال	۳۱۶۲۵
۵	حاجی سخاوت علی ایل - ۱۱-۱۵ خانیوال	۲۰۶۸۴

(ج) پالی کی گنجائش کے مطابق حکومت کی طے شدہ پالیسی کے تحت پانی مہیا کرنے کی کوئی ممانعت نہیں ہے -

---

صوبہ پنجاب میں سیم و تھور سے ناقابل کاشت اراضی

*۲۵۴۸ - شیخ محمد اصغر - کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) صوبہ پنجاب میں اس وقت کل کتنے ایکڑ اراضی سیم و تھور سے ناقابل کاشت ہو چکی ہے

(ب) مذکورہ بالا اراضی کے کتنے کاشتکاروں کو دیگر علاقوں میں کتنی اراضی دی جا چکی ہے ؟

وزیر آبپاشی (چوہدری محمد انور سمہ) - (الف) بمطابق تازہ ترین اعداد و شمار سال ۱۹۷۰-۷۱ء صوبہ پنجاب کا کل ۱۲,۶۳۵۵ ایکڑ (بارہ لاکھ سولہ ہزار تین صد پچپن) رقبہ بوجہ تھور و سیم ناقابل کاشت قرار دیا جا چکا ہے -

(ب) اراضی دینے کا کام محکمہ آبپاشی کے دائرہ اختیار میں نہیں ہے -

---

مرالہ ڈویژن اپ سٹریم و ڈاؤن سٹریم سکیم سیالکوٹ کے تحت ٹیوب ویلوں کی تنصیب

*۲۵۹۸ - ملک ثناءاللہ خان - کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) مرالہ ڈویژن اپ سٹریم و ڈاؤن سٹریم سکیم سیالکوٹ کے تحت کب اور کتنے ٹیوب ویل لگائے گئے اور اس ٹیوب ویل سکیم پر کل کتنا سرمایہ خرچ ہوا -

(ب) اب تک اس سکیم کے تحت کتنے ٹیوب ویل چالو کئے گئے

اور ان ٹیوب ویلوں کی کتنی تعداد ہے جو آج تک نہیں چلائے گئے ۔

(ج) مذکورہ سکیم کے تحت جو ٹیوب ویل چلائے گئے ان میں سے کتنے بورنگ خراب ہونے کی وجہ سے ریت دینے لگے ہیں اور ناقابل استعمال ہو گئے ہیں اور کیا ان کی مرمت وغیرہ کر کے دوبارہ چالو کرنے کے انتظامات کئے گئے ہیں ۔

(د) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ سکیم میں جو ٹیوب ویل آج تک نہیں چلائے گئے ان کی مشینری و بورنگ وغیرہ ناکارہ ہو چکی ہے نیز ان کو کب تک آبپاشی کے لئے چالو کر دیا جائے گا ۔

(ہ) اگر جزو ہائے بالا کے جوابات اثبات میں ہیں تو کیا وزیر موصوف ان افسران متعلقہ کے خلاف جن کی غلط منصوبہ بندی کی وجہ سے قومی سرمایہ کا ضیاع ہوا ہے کوئی مناسب کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں ؟

وزیر آبپاشی (چودھری محمد انور سمہ) ۔ (الف) سالہ سٹریم اپ اور ڈاؤن سٹریم ٹیوب ویل سکیموں کے تحت ضلع سیالکوٹ میں ۱۹۶۶ اور ۱۹۷۱ کے دوران ۳۸ اور ۵۴ ٹیوب ویل بالترتیب تخمیناً دس لاکھ روپے کے خرچ سے لگائے گئے ۔

(ب) مذکورہ بالا سکیموں کے تحت اب تک بالترتیب ۱۹ اور ۱۵ ٹیوب ویل چلائے جا چکے ہیں ۔

(ج) مذکورہ سکیموں میں بور خراب ہونے کی وجہ سے صرف دو ٹیوب ویل ناقابل استعمال ہیں ان خراب ٹیوب ویلوں کی مرمت کے لئے مناسب اقدامات کئے جا رہے ہیں ۔

(د) (i) یہ درست نہیں مشینری اور بور وغیرہ ٹھیک حالت میں ہیں ۔

(ii) باقی ماندہ ۵۸ ٹیوب ویلوں کو بجلی فراہم کرنے کے لئے واپڈا نے اندازاً اڑتالیس لاکھ روپے طلب کئے ہیں حکومت اس مسئلے پر غور کر رہی ہے کہ آیا ان ٹیوب ویلوں کو اتنے زیادہ خرچ پر بجلی مہیا کی جائے یا انہیں مقامی

زمینداروں کے پاس بھیج دیا جائے اس بارے میں ضروری فیصلہ عنقریب کر دیا جائے گا۔

(ر) باقی ماندہ ۵۸ ٹیوب ویلوں کے نہ چلنے کی وجہ بجلی کا نہ ملنا ہے اس میں محکمہ انہار کے افسران کا کوئی قصور نہیں۔ لہذا ان کے خلاف کسی قسم کی کارروائی کرنے کا کوئی جواز نہیں۔

زمینداروں سے مالیہ کی واجب الادا رقوم

*۲۶۱۶۔ شیخ محمد اصغر۔ کیا وزیر مال از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) مالیہ کی کل رقم کتنی ہے جو آج تک صوبہ پنجاب کے زمینداروں کے ذمہ واجب الادا ہے۔

(ب) مذکورہ بالا مالیہ کی رقم نہ دینے والے زمینداروں کی آج تک صوبہ پنجاب میں کل کتنی تعداد ہے اور ان کے واجب الادا رقم وصول کرنے کے لئے حکومت نے کیا انتظامات کئے ہیں؟

وزیر مال (چوہدری محمد انور سمہ) (الف) ۱،۲۳،۹۶،۹۷۳ روپے۔

(ب) ۵۱,۶۷۸۔

حکومت مالگزاری قانون کے تحت ضروری اقدامات کر رہی ہے۔

ضلع بہاولنگر میں نہر سراج واہ صادقیہ ڈویژن کی برجی نمبر ۳۶ سے مائنر کا اجراء

*۲۶۸۱۔ راؤ مراتب علی خان۔ کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ ضلع بہاولنگر میں نہر سراج واہ صادقیہ ڈویژن کی برجی نمبر ۳۶ سے ایک مائنر جس کی لمبائی تقریباً ۸-۹ میل تھی ۵۰۰ء ایکڑ رقبہ کو سیراب کرتا تھا اور اس سے ۱۳ موضعات کے عوام کا مفاد وابستہ تھا کو محکمہ نہر کی غفلت کا شکار ہو کر بند کر دیا گیا تھا اور ان کے نشانات اب بھی موقع پر موجود ہیں۔

(ب) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ متاثرہ مواضعات کے عوام نے محکمہ میں اس مائنر کے اجراء کے لئے رجوع کیا تھا اور

متعلقہ ایس۔ڈی۔او اور ضلعدار نے اس مائنر کے اجراء کے لئے پر زور سفارش کی تھی اور ایکسین نے سروے کے لئے یہ مسل اوورسیر متعلقہ کو بھجوائی مگر ۱۹۶۸ء میں یہ مسل بلا کسی معقول جواز کے محض اوورسیر کی رپورٹ پر داخل دفتر کر دی گئی حالانکہ محکمہ نے اس مائنر کا جدید نام "نظام مائنر" بھی تجویز کر دیا تھا اور حالانکہ جس ۵۰۰ء ایکڑ رقبہ کو اس مائنر نے سیراب کرنا تھا اس کا پانی اب بھی منظور شدہ ہے۔

(ج) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا محکمہ متذکرہ ۱۳ مواضعات کے غریب عوام کو نہری پانی کی واجبی سہولت فراہم کرنے کو تیار ہے اور کیا حکومت متاثرہ عوام کی حق رسی کے لئے محکمہ نہر کے ذمہ دار حکام کا کوئی ایسا بورڈ مقرر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جو اس صورت حال کا موقع پر جا کر جائزہ لے اور مناسب احکامات صادر کرے؟

وزیر آبپاشی (چوہدری محمد انور سمن) ۔ (الف) یہ درست نہیں ہے۔

(ب) یہ نئے مائنر کے لئے درخواست تھی لیکن رقبہ اونچا ہونے کے باعث قابل عمل نہ تھی ۔ مذکورہ بالا رقبہ میں بیشتر حصہ کی آبپاشی پہلے ہی ہو رہی ہے۔

(ج) جواب جزو ہائے (الف) و (ب) اثبات میں نہیں۔

تحصیل مری اور کہوٹہ میں شاملات دیہہ کی تقسیم

*۲۸۵۵-مسٹر محمد حنیف خان - کیا وزیر مال از راہ کرم بیان فرمائیں کہ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ تحصیل مری اور کہوٹہ میں شاملات دیہہ کی تقسیم مکمل نہیں ہو سکی۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ تقسیم مکمل نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اثر لوگوں نے اپنے حصہ سے کئی گنا زیادہ زمین

پر قبضہ کیا ہوا ہے اور سب سے غریب حصہ دار اس استحصال کا شکار ہو رہے ہیں ۔

(ج) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ اس استحصالی کشمکش میں اکثر جھگڑے ہوتے رہتے ہیں ۔

(د) اگر جزو ہائے (الف) (ب) اور (ج) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت تحصیل مری میں شاملات دیہہ کو جائز حصہ داران میں فوری طور پر تقسیم کرے گی ۔ اگر ایسا ہے تو کب تک اور اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں ؟

وزیر مال (چوہدری محمد انور سمن) ۔ (الف) جی ہاں ۔

(ب) جی ہاں ۔

(ج) جی ہاں ۔

(د) حال ہی میں محکمہ جنگلات کے ساتھ صلاح مشورہ کرنے کے بعد ڈپٹی کمشنر راولپنڈی نے ایک مفصل رپورٹ برائے تقسیم شاملات دیہہ تحصیل مری تیار کی ہے جو کہ کمشنر راولپنڈی کے زیر غور ہے مزید کارروائی کمشنر صاحب کی سفارشات موصول ہونے پر کی جائے گی ۔

(۳ - اپریل ۱۹۷۳ کے ملتوی شدہ نشان زدہ سوالات)

بکریوں کی پرورش پر پابندی

*۲۳۵۶ ۔ شیخ محمد اصغر ۔ کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ صوبہ پنجاب میں بکریوں کی پرورش پر پابندی کے باعث متعدد افراد بےکار ہوگئے ہیں اور گوشت بھی مہنگا ہوتا جا رہا ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو عوام کو بےکاری سے بچانے اور بکری کا گوشت سستا فراہم کرنے کے لئے حکومت کیا اقدامات کر رہی ہے ؟

وزیر زراعت (چوہدری) محمد انور سمن) ۔ (الف) مرکزی محکمہ

زراعت شماری کے ایک حالیہ جائزے کے مطابق بکریوں کی تعداد میں بتدریج اضافہ ہو رہا ہے ۔ پابندی کا قانون خاص خاص علاقوں کے لئے ہے ۔ ہر جگہ کے لئے نہیں ۔ اس لئے یہ کہنا درست نہیں کہ اس پابندی کے باعث متعدد افراد بیکار ہو گئے ہیں اور گوشت مہنگا ہو رہا ہے ۔

(ب) بکریوں کی افزائش نسل کے لئے ۹ لاکھ ۸۰ ہزار روپے کی ایک سکیم زیر عمل ہے اور کچھ زیر غور ہیں اچھی نسل کی بکریوں کی نسل بڑھانے کی کوشش کی جا رہی ہے ۔

تحصیل مری کو پسماندہ علاقہ قرار دینا

*۲۳۸۱ - مسٹر محمد حنیف خان ۔ کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ مری تحصیل کی پسماندگی کے اسباب معلوم کرنے کے لئے ۱۹۵۲ء میں ایک مری ہل ایریا پاور کمیشن مقرر کیا گیا تھا ۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کی رپورٹ کے مطابق تحصیل مری میں اس سال اوسط زمین تین کنال فی کس تھی ۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ تحصیل کو پسماندہ علاقہ قرار دینے کا ارادہ رکھتی ہے نیز جو سہولتیں دوسرے پسماندہ علاقوں کو دی گئی ہیں وہ اس تحصیل کو بھی مہیا کی جائینگی ۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (چوہدری محمد انور سمہ) ۔ (الف) یہ درست ہے کہ ۱۹۵۲ء میں ایک اعلیٰ اختیارات کا کمیشن بنایا گیا تھا ۔ لیکن اس کے دائرہ اختیارات میں علاقے کی پسماندگی کے اسباب معلوم کرنا نہیں تھا ۔ بلکہ ایسی تدابیر اخذ کرنا تھا جسکے ذریعے مری کے پہاڑی علاقہ کی گرتی ہوئی حالت کو روکنا اور خاص طور پر فاضل آبادی کو دوسرے علاقوں میں بسانا تھا ۔

(ب) جی ہاں ۔

(ج) پنجاب میں کسی اور تحصیل کی سطح پر یا اس سے نچلی سطح پر اعداد و شمار معلوم نہ ہونے کے باعث وثوق سے کسی علاقے کی پسماندگی کا تعین تحصیل کی سطح پر نہیں کیا جا سکتا۔

مسٹر محمد حنیف خان ۔ کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ تحصیل مری کا علاقہ ترقیاتی منصوبوں کے سلسلہ میں پسماندہ ہے ؟

وزیر مال ۔ میں نے جواب میں گذارش کر دی ہے کہ کسی علاقے کی پسماندگی کا اندازہ تحصیل کی سطح پر نہیں لگاتے بلکہ ضلع کی سطح پر لگاتے ہیں۔

مسٹر محمد حنیف خان ۔ صدر پاکستان کے ارشاد کے مطابق ترقیاتی پروگراموں پر عمل در آمد کب شروع ہوگا ؟

وزیر مال ۔ یہ سوال میری سمجھ سے بالا تر ہے۔

مسٹر محمد حنیف خان ۔ یہ جواب لکھا ہوا ہے۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریری جواب tentative ہوتا ہے۔ اور final جواب وہی ہوتا ہے جو وزیر ایوان میں دیتا ہے۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی ۔ جناب والا ۔ تحریر پر اعتبار کریں یا زبانی جواب پر اعتبار کریں۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ جناب والا ۔ میں یہ وضاحت چاہتا ہوں کہ زبانی اور تحریری جواب میں اگر تفاوت ہو تو پھر کس پر یقین کیا جا سکتا ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ جو جواب اس ایوان میں دیا گیا ہے خواہ وہ تحریری ہو یا زبانی ہو۔

پنجاب میں ۱۹۶۷ء میں کھاد و بیج کی تقسیم کا طریق کار

*۲۴۲۱ ۔ میاں محمد رفیع ۔ کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) پنجاب میں ۱۹۶۷ء میں فصل خریف اور ربیع کے لئے کھاد و بیج تقسیم کرنے کا طریق کار کیا تھا اور آج کل کیا ہے۔

(ب) کیا حکومت کے زیر غور ایسا کوئی پروگرام ہے جس کے تحت کسانوں کو بآسانی کھاد اور بیج مل سکے ۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو اس کی تفصیلات کیا ہیں ؟

وزیر زراعت (چوہدری محمد انور سمن) ۔ (الف) ۱۹۶۷ء میں کھاد اور بیج کی تقسیم کا کام اے ڈی سی کے سپرد تھا ۔ اب یہ کام ایگریکلچرل سپلائی آرگنائزیشن کر رہی ہے ۔ جو کہ مرکزی حکومت کے تحت ہے ۔ مقامی کارخانہ داروں کو حکومت پاکستان سے طے شدہ شرائط کی بناء پر اپنی پیدا کردہ کھاد خود تقسیم کرنے کا حق حاصل ہے ۔ وہ کل پیداوار کو چند پرنسپل ایجنٹوں کے حوالے کر دیتے ہیں ۔ جنہوں نے اپنے اپنے طریقہ کار کے مطابق ایجنٹ اور سب ایجنٹ مقرر کر رکھے ہیں ۔ درآمد شدہ کھاد کا ۳۰ تا ۴۰ فی صد حصہ اے۔ایس۔او (ایگریکلچرل سپلائی آرگنائزیشن) خود اور اپنے مختلف مراکز کے ذریعے تقسیم کرتی ہے اور باقی ۶۰ تا ۷۰ فیصد اپنے مقرر کردہ پرنسپل ایجنٹوں کے ذریعہ تقسیم کیا جاتا ہے ۔

جو بیج ایگریکلچرل سپلائی آرگنائزیشن خود فراہم کرتی ہے اس کا بیشتر حصہ تو وہ اپنے کارکنوں کے ذریعے تقسیم کرتی ہے جو مختلف مراکز پر متعین ہیں اور کچھ بیج ان کے مقرر کردہ ایجنٹوں کے ذریعے بھی فروخت ہوتے ہیں نیز جو بیج محکمہ زراعت کی تجربہ گاہوں پر پیدا ہوتے ہیں ان کو متعلقہ ادارے خود براہ راست زمینداروں کو مہیا کر دیتے ہیں ۔

(ب) ایگریکلچرل سپلائی آرگنائزیشن اور اس کے تحت کھاد اور بیجوں کی تقسیم کا کام فی الحال مرکزی حکومت کے دائرہ تحویل میں ہی ہے مگر یہ کام صوبائی حکومتوں کو سونپا جا رہا ہے حکومت پنجاب کھاد اور بیجوں کی تقسیم کے متعلق ایک علیحدہ ادارہ قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جس کی تفصیلات طے ہو رہی ہیں صوبائی حکومت اس کام کو اپنی تحویل میں لینے کے بعد کھاد اور بیجوں کی تقسیم کا ایک موثر طریق کار مقرر کرے گی ۔

چوہدری غلام قادر ۔ کیا وزیر موصوف یہ واضح فرمائیں گے کہ کھاد اور بیج کی تقسیم کے سلسلے میں جو مرتا عرصہ حکومت اپنا

رہی ہے اس میں کونسل کی سطح پر بیج اور کھاد کی تقسیم کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر مال ۔ ابھی یہ معاملہ زیر غور ہے اس کی تفصیلات بھی نہیں بتائی جا سکتیں ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ جناب والا ۔ تقسیم کار کے سلسلہ سے کیا وزیر مال مطمئن ہیں ؟

وزیر مال ۔ اس سے عوام کا اطمینان ہونا چاہئے وزیر کا اطمینان نہیں ہونا چاہئے ۔ بلکہ یہ تمام کام مرکزی حکومت کے تحت ہو رہا ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ یہ کام مرکزی حکومت کے پاس ہے اور صوبوں کو یہ عنقریب سونپا جا رہا ہے ؟ اگر ایسا ہے تو اس کی کب تک توقع کی جا سکتی ہے ؟

وزیر مال ۔ میرا خیال ہے کہ اگلے مالی سال میں یہ کام ہو جائیگا ۔

چک نمبر ۴۰ جنوبی کے شفاخانہ حیوانات کی چک نمبر ۴۴ میں منتقلی

*۲۲۶۸ ۔ سردار صغیر احمد ۔ کیا وزیر زراعت نشان زدہ سوال نمبر ۱۶۴۲ جس کا جواب ۷ فروری ۱۹۷۳ء کو دیا گیا تھا کے حوالہ سے از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ چکوک ۳۶ جنوبی و ۴۰ جنوبی تحصیل سرگودھا کا درمیانی فاصلہ صرف ۷ فرلانگ ہے اور مذکورہ چکوک میں ایک ایک شفاخانہ حیوانات ہے ۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ چک نمبر ۴۴ جنوبی تحصیل سرگودھا مذکورہ چکوک سے علی الترتیب ۴ میل اور ۳ میل کے فاصلے پر واقع ہے ۔

(ج) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت چک نمبر ۴۰ جنوبی کا شفاخانہ حیوانات چک نمبر ۴۴ جنوبی میں منتقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر نہیں تو اس کی وجوہات

کیا ہیں ؟

وزیر زراعت (چوہدری محمد اکبر سندھو) (الف) جی نہیں ۔ چک نمبر ۳۶ جنوبی اور چک نمبر ۴۰ جنوبی کا درمیانی فاصلہ تقریباً ۱½ میل ہے ۔ چک نمبر ۳۶ جنوبی میں شفاخانہ حیوانات موجود ہے مگر چک نمبر ۴۰ جنوبی میں ویٹرنری سینٹر قائم ہے ۔

(ب) جی ہاں ۔

(ج) جی نہیں ۔

سردار محمد عاشق ۔ کیا وزیر موصوف یہ یقین دہانی کرائیں گے کہ اس مہینہ میں منتقل کر دی جائیگی ۔

وزیر مال ۔ میں یقین دہانی نہیں کرا سکتا اسلئے میں نے جواب کا وہ حصہ کاٹ دیا ہے ۔

کھاد کی حصولی

*۲۲۹۵ - چوہدری محمد یعقوب علی بھٹہ ۔ کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۷۲-۱۹۷۱ء میں حکومت پنجاب نے براہ راست اور مرکزی حکومت کے توسط سے کتنی کھاد حاصل کی ؟

وزیر زراعت (چودھری محمد اکبر سندھو) ۔ ۷,۵۳,۶۰۰ ٹن (اجزا) (Nutrients) ۔

مصنوعی کھاد اور جراثیم کش ادویات کی تقسیم

*۲۲۹۶ - چودھری محمد یعقوب علی بھٹہ ۔ کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ مستقبل میں مصنوعی کھاد اور جراثیم کش ادویات کی تقسیم چھوٹے چھوٹے یونٹوں کے ذریعے کرائی جائے گی ۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو (۱) اس پر کتنے عرصہ میں عمل درآمد شروع ہو جائیگا ۔ (۲) کیا یہ چھوٹے یونٹ ہر دیہات میں ہوں گے یا چند دیہاتوں کو ملا کر

ایک پولٹ بنایا جائیگا اور آیا ہر پولٹ کے کام کی نگرانی سرکاری ملازمین یا ارکان اسمبلی کریں گے ؟

Mr. Speaker : The question of Part (a) about مصنوعی کھاد اور جراثیم کش ادویات has not be answered It will come on the next day meant for this department.

۱۹۷۱ء اور ۱۹۷۲ء میں گندم اور مکئی کے بیجوں کی درآمد

*۲۴۹۷ - **چوہدری محمد یعقوب علی بھٹہ** - کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) صوبائی حکومت کی وساطت سے کتنے من اور کتنی مالیت کے گندم اور مکئی کے بیج درآمد کئے نیز حکومت نے ان کو کس قیمت میں خرید کیا اور کسانوں کو کن داموں مہیا کئے گئے -

(ب) ۱۹۷۳ء میں کتنی مالیت اور کتنے وزن کے گندم اور مکئی کے بیج براہ راست یا مرکزی حکومت کے توسط سے درآمد کرانے کا پروگرام ہے ؟

وزیر زراعت (چوہدری محمد انور سمہ) - (الف) مذکورہ بیج ان سالوں میں درآمد نہیں کئے گئے -

(ب) ۱۹۷۳ء کے لیے بھی درآمد کا کوئی پروگرام نہیں -

جیمخانہ کلب لاہور میں دینی یونیورسٹی کا اجراء

*۲۵۴۶ - **شیخ محمد اصغر** - کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں -

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبائی محکمہ اوقاف نے باغ جناح میں واقع جیمخانہ کلب لاہور کی عمارت میں دینی یونیورسٹی بنانے کے لئے محکمہ زراعت کو لکھا تھا کہ مذکورہ عمارت محکمہ اوقاف کو دے دی جائے -

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کس تاریخ کو محکمہ زراعت کو محکمہ اوقاف کی چٹھی ملی اور محکمہ زراعت نے مذکورہ چٹھی کا کب اور کیا جواب دیا ۔

(ج) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ زراعت نے مذکورہ عمارت کو دینی یونیورسٹی کے محکمہ اوقاف کو دینے سے انکار کر دیا ۔ اگر ایسا ہے تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر زراعت (چوہدری محمد انور سمہ) ۔ محکمہ زراعت کے دفتر میں کوئی چٹھی اس سلسلے میں محکمہ اوقاف کی طرف سے موصول نہیں ہوئی اور نہ ہی اس کے متعلق اس دفتر کے ریکارڈ میں کوئی چیز موجود ہے ۔

سرکاری ملازم کی ایک اسٹیشن پر تین سال تک تعیناتی

*۲۵۷۵ ۔ رائے میاں خان کھرل ۔ کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ شیخ محمد اکرم اوورسیئر محکمہ جنگلات لائلپور میں ایک ہی جگہ پر تقریباً ۱۲۰۱۰ سال سے متعین ۔

(ب) اگر جزو بالا کا جواب اثبات میں ہے تو آیا حکومت اسے وہاں سے تبدیل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر زراعت (چوہدری محمد انور سمہ) ۔ شیخ محمد اکرام ایگریکلچرل اوورسیئر لائلپور جھنگ فارسٹ ڈویژن میں اپریل ۱۹۶۱ء سے اب تک کام کر رہا ہے اس دوران میں اس کی تعیناتی مندرجہ ذیل مقامات پر رہی ہے ۔

	مدت	چارج	ہیڈ کوارٹر
(۱)	اپریل ۱۹۶۱ء تا اکتوبر ۱۹۶۵ء	لائلپور شورکوٹ روڈ (لائلپور رینج) ۔	لائلپور
(۲)	اکتوبر ۱۹۶۱ء تا نومبر ۱۹۶۶ء	پیپلز کالونی نرسری اور لائلپور جڑانوالہ روڈ ساز پوائنٹ)	لائلپور

	مدت	چارج	ہیڈ کوارٹرز
(۴)	نومبر ۱۹۶۶ء تا اکتوبر ۱۹۷۰ء	پیپلز کالونی نرسری روڈ محمد والہ بلاک (جڑانوالہ رینج)	لائلپور
(۴)	اگست ۱۹۷۱ء تا مئی ۱۹۷۱ء	لائلپور بلاک ۔ (لائلپور رینج)	لائلپور
(۵)	مئی ۱۹۷۲ء تا ستمبر ۱۹۷۲ء	رخصت چار ماہ ۔	
(۶)	ستمبر ۱۹۷۲ء تا فروری ۱۹۷۳ء تا	چنیوٹ روڈ بلاک (مددگار) (چنیوٹ) رینج) (فارسٹر)	چنیوٹ
(۷)	فروری ۱۹۷۳ء تا حال ۔	چنیوٹ بلاک) (چنیوٹ رینج)	بھروانہ

(ب) مندرجہ بالا جواب جزوی طور پر اثبات میں ہے ۔ ملازم مذکور لائلپور جھنگ فارسٹ ڈویژن میں ہی تعینات رہا ہے کیونکہ آربوریکلچر عہدہ کی آسامیاں صرف لائلپور جھنگ فارسٹ ڈویژن میں ہی ہیں ۔ ان دنوں ملازم مذکور ضلع جھنگ میں تعینات ہے ۔

پولٹری فیڈز انڈسٹری کا تحفظ

*۲۶۲۲ ۔ شیخ محمد اصغر ۔ کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ پنجاب کے لاکھوں افراد پولٹری فیڈز انڈسٹری سے وابستہ ہیں ۔

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ حکومت نے کچھ عرصہ پیشتر امریکن مکئی اور جری پولٹری فیڈز انڈسٹری کو مہیا کرنے کا پروگرام بنایا اور اس پر عمل درآمد بھی شروع ہو گیا تھا ۔

(ج) کیا یہ حقیقت ہے کہ اب امریکن مکئی و جری کی سپلائی بند کر دی گئی ہے جس سے لاکھوں افراد بے روزگار

ہو گئے ہیں۔

(د) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت پولٹری فیڈز انڈسٹری کے تحفظ کے لئے کیا اقدام کر رہی ہے ؟

وزیر زراعت (چوہدری محمد انور سمد) ۔ (الف) نہیں ۔ پنجاب میں ساڑھے تین سو کے قریب افراد اس انڈسٹری سے وابستہ ہیں ۔ دو سو تو مزدور ہیں اور پچاس ٹیکنیکل آدمی ہیں ۔

(ب) جی ہاں ۔

(ج) جی نہیں ۔ یہ اجناس ورلڈ فوڈ پروگرام کے تحت باہر سے آتی ہیں ۔ لئے سٹاک منگوانے کے انتظامات کئے جا رہے ہیں ۔

(د) حکومت پولٹری فیڈز کی صنعت کا پورا تحفظ کر رہی ہے پنجاب پولٹری ایڈوائزری بورڈ میں فیڈ ملز والوں کو نمائندگی دی گئی ہے ۔ اس صنعت کے مسائل کا جائزہ لینے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی گئی تھی ۔ جس کی رپورٹ حکومت کے زیر غور ہے ۔ نیز عالمی پروگرام کے تحت مزید تین سال کے لئے مکئی اور چری منگوانے کا انتظام کر لیا گیا ہے ۔

سید تابش الوری ۔ کیا وزیر موصوف بتا سکیں گے کہ کس قدر لئے سٹاک منگوائے جا رہے ہیں اور یہ کب تک موصول ہو جائینگے ؟

وزیر مال ۔ اس سال کیلئے مکئی اور جوار ایک لاکھ ۹۷ ہزار ٹن منگوانے کا انتظام کیا گیا ہے جو آ جائیگا اور آئندہ کیلئے مقدار کا تعین کرنے کیلئے پھر غور کیا جائیگا ۔

سید تابش الوری ۔ کیا وزیر موصوف بتائینگے کہ اس صنعت کا جائزہ لینے کیلئے جو کمیٹی مقرر کی گئی ہے وہ کب تک اپنی رپورٹ پیش کریگی اور وہ کمیٹی کن لوگوں پر مشتمل ہے ؟

وزیر مال ۔ کمیٹی کی رپورٹ حکومت کے زیر غور ہے ۔ کمیٹی کی تشکیل کے متعلق علیحدہ سوال چاہئے یا مجھے وقت دیا جائے تاکہ میں اس کی تفصیل بتا سکوں ۔

سید ناہش الوری - کیا وزیر موصوف بتا سکیں گے کہ اس رپورٹ کے نمایاں پہلو کیا ہیں ؟

وزیر مال - ابھی میں بتانے سے قاصر ہوں - ابھی یہ رپورٹ زیر غور ہے - جب اس پر غور ہو جائیگا پھر میں اس کو ریلیز کر سکتا ہوں -

---

ایگریکلچرل انجینئرنگ سپروائزر اور ایگریکلچرل اسسٹنٹس کی تنخواہوں کے لئے سکیل

*۲۶۲۳ - شیخ محمد اصغر - کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائینگے کہ -

(الف) ایگریکلچرل انجینئرنگ سپروائزر اور ایگریکلچرل اسسٹنٹس کی تنخواہوں کے لئے سکیل کیا ہیں اور ان میں فرق کی وجوہات کیا ہیں -

(ب) کیا انجینئرنگ سپروائزر اور ایگریکلچرل اسسٹنٹ کا گریڈ یکساں کرنے کا حکومت کوئی ارادہ رکھتی ہے - اگر ایسا ہے تو کب تک -

(ج) ایگریکلچرل انجینئرنگ سپروائزر اور اسسٹنٹ کو ترقی دینے کے لئے کتنے فیصد کوٹا مقرر ہے - آیا اس میں کوئی رد و بدل زیر غور ہے -

(د) کیا یہ حقیقت ہے کہ ایگریکلچرل انجینئرنگ سپروائزر کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ ملازم ہونے کے بعد دو برس کے اندر اکاؤنٹس کا امتحان دے اور ان کے لئے آؤٹ ڈیوٹی ضروری ہے - اگر ایسا ہے تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر زراعت - (چوہدری محمد انور سمن) (الف) ایگریکلچرل انجینئرنگ سپروائزر اور ایگریکلچرل اسسٹنٹ کی تنخواہ کا سکیل حسب ذیل ہے -

ایگریکلچرل انجینئرنگ سپروائزر - - ۲۲۵-۱۵-۳۰۰-۱۶-

۳۸۰-۲۰-۴۸۰

ایگریکلچرل اسسٹنٹ - - ۳۵۰-۳۵-۵۲۵-۳۰-۹۲۵

ایگریکلچرل انجینئرنگ سپروائزر اور ایگریکلچرل اسسٹنٹ کا تعلیمی معیار یہ ہے -

ایگریکلچرل انجینئرنگ سپروائزر - میٹرک بمعہ ۳-۱ سالہ انجینئرنگ کا ڈپلومہ -

ایگریکلچرل اسسٹنٹ کا بی ایس سی ایگریکلچر جو کہ پانچ سال کی مدت کا ہے -

ایگریکلچرل اسسٹنٹ کا تعلیمی معیار ایگریکلچرل انجینئرنگ سپروائزر سے اونچا ہے -

لہذا ان تنخواہوں کے سکیل میں فرق ہے -

(ب) ایسا کوئی منصوبہ حکومت کے زیر غور نہیں ہے -

(ج) ایگریکلچر انجینئرنگ سپروائزر اور ایگریکلچرل اسسٹنٹ کی ترقی دینے کے لئے ۲۵ اور ۵۰ فیصد کوٹہ مقرر ہے -

(د) ہاں یہ حقیقت ہے کہ ایگریکلچرل انجینئرنگ سپروائزر کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ ملازم ہونے کے بعد دو برس کے اندر اکاؤنٹس کا امتحان پاس کر لے کیونکہ وہ دس پندرہ ٹریکٹر بلڈوزر - بورنگ پلانٹ کو چلانے اور ان کے پرزوں تیل اور وصول ہونے والی آمدنی اور خرچ کا صحیح حساب رکھنے کا ذمہ دار ہے -

ان مشینوں کی دیکھ بھال کے لئے آؤٹ ڈیوٹی بھی لازمی ہے -

لاہور شہر میں انسداد بے رحمی حیوانات کے تحت چالان

*۲۶۲۵ - شیخ محمد اصغر - کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائینگے کہ لاہور میں محکمہ انسداد بے رحمی حیوانات نے ۱۹۷۲ء اور ۱۹۷۳ میں آج تک کتنے چالان سپرد عدالت کئے اور وہاں سے ایسے ملزمان کو زیادہ سے زیادہ اور کم از کم کیا سزا ہوئی ؟

وزیر زراعت (چوہدری محمد انور سمن) - ۱۹۷۲ء کے دوران کل ۱۱,۲۷۳ چالان عدالت میں بھیجے گئے - زیادہ سے زیادہ پچاس روپے اور کم از کم پانچ روپے جرمانہ کی سزائیں ہوئیں - ۱۹۷۳ء میں ۷ مارچ تک ۲۸۰ چالان کئے گئے -

تھل شوگر ملز کو نفع و نقصان

*۲۶۵۷ - مسٹر احسان الحق براچہ - کیا وزیر صنعت از راہ کرم بیان فرمائینگے کہ -

(الف) تھل شوگر ملز کو گذشتہ پانچ سالوں میں کتنا نفع و نقصان ہوا -

(ب) جزو (الف) بالا میں درج ملز کے ڈائرکٹروں کی فہرست ایوان کی میز پر رکھی جائے ؟

وزیر صنعت (چوہدری محمد انور سمن) - (الف و ب) - جواب ایوان کی میز پر رکھ دیا ہے -

ایوان کی اطلاع کے لئے بیان کیا جاتا ہے کہ تھل انڈسٹریز کارپوریشن لمیٹڈ کمپنی ایکٹ کے تحت رجسٹرڈ شدہ ہے لہذا حکومت کے دائرہ اختیار سے باہر ہے - ایوان کی توجہ مغربی پاکستان پراونشل اسمبلی کی سرکاری رپورٹ کے صفحہ پانچ و سات پر دیئے ہوئے بحث مورخہ ۳۰ جون ۱۹۶۳ جلد ۶ نمبر ۳۶ کی طرف دلائی جاتی ہے -

تھل انڈسٹریز کارپوریشن لمیٹڈ کا پچھلے پانچ سالوں کا خالص نفع بعد از ادائیگی انکم ٹیکس بمطابق سالانہ بیلنس شیٹ ذیل میں درج ہے -

سال	خالص نفع روپے
(۱) ۱۹۶۷	۱۲'۵۱'۵۳۹.۵۵
(۲) ۱۹۶۸	۳۶'۰۹'۸۲۸.۵۵
(۳) ۱۹۶۹	۱۵'۵۵'۸۷۱.۰۰
(۴) ۱۹۷۰	۱۵'۴۶'۹۰۹.۰۰
(۵) ۱۹۷۱	۹'۲۳'۷۶۵.۰۰

(i) تھل انڈسٹریز کارپوریشن لمیٹڈ کے ڈائرکٹروں کے نام ذیل میں درج ہیں (بابت ۱۹۷۱) -

چیئرمین - مسٹر افضل آغا سی - ایس - پی -

ڈائرکٹر -

(۱) مسٹر اسد علی شاہ سی - ایس - پی -

(۲) مسٹر محمد محسن سی - ایس - پی -

(۳) مسٹر ایم نعیم اکھسیر -

(۴) مسٹر صفدر اقبال پوری -

(۵) مسٹر جے اے زمان -

(۶) میاں مشتاق احمد -

(۷) مسٹر کے - ایس محمد خلیل میمن -

(ii) ۱۹۷۲ میں سب ڈائریکٹر بمطابق (i) بالا ہیں - صرف سیریل نمبر ۶ (میاں مشتاق احمد) کی کمی کی گئی ہے -

---

سرگودھا میں چینی کی مل کا قیام

*۲۶۶۱ - مسٹر احسان الحق پراچہ - کیا وزیر صنعت از راہ کرم بیان فرمائینگے کہ سرگودھا میں چینی کی مل قائم کرنے کے سلسلے میں ایمپلز ورکس کونسل کی منظور کردہ قرار داد پر حکومت غور کر رہی ہے - اگر ایسا ہے تو کب تک فیصلے کی توقع ہے ؟

وزیر صنعت - (چودھری محمد انور سمہ) - حکومت نے ابھی تک سرگودھا میں شوگر مل لگانے کا کوئی فیصلہ نہیں کیا - اگر نجی شعبہ سے کوئی درخواست موصول ہوئی تو اس پر غور کیا جائیگا - وہاں دو شوگر ملیں پہلے سے موجود ہیں -

سید تابش الوری - کیا وزیر موصوف بتا سکتے ہیں کہ نئی شوگر ملیں کن کن مقامات پر لگائی جا رہی ہیں ؟

مسٹر سپیکر - یہ کوئی ضمنی سوال نہیں ہے -

وزیر مال - اس سوال کا ضلع سرگودھا سے کوئی تعلق نہیں ہے -

مسٹر سپیکر - اصل سوال ضلع سرگودھا کی صنعت کے متعلق ہے -

سید تابش الوری - یہ اسی سے متعلق سوال ہے کہ کہاں کہاں شوگر ملیں لگائی جا رہی ہیں -

مسٹر سپیکر - یہ چینی سے متعلق سوال تو ضرور ہے مگر آپ سوال کی نوعیت کو دیکھیں -

سید تابش الوری - بے شک سرگودھا کے متعلق سوال ہے اور میں یہ

پوچھتا ہوں کہ اس کے علاوہ کس مقام پر شوگر ملیں لگانے کا فیصلہ کیا گیا ہے ؟

منشر سپیکر - سوال تو بڑا اہم ہے - آپ انہیں قلیل المہلت سوال کر دیجئے تو وہ جواب دیں گے -

سید تابش الوری - جناب والا - آپ ہمیں اس سہولت سے کیوں محروم کر رہے ہیں ؟ وہ مجھے جواب دے سکتے ہیں -

منشر سپیکر - اگر وزیر صاحب کے علم میں ہے تو جواب دے دیں درحقیقت یہ سوال اس سوال میں سے نہیں نکلتا ہے -

سید تابش الوری - اگر یہ بات ان کے علم میں نہیں ہے تو پھر تو ٹھیک ہے -

وزیر مال - اس کے لئے آپ علیحدہ سوال دے دیں میں اس کا جواب دے دونگا -

---

ضلع بہاول نگر میں محکمہ زراعت کے فیلڈ اسسٹنٹ

*۲۶۷۹ - راؤ مراتب علی خان - کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ—

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ ضلع بہاول نگر میں محکمہ زراعت کے ایسے بھی فیلڈ اسسٹنٹ ہیں جو اپنے مخصوص وسائل کی بنا پر کم و بیش ۱۰/۱۲ سال سے ایک ہی حلقہ اور ایک ہی تحصیل میں تعینات ہیں اور ایسے فیلڈ اسسٹنٹوں کی کارکردگی بھی تسلی بخش نہیں ہے -

(ب) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ فیلڈ اسسٹنٹ زراعت کی تعیناتی کے بارے میں جناب ڈائرکٹر زراعت حکومت پنجاب کا یہ واضح حکم ہے کہ فیلڈ اسسٹنٹ زراعت کو اس کے رہائش مقام سے ۲۰ میل دور تعینات کیا جائے اور کسی بھی فیلڈ اسسٹنٹ زراعت کو جہاں اس کا بھائی یا کوئی بھی رشتہ دار افسر تعینات ہو تعینات نہ کیا جائے -

(ج) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو بتایا جائے کہ جناب ڈائریکٹر زراعت کے حکم کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ضلع بہاولنگر میں کتنے فیلڈ اسسٹنٹوں کو جائے رہائش سے ۲۰ میل کے اندر تعینات کیا ہوا ہے ۔ ان کے نام جائے رہائش مقام تعیناتی کا فاصلہ اور عرصہ تعیناتی بتایا جائے ۔

(د) ۱۹۶۰ء سے تا حال ضلع بہاولنگر میں متعینہ فیلڈ اسسٹنٹوں کے کوائف فراہم کئے جائیں اور ان کو ایوان کی میز پر رکھا جائے ؟

وزیر زراعت (چودھری فضل انور سندھو) ۔ (الف) بہاولنگر میں ایسے کوئی فیلڈ اسسٹنٹ نہیں ہیں ۔ جو اپنے مخصوص وسائل کی بنا پر کم و بیش ۱۲/۱۰ سال سے ایک ہی حلقہ اور تحصیل میں تعینات ہوں ۔ البتہ ایسے کچھ فیلڈ اسسٹنٹ ہیں جو چار پانچ سال سے ایک ہی حلقہ اور تحصیل میں تعینات ہیں ۔

(ب) ہاں یہ درست ہے کہ ڈائرکٹر صاحب محکمہ زراعت نے فیلڈ اسسٹنٹ زراعت کو ان کی جائے رہائش سے ۲۰ میل دور تعینات کئے جانے کے لئے ہدایات جاری کی ہوئی ہیں ۔ البتہ ان احکام میں ایسا کوئی ذکر نہیں کہ فیلڈ اسسٹنٹ زراعت کو جہاں اس کا بھائی یا کوئی رشتہ دار افسر تعینات نہ کیا جائے ۔

(ج) جن فیلڈ اسسٹنٹوں کو ان کی جائے رہائش سے ۲۰ میل کے اندر تعینات کیا ہوا ہے ان کی تعداد ۱۹ ہے ۔ فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے ۔

(د) یہ طویل فہرست مرتب کی جا رہی ہے اور تیار ہونے پر فوراً مہیا کر دی جائے گی ۔

فہرست فیلڈ اسسٹنٹ صاحبان محکمہ زراعت (شعبہ توسیع) پنجاب بہاولنگر جن کی تعیناتی جائے رہائش سے متعلقہ ۲۰ میل کے اندر کی گئی ہے ۔

نمبر شمار	نام فیلڈ اسسٹنٹ	جائے رہائش فیلڈ اسسٹنٹ	جائے تعیناتی فیلڈ اسسٹنٹ بمعہ فاصلہ جائے رہائش	تاریخ جب سے تعیناتی کی گئی -
۱	مسٹر ظفر علی خان	بہاولنگر شہر	ٹوبہ قلندر شاہ وبہالنگر گھر سے ۱۰ میل فاصلہ	۲۶-۳-۷۲
۲	مسٹر عبدالحمید	ایضاً	بیروالہ گھر سے ۸ میل فاصلہ	۶-۱-۷۱
۳	مسٹر محمد شریف	محمود پور تحصیل بہاولنگر	اوجھالوالی بہاولنگر گھر سے ۱۰ میل فاصلہ	۱۲-۷۲
۴	مسٹر محمد احمد خان	ڈونگہ ضلع بہاولنگر	سوئلہ بہاولنگر گھر سے ۴ میل فاصلہ	۲۳-۱۲-۷۲
۵	عبدالکبیر	کاٹ امیر دین بہاولنگر	ڈونگہ بونگہ بہاولنگر گھر سے ۱۰ میل فاصلہ	
۶	عبدالغنی	تحصیل ہارون آباد	کھائان ڈونگہ بہاولنگر گھر سے ۸ میل فاصلہ	۱۵-۵-۷۲
۷	مسٹر محمد یوسف	چک ۱۱۱ مراد چک نمبر ۳۲	چشتیاں تحصیل چشتیاں بہاولنگر گھر سے ۱۲ میل فاصلہ	۱۴-۳-۷۲

نمبر شمار	نام فیلڈ اسسٹنٹ	جائے رہائش فیلڈ اسسٹنٹ	جائے تعیناتی فیلڈ اسسٹنٹ بمعہ فاصلہ جائے رہائش	تاریخ جب سے تعیناتی کی گئی
۸	نذیر احمد خلیق	تحصیل فورٹ عباس بہاولنگر	۲۰۳ مراد ڈاھرنوالہ تحصیل بہاولنگر کھر سے ۱۲ میل فاصلہ	۹-۹-۷۱
۹	مسٹر محمد علی	۳۸ فتح چشتیاں بہاولنگر	۹۵ فتح ڈاھرنوالہ بہاولنگر کھر سے ۱۴ میل فاصلہ	۲-۳-۷۲
۱۰	مسٹر مقبول احمد	فورٹ عباس بہاولنگر	۲/۱۱۲-آر سرکل فقیر وال بہاولنگر کھر سے ۶ میل فاصلہ	۲۸-۱۱-۷۱
۱۱	نذیر احمد نثار	۶/۱۳۹-آر تحصیل فورٹ عباس بہاولنگر	۷/۱۷۳-آر فورٹ عباس بہاولنگر کھر سے ۶ میل فاصلہ	۲۶-۲-۷۳
۱۲	محمد شفیع ناظر	تحصیل فورٹ عباس بہاولنگر	۶/۱۰۸-آر تحصیل فورٹ عباس کھر سے ۱۵ میل فاصلہ	۱۸-۸-۷۱
۱۳	غلام مصطفیٰ	۶/۱۹۹-آر تحصیل فورٹ عباس بہاولنگر	۷/۱۵۸-آر فورٹ عباس بہاولنگر کھر سے ۶ میل فاصلہ	۴-۱۰-۶۹

نمبر شمار	نام فیلڈ اسسٹنٹ	جائے رہائش فیلڈ اسسٹنٹ	جائے تعیناتی فیلڈ اسسٹنٹ بمعہ فاصلہ جائے رہائش	تاریخ جب سے تعیناتی کی گئی
۱۴	مسٹر محمد شفیع	۲۴ مراد چشتیاں بہاولنگر	۳/۹-آر تحصیل فورٹ عباس بہاولنگر گھر سے ۱۲ میل فاصلہ	۸-۶-۶۸
۱۵	محمد عبداللہ	۱/۳-آر تحصیل فورٹ عباس بہاولنگر	۱/۴-آر ہارون آباد بہاولنگر گھر سے ایک میل فاصلہ	۸-۱۲-۷۲
۱۶	محمد اصغر	۱۳۸ مراد چشتیاں بہاولنگر	۳/۳۵-آر فورٹ عباس گھر سے ۸ میل فاصلہ	۷-۷۱
۱۷	غلام رسول	ہارون آباد بہاولنگر	۳/۷۶-آر فورٹ عباس گھر سے ۸ میل فاصلہ	۱-۴-۷۲
۱۸	عبدالطیف	بہاولنگر	تحصیل منانوالہ منچن آباد گھر سے ۱۵ میل فاصلہ	۳۱-۷-۶۹
۱۹	محمد شفیع	فورٹ عباس بہاولنگر	ٹاؤن کمیٹی فورٹ عباس گھر سے ۵ میل فاصلہ	۱-۵-۷۲

سید قابش الوری ۔ کیا وزیر موصوف بتا سکیں گے کہ ۲۰ میل دور تعینات کئے جانے کی واضح ہدایات کی خلاف ورزی کرتے ہوئے فیلڈ اسسٹنٹوں کو کیوں تعینات کیا گیا ہے ؟

وزیر مال - آپ نے میرا جواب نہیں سنا ۔ میں نے ''واضح احکام'' کے

الفاظ کاٹ کر یہ کہا ہے کہ "ہدایات جاری کی ہوئی ہیں"۔ ان ہدایات کی کاپی میں آپ کو دے دونگا ۔ اس میں یہ لکھوا ہوا ہے کہ کوشش کی جائے کہ اس پر عمل درآمد ہو ۔ اس میں یہ پروژن نہیں ہے کہ انہیں فوراً ہی تبدیل کر دیا جائے ۔ ان ہدایات کی روشنی میں یہ کوشش کی جا رہی ہے کہ ان کی adjustment جلد سے جلد اور تھوڑے سے وقت میں ہو جائے ۔

صوبہ پنجاب میں سرکاری جنگلات سے ڈھکے ہوئے قطعات اراضی کے رقبہ جات

*۲۷۱۲ - میاں غلام فرید چشتی - کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائینگے کہ۔۔

(الف) صوبہ پنجاب میں سرکاری جنگلات سے ڈھکے ہوئے قطعات اراضی کا کل رقبہ کتنا ہے ۔

(ب) صوبہ پنجاب میں یہ جنگلات کہاں کہاں واقع ہیں اور ان میں کس کس قسم کے درختوں کی پرورش کی جا رہی ہے ؟

وزیر زراعت (چوہدری محمد انور سمہ) ۔ (الف) پنجاب میں سرکاری جنگلات سے ڈھکے ہوئے قطعات اراضی کا کل رقبہ ۱۱ لاکھ ۵۹ ہزار ۹۸۸ ایکڑ ہے ۔

(ب) یہ معلومات ایوان کی میز پر رکھ دئے گئے ہیں ۔

STATEMENT

1. Total areas covered with Forest growth in Lahore Forest Region.

104297.98 acres.
89.80 Miles (canals).
3478.60 Roads.
291.50 Miles Railway.

2. Places where the Forests are situated :—

LAHORE DIVISION (CHANGA MANGA).

Changa Manga Plantation at Changa Manga. ... 12511.97 acres.

Shahdara Reserve Forests at Shahdara	...	1794.33 acres.
Miscellaneous Forests at Changa Manga and Annopatti.		163.00 acres.
		272.00 acres.
Canal in Lahore District	...	1062.56 miles.
Roads in Lahore District	...	279.00 miles.
Railway side plantation in Lahore District	...	59.50 miles.

Total compact area	—	14741.30 acres.
Canal	...	1062.56 miles.
Road	—	279.00 miles.
Railway	—	59.50 miles.

GUJRANWALA SHEIKHUPURA DIVISION.

Jhok Reserved Forests at Shakarpur	—	4755.00 acres.
Matarbund (Shakarpur)	—	19.00 acres.
B. D. and U. C. Canal at Shakarpur	...	1625.00 acres.
Other Forets (Gujranwala/Sheikhupura		12357.00 acres.
Canal (in Gujranwal/Sheikhupura	...	2150.34 miles.
Roads	—	462.00 miles.
Railway	...	60.00 miles.

Total	....	18756.00 miles.
Canal	...	2150.34 miles.
Roads	...	462.00 miles.
Railways	...	60.00 miles.

SIALKOT DIVISION.

Pabbi Reserve Forests, Kharian	...	38020.00 acres.
Other Forests in Sialkot, Gujrat Districts		28769.00 acres.
Canal	...	652.56 miles.
Road	...	573.00 miles.
Railway	...	38.00 miles.

Total	...	66789.00 acres.
Canal	...	652.56 miles.
Road	...	573.00 miles.
Railway	...	38.00 miles.

GUJRAT DIVISION.

Bela Forests in Gujrat, Jhelum, Gujranwala, Sargodha Districts.		9485.00 acres.
Dephar and Pakhowal Plantations, at (Depher and Pakhowal).	...	8171.00 acres.
Canal	...	477.00 miles.
Road in Gujrat District	...	62.50 miles.
Total	...	17656.58 acres.
Canal	...	477.70 miles.
Roads	...	62.50 miles.

LYALLPUR DIVISION.

Bela Forests at Sajowal	...	359 00 acres.
Bela Forests at Sajowal	...	359 00 acres.
Chak Plantation in Lyallpur/Jhang Distaict.	...	14035.21 acres.
Canal in Gujranwala/Jhang and Lyallpur District.		2291.30 miles.
Roads in Gujranwala/Jhang and Lyallpur District,		540.00 miles.
Kamalia Plantation at Kamalia	...	11114.97 acres.
Other Forests in (Jhang District	...	191.02 acres.
Total	...	25700.20 acres.
Canal	...	2291.02 acres.
Roads	...	540.00 miles.

SHAHPUR DIVISION.

Chak Plantations in Sargodha, Shahpur and Mianwali Districts.	...	108015.00 acres.

Mitha Tawana Plantation at Mitha Tawana.	—	2660.00 acres.
Asmat National Park (at Jauharabad)	...	985 00 acres.
Other Forests in Sargodha District	...	3627.00 acres.
Thal Canal Sargodha District	...	377.00 miles.
Roads	—	304.61 miles.
Total	...	11587.00 acres.
Canal	—	377.00 miles.
Roads	....	304.61 miles.

MIANWALI DIVISION

Kundian Plantation at Kundian	...	18782.00 acres.
Chak Plantation in Mianwali District	...	8553.00 acres.
Harnoli Plantations	...	2060.00 acres.
Common Health Live Stock Farm Kala Bagha.	...	350.00 acres.
Thal Canal in Mianwali District	...	214.00 miles.
Other Forests in Mianwali District	...	18232.00 acres.
Total	—	45609.00 acres.
Canal	...	453.00 miles.
Roads	...	214 miles.

RAWALPINDI SOUTH FORESTS DIVISIONS.

Hill Forest at Murree	....	58565.00 acres.
Other Forests	—	2223.00 acres.
Guzara Forests (at Murree)	....	33621.00 acres.
Roads (in Rawalpindi District)	...	141.50 miles.
Railway in Rawalpindi	....	38.00 miles.
Total	....	94409.00 acres.
Canal	...	38.00 miles.
Roads	...	141.50 miles.

RAWALPINDI NORTH FOREST DIVISION.

Hill Forest at Murree	...	52819.00 acres.
Hill Forests in Rawalpindi District	...	4627.00 acres.
Other Forests in Rawalpindi District	...	448.00 acres.
Guzara Forests at Muree.	...	31417.00 acres.
Roads in Rawalpindi District	...	42.00 miles.
Total	....	89311.00 miles.
Roads	...	42.00 miles.

MURREE FOREST DIVISION.

Hill Forests at Murree	...	33485.00 acres.
Guzara Forests at Murree	....	26696.00 acres.
Other Forests in Rawalpindi District	...	1209.00 acres.
Total	...	61390.00 acres.

ATTOCK FORESTS DIVISION.

Kala Chitta Forests at Kala Chitta	....	87694.01 acres.
Attock Forests in Campbellpur District		102535 .80 miles.
Roads in Campbellpur District	...	418.00 miles.
Other Forests in Campbellpur District....		5599.00 acres.
Total	...	218643.90 acres.
Roads	...	418.00 miles.

JHELUM DIVISION.

Sorub Forests in Jhelum District	...	242644.00 acres.
Roads (in Jhelum District)	...	227.00 miles.
Railway	...	36.00 miles.
Other Forests in Jhelum District	...	29855.00 acres.
Total	...	272499.00 acres.
Roads	....	227.00 miles.
Railway	....	36.00 miles.

SARGODHA DIVISION.

Bela Forests in Sargodha District	...	95.00 acres.
Chak Plantation (Sargodha District	....	1211.00 acres.
Canal	...	1515.00 acres.
Roads	...	215.00 cres.

Grand Total Compact Area	...	1042097.98 acres.
Roads	....	3478.61 miles.
Railway	...	231.50 miles.

SPECIES INTRODUCED IN THE FORESTS.

(1) Shisham (2) Mulberry (3) Bakain (4) Kikar (5) Frash (6) Sira (7) Ber (8) Poplar (9) Phulai (10) Eucalyptus (11) Chil, Kail, Fir and Deodar.

MULTAN REGION.

Serial No.	Name of Division	Afforestated area upto 12/72	Name of Forests.
1.	Sahiwal ...	10332	Chichawatni Plantations.
2.	Nili Bar ...	5215	Depalpur and Arifwala Plantations.
3.	Bahwalpur	9133	Lalsohara and Bahawalpur Plantations.
4.	Bahawalnagar ...	1811	Bahawalnagar, Chak Katora and Mianwala Toba Plantations.
5.	Bhakkar ...	8800	Fateh Major, Rajanshah, Bhakkar and Chak Plantations.
6.	Rahimyarkhan ...	5673	Walhar and Abbasia Plantations.
7.	Leiah ...	13623	Inayat, Machu and Chak Plantations.

8.	Multan ...	22370	Khanewal, Shorkot and Miranpur.
9.	Muzaffargarh ...	25477	Khanpur, Jhalarian, Serwani, Kotla, Sadar Ranuja, Ghaighat, Isanwala, China Malana, Bet Mir Hazar, Bakani, Belewala, Bet Qaim Shah, Langerwah, Kohir, Piran, Baqir Shah Missan Kot, Kotli Lal, Demberwala, Sohni,
10.	Dera Ghazi Khan	12453	Kotla Hasaan Jamra, Murghai, Mud Maulvi, Mithan Kot, Daman, Kotla Isan, Shikarpur Lund Brahim, Bot Bagh Shah, Thul Meghraj Kotla Sher Muhammad, Khanwah Rind Sewra, Haider Malana, Jampur Brahim, Khai Mahesran, Bhati Metrla.

The main species is shisham. In areas which are hallar infested Nikar has been tried. The other species tried are Bakain, Toot, Semal, Eucalyptus Ubhan is available in areas lying along River indus in Muzaffargarh and Dera Ghazi Khan Districts.

شید تابش الوری ۔ کیا وزیر موصوف بتا سکیں گے کہ آئندہ سال کے لئے کتنا رقبہ جنگلات کے تحت آ جائیگا ؟

وزیر مال ۔ اس کے لئے علیحدہ سوال دیں ۔ آئندہ سال کے لئے ابھی

مسئلہ زیر غور ہے کہ کتنا رقبہ لایا جائیگا ۔

سید تابش الوری ۔ اس سال کتنا رقبہ جنگلات کے تحت آ گیا ہے ؟

وزیر مال - جواب سے بالکل واضح ہے کہ پنجاب میں جنگلات کے تحت کتنا رقبہ ہے - یہ سوالوں کے متعلق نہیں ہے یا تو وہ میرے چیمبر میں آ جائیں یا علیحدہ علیحدہ سوال دیں میں جواب دینے کے لئے حاضر ہوں ۔

میاں مصطفیٰ ظفر ۔ جناب والا ۔ سوال نمبر ۲۶۵۷ ایک نشان زدہ سوال تھا اس کے جواب میں وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ جواب ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے - ہمارے پاس تہرست سوالات میں بھی یہی ہے کہ جواب ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے حالانکہ نشان زدہ سوال کا جواب ایوان میں پڑھا جانا ضروری ہوتا ہے سوائے اس صورت کے جب وقت ختم ہو جائے یا ہمارے پاس اس کی تمام تفصیل موجود ہو ۔ جناب والا ۔ وقت کی بچت کے لئے تو آپ یہ فرما سکتے ہیں ورنہ اس طرح تو ہم ضمنی سوال کے حق سے محروم ہو جائینگے اور میں نے یہ بات ہر وقت بتا دی تھی ۔

وزیر مال - جناب والا ۔ یہ ایک پرائیویٹ کارپوریشن ہے اس لئے یہ میرے فرائض میں شامل نہیں ہے کہ میں اس کا جواب ضرور دوں ۔ میں نے تو مروت کے طور پر جواب دے دیا ہے کہ جواب ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے ۔ ورنہ یہ ایک پرائیویٹ کارپوریشن کے متعلق جواب دینا میرے محکمہ کی ڈیوٹی نہیں ہے -

مسٹر سپیکر ۔ آپ یہی جواب دے سکتے تھے کہ یہ ایک پرائیویٹ ادارہ ہے اس لئے اس کے متعلق محکمہ کچھ نہیں بتا سکتا ۔

وزیر مال ۔ اب میں یہ جواب دیتا ہوں کہ یہ ایک پرائیویٹ ادارہ ہے اس لئے میں اس کا جواب دینے کے قابل نہیں ہوں ۔

صوبہ پنجاب میں جنگلات کے لئے قطعات اراضی کی تخصیص

*۲۷۱۳۔ میاں غلام فرید چشتی - کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائینگے کہ صوبہ پنجاب میں ۱۹۷۰ء تا ۳۱ دسمبر ۱۹۷۳ء کتنے

جنگلات کے لئے کہاں کہاں مزید قطعات اراضی مخصوص کئے گئے ہیں ؟

وزیر زراعت (چودھری محمد انور سمہ) - ۱۹۷۰ء سے ۳۱ دسمبر ۱۹۷۲ء تک پنجاب میں ۳۶ ہزار ۶۵۵ ایکڑ رقبہ نئے جنگلات لگانے یا پرانے جنگلوں کی تجدید کے لئے مخصوص کیا گیا ہے - اس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے -

STATEMENT

An area of 15723 acres has been earmarked for afforestation/regeneration from 1970 to December, 1972 in following Divisions of Multan Region :—

Serial No.	Name of Division	Name of Plantations	Regenerated area Acres	Afforestated Acres.	Total Acres.
1.	Multan	Khanewal Shorkot Mirpur.	833	2917	3750
2.	Sahiwal	Chichawatni Plantation.	757	908	1665
3.	Nili Bar	Arifwala and Depalpur.	138	1294	1432
4.	Bahawalpur.	Lalsohara and Bahawalpur.	527	—	527
5.	Rahimyar Khan.	Walhar and Abbasia	275	343	618
6.	Dera Ghazi Khan.	Deman. Jampur Brahim, Thul, Meghraj and Bhati Metla	—	612	612
7.	Leiah	Inyat, Machu and Chaks.	1174	1996	3170
8.	Bhakkar	Bhakkar, Rajanshah, Fateh Major and Chaks.	1106	833	1939
9.	Muzaffargarh.	Khanpur. Dembergwala, Bet Mirhazar etc.	223	1548	1771
10.	Bahawalnagar	Chak Katora, Bahawalnagar, Mianwala Toba.	239	—	209
		Total	5272	10451	15723

LAHORE REGION

1970-71

1.	Rawalpindi South Division	...	1038 acres (compact areas). 47 Miles (Linear Plantation).
2.	Rawalpindi North	...	3330 acres (compact areas).
3.	Murree Division	...	541 ,, ,,
4.	Jhelum	...	1162 ,, ,,
5.	Attock	....	3153 ,, ,,
6.	Lahore	...	40 Avenue Miles (Linear Plantations).
7.	Sargodha	...	40 ,, ,,
8.	Sialkot	...	525.00 Avenue (compact areas). 978 Avenue Miles (Linear Plantation).
9.	Shahpur	...	452.00 acres (compact areas).
10.	Gujrat Division	...	34.00 acres (compact areas).
11.	Gujranwala Sheikhupura Divisions.	....	194.00 acres (compact areas).
12.	Mianwali Forest Division	...	185 Avenue Miles (Linear Plantation). 35 acres (compact area),
13.	Lyallpur Jhang Division	...	155.07 acres (compact areas),
	Total	...	10619.07 acres. 47 Miles. and 1243 Avenue Miles.

1971 upto 31-12-72

1.	Attock Forest Division	...	4028 acres (compact area).
2.	Rawalpindi South Division	...	2130 acres and 38.50 (Linear Plantation).
3.	Shahpur Forests Division	...	375.00 acres (compact area). 4 Avenue Miles (Linear Plantation).
4.	Rawalpindi North Division	...	426.00 acres (compact area).
5.	Gujrat Division	...	21.90 acres (compact area). 202.04 miles (Linear Plantation). 318.00 Avenue miles (Linear Plantation).
6.	Sialkot Forest Division	...	545.00 acces (compact area). 1041.8 Avenue Miles (Linear Plantation).
7.	Lahore Forest Division	...	114.04 Avenue Miles Linear Plantation).
8.	Sargodha Forest Division	...	92.00 Avenue Miles Linear Plantation).
9.	Murree Forest Division	...	1170.00 acres (compact area).
10.	Jhelum Forest Division	...	1215.00 acres (compact area).
11.	Lyallpur/Jhang Division	...	10.00 acres (compact area). 20.00 Miles (Linear Plantations). 168.00 Avenue Miles (Linear Plantation).

12.	Mianwali Forest Division	...	223.01 acres (compact area).
13.	Gujranwala/Sheikhupura Forest Division.	...	99.00 acres (ompact area).
			190.00 Avenue Miles (Linear Plantation).
	Total	...	10,313.00 Acres.
			260.90 Miles.
			1,928.02 Avenue Miles

سید نابش الوری - کیا وزیر موصوف بتا سکیں گے کہ پنجاب میں ۳۶۷۶۵۵ ایکڑ رقبہ نئے جنگلات لگانے یا پرانے جنگلات کی تجدید کے لئے مخصوص کیا گیا ہے اور اس کی مجموعی تعداد کیا ہے ؟

وزیر مال - اس کے لئے علیحدہ درکار ہے -

سید نابش الوری - جناب والا - یہ تو بہت ہی متعلقہ سوال ہے - اس کے دو اہم حصے ہیں - نئے جنگلات اور پرانے جنگلات کے متعلق پوچھا گیا ہے -

وزیر مال - میں نے عرض کیا ہے کہ تفصیلات کے لیے مجھے وقت دے دیں - میں جواب پیش کر دوں گا -

سید نابش الوری - جناب سپیکر - جواب میں لکھا ہے کہ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے - ہم تو مجموعی طور پر یہ پوچھ رہے ہیں کہ کتنا رقبہ ہے -

وزیر مال - آپ bifurcate کرانا چاہتے ہیں - جمع تفریق کا کام کر کے میں آپ کی خدمت میں کل تفصیل پیش کر دوں گا -

میاں خورشید انور - کیا وزیر موصوف ارشاد فرمائیں گے کہ وہ خود جالکلی ہیں یا آباد کار -

Mr. Speaker : Please order, order.

میاں خورشید انور - جنگلوں کا ذکر ہو رہا ہے -

وزیر مال ۔ میں جانکلی کے لئے جانکلی ہوں اور آباد کار کے لئے آباد کار ۔

میاں مصطفیٰ ظفر ۔ جناب سپیکر ۔ جوابات ہمیں ملنے چاہئیں اور ان پر ضمنی سوالات ہونے چاہئیں ۔ وزیر موصوف کو چونکہ کسی کی ٹہوکی سنبھالنے کا بہت شوق ہے ۔ بار بار ہم اعتراض کرتے ہیں کہ یہ ہمیں باقاعدہ طور پر ضمنی سوالات کے جواب نہیں دے سکتے ۔ اس وقت یہ ذمہ داری قبول کر لیتے ہیں ۔ پھر ہوتا وہی ہے جو آج ہو رہا ہے ۔ یہ کہتے ہیں جی مجھے پتا نہیں ، لہذا جناب والا آئندہ جو منسٹر صاحبان یہاں نہ ہوں ، ان کا وقفہ سوالات ان کے آنے تک ملتوی فرمایا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ پھر تو انہیں بڑا آرام ہو جائے گا ۔

میاں مصطفیٰ ظفر ۔ ٹھیک ہے ۔ اس طرح جو heart burning ہوتی ہے اور ایوان کا وقت ضائع ہوتا ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی ہے ۔

میاں مصطفیٰ ظفر ۔ اس کے علاوہ قابل افسوس صاحب نے بہت سے ضمنی سوال کیے ہیں جن کا جواب محض اس وجہ سے نہیں دیا جا سکا کہ وہ تیاری نہیں کر سکے ۔

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے یہ کہا ہے کہ کہ کل وہ اس کا جواب دیں گے ۔

میاں مصطفیٰ ظفر ۔ وہ یہی وجہ ہے کہ ان کا اپنا محکمہ نہیں ہے ۔ اس لئے وہ تیاری کر نہیں سکتے ۔

سردار محمد عاشق ۔ جناب والا ۔ جو سوالات آپ کے دفتر میں ایک ایک مہینے سے پہنچ چکے ہیں ان کے جوابات نہیں ملے اس کی کیا وجہ ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ آپ میرے چیمبر میں تشریف لے آئیں ۔ وہاں فائل موجود ہوگی ۔ دریافت کر کے بتا دیں گے ۔

شعبہ ایگریکلچرل انجینئرنگ پنجاب کے زنگ آلود پائپوں کی تعداد

*۲۷۲۵ ۔ رائے میاں خان کھرل ۔ کیا وزیر زراعت از راہ کرم

بیان فرمائینگے کہ ۔

(الف) کیا وزیر موصوف اس امر سے آگاہ ہیں کہ شعبہ ایگریکلچرل انجینئرنگ پنجاب کے پاس اٹلی سے منگائے گئے پائپ ہزاروں کی تعداد میں بیکار پڑے ہوئے ہیں جو کہ ۲۸ روپے فی فٹ کے حساب سے خریدے گئے تھے ۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ آج کل یہی پائپ بازار سے ۲۴ روپے فی فٹ کے حساب کثرت سے مل جاتے ہیں ۔

(ج) اگر جزو ہائے (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ پائپ جو کہ زنگ آلود ہو چکے ہیں اور جن پر لاکھوں روپے خرچ کئے گئے تھے حکومت ان کو فروخت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور ذمہ دار افراد کے خلاف نقصان کے بارے میں کوئی اقدام کرنا چاہتی ہے ؟

وزیر زراعت (چوہدری محمد انور سمہ) ۔ (الف) مذکورہ پائپ حال ہی میں اٹلی سے منگوائے گئے ہیں ۔ تین سال کی سہلائی اکٹھی حاصل کی گئی ہے ۔

(ب) بازار میں جو پائپ دستیاب ہیں بہت گھٹیا قسم کے ہیں ان کی قیمت کا مقابلہ اعلیٰ قسم کے درآمد شدہ پائپ سے نہیں کیا جا سکتا ۔

(ج) اس سلسلے میں کوئی بے قاعدگی نہیں ہوئی اور نہ کوئی نقصان ہوا ہے ۔ پائپ مختلف علاقوں تک پہنچا دئے گئے ہیں اور معقول نرخ پر ان کی فروخت شروع ہے ۔

جناب والا ۔ یہاں میں یہ گزارش کر دوں کہ جتنی پائپوں کی قیمت زیادہ تھی وہ فنانس سے منظوری لے کر کم کر دی گئی ہے اور ان کی قیمت اب بازار میں وہی ہے جو یہاں کے بنے ہوئے پائپ کی ہے ۔

سید قابش الوری ۔ کیا وہ بتا سکیں گے کہ نئی قیمت کیا ہے ؟

وزیر مال ۔ جو پائپ کی نئی قیمت ہے ۴۲۷۵ روپے ، ۶ انچ کے پائپ کی قیمت ۲۷۶۵ روپے ، ۵ انچ کے پائپ کی قیمت ۲۳۶۲۵ روپے ، ۴ انچ کے پائپ کی قیمت ۸۱۶۲۵ روپے ، ۶ انچ کے پائپ کی قیمت ۲۴۶۵ روپے ، ۵ انچ کے پائپ کی قیمت ۱۹ روپے ، ۴ انچ کے پائپ کی قیمت ۱۶۶۷۵ روپے مقرر کی گئی ہے ۔

سید تابش الوری - کیا وزیر موصوف بتا سکیں گے کہ اٹلی سے کتنا پالپ منگوایا گیا ہے ؟

وزیر مال - اٹلی سے ۶ انچ کا پالپ ۵۴۴ لاکھ ٹن اور ۵ انچ کا پالپ ۳ لاکھ ٹن منگوایا گیا ہے ، باقی ہزاروں ٹن میں منگوائے گئے ہیں -

سید تابش الوری - جناب والا - کیا وہ بتا سکیں گے کہ اس وقت پالپوں کے سٹاک کی پوزیشن کیا ہے ؟

وزیر مال - ابھی تک سارے پالپ سٹاک میں محفوظ ہیں - اب باہر ضلعوں میں بھیجا جا رہا ہے اور اس کی فروخت شروع ہو جائے گی -

---

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

زمینداروں کے پاس کم از کم اور زیادہ سے زیادہ اراضی

۳۹ - مسٹر شبیر حسین چیمہ - کیا وزیر مال از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) صوبہ پنجاب میں ۱۹۶۵ء میں ایسے کتنے زمیندار تھے جن کے پاس ۱۵۰ ایکڑ ، ۲۰۰ ایکڑ اور ۲۵۰ ایکڑ تک یا اس سے زیادہ رقبہ تھا - تفصیلات ضلع وار دی جائے -

(ب) جو رقبہ ایک زمیندار کے نام ۱۹۶۵ء میں تھا وہ اب تک کتنے لوگوں کے نام بذریعہ انتقال منتقل ہو چکا ہے ؟

وزیر مال (چوہدری محمد انور سمہ) - مطلوبہ معلومات جملہ کمشنرز صاحبان سے فراہم کی جا رہی ہیں جونہی مہیا ہو گئیں ایوان میں پیش کر دی جائیں گی -

---

صوبہ پنجاب کے زرعی علاقوں سے مالیہ و آبیانہ کی وصولی

۴۳ - میاں غلام فرید چشتی - کیا وزیر مال از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) صوبہ پنجاب کے زرعی علاقوں سے یکم جنوری ۱۹۷۲ء تا ۲۱ جنوری ۱۹۷۳ء کتنی رقم بطور مالیہ و آبیانہ وصول ہوئی اور کتنی رقم آبیانہ یا مالیہ اب تک کاشتکاروں کے ذمہ بقایا ہے ۔

(ب) جن افراد کے ذمہ یہ رقوم بقایا ہیں ان کے نام کیا ہیں اور کتنی رقم واجب الادا ہے ؟

وزیر مال - (چوہدری محمد انور سمہ) - مطلوبہ معلومات ڈپٹی کمشنرز صاحبان سے اکٹھی کی جا رہی ہے اور جلد ارسال خدمت کی جائیگی ۔

(۳ اپریل ۱۹۷۳ کا ملتوی شدہ غیر نشان زدہ سوال)

جشن ہفتہ شجر کاری

۳۵ - شیخ محمد اصغر - کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) قیام پاکستان سے اب تک صوبہ پنجاب میں (۱) شجر کاری کے کتنے ہفتے منائے گئے ۔ (۲) اب تک شجر کاری کے لئے کتنی مالیت کی کتنی قلمیں لگائی گئیں اور (۳) ایسے درختوں کی اندازاً تعداد کیا ہے جو ان قلموں کی بدولت پھلے پھولے اور جوان ہوئے ۔

(ب) مذکورہ بالا شجر کاری کے درختوں میں عام طور پر کس کس قسم کے درخت لگائے جاتے ہیں اور ان کی حفاظت کے لئے کیا انتظامات کئے جاتے ہیں ؟

وزیر زراعت (چوہدری محمد انور سمہ) - (الف) (۱) قیام پاکستان سے اب تک ۵۲ مرتبہ مہم شجر کاری چلائی گئی ۱۹۷۱ء سے قبل ہفتہ شجر کاری منایا جاتا تھا لیکن اب عرصہ ۳ سال سے یہ مہم پورا سیزن جاری رکھی جاتی ہے ۔

(۲) اب تک شجر کاری کے لئے تقریباً ۳ کروڑ قلمیں اور پودے

محکمہ جنگلات نے لوگوں میں تقسیم کئے جنکی اندازاً مالیت مبلغ پندرہ لاکھ روپیہ ہوگی یہ امر قابل ذکر ہے کہ ۱۹۶۵ء سے قبل قلمیں اور پودے تعدادی ۱۰۰ تک مفت دیئے جاتے تھے اور ۱۰۰ سے زائد طلب کرنے والے کو پانچ پیسے فی پودا کے حساب سے فروخت کی جاتی تھیں - ۱۹۶۵ء کے بعد سے تمام قلموں اور پودوں کو قیمتاً تقسیم کیا جاتا ہے -

(۳) تقریباً ۶۵ فیصد پودے لگانے کے بعد چل نکلے مگر ۲۰ فیصد بالا آخر پھوٹے پھلے اور جوان ہوئے - یہ اعداد و شمار صرف نجی شجر کاری کے ہیں - پبلک سیکٹر میں درخت لگانے کی مہم کے اعداد و شمار ان کے علاوہ ہیں -

یہ امر قابل ذکر ہے کہ نجی شعبہ میں محکمہ جنگلات صرف پودے کی تقسیم اور ضروری ہدایت فراہم کرتا ہے - پودوں کا لگانا اور ان کی نگہداشت مالک زمین کے ذمہ ہوتی ہے -

(ب) عام طور پر شیشم - توت - ٹکالن - سنبل - سرس - سفیدہ اور ایسے پودے تقسیم کئے جاتے ہیں ان کا لگانا اور حفاظت کے انتظامات مالک زمین خود کرتے ہیں -

---

اراکین اسمبلی کی رخصت

رانا اقبال احمد خان

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست رانا اقبال احمد خان صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

میں مورخہ ۹ اپریل ۱۹۷۳ اور ۱۰ اپریل ۱۹۷۳ کو ضروری کام کی وجہ سے اجلاس میں شرکت نہ کر سکا - براہ کرم دو یوم کی رخصت عطا فرمائی جائے -

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے -

(تحریک منظور کی گئی)

چوہدری شبیر حسین چیمہ

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست چودھری شبیر حسین چیمہ صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :۔

میں بوجہ بخار مورخہ ۹ اپریل ۱۹۷۳
کو اجلاس میں حاضر نہ ہو سکا ۔ اس لئے
ایک یوم کی رخصت عطا فرمائی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر احمد بخش تہیم

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست مسٹر احمد بخش تہیم ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :۔

بندہ بوجہ علالت مورخہ ۹ اور ۱۰ اپریل
کو اجلاس میں حاضر نہ ہو سکا ۔ لہذا ان
دو یوم کی رخصت عطا فرمائی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

چودھری عبدالغنی

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست چودھری عبدالغنی صاحب ممبر اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :۔

بندہ بوجہ عارضہ پیچش مورخہ ۹-۴-۷۳
کو اجلاس میں حاضر نہ ہو سکا ۔ ایک یوم
کی رخصت عطا فرمائی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے

(تحریک منظور کی گئی)

رانا کے۔اے محمود خان

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست رانا کے۔اے۔محمود خان صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :۔

I could not attend the Assembly Session on April 10, 1973 due to indisposition. It is, therefore, requested that I may kindly be granted leave for that day.

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

میاں غلام عباس

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست میاں غلام عباس صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :۔

میں مورخہ ۵ فروری ۔ ۱۹ تا ۲۴ فروری ۔
۱۲ مارچ تا ۲۰ مارچ اسمبلی میں حاضر نہ
ہو سکا ۔ رخصت منظور فرمائی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر احسان الحق پراچہ

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست مسٹر احسان الحق پراچہ صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :۔

As I could not attend the Assembly Session on 25th January 1973 to 12th March 1973 due to urgent work, absence be excused.

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر خالد نواز خان وٹو

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست مسٹر خالد نواز خان وٹو صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :۔

Due to Illness I could not attend the Session on 10th April 1973. Leave may please be granted.

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر محمد اکبر منہاس

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست مسٹر محمد اکبر منہاس صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :۔

As my wife got an attack of Cholera so I could not attend the Session on 9th of April, 1973, It is, there-

fore, requested that the leave for the day mentioned above may kindly be granted.

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

خان تاج محمد خان

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست خان تاج محمد خان صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

میں بوجہ بیماری مورخہ ۳-۳-۷۳ کو اجلاس میں شامل نہ ہو سکا ۔ براہ مہربانی رخصت دی جائے ۔ شکریہ ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

ملک محمد اکرم اعوان

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست ملک محمد اکرم اعوان صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

جناب عالی ! میں کل مورخہ ۳-۳-۷۳ کو بوجہ علالت اجلاس میں حاضر نہ ہو سکا ۔ اس لئے ایک یوم کی رخصت عطا فرمائی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر عبدالرحمن جامی

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست مسٹر عبدالرحمن جامی ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :۔

I could not attend the Session of Assembly on 9th April 1973, due to Illness. Please excuse my absence for that day.

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

سردار نذر محمد خان جتوئی

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست سردار نذر محمد خان جتوئی صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :۔

میں بوجہ علالت ۹-۳-۷۳ کو اجلاس میں شرکت نہ کر سکا ۔ لہٰذا ایک یوم کی رخصت عطا فرمائی جائے۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر فدا حسین

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست مسٹر فدا حسین صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :۔

I could not attend the Assembly Session on 2nd April, 1973 due to the death of my friend kindly grant leave for 2nd April, 1973 and oblige.

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مخدوم حمیدالدین

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست مخدوم حمیدالدین صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :۔

Since I was ill, I could not attend the Assembly Session from 2nd April to the 8th of April. my absence from the Assembly sittings on these dates may kindly be condoned.

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(اس مرحلہ پر سیکرٹری اسمبلی مہر محمد ظفراللہ خان کی درخواست ایوان میں پیش کرنے لگے)

Mr Speaker : Please ask him to supply a copy of the Stay Order. It will then be presented to the house. Next application.

مسٹر نور احمد

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست مسٹر نور احمد صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :۔

میں بوجہ ایک ضروری کام ۳-۳-۱۹۴۳
کو اجلاس میں شرکت نہ ہو سکا ۔ اس لئے
اس دن کی رخصت عطا فرمائی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مس ناصرہ کھوکھر

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست مس ناصرہ کھوکھر صاحبہ ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :۔

I am indisposed, as such not in a position to attend the Session today the 6th April 1973. It is, therefore requested that my absence may please be excused.

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

چودھری امان اللہ لک ۔ گزارش یہ ہے کہ ابھی ابھی جناب نے محمد ظفراللہ بھروانہ صاحب کی درخواست کے متعلق یہ فرمایا ہے کہ جب تک Stay Order کی کاپی نہ آئے ۔ ان کی چھٹی پر غور نہیں ہو سکتا ۔ کیا سپیکر صاحب ممبر عدالت عالیہ کے فیصلے پیش نظر جو اخبارات یا ریڈیو میں پڑھا جائے ایوان میں آنے سے منع کر سکتے ہیں ؟

میاں خورشید انور ۔ جب تک نوٹیفکیشن نہ ہو وہ ممبر نہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ تشریف رکھیں ۔ یہ بات کم از کم میاں خورشید انور کو تو نہیں کہنی چاہئے ۔

He has himself raised an objection about a member who is sitting in the House

Mian Khurshid Anwar : That was under Political Parties Act.

وہ ایوان میں بیٹھنے سے disqualify ہو گئے تھے ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میرا پوائنٹ آف آرڈر بالکل علیحدہ ہے ۔ ریڈیو پر میں نے بھی سنا ۔ جناب نے بھی سنا اور دوسرے ممبران نے سنا ۔

Mr. Speaker : Whatever may be the reason there was no notification.

چودھری امان اللہ لک ۔ میں یہی جناب والا عرض کر رہا ہوں ، اس میں ناراضگی والی بات نہیں ہے ۔

Mr Speaker : I have received a copy of the order of the High Court Why are you presuming things for nothing. I don't just take notice of the things said on the Radio.

چودھری امان اللہ لک ۔ اگر کاپی آ جائے تو کیا سپیکر صاحب کسی کو آنے سے منع کر سکتے ہیں ۔ میں نے صرف اپنی اطلاع کیلئے پوچھا ہے ناراضگی کے لئے یہ پوائنٹ نہیں پوچھا ہے ۔

Mr. Speaker : Your very objection is irrelevant and it has not force.

کہ میں نے ریڈیو پہ کوئی بات سنی ہے ۔ اس کے بعد میری بات سن کر آپ مزید معلومات مانگتے ہیں ۔

I am not making it a forum for that.

چودھری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ کیا ہائی کورٹ سے کاپی آنے پر بھی سپیکر صاحب کسی کو آنے سے منع کر سکتے ہیں ؟

مسٹر سپیکر ۔ یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ آپ کی اجازت سے گزارش کروں گا کہ اس ہاؤس کا ایک precedent ہے کہ ابھی گزٹ نوٹیفیکیشن نہیں ہوا تھا کہ جھنگ سے شیخ سعید کی سپریم کورٹ نے اپیل منظور کر لی تھی مجھے اچھی طرح یاد ہے مخدوم زادہ سید حسن محمود صاحب رکن تھے ہوگا ۔ بطور سپیکر پیر الٰہی بخش صاحب اس کرسی صدارت پر بیٹھے تھے جس پر آپ متمکن ہیں ۔ پیر زادہ عبدالستار نے اعتراض کیا تھا کہ

جب تک یہ notify نہ ہو اس وقت تک یہ صادرآمد میں نہیں آتا ۔ سپیکر صاحب نے یہ رولنگ دی تھی کہ اس کاپی کے آنے کے بعد مجھے نوٹیفیکیشن کا کوئی انتظار نہیں ہے ۔ یہ ممبر ہیں ۔ اور ہاؤس میں بیٹھ سکتے ہیں اس پر جو ممبران کی جگہ بیٹھے ہوئے تھے ان کو باہر نکال دیا گیا ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کا ارشاد بالکل صحیح ہے وہ ایک الیکشن پٹیشن کے سلسلے میں تھی ۔ الیکشن پٹیشن اس وقت finalize ہوتی ہے ۔

When it is published and notified in the Official Gazette.

ہائی کورٹ اس بات کی محتاج نہیں ہے کہ ان کی رٹ پٹیشن کا فیصلہ notify کیا جائے ۔ بڑی ایک بنیادی بات ہے اور بڑا ایک بنیادی فرق ہے ۔

It is a direction by the High Court that a Member is disqualified from being a member.

بالکل وہی اعتراض ہے جو میاں خورشید انور کا تھا ۔ کہ یہاں پر ایک ممبر بیٹھا ہوا ہے وہ یہاں پر بیٹھنے سے disqualified ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ میں نے صرف ایک precedent کا حوالہ دیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ الیکشن ٹریبونل کا فیصلہ اس وقت لاگو ہوتا ہے جب وہ notify ہو جاتا ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ وہ الیکشن ٹریبونل کا فیصلہ نہیں تھا ۔ ان کی برطرفی کا فیصلہ ہائی کورٹ نے کیا تھا ۔

مسٹر سپیکر ۔ میاں سعید کا فیصلہ ہائی کورٹ نے نہیں کیا تھا ۔ الیکشن ٹریبونل نے جس کے چیئرمین جسٹس اخلاق حسین تھے ان کو disqualify کیا تھا جس کے خلاف سپریم کورٹ میں اپیل ہوئی تھی جو مسترد ہو گئی تھی ۔

I was one of the counsels in that Matter relating to election petition was one of the allegation which led to the dismissal of Justice Akhlaq Hussain.

میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ وہ الیکشن پٹیشن تھی آپ فرما رہے ہیں وہ الیکشن پٹیشن نہیں ہے ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ جناب ذرا مسکرا دیں آپ غصے میں آ گئے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس میں غصے والی کوئی بات نہیں ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ آپ کس طرف سے وکیل تھے ہارنے والوں کی طرف سے یا جیتنے والوں کی طرف سے ؟

مسٹر سپیکر ۔ میں میاں سعید کی طرف سے وکیل تھا ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ پھر ٹھیک ہے ۔

محترمہ ناصرہ کھوکھر

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست محترمہ ناصرہ کھوکھر صاحبہ ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :۔

I wish to inform you that I am sick and as such not in a position to attend the Session from 9th to 13th April, 1973. My absence from the Assembly may therefore be excused.

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :۔

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

ڈاکٹر محمد صادق ملہی

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست ڈاکٹر محمد صادق ملہی صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :۔

I could not attend the Assembly Session on 8th and 9th April, 1973 due to illness. The leave may be granted.

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

سید محمد تقی شاہ

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست سید محمد تقی شاہ صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :۔

میں بعارضہ بخار بیمار ہوں ۔ اجلاس میں شرکت کرنے سے قاصر ہوں ۔ لہذا استدعا ہے کہ رخصت آٹھ یوم از مورخہ ۷ اپریل ۱۹۷۳ لغایت ۱۴ اپریل ۱۹۷۳ منظور فرمائی جاوے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

ملک محمد اعظم

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست ملک محمد اعظم صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :۔

Due to illness I could not attend the Assembly on 9th April 1973. Leave may kindly be granted.

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

کرنل محمد اسلم خان نیازی

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست کرنل محمد اسلم خان

لیازی صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

Kindly grant me one day's leave for 9th April, 1973. and oblige. I was the Chief Guest at Shadab Project of Isa Khel Sub-division, so I could not attend the Session.

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے -

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر منظور حسین جنجوعہ

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل ٹیلیگرام مسٹر منظور حسین جنجوعہ صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

I am sick cannot attend the Session From 9 to 11 instant. Grant Leave.

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے

(تحریک منظور کی گئی)

خان امیر عبداللہ خان روکڑی - جناب والا - کل چھٹی ہو گئی تھی اور یہاں غیر حاضری لگا دی گئی ہے جو ممبر آئے تھے ان کی غیر حاضری کیوں لگائی گئی ہے ؟

مسٹر سپیکر - رجسٹر حاضری تو سارا دن کھلا رہا ہے -

خان امیر عبداللہ خان روکڑی - جناب والا - میں کل آیا تھا لیکن رجسٹر بند تھا -

مسٹر سپیکر - جو فاضل ممبران کل آئے تھے وہ آج حاضری لگا سکتے ہیں - علامہ صاحب محترمہ بیگم آباد احمد خان کی طرف سے ایک تحریک استحقاق ہے اس کو پہلے لے لیں -

علامہ رحمت اللہ ارشد - مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے -

مسئلہ استحقاق

کنال پارک گلبرگ میں خورشید بی‌بی کی جھگی و تنور کا مسمار کیا جانا

مسٹر سپیکر ۔ بیگم احمد خان نے یہ تحریک استحقاق پیش کی ہے کہ جھگی تنور کے لئے خورشید بی‌بی کنال پارک گلبرگ سکیم نمبر ۲ میں کارپوریشن کو تیس روپے ماہوار کرایہ دیتی رہی ہے ۔ اس کی جھگی اور تنور کو پانچ چھ دن ہوئے گرا دیا گیا ہے جبکہ مقدمہ بھی عدالت میں پیش تھا ۔ امپرومنٹ ٹرسٹ نے پولیس کی مدد سے اور وہاں کے آس پاس والے محمد اقبال ، صنوبر خان ، غفور احمد ، سلیم وغیرہ کی مدد سے گرایا ہے ۔ جس پر سنا ہے جج نے سن کر کہا کہ جب مقدمہ عدالت میں تھا تو جھگی اور تنور کو توڑنے کی جس نے بھی کارروائی کی ہے وہ خلاف قاعدہ ہوا ہے ۔ مہربانی سے حکومت ہر محکمہ کو توجہ دلائے کہ اس کے ساتھ انصاف کرکے خورشید بی‌بی کو وہی جگہ دی جائے اور مستقل بلا کرایہ اسے یہ جگہ ملے اور آئندہ کسی محکمہ کیطرف سے ایسا ظلم نہ ہو ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ یہ بیگم صاحبہ نے ایک دکھ بھری کہانی بیان کر دی ہے ۔ یہ تحریک استحقاق کے طور پر تو نہیں پیش کی جا سکتی البتہ اگر یہ تحریک التوا کے طور پر پیش کی جاتی تو بہتر ہوتا ۔

بیگم آباد احمد خان ۔ تحریک التوا مجھے نہیں چاہیے ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ جناب والا ۔ یہ تحریک التوا بنتی ہے اور اس سے ان کو محروم نہ کیا جائے میں اسکی حمایت کرتا ہوں تحریک التوا کے طور پر اسکو پیش کیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے تحریک استحقاق کے طور پر پیش کی ہے ۔ کیا آپ اسکی مخالفت کر رہے ہیں ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ یہ ان کی پرولیج نہیں بنتی تحریک التوا ضرور بنتی ہے ۔

بیگم آباد احمد خان ۔ جناب والا ۔ مجھے موقع دیا جائے کہ میں اس کو واضح کر سکوں کہ یہ کس طرح تحریک استحقاق بنتی ہے ۔ میں علامہ رحمت اللہ ارشد صاحب کی انتہائی شکر گزار ہوں کہ انہوں نے مجھے موقع فراہم کیا ہے کہ میں تھوڑی سی بات کروں ۔ میں اس معزز ایوان کا وقت ضائع نہیں کرنا چاہتی مجھے وضاحت کرنے کا تھوڑا سا وقت دیں میں زیادہ لمبا بولنے کی شوقین نہیں ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ میں محترمہ کی خدمت آپ کی اجازت سے عرض کروں گا جیسا کہ ان کی خواہش ہے متعلقہ محکموں سے رابطہ قائم کیا جائے اور اس عورت کے حقوق کو پامال نہ ہونے دیا جائے ۔ میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ اس غریب عورت کے حقوق پامال نہیں ہوں گے ۔ اور کوشش کی جائے گی کہ جو اسکا legal right ہے اس کو protection دی جائے ۔

بیگم آباد احمد خان ۔ آپ کا بہت شکریہ مگر میں تھوڑی سی تفصیل بتا دینا چاہتی ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ بیگم صاحبہ یہاں ایک ضابطہ کے مطابق کام کیا جاتا ہے ۔

بیگم آباد احمد خان ۔ ذرا دو منٹ مجھے دیجئے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ جب آپ نے انہیں اجازت دے دی ہے تو انہیں بولنے دیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں نے اجازت نہیں دی ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ آپ نے ہاؤس کے سامنے تحریک استحقاق پڑھی ۔ لا منسٹر صاحب نے اس کا جواب دیا admit ہو گئی ہے ۔ اب انہیں short statement دینے کا حق ہے وہ انہیں دینے دیں ۔ اب تو یہ precedent ہے ۔

بیگم آباد احمد خان ۔ جناب والا ۔ مجھے روز لوگوں سے دکھ ملتے ہیں ۔ وٹو صاحب اس وقت موجود نہیں ہیں ۔ ان کے دفتر کے سامنے وہ عورت میدان میں پڑی رہی ہے ۔ وٹو صاحب نے اس عورت کو اپنے کوارٹروں میں جگہ دی ہے ۔ میں یہ کہتی ہوں حکومت کی طرف سے یہ

ہدایات امپروومنٹ ٹرسٹ اور کارپوریشن کے پاس جانی چاہیں کہ وہ اتنا تیز قدم مت اٹھائیں - اس عوامی حکومت میں لوگوں کی بحالی کا موقع دیں - اگر غلط بھی ہے میں غلط چیز کی حمایت نہیں کروں گی پھر بھی موقع دیں کہ انہیں متبادل جگہ دی جائے جب تک وہ انہیں اجاڑیں نہیں - اس عورت کی جو ٹمپل روڈ پر ہمارے دفتر کے دروازے کے سامنے پڑی ہوئی ہے داد رسی کی جائے - کل انہوں نے مجھ سے اسکی شنوائی کیلئے وعدہ ضرور کیا ہے - میں ایک بجے تک ان کے دفتر میں رہی - مگر امید ہے کہ آپ لوگوں کے تعاون سے بہت جلد یہ مسئلہ حل ہو جائے گا - میں علامہ صاحب کا بے انتہا شکریہ ادا کرتی ہوں جنہوں نے مجھے موقع دیا اور میں درخواست کرتی ہوں مخدوم زادہ سید حسن محمود سے کہ بات کو جھگڑے میں نہ ڈالا کریں اور ہمیں خدمت کرنے دیں -

چودھری امان اللہ لک - پوائنٹ آف انفارمیشن - جناب والا - میری گذارش یہ ہے کہ راجہ محمد افضل صاحب اور میری طرف سے جو ضابطے کے خلاف وقتاً فوقتاً ایسی تحریکیں آتی رہی ہیں ان پر آپ کی طرف سے غیض و غضب کا بہت دیر تک مظاہرہ ہوتا رہا - آج بیگم آباد احمد صاحبہ نے جو پرولیج موشن پیش کی ہے - کیا یہ ضابطہ کے مطابق ہے یا نہیں ہے ؟ میں یہ ستدعا کروں گا کہ آپ ہمارے ساتھ وہی سلوک کریں جو آج بیگم صاحبہ کے ساتھ آپ نے کیا ہے -

(قطع کلامیاں)

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - چونکہ یہ معاملہ بہت اہم ہے - میں جناب بیگم صاحبہ کی تحریک سے اتفاق کرتے ہوئے تحریک پیش کرتا ہوں کہ اسے ایوان میں زیر بحث لایا جائے -

بیگم آباد احمد خان - اس کی بالکل ضرورت نہیں ہے - میں نے توجہ دلائی ہے کہ مختلف محکمے حکومت سے تعاون کریں - مجھے یہ جھگڑا نہیں چاہئے -

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - یہ مسئلہ ہاؤس کی پراپرٹی بن چکا ہے - ہمیں موشن دینے کا حق ہے کہ اسے ہاؤس میں زیر بحث لایا جائے - آپ اس پر فیصلہ کرائیں -

بیگم آباد احمد خان ۔ میں نہیں چاہتی ہوں کہ کوئی جھگڑا ہو ۔ میں نے صرف ان کی توجہ دلائی ہے کہ ذرا تیز قدم اٹھایا جائے ۔ میں اپنے الفاظ واپس لیتی ہوں ۔

(قہقہہ)

مسٹر سپیکر ۔ اب ایوان کے سامنے دو سوال ہیں ۔ پہلا سوال یہ ہے کہ اس کو واپس لینے کی اجازت دی جائے ۔ اگر ایوان اس کی اجازت نہیں دیتا ہے تو پھر یہ صرف ایک تجویز ہے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ اس پر جناب کی رولنگ بڑے دور رس نتائج کی حامل ہوگی میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس سے محترمہ کا کونسا حق یا اس ایوان کا کونسا استحقاق مجروح ہوا ہے ۔ اس پر آپ کی رولنگ آئندہ بھی تحریک استحقاق کا فیصلہ کرنے میں بڑی مددگار ثابت ہوگی ۔ ہم چاہتے ہیں کہ پہلے اس کو admit کرنے کے سلسلہ میں اپنی رولنگ صادر فرمائیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں نے یہ کہا تھا کہ میں نے اس کو ابھی admit نہیں کیا ہے ۔ I had not given my consent لیکن ایک ٹیکنیکل اعتراض اٹھایا گیا تھا کہ چونکہ یہ پڑھ دی گئی ہے اور اس کا جواب بھی آ گیا ہے اس لئے یہ admit ہو گئی ہے ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ یہ admit نہیں ہوئی ہے ۔

Mr. Speaker : I have with held my consent.

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ میں عرض کروں گا کہ محترمہ صاحبہ سے پوچھ لیا جائے کہ انہوں نے پرولیج موشن کی شکل میں تحریک پیش کی ہے ۔

بیگم آباد احمد خان ۔ جناب والا ۔ میں نے یہ درخواست کی ہے کہ آپ سٹیٹ قدم نہ اٹھائیں ۔

Mr. Speaker : I with hold my consent.

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ یہ تحریک التوا تھی ؟ تحریک استحقاق تھی ؟ آخر یہ کیا چیز تھی ؟ اسکی نوعیت متعین ہونی چاہئے ۔ اخبار والے پریشان ہوں گے کہ وہ اس کو کیا لکھیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ ان کی پریشانی سے آپ کیوں پریشان ہو رہے ہیں ۔

بیگم آباد احمد خان ۔ جناب والا ۔ اخبار والے مجھے جانتے ہیں اور میں ان کو جانتی ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ کل صبح وزیر قانون میرے پاس تشریف لائے تھے وہ کہہ رہے تھے کہ میں نے ٹرانسپورٹ محکمہ کے متعلق جو جوابات دئیے تھے کسی ایک اخبار نے بڑے جلی عنوان سے یہ لکھا ہے کہ جناب مسٹر افضل وٹو صاحب نے ایوان میں سوالات کے جوابات دئیے ہیں ۔ پریشانی کی بات ہے تو انہیں تک محدود رہنے دیں ۔ اگر وہ آپ کو پریشان کرتے ہیں تو پھر اس کا کیا ہوگا ۔

(قہقہہ)

علامہ صاحب کی دو تحریک استحقاق ہیں ۔ یہ دونوں علیحدہ علیحدہ ہیں ۔ پہلے نمبر ۷۶ ایوان میں پڑھتا ہوں ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ممبر صوبائی اسمبلی کے اکاؤنٹ کو freeze کیا جانا

مسٹر سپیکر ۔ علامہ رحمت اللہ ارشد حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے خاص اہمیت کے حامل مسئلہ جو اسمبلی کی دخل اندازی کا متقاضی ہے کو زیر غور لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتے ہیں ۔ مسئلہ یہ ہے کہ اس ایوان کے معزز رکن مخدوم زادہ سید حسن محمود کا مسلم کمرشل بنک لیلا گنبد برانچ لاہور میں موجود اکاونٹ بغیر کسی اطلاع کے یا نوٹس کے حکومت کے حکم پر freeze کر دیا گیا ہے جس کا علم اس وقت ہوا جب فاضل رکن نے ایک چیک کیش کرانے کے لئے مورخہ ۶-۳-۱۹۷۳ کو بنک مذکور میں بھجوایا جو انہوں نے اس بنا پر کیش کرنے سے انکار کر دیا کہ حکومت نے اکاونٹ freeze کر دیا ہے ۔ یہ کارروائی اس لئے کی گئی ہے کہ فاضل رکن اپنے فرائض منصبی کماحقہ ادا نہ کر سکیں اس کارروائی سے اس ایوان کے ارکان کے حقوق کی پامالی ہوئی ہے ۔

دوسری تحریک استحقاق نمبر ۷۷ بھی کچھ اسی نوعیت کی ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ یہ کارروائی جذبہ مقاومت کے تسلسل کے ساتھ اور تواتر کے ساتھ ہو رہی ہے ۔ جناب کے سامنے اسی

ایوان میں پہلے بھی تحریک استحقاق پیش کر چکا ہوں ۔ کبھی ان کی بجلی کاٹ دی جاتی ہے کبھی کسی چیز سے ان کو محروم کر دیا جاتا ہے کبھی کسی چیز سے محروم کر دیا جاتا ہے ۔ میں صرف ایک بات کہنی چاہتا ہوں کہ اگر حکومت اس پر غور کرے کہ دنیا کے مسائل پارلیمنٹ کے اندر کے مسائل اس معزز ایوان کے درمیان اور حکومت کے درمیان کے مسائل کا حل وہ ہے جس پر کل ذوالفقار علی بھٹو صاحب نے عمل کیا کہ ۔

"دام نہ گیرند مرغ دانا را"

اگر آپ کا مطلب یہ ہے کہ یہ حکومت اس قسم کی انتقامی کارروائی کرکے ہمیں اپنے فرائض کی ادائیگی سے قاصر رکھے گی یا درمیان میں حائل ہوگی تو میں نہایت واشگاف الفاظ میں کہہ دینا چاہتا ہوں کہ ہم اس طرف بیٹھنے والے اپنے فرائض کماحقہ ادا کریں گے اور ہم کسی تعزیر کسی انتقام کسی ڈرانے دھمکانے سے اپنے فرائض کی ادائیگی سے باز نہیں رہیں گے ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ قائد حزب اختلاف نے جن خیالات کا اظہار فرمایا ہے سب سے پہلے میں انہیں اس بات کا یقین دلانا چاہتا ہوں کہ اس طرف بیٹھنے والے اراکین اسمبلی اپنے قائد صدر مملکت جناب ذوالفقار علی بھٹو صاحب کے نقش قدم پر چل رہے ہیں اور چلتے رہیں گے ۔

Allama Rehmatullah Arshed : Question.

وزیر قانون ۔ جیسا کہ انہوں نے کل فرمایا تھا کہ افہام و تفہیم کے دروازے ہمیشہ کھلے رہیں گے ۔ میں یقین دلانا چاہتا ہوں کہ ایسی بات ہمیشہ ہوگی کسی قسم کی کسی انتقامی کارروائی کا سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا ۔

جناب والا ۔ امر واقعہ یہ ہے کہ مخدوم زادہ سید حسن محمود صاحب اور سید شریف حسین کے ذمہ ۲۳ لاکھ ۲۱ ہزار روپیہ واجب الادا تھا جو اسسٹنٹ رجسٹرار کوآپریٹو سوسائٹیز بینکنگ کراچی نے اپنی پاورز استعمال کرتے ہوئے مسلم کمرشل بینک لیمٹڈ نیلا گنبد لاہور جس کا ذکر کیا گیا ہے کو ہدایات جاری کی تھیں کہ مخدوم زادہ سید حسن محمود صاحب کا اکاؤنٹ freeze ہونا چاہئے ۔ جناب والا ۔ اب یہ معاملہ مخدوم زادہ صاحب اور حکومت سندھ کے درمیان ہے ۔ پنجاب حکومت کا کوئی عمل دخل اس معاملہ میں ہرگز

نہیں ہے۔ اول تو صرف اسی بنیاد پر یہ پرولیج موشن admit نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ پنجاب حکومت نے کوئی ایسا آرڈر جاری کیا اور نہ ہی اس کا کوئی دخل اس میں ہے۔ جناب والا۔ باوجود اس کے یہ معلوم کیا گیا ہے کہ اسسٹنٹ رجسٹرار کوآپریٹو سوسائیٹیز کراچی نے کن اختیارات کو استعمال کرکے ایسی ہدایات دی ہیں کہ ان کے حسابات منجمد ہوں تو جس خط میں جواب موصول ہوا ہے اس میں اس بات کا تذکرہ ہے کہ کوآپریٹو سوسائیٹیز بینکنگ کراچی نے لینڈ ریونیو ایکٹ ۱۹۶۷ء اور کوآپریٹو سوسائیٹیز ایکٹ ۱۹۲۵ء کے تحت اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے ایسا کیا اور یہ ہدایات یا یہ directive انہوں نے مسلم کمرشل بینک لیلا گنبد لاہور کو directly نہیں بھیجا ہے۔ جناب والا۔ میں اس لئے بھی یہ وضاحت کر دینی چاہتا ہوں کہ اس میں پنجاب گورنمنٹ کا کوئی دخل نہیں ہے۔ یہ direction اسسٹنٹ رجسٹرار کراچی نے مسلم کمرشل بینک لیمٹڈ ہیڈ آفس کراچی کو وہاں دیں اور اس نے اپنی برانچ لیلا گنبد لاہور کو ہدایات جاری کی ہیں۔ جناب والا یہ امر واقعہ ہے اور تمام تفصیلات ہیں جو معلوم کر لی گئی ہیں اور جو letter ہمیں موصول ہوا ہے میں اس کا ذکر کر دینا چاہتا ہوں۔ لیٹر ۲ سی۔او۔آر میں تمام حقائق بتائیں گئے ہیں۔ حضور والا۔ جیسا کہ میں نے شروع میں عرض کیا ہے کہ کسی قسم کی انتقامی کارروائی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا میں اپنے دلائل کو ختم کرتے ہوئے اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ اگر خدا نخواستہ حکومت پنجاب کا کوئی دخل ہوتا یا ایسی ہدایات حکومت پنجاب کی طرف سے جاری کی جاتیں تو فوری طور پر رابطہ قائم کیا جاتا اور حقائق کا معلوم کرنے کے بعد جو مناسب قدم ہوتا وہ اٹھایا جاتا۔ جہاں تک ۲۳ لاکھ ۲۱ ہزار روپے کے بقایا جات کا سوال ہے جو کوآپریٹو بنک لمیٹڈ حیدر آباد کو انہوں نے دینے ہیں اب یہ مخدوم زادہ صاحب اور کوآپریٹو بنک حیدر آباد کے درمیان بات ہے کہ کتنے بقایا جات ہیں۔ وہ ہیں ہیں جو میں نے عرض کر دیئے ہیں۔ اب جناب والا مخدوم زادہ صاحب اس بنک سے رابطہ قائم کرکے مزید معلومات خود معلوم کریں کہ کیوں ایسے احکامات دیئے گئے جس کی وجہ سے ان کا حساب منجمد ہوا۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ مجھے توقع ہے کہ جناب بھی ناراض نہیں ہونگے اور فاضل وزیر قانون بھی ناراض نہیں ہونگے ۔ پنجاب کے ساتھ یہ ایک عجیب المیہ ہے کہ غیر پنجابی اور مہاجر کا سندھ میں قتل عام ہو اور یہاں اس کا سوال پیدا کیا جائے تو یہ فرماتے ہیں کہ ہماری jurisdiction میں نہیں ہے یہ سندھ کی حکومت کی ذمہ داری ہے ۔ اب سندھ کی حکومت کے احکام کی یہاں تعمیل ہوتی ہے تو کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ ان کی چھوس ڈکشن لاہور تک بڑھا دی گئی ہے ؟ باقی وزیر قانون کے نکتہ کی وضاحت خود مخدوم زادہ سید حسن محمود صاحب کریں گے ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور ۔ نکتہ وضاحت ۔ جناب والا ۔ میں نے یہ عرض کیا ہے کہ مسلم کمرشل بنک لمیٹڈ نیلا گنبد لاہور برانچ آفس ہے ۔ اس کا ہیڈ آفس کراچی میں ہے ۔ اگر ان کے ہیڈ آفس کے افسران الہیں کوئی ایسی ہدایات جاری کرتے ہیں تو بینکنگ لاز کے تحت انہیں ان کی تعمیل کرنی چاہئے ۔ ایسی صورت میں حکومت پنجاب کا اس میں کیا دخل ہے ۔ جناب والا ۔ علامہ صاحب نے جو الفاظ استعمال کئے ہیں میں ان کی تفصیلات میں نہیں جانا چاہتا کیونکہ وہ غیر متعلقہ بات تھی اور یہاں اس پروپیج موشن سامنے رکھتے ہوئے اسکو زیر بحث نہیں لایا جانا چاہئے ۔

حافظ حلی اسداللہ ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ علامہ صاحب نے یہ فرمایا ہے ۔ کہ پنجاب کے حقوق کی پامالی ہوئی ہے ۔ یہ ہوتا ہے وہ ہوتا ہے ۔

* * * * * * * * * * * * *

* * * * * * * * * * * * * *

* * * * * * * * * * * * * *

* * * * * * * * * * * * * *

مسٹر سپیکر ۔ یہ کوئی پوائنٹ آرڈر نہیں ہے ۔

بحکم مسٹر سپیکر حذف کر دیا گیا ہے ۔

سید تابش الوری ۔ * * * * * * * * *

* * * * * * * * * * * * * *

* * * * * * * * * * * * * *

جناب والا ۔ یہ انتہائی سنگین غلط بیانی ہے اور میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ ان الفاظ کو اس ہاؤس کی کارروائی سے حذف کر دیا جائے ۔

* * * * * * * * * * * * * *

حافظ علی اسداللہ ۔ * * * * * * * * *

* * * * * * * * * * * * * *

سید تابش الوری ۔ جناب سپیکر ۔ میں آپ کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ اسی بہاول پور متحدہ محاذ کے delegation سے جناب صدر پاکستان ذوالفقار علی بھٹو نے حال ہی میں تفصیلی ملاقات کی ہے اور انہوں نے ان کو یقین دلایا ہے ' وہ ان کے مطالبات کے سلسلے گفتگو کا دروازہ کھلا رکھیں گے ۔ یہ انتہائی سنگین الزام تراشی ہے اس لئے میں دوبارہ درخوست کرتا ہوں کہ یہ الفاظ ریکارڈ سے حذف کر دئے جائیں ۔

حافظ علی اسداللہ ۔ نکتہ وضاحت * * * * * * * * *

* * * * * * * * * * * * * *

* * * * * * * * * * * * * *

---

*بحکم سپیکر حذف کر دیا گیا ہے ۔

مسٹر سپیکر - حافظ علی اسداللہ آپ بغیر اجازت تقریر نہ کریں ۔ آپ تشریف رکھیں ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ میں نہایت مؤدبانہ آپ کی خدمت میں گزارش کرنا چاہتا ہوں ۔ یہ بات تھی مسلم کمرشل بینک کی اور جا پہنچی متحدہ محاذ تک ۔ حضور والا - میں استدعا کروں گا کہ جیسے الوری صاحب کی طرف سے تجویز آئی ہے کہ جس جگہ سے متحدہ محاذ کی ڈسکشن شروع ہوئی ہے وہاں سے حافظ علی اسداللہ کے بیان تک حذف کر دیا جائے ۔

علامہ رحمت‌اللہ ارشد ۔ ذاتی لکتہ وضاحت ۔ جناب والا ۔ ایک سال کے قریب عرصہ ہوا آپ تو خیر مجھے پہلے سے بھی جانتے ہیں ۔ آپ میری طبعی افتاد کو بھی جانتے ہیں حافظ صاحب کو معلوم نہیں کیوں مجھ پر غصہ ہے ۔ میں اس چیز میں جانا نہیں چاہتا کہ غصے کی وجوہ کیا ہیں ۔ کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ اس طریق پر بات اور زیادہ تلخ اور ناگوار ہو جائیگی ۔ لیکن میں جناب وزیر قانون صاحب کو کہتا ہوں کہ ایک تو یہ ایوان تین مہینے سے قائد ایوان سے محروم ہے ۔ ڈپٹی لیڈر بھی ایوان میں موجود نہیں ہیں ۔ البتہ وزیر قانون صاحب موجود ہیں - میں انہیں آخری بار یہ گزارش کرنی چاہتا ہوں کہ اگر اس قسم کے ریمارکس ان کی پارٹی کی طرف سے آتے رہے تو اس قسم کا سلسلہ آج ہی شروع ہو جائے گا پھر وہ اس کو ناگوار نہ سمجھیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ وزیر قانون نے اس چیز کا نوٹس لے لیا ہے ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا - میں نے کہا ہے کہ وہ حصہ حذف کیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں نے اسے منظور کر لیا ہے ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود - جناب سپیکر - میرے متعلق پروپیگنڈا موشن جو حزب اختلاف کی طرف سے پیش کی گئی ہے میں سمجھتا ہوں کہ آپ اس کے پس منظر سے بخوبی واقف ہیں - میں آپ کو گواہ نہیں بنا رہا ۔ میں نے آپ ہی کے کمرے میں جناب وزیر خزانہ ، جناب وزیر قانون اور دیگر ممبران جو کہ اہم تھے ان کو آگاہ کر دیا تھا کہ کچھ کارروائیاں میرے خلاف کی جا رہی ہیں - میں اپنا تعاون اس حد ضرور کروں گا جہاں

تک ابھی قانون سازی کا تعلق ہے ۔ اگر آپ دباؤ ڈال کر مجھ سے تعاون حاصل کرنا چاہیں گے تو وہ آپ کو نہیں ملے گا ۔ آپ اس چیز کے گواہ ہیں ۔ اس وقت تک میرے خلاف کوئی کارروائی شروع نہیں کی گئی تھی اس کے بعد جب میں شرعی پہلوؤں پر بولنے لگا اور تین دن تک میری تقریر میں لوگ مخل ہوتے رہے اور آخری دن لوگوں نے سنا تو سب سے پہلے یہاں سے ٹیلی فون کیا گیا کہ حسن محمود کی کوٹھی کے پلاٹ ان کی بہنوں اور والد کے سب پلاٹ ضبط کر لئے جائیں ۔ ان میں سے تین چوتھائی تو مجھ واپس مل چکے ہیں کیونکہ وہ ضبطگی غیر قانونی تھی دوسرے جو میرا پلاٹ تھا اس کے لئے میں آج ہائی کورٹ کا دروازہ کھٹکھٹانے والا ہوں ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ فاضل رکن ہاؤسنگ بل پر تذکرہ کر رہے ہیں مگر یہاں ہاؤسنگ بل زیر بحث نہیں ہے ۔ اس وقت تو یہاں پرولیج موشن ہے میں سمجھتا ہوں اس پر فاضل رکن اپنا مختصر سا بیان دے سکتے ۔

Mr. Speaker : He is not irrelevant The discussion has been opened by the Law Minister.

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ اس کے بعد جب میں نے تقریر کا سلسلہ جاری رکھا تو یہاں سے حکم کیا کہ ان کے والد ۔ ان کے بھائیوں ۔ ان کے سب رشتہ داروں کی بجلی کاٹ دو ۔ آپ نے از راہ کرم وہ موشن پرولیج کمیٹی کے سپرد کر دی ۔ مجھے ۱۷ تاریخ کو طلب کیا گیا ہے ۔ میں اس ایوان میں واضح طور پر کہنا چاہتا ہوں کہ جو کچھ یہاں چیف انجینئر کہہ گیا ہے وہ اس نے جھوٹ بولا ہے ۔

وزیر قانون ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ میں نے وضاحت کے دوران ایک بنیادی نکتہ اٹھایا تھا کہ یہ معاملہ حکومت سندھ اور مخدوم زادہ سید حسن محمود اور ان کے partner شریف حسین کے درمیان ہے ۔ حکومت پنجاب کا اس میں کوئی دخل نہیں ہے پھر پنجاب اسمبلی میں اس کو زیر بحث کیسے لایا جا سکتا ہے ۔ جناب والا ۔ اس پر کیسے discusion open کیا جا سکتا ہے ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ اسی پر میں آ رہا ہوں ۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی ۔ جناب والا ! میں آپ کو صرف اتنا عرض کرونگا کہ ان کا پوائنٹ آف آرڈر صحیح نہیں ہے کیونکہ بات انہوں نے شروع کرائی ہے ۔ اب سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ بات کو stop کریں ۔

وزیر قانون ۔ Point of personal explanation, Sir. جناب والا ۔ کونسی بات شروع کرا دی ہے ؟ میرا یہ فرض ہے کہ میں حکومت کی طرف سے وضاحت کروں ۔ میں نے وضاحت کر دی ہے ۔ میرے بنیادی بات کی ہے کہ اس معزز ایوان میں اس معاملہ کو زیر بحث نہیں لایا جا سکتا کیونکہ پنجاب حکومت کا اس میں کوئی عمل دخل نہیں ہے ۔ سندھ حکومت سے آپ رابطہ قائم کریں ۔ اگر کوئی آپ کے حقوق بنتے ہیں تو آپ اس بینک سے رابطہ قائم کریں ۔ جناب والا ۔ کیسے اس بحث کی اجازت دی جا رہی ہے ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ جناب والا ۔ میں اس ایوان کا ممبر ہوں اور جیسے آپ کے استحقاق ہیں ویسے میرے بھی ہیں ۔ میں اس موضوع پر بھی آتا ہوں ۔

سردار صغیر احمد ۔ جناب والا ۔ جناب وزیر قانون نے یہ نکتہ اعتراض اٹھایا ہے کہ یہ تحریک استحقاق out of order ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ ان کا کیس plead کر رہے ہیں ۔ میں نے ان کی بات سن لی ہے ۔ آپ کا اپنا کوئی نکتہ ہے تو اٹھائیے ۔

سردار صغیر احمد ۔ جناب والا ۔ آپ پہلے اس کے admit ہونے پر فیصلہ دیں تب بحث ہو سکتی ہے ورنہ نہیں ہو سکتی ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ جناب سپیکر ۔ اس کے بعد میرے خلاف وارنٹ جاری کئے گئے ۔ میں نے ہائی کورٹ میں درخواست دی اور مجھے Stay Order مل گیا ۔ میں لاہور میں مقیم ہوں ۔ میں نے کچھ پیسے منگوائے تھے ۔ تو اس درمیانہ عرصہ میں جب آپ نے اجلاس کو recess کیا میں دو تین دن کے لئے کراچی پہنچا تو میرے آدمی پولیس گاڑی میں آئے ۔ ان میں کوئی چھ افسر تھے ۔ انہوں نے میری تلاشی کا

فرنیچر اٹھایا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر رؤف طاہر ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر ۔ یہ جو کچھ فرما رہے ہیں یہ کسی طرح پر relevant نہیں ہے ۔ علامہ رحمت اللہ ارشد نے یہ تحریک استحقاق پیش کی ہے کہ بینک میں ان کا روپیہ freeze کر دیا گیا ہے تو وزیر قانون کی اس وضاحت کے بعد جو انہوں نے اس ایوان کے سامنے پیش کی ہے اب کس موضوع پر بحث ہو رہی ہے ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ جناب سپیکر ۔ اس کے لئے بھی میں ہائی کورٹ تک گیا ہوں ۔ انشاءاللہ وہاں انصاف ہوگا ۔ جناب والا ۔ جب میں یہاں واپس آیا تو میں نے کچھ پرسے منگوائے اور جو وزیر قانون صاحب فرمایا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

وزیر قانون ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ فاضل رکن خود اس بات کا اعتراف کر رہے ہیں کہ فلاں بات تھی اور میں ہائی کورٹ میں گیا ہوں ۔ وہاں فیصلہ ہوگا ۔ فلاں بات تھی ۔ وہ خود اعتراف کر رہے ہیں کہ matter sub-judice ہے پھر اس کو یہاں کیسے زیر بحث لایا جا رہا ہے ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ یہ معاملہ sub-judice نہیں ہے ۔ پھر اس پر آ رہا ہوں ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ اب تک جو بھی انہوں نے وضاحت کی ہے وہ ایسے points ہیں جو sub-judice ہیں اور وہ خود اس بات کے معترف ہیں ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ جناب والا ۔ وزیر قانون نے جو جواب دیا ہے اس میں انہوں نے غلط بیانی سے کام لیا ہے ۔ میں نے ہی کوئی ۲۴ لاکھ روپے نہیں دینے جس چیز کا یہ حوالہ دیتے ہیں ان کے وزراء ۔ ان کے وزیر اعلیٰ اور اور ایم ۔ این ۔ اے نے کروڑوں روپیہ دینا ہے لیکن ان کے خلاف کارروائی نہیں کی گئی ۔ یہ میں سندھ کی بات کر رہا ہوں ۔ ہائی کورٹ میں انشاء اللہ وہ طلب کیئے جائیں گے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ہائی کورٹ کا مسئلہ ہائی کورٹ تک محدود رہنا چاہیئے تھا ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ جناب والا ۔ انہوں نے کروڑوں روپیہ دینا ہے ۔ وزیروں نے دینا ہے ۔ تین تین کروڑ روپیہ دینا ہے لیکن یہ انتقامی کارروائی صرف میرے لئے مختص کی گئی ہے equality before law سے میں deprive کیا جا رہا ہوں ۔ اس لئے کہ میں نے یہاں حزب اختلاف کا رول ادا کیا ہے ۔ میں گورنمنٹ کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ آپ میری جائیدادیں ضبط کریں ۔ آپ میرے بدن کے ایک ایک ٹکڑے کو کاٹ ڈالیں وہ حق و انصاف کے لئے لڑتے رہیں گے ۔

آوازیں ۔ شیم ۔ شیم ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب ایوان کے سامنے سوال یہ ہے کہ یہ تحریک ۔ زیر

Point of information خان امیر عبداللہ خان روکڑی ۔

جناب والا میں آپ کی وساطت سے جناب وزیر موصوف یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کیا اسسٹنٹ رجسٹرار صاحب کسی بنک کو حکم دے سکتے ہیں ۔ انہوں نے اے ۔ آر کہا ہے ۔ میں اے ۔ آر کی پوزیشن واضح کرنا چاہتا ہوں کہ اسسٹنٹ رجسٹرار کی پوزیشن یہ نہیں ہے کہ وہ کسی بنک کو کوئی حکم دے سکے ۔ اگر رجسٹرار کے متعلق کہہ دیتے تو پھر بھی میں کچھ تسلیم کرتا ۔ اصل میں رجسٹرار گزیٹڈ افسر ضرور ہے لیکن کلاس ۱ افسر بھی نہیں ہیں ۔ اس لئے ان کو مغالطہ لگا ہے ان کا تعلق صرف ایک حلقے سے ہے اور میں ان کو یقین سے کہتا ہوں کہ اس حلقے سے بھی نہیں ہے جہاں سے یا جس بینک سے انہوں نے قرضہ لیا ہے ۔ اس لئے میں عرض کرونگا کہ مہربانی کر کے پہلے اس چیز کی وضاحت کریں ۔

Haji Muhammad Saifullah Khan: I move that the motion be referred to the Standing Committee.....

Mr. Speaker: I have already put it to the house. This motion can't be moved now.

Haji Muhammad Saifullah Khan: It has not been put to the House.

Mr. Speaker : I say I have put it to the House.

اب سوال یہ ہے کہ یہ تحریک استحقاق جو اس ایوان میں پیش کی گئی ہے اس کو منظور کیا جائے ۔

There will be a division.

Those who are in favour of the motion may rise in their seats.

Haji Muhammad Saifullah Khan : Sir, you said that there will be a division.

Mr. Speaker : I meant that those members who are in favour of the motion may rise in their seats and then there will be a count.

Haji Muhammad Saifullah Khan : That is not called a division.

Mr. Speaker : Let it be corrected then. The count was taken. It fails as it does not get the required number of votes.

مسٹر سپیکر ۔ رات ہوائی جہاز سے جب ہم واپس آ رہے تھے تو فاضل وزیر خزانہ کی طبیعت بہت سخت خراب ہو گئی تھی اور اللہ تعالیٰ نے رحم کیا وہ لاہور بخیر و عافیت پہنچ گئے ۔ میں نے دیکھا کہ ان کا رنگ اڑا ہوا تھا اور وہ ٹھیک طرح سے چل نہیں سکتے تھے ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ وہ تو ہوائی جہاز میں بیٹھے تھے ۔

مسٹر سپیکر ۔ جب ہوائی جہاز سے اترے تو میں نے ان سے پوچھا اور وہ کہنے لگے کہ اچانک ہی آج طبیعت خراب ہو گئی ہے ۔ ان کی طبیعت کافی ناساز تھی ۔ اب کاغذ بھی ان کیطرف سے مجھے مل گیا ہے اس سے پہلے بھی مجھے یہ اطلاع آ گئی تھی اور پھر اسکے ساتھ دوسری اطلاع کھانے کی دعوت کے متعلق بھی آ گئی ہے میں ان سے آج بات کرونگا ۔ کچھ فاضل اراکین کی رائے یہ تھی کہ ۲۰ اپریل کو صدر پاکستان لاہور تشریف لا رہے ہیں اور اکثر ممبران یہیں ہونگے تو ہمارے جشن منانے

کا ایک طریقہ کار یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہم زیادہ کام کریں اور اتوار کو چھٹی کی بجائے جمعہ کا ایک دن میں نے فیصلہ نہیں کیا۔ اگر صدر پاکستان نے ۳ اپریل کو بعد دوپہر آنا ہو تو ۳ اپریل کی صبح کو سیشن کر لیا جائے۔ اگر اسطرح کا پروگرام ہوا تو وزیر اعلیٰ سے کہوں گا کہ وہ کھانا دوپہر یا شام کو کھلائیں۔

علامہ رحمت اللہ ارشد۔ جناب والا۔ اس ایوان کو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ کتنی چھٹیاں آ رہی ہیں۔

مسٹر سپیکر۔ میں اٹارنی کے بعد آپ سے مشورہ کر لونگا۔ آپ موجود ہونگے مختار اعوان صاحب بھی ہونگے تو فیصلہ کر لیا جائیگا چھٹیاں کرنی ہیں اور کتنی کرنی ہیں۔

تحاریک التوائے کار

مسٹر سپیکر۔ میاں خورشید انور کی تحریک التوا نمبر ۳۷۰ پڑھے لیتے ہیں۔

کوئلے کی قیمت میں اضافہ سے اینٹوں کے بھٹوں کے بند ہونے سے مزدوروں میں بیکاری

مسٹر سپیکر۔ میاں خورشید انور یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ زیر بحث لانے کیلئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ صوبہ میں کوئلوں کے ایجنٹوں نے بیو فی صد قیمتوں میں اضافہ کر دیا ہے جسکے نتیجہ میں پختہ اینٹوں کے بھٹے بند ہو گئے ہیں۔ اس صورت حال سے جہاں بھٹوں کا کاروبار بند ہو گیا ہے وہاں ہزار ہا مزدور بیکار ہو گئے ہیں نیز حکومت کی ہاؤسنگ سکیم کو کامیاب کرنا محال ہو گیا ہے۔

چودھری امان اللہ لک کیطرف سے پیش کی گئی تحریک التوا نمبر ۳۷۱ بھی اسی قسم کی ہے۔

میاں خورشید انور۔ گزارش ہے کہ کوئلہ کی اچانک قیمت ڈبل

ہو گئی ہے اینٹیں اسقدر زیادہ مہنگی ہو گئی ہیں کہ لوگوں کی قوت خرید سے باہر ہے - آپ جیسے بڑے آدمی کو تو کوئی فرق نہیں پڑتا لیکن غریب آدمی کو دشواری ہے ۔ اس سلسلے میں حکومت کو ضروری قدم اٹھانا چاہئے ۔ غریبوں کو اس طرح ختم نہ کریں ۔

مسٹر سپیکر ۔ کیا یہ صوبائی موضوع ہے ؟

وزیر قانون ۔ یہ صوبائی موضوع نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ کسی اپنے علاقے کے قومی اسمبلی کے ممبر کے ذریعے قومی اسمبلی میں تحریک التوا پیش کریں ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ میں یہ گذارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ تحریک التوا نہیں ہے بلکہ یہ ایک attention motion ہے ۔ کوئلہ بلوچستان سے آتا ہے ۔ انہوں نے کوئلہ مہنگا کر دیا ہے اور اینٹیں ۵۰ روپے سے ایک سو روپے کر دی ہیں ۔ اس کی طرف حکومت پنجاب کو توجہ کرنی چاہئے اور حکومت بلوچستان سے اس سلسلے میں رابطہ قائم کرنا چاہئے کہ وہ اپنی من مانی قیمتوں پر کوئلہ نہ دیں ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ یہ ہمیشہ توجہ رہی ہے کہ کوئی متوسط آدمی آڑھت کی شکل میں زیادہ پیسے نہ کما سکے ۔

مسٹر سپیکر ۔ رانا پھول محمد خان کی تحریک التوا ہے ۔ وہ ایوان میں موجود نہیں ہیں ۔ اب حاجی محمد سیف اللہ خان کی تحریک التوا نمبر ۴۷۸ لیتے ہیں ۔

اسلامیہ کالج سول لائنز میں طلبہ اسلامی جمعیت کے انتخابی جلوس پر پیپلز پارٹی کے کارکنوں کی طرف سے فائرنگ

مسٹر سپیکر ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان یہ تحریک پیش کرنے کے لئے اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور ضروری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ نوائے وقت مورخہ ۲۰ مارچ ۱۹۷۳ میں شائع شدہ خبر کے مطابق اسلامیہ کالج سول لائنز میں پیپلز پارٹی کے افراد نے طلبہ پر ڈنڈوں اور چاقوؤں سے اس وقت حملہ کر دیا جبکہ اسلامی جمعیت کے طلبا

کا انتخابی جلوس ختم ہونے والا تھا اور اس جلوس پر مسلسل دس منٹ تک فائرنگ کی گئی ۔ اس صورت حال سے عوام میں سخت اضطراب بے چینی اور غم و غصہ پایا جاتا ہے ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ یہ طلبا کے دو گروہوں میں جھگڑا ہوا تھا اور کوئی ایسا واقعہ رونما نہیں ہوا جس سے صوبہ میں خوف و ہراس پھیل جائے ۔ نہ ہی طلبا کو گرفتار رکھا گیا یہ معمولی نوعیت کی موشن ہے ۔ جس طرح فرمایا گیا ہے کہ یہ attention motion ہو سکتی ہے اور ہم ہر وقت attentive رہتے ہیں ۔

Mr. Speaker : The matter will be looked into.

Minister for Law and Parliamentary affairs : Yes, Sir.

مسٹر سپیکر ۔ حاجی صاحب آپ کی تحریک التوا ۳۷۹ نمک کی قیمتوں سے متعلق ہے اس کا تعلق مرکزی حکومت سے ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ نمک کا تعلق صوبہ سے ہے ۔ اس کی تقسیم بھی صوبہ میں ہوتی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس کا تعلق مرکز سے ہے ۔ اگلی تحریک التوا نمبر ۳۸۰ بھی حاجی صاحب کی ہے ۔

دھرم پورہ کی کچی آبادی کے کوارٹروں کی مسماری

مسٹر سپیکر ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کاروائی ملتوی کیجائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ کنٹونمنٹ بورڈ لاہور نے دھرم پورہ کی کچی آبادی کے متعدد کوارٹر مسمار کر دیئے ہیں جبکہ وزیر اعلیٰ نے کوارٹر مسمار کرنے سے متبادل جگہ دینے کا یقین دلایا تھا مگر اسکے باوجود مورخہ ۱۹ مارچ ۱۹۷۳ کو کنٹونمنٹ بورڈ کے عملہ نے گیارہ کوارٹروں کو اسوقت گرا دیا جب کوارٹروں میں کوئی مرد موجود نہ تھا اب ان کوارٹروں کے مکینوں کے بچے بے یارو مدد گار کھلے آسمان کے نیچے پڑے ہیں ۔ جس سے عوام میں سخت اضطراب بے چینی اور غم و غصہ پایا جاتا ہے ۔

وزیر اعلیٰ صاحب نے یقین دلایا تھا کہ کوارٹرز مسمار نہیں ہونگے ۔

سید تابش الوری - اسی موضوع پر میری بھی ایک تحریک التوا لیبر سیکشن موجود ہے -

مسٹر سپیکر - وزیر اعلیٰ کی طرف سے اطلاع آئی ہے کہ وہ بارہ بجے ایوان میں آیا کرینگے -

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - ملتان میں گوشت فروشوں نے کیٹل ٹیکس کے نفاذ کیوجہ سے ہڑتال کر دی ہے اور آج دوسرا دن ہو گیا ہے - اگر آج زیر بحث نہ لایا گیا تو وہ تحریک بیکار ہو جائے گی -

مسٹر سپیکر - اگر ایک دن گوشت اور نہ کھالینگے تو کیا فرق پڑ جائیگا -

حاجی محمد سیف اللہ خان - ایک دن کا ہو تو کوئی بات نہیں یہ سلسلہ لمبا نہ ہو جائے -

علامہ رحمت اللہ ارشد - جناب والا - میری بھی تحریک کل پر رکھ لیں -

وزیر قانون - گوشت فروشوں کی ہڑتال کے بارہ میں حاجی صاحب نے فرمایا ہے تو آج ہی پتہ کرتا ہوں -

مسٹر سپیکر - ٹھیک ہے -

سید تابش الوری - میری بھی ایک تحریک التوا نمبر ۵۲۰ ہے اسکی تاریخ کل مقرر کی تھی لیکن کل بھی نہ ہو سکی -

مسٹر سپیکر - میں دیکھتا ہوں کہ اسکی کیا پوزیشن ہے -

ملتان میں کیٹل ٹیکس کیوجہ سے قصابوں کی ہڑتال

مسٹر سپیکر - حاجی محمد سیف اللہ خان یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کیلئے اسمبلی کی کاروائی ملتوی کی جائے - مسئلہ یہ ہے کہ ملتان میں کیٹل ٹیکس کی وجہ سے قصابوں نے ہڑتال کر دی ہے جس سے عوام میں سخت اضطراب - بے چینی اور شدید غم و غصہ پایا جاتا ہے -

وزیر قانون - جناب والا - میں نے یہ عرض کی ہے کیونکہ

لیں میں خصوصاً ملتان شہر کا ذکر کر رہا ہوں اسلئے میں نہیں چاہتا کہ وہاں کے گوشت فروشوں کے حقوق پامال ہوں ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ آپ اسکو کل پر رکھ لیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ کل کی بجائے کہیں ۱۰ دن کے بعد نہ ہو ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ میں نے عرض کر دی ہے کہ میں آج ہی معلومات حاصل کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ اسکو رہنے دیجئے ۔ چیف منسٹر صاحب آج آ جائینگے وہی اسکا جواب دے دیں گے ۔ حنیف رامے صاحب بھی موجود نہیں ہیں ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ تمام صوبے میں سیاسی سرگرمیاں معطل ہیں آپ میری تحریک التوا کو آج ہی لے لیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ کیا ایک دن اور سیاسی سرگرمیاں رہنے سے کوئی زیادہ فرق پڑے گا ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا جیسے آپ فرما رہے ہیں ہو سکتا ہے کل اجلاس نہ ہو اور دس دن کے بعد ہو اسلئے میں یہ چاہتا ہوں کہ اسے آج ہی لے لیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں وقفہ کے بعد اسکو دیکھتا ہوں ۔

سید تابش الوری ۔ وقفہ کے بعد دیکھ لیں ٹھیک ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ میں اپنے پوائنٹ آف آرڈر کے ذریعہ جناب کی توجہ اس ایوان کے ایک اہم واقعہ کی طرف مبذول کراؤنگا جو میں نہیں چاہتا کہ اس ایوان میں مثال کے طور پر پیش ہو اور بالخصوص جناب کو جو فرائض تفویض کئے گئے ہیں اور جو Parliamentary practices اور جو amenities حاصل ہیں اور جو میں سپیکر اپنے فرائض انجام دیتا رہا ہے اس پر کسی قسم کا حرف آئے ۔ جناب والا ۔ کل کے اجلاس میں اور مجھے یقین ہے کہ جناب نے بھی وہ کارروائی دیکھی ہو گی ۔ کل ایک ایسی مثال قائم ہوئی ہے جو تاریخ ہے اور جو پارلیمانی روایات میں کبھی بھی نہیں ہوئی ۔ جناب قائم مقام سپیکر نے جناب کی کرسی پر بیٹھ کر ایک غلط اور غلط سیاسی کردار [illegible]

suo-moto تقریر کی جس کی کوئی تحریک ایوان کی طرف سے نہیں تھی ۔

Malik Ghulam Nabi : Question.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ میں پوائنٹ آف آرڈر پہ بول رہا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے facts کو question کیا ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ اس میں نہ صرف انہوں نے آئین پر تبصرہ کیا ہے بلکہ قومی اسمبلی کی حزب اختلاف کے متعلق نازیبا الفاظ بھی استعمال کرتے رہے ہیں ۔ انکے کردار کو بھی condemn کرتے رہے ہیں اور اس طرح سے میں سمجھتا ہوں کہ جہاں تک سپیکر کا تعلق ہے یہ ایک مسلمہ امر ہے کہ وہ قطعی طور پر ایوان میں ایک غیر جانبدار شخصیت ہوا کرتا ہے اس حد تک کہ ہمارے قواعد میں بھی سپیکر کو رائے دینے کا حق نہیں دیا گیا ماسوائے اس صورت کے آراء جب کہ برابر ہو جائیں ۔ چہ جائیکہ جناب سپیکر اس نہایت ہی قابل احترام کرسی پر بیٹھتے ہوئے اس قسم کی تقریر کریں یا حزب اختلاف پر تبصرہ کریں یا انکے کردار پر تبصرہ کریں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ قومی اسمبلی کی jurisdiction سے باہر تھا کیونکہ یہ قومی اسمبلی کی jurisdiction تھی اور قومی اسمبلی کے ممبران کو ہی یہ کردار ادا کرنا چاہئے تھا ۔ خواہ وہ حزب اقتدار سے تعلق رکھتے ہوں یا حزب اختلاف سے رکھتے ہوں اس اسمبلی کا کوئی ممبر اسکو زیر بحث نہیں لا سکتا ۔ تو اس کرسی پر بیٹھتے ہوئے جب وہ سپیکر کے فرائض انجام دے رہے ہوں ۔ کیا وہ اپنے خیالات کا اظہار کر سکتے ہیں ۔ نمبر دو ۔ کیا اس ایوان میں قومی اسمبلی کے ممبران کے کردار پر کوئی تبصرہ یا بحث کی جا سکتی ہے ۔ اگر جناب والا کی رائے یہ ہو کہ یہ کوئی حق نہیں بنتا کہ ہم انکے کردار پر کوئی تبصرہ کریں یا ان کو condemn کریں یا ان کے متعلق کوئی اظہار خیال کریں تو میں گزارش کرونگا کہ وہ تمام الفاظ جو قومی اسمبلی کی حزب اختلاف کے ممبران کے متعلق اس ایوان میں استعمال کئے گئے ہیں

ان تمام کو ایوان کی کارروائی سے حذف کرایا جائے یا کہ خوشگواری کی وہ فضا قائم رہے جو جناب صدر مملکت کی ان تھک محنت - کوشش - خلوص اور جذبے کے تحت کل قومی اسمبلی میں قائم ہوئی اور جس طرح ہمیں ایک متفقہ آئین ملا ہے - وہ میں سمجھتا ہوں کہ ہماری کل کی کارروائی کی اشاعت کے کہیں صدر مملکت کی ساری محنت رائیگاں نہ ہو جائے اور پھر اس پر مزید تبصرہ نہ آنے لگ جائے- میں جذبہ خلوص - اخوت اور ایک دوسرے کے ساتھ پیار و محبت کے پیش نظر جو میں سمجھتا ہوں اس ملک کے اندر کل سے پیدا ہو چکا ہے گزارش کرونگا کہ وہ تمام تبصرہ جو کل حزب اختلاف کے کردار پر کیا گیا ہے بالخصوص سپیکر کی کرسی پر بیٹھ کر کیا گیا ہے وہ حذف کر دیا جائے -

مسٹر سپیکر - حاجی صاحب آپ تشریف رکھیں - کیا ملک غلام نبی کل سپیکر کے فرائض انجام دے رہے تھے ؟

حاجی محمد سیف اللہ خان - جی ہاں -

مسٹر سپیکر - جو بھی انہوں نے بطور سپیکر کیا ہے وہ کارروائی کس طرح سے کالعدم یا حذف ہوگی -

مخدوم زادہ سید حسن محمود - ہم نے اس پر اعتراض کیا تھا اسکو وہ تسلیم کرنے کیلئے تیار نہیں تھے البتہ بعد میں گلے ملے تھے -

مسٹر سپیکر - وہ دونوں باتیں ٹھیک ہیں - میں اس میں اب کیا کر سکتا ہوں ؟

سید نابش الوری - جناب سپیکر - آپ سے بہتر کوئی نہیں جانتا کہ سپیکر اس ایوان میں سب سے زیادہ غیر جانبدار رکن ہوتا ہے -

مسٹر سپیکر - نابش صاحب - یہ مسئلہ ختم ہو گیا ہے -

سید نابش الوری - جناب والا - مسئلہ ختم نہیں ہوا -

میاں منظور احمد موہل - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - ہمیں بھی بولنے کا موقع دیں - اس سلسلے میں رول ۱۵ واضح ہے - جو جناب والا نے فرمایا ہے -

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر ۔ میں نے اسکا فیصلہ دے دیا ہے تو سید صاحب جو کچھ ہوا ہے مجھے تو اسکا پتہ نہیں ۔ حاجی سیف اللہ صاحب نے جو کچھ فرمایا ہے ۔ اس پر میں نے اپنا فیصلہ دے دیا ہے کہ جس وقت وہ کرسی صدارت پر تھے تو وہ سپیکر تھے اور جو کچھ انہوں نے کیا ہے اسکو کوئی بعد میں آنے والا سپیکر کالعدم قرار نہیں دے سکتا اور اسکو کارروائی سے حذف نہیں کر سکتا ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ مجھے اعتراف ہے جو فیصلہ جناب نے فرمایا ہے وہ میرے پوائنٹ کے ایک حصے کا فیصلہ ہے ۔ دوسرے حصے کے متعلق بھی فرمائیں کہ آیا سپیکر سیاسی تبصرہ یا اظہار خیال یا تقریر کر سکتا ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ دوسرے حصے کا بھی میں نے۔ سپیکر کا فرض یہ ہے کہ وہ یہاں ہر ایک جج کے فرائض انجام دے اور ایوان کے تمام فاضل اراکین کے درمیان انصاف کرے ۔ باقی جو بات آپ نے کہی ہے اسکا کوئی موقع نہیں ہے کہ میں اس وقت فیصلہ کروں کیونکہ وہ ایک academic سوال ہے کہ سپیکر یہ کر سکتا ہے یا نہیں کر سکتا ۔ یہ کہہ سکتا ہے یا نہیں کہہ سکتا ہے ۔ جب بھی میری موجودگی میں کبھی ایسا مسئلہ ہوا تو میں اس کے متعلق کوئی فیصلہ کرونگا ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ آپ کی حاضری میں تو کبھی نہیں ہوگا ۔

سید نابش الوری ۔ تمام پارلیمانی روایات میں سپیکر کو ۔ ۔ ۔

(قطع کلامیاں)

آوازیں ۔ وہ آپکی رولنگ کے باوجود بول رہے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ مجھے یہ تو دیکھ لینے دیجئے کہ وہ رولنگ پر بول رہے ہیں ۔

I do not want to be so dictated in these matters.

سید نابش الوری ۔ جناب سپیکر ۔ میں آپ کے فیصلے کو چیلنج نہیں کر رہا نہ انکی اس تقریر کو حذف کرانے کی بات کر رہا ہوں ۔ میں

یہ عرض کرنی چاہتا ہوں کہ سپیکر پارلیمانی روایات کے مطابق لغوی معنوں میں ہی نہیں بلکہ اصلاحی معنوں میں بھی سپیکر ہوتا ہے اور وہ سب سے کم بولتا ہے ۔

Mr. Speaker : What is the occasion for your taking the floor now ?

سید قابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں اس پر آپکی رولنگ چاہتا ہوں ۔

Mr. Speaker : I do not give rulings on hypothetical questions.

ورنہ کسی ممبر کو اگر کسی دن یہ بات سوجھ جائے اور وہ رولز اور آئین کے متعلق کہے کہ جو اسمبلی کے متعلق پروویژن ہیں انکی وضاحت کرکے بتائیں تو اسطرح کا کام نکل آئیگا ۔

سید قابش الوری ۔ جناب والا ۔ یہ روائت کل ہی قائم ہوئی ہے ۔ آپ نے کبھی ایسا نہیں کیا ۔

رائے میاں خان کھرل ۔ جناب والا ۔ معزز ممبر ایوان کا وقت ضائع کر رہے ہیں ۔

Mr. Speaker : Unless a question arises. I cannot decided it.

سید قابش الوری ۔ جناب والا ۔ سپیکر کا تقدس اس حد تک ہے کہ وہ کسی سیاسی تقریب میں بھی نہیں جا سکتا ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ ایسی پابندی مت لگائیں ۔ آپ تشریف رکھیں ۔

مسودہ قانون

مسودہ قانون جامعہ پنجاب مصدرہ ۱۹۷۳ء

(بحث جاری)

(ضمن ۲۴)

مسٹر سپیکر ۔ اب ضمن ۲۴ زیر غور ہے ۔ اس پر حاجی صاحب کی ترمیم نمبر ۱۰۱ پہلے ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میری یہ ترمیم تھی :

کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارے
میں مجلس قائمہ برائے تعلیم نے سفارش کی
ہے کی ضمن ۲۴ حذف کر دی جائے ۔

چونکہ یہ ضمن سینڈیکیٹ کی constitution کے متعلق ہے اور سنڈیکیٹ پہلے ہی constitute ہونا طے پا چکا ہے ۔ اس لئے میں اپنا حق مخالفت محفوظ رکھتے ہوئے اپنی یہ امنڈمنٹ واپس لیتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ علامہ رحمت اللہ ارشد ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جیسا کہ میں نے آپ سے عرض کیا تھا ۔ میں اس کے متعلق تھرڈ ریڈنگ پر کچھ عرض کروں گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ مسٹر رؤف طاہر ۔ نمبر ۷ ۔

Mr Rauf Tahir : Sir I move :—

That after para (i) of sub- clause (1) of Clause 24 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, the following new para be added as para (ii) and the existing para (ii) and the subsequent paras re-numbered accordingly. namely :—

"(ii) the Pro-Vice-Chanceller;".

Mr. Speaker : The amendment moved is :

That after para (i) of sub-clause (1) of Clause 24 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on education, the following new para be added as para (ii) and the existing para (ii) and the subsequent paras re-numbered accordingly, namely :—

"(ii) the Pro-Vice Chanceller;".

Mr. Rauf Tahir do you want to say anything on it.

Mr. Rauf Tahir : No Sir.

Mr. Speaker : Now the question is :

That after para (i) of sub-clause (1) of Clause 24 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, the following new para be added as para (ii) and the subsequent paras re-numbered accordingly, namely :—

"(ii) the Pro-Vice-Chancellor;".

(The motion was carried)

مسٹر سپیکر - مسٹر احسان الحق پراچہ ..... ایوان میں حاضر نہیں ہیں -

Syed Tabish Alwari : Sir I move :

That in para (ii) of sub-clause (1) of Clause 24 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, between the words "Punjab" and "to" occurring in line 2, the words "including two members from Opposition" be inserted.

Mr. Speaker : The amendment moved is :

That in para (ii) of sub-clause (1) of Clause 24 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, between the words "Punjab" and "to" occurring in line 2, the words "including two members from Opposition" be inserted.

Minister for Education : I oppose it Sir.

Mian Khurshid Anwar : Sir I move :

That in para (ii) of sub-clause (1) of Clause 24 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, between the word "themselves" and semi-colon, appearing at the end, the words "of whom one shall be elected by the Opposition from amongst themselves" be inserted.

Mr. Speaker : The amendment moved is :

That in para (ii) of sub-clause (1) of Clause 24 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, between the word "themselves" and semi-colon, appearing at the end, the words "of whom one shall be elected by the Opposition from amongst themselve" be inserted.

Minister for Education : I oppose it Sir.

Syed Tabish Alwari : Sir I move :

That in para (ii) of sub-clause (1) of Clause 24 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, between the word "themselves" and the semi-colon appearing at the end, the words "through single transferable Vote" be inserted.

Mr. Spaaker : The amendment moved is :

That in para (ii) of sub-clause (1) of Clause 24 of the Bill, as recom-

amended by the Standing Committee on Education, between the word "themselves" and the semi-colon appearing at the end, the words "through single transferable Vote" be inserted.

Minister for Education : I oppose it Sir.

Chaudhri Amanullah Lak : Sir I move :

That in sub-clause (1) of clause 24 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, in para (ii), the semi-colon appearing at the end be replaced by a colon and the following proviso be added thereafter, namely :—

"Provided that at least two members shall be from the Opposition Benches, who shall be elected by the members of the Opposition Benches;".

Mr. Speaker : The amendment moved is :

That in sub-clause (1) of Clause 24 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education— in para (ii), the semi-colon appearing at the end be replaced by a colon and the following proviso be added thereafter, namely :—

"Provided that at least two members shall be from the Opposition Benches, who shall be elected by the members of the Opposition Benches;".

Minister for Education : I oppose it Sir.

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ میں آپ کی وساطت سے وزیر تعلیم کی خدمت میں دو الفاظ میں گزارش کرنا چاہتا ہوں ۔ میری گزارش یہ ہے کہ جو فضا آئین کے پاس ہونے سے حزب اختلاف اور حزب اقتدار کے درمیان قائم ہے ۔ اس کے پیش نظر اس وقت تقاضا یہ ہے ۔ اس وقت ضرورت یہ ہے کہ وہ اس کی مخالفت نہ کریں ۔ اگر اپوزیشن کے ارکان میں سے ایک آدھ رکن وہاں چلا جائے گا تو اس سے کوئی قیامت نہیں ٹوٹ پڑے گی اور آمرانہ رجحانات کا جو تصور اسے ملتا ہے وہ ختم ہو جائے گا ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ ایسی بات قانون میں تو نہیں لکھی جاتی ۔ نہ ہی منٹر میں ایسے کہا گیا ہے ۔ لیکن یہ کہ عملاً ایسا کیا جائے تو اس کے متعلق میں قائد حزب اختلاف کو کوئی یقین دہانی نہیں دلا سکتا ۔ اگر وہ وزیر اعلیٰ صاحب یا گورنر صاحب سے اس مسئلے پر بات کریں تو ایک under standing دی جاتی ہے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب سپیکر اصل تحتی ضمن (دوم) میں کہا گیا ہے :

> صوبائی اسمبلی پنجاب کے پانچ ارکان جن کا چناؤ صوبائی اسمبلی کے اراکین اپنے میں سے کریں گے ۔

جناب والا ۔ صوبائی اسمبلی کے پانچ ارکان کو سنڈیکیٹ میں نمائندگی کا استحقاق بخشا جا رہا ہے اور یہ یقیناً ایک اچھی بات ہے لیکن اس استحقاق کو زیادہ سے زیادہ وسعت پذیر کرنے کے لئے اسے زیادہ موثر بنانے کے لئے اس بات کی ضرورت ہے کہ جمہوری تقاضوں کے پیش نظر سنڈیکیٹ مختلف مکاتیب فکر کے افراد پر مشتمل ہونا چاہئے ۔ آپ جانتے ہیں کہ اس سلسلے میں نہ صرف یہ کہ پہلے سے پارلیمانی روایات موجود ہیں بلکہ حال ہی میں اس ایوان کی جو مختلف کمیٹیاں بنائی گئی ہیں ان میں بھی حزب اقتدار اور حزب اختلاف کے نمائندے تناسب تعداد کے اعتبار سے موجود ہیں اور یہی نہیں بلکہ صوبائی سطح پر مختلف جو کمیٹیاں تشکیل دی جا رہی ہیں یا تشکیل دی گئی ہیں ان میں بالخصوص تعلیمی کمیٹیوں میں یہ حق تسلیم کر لیا گیا ہے کہ حزب اقتدار اور

حزب اختلاف کے اراکین ان کے رکن ہوں گے ۔ اس لئے جناب والا میں یہ ترمیم پیش کرنے میں حق بجانب ہوں کہ جب اس اسمبلی کی طرف سے پانچ نمائندے سنڈیکیٹ میں جائیں تو اس میں حزب اختلاف کے نقطہ نظر رکھنے والے ارکان بھی موجود ہوں تاکہ وہاں بھی دونوں نقطہ نظر کی نمائندگی سے یونیورسٹی کے معاملات اور یونیورسٹی کے مستقبل سے متعلق اہم فیصلوں میں تمام مکاتیب فکر کی حمایت و تائید اور رائے کا دخل ہو ۔ جناب والا ۔ میں نے اپنی ترمیم میں کہا ہے کہ ان پانچ ارکان میں دو ارکان حزب اختلاف سے متعلق ہونے چاہئیں ۔ ان کے انتخاب کا حق پورے ایوان کو ہوگا لیکن جس طرح جناب والا اس سے پہلے یہ منظور کیا جا چکا ہے کہ سینٹ کی نمائندگی کے لئے اسمبلی کے دس ارکان ہونگے اور ہر ڈویژن سے دو دو ارکان لئے جائیں گے ۔ اس کا مقصد بھی یہ ہے کہ تمام علاقوں کو تمام آبادی کو سینیٹ میں عوامی سطح پر نمائندگی کا حق حاصل ہو جائے ۔ جناب والا ۔ بالکل اسی دلیل کی بنیاد پر میں چاہتا ہوں کہ جب سنڈیکیٹ کیلئے اس اسمبلی کے نمائندوں کا انتخاب ہو تو اس میں بھی تین اور دو کے تناسب سے ان ارکان کا انتخاب عمل میں لایا جائے ۔

جناب والا ۔ میں نے اپنی ایک اور ترمیم میں جو اسی سب کلاز میں پیش کی ہے کہا ہے کہ اگر پانچ ارکان کا انتخاب عمل میں لایا جائے تو انتخاب کا طریقہ واحد قابل انتقال ووٹ کے ذریعے سے ہو ۔ جناب والا ۔ آپ کو معلوم ہے کہ جب کسی ایسے ادارے میں نمائندگی کا مسئلہ پیدا ہوتا ہے جہاں مختلف آبادیوں کو مختلف علاقوں کو اور مختلف صوبوں کو نمائندگی دینے کا فیصلہ کرنا ہوتا ہے تو عمومی طور پر یہ فیصلہ کیا جاتا ہے کہ واحد قابل انتقال ووٹ کا طریقہ اپنایا جائے تاکہ ہاؤس کے تمام اراکین اپنے تناسب تعداد کے حساب سے نمائندگی حاصل کر سکیں ۔ اگر جناب والا حزب اختلاف کے اراکین کو نمائندگی دینے سے متعلق میری ترمیم قابل قبول نہ ہو تو پھر میری دوسری جمہوری ترمیم یہ ہے کہ اس کا انتخاب واحد قابل انتقال ووٹ کے ذریعے سے کیا جائے ۔ آپ کو معلوم ہے کہ موجودہ دستور کے تحت سینیٹ کے نمائندگان کے انتخاب کا استحقاق اس اسمبلی کے اراکین کو حاصل ہے ۔ اسکے لئے بھی واحد قابل انتقال ووٹ کا طریقہ ہی اپنایا گیا ہے تا کہ تمام مکاتیب فکر کو نمائندگی حاصل ہو جائے ۔ میری یہ ترمیم اس طرح نہ صرف معقول ہے بلکہ

جمہوری روایات سے ہم آہنگ ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ یہ ایوان اس تجویز کو قبول کر لے گا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ جہاں تک اس ترمیم کی اہمیت کا تعلق ہے میرے فاضل دوست نے نہایت ہی فاضلانہ انداز میں اس کو بیان کر دیا ہے ۔ اس کو ہم نے دو پہلوؤں سے دیکھنا ہے ایک تو یہ ہے کہ اس قسم کی ترمیم دینے کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی کہ آپ اپنے بل یا ایکٹ میں یہ لکھ دیں کہ اتنی تعداد حزب اختلاف کے ممبران کی ہوگی اور دوسرے یہ کہ آیا جمہوری تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے اس قسم کی ترمیم کو منظور کرنا ضروری ہے یا نہیں ۔ جناب والا ۔ پچھلی روایات کے پیش نظر یہ ایک مسلمہ امر ہے کہ جب بھی گورنمنٹ کی طرف سے کوئی کمیٹیاں تشکیل کی گئیں یا بنائی گئیں یا نامزد کی گئیں تو اس میں ہمیشہ حزب اختلاف کے ممبران کو نمائندگی دینے کے سوال کی حد تک محروم کیا گیا اور جب ان کی توجہ مبذول کرائی گئی ۔ انہیں کہا گیا انہیں جمہوری طرز فکر اختیار کرنے کے لئے مجبور کیا گیا تو پھر بعض اوقات ہماری یہ گزارشات تسلیم کی جاتی رہیں اور اب بھی بہت سی گورنمنٹ کی طرف سے نامزد کردہ کمیٹیاں ایسی ہیں بہت سے ادارے ایسے ہیں جن میں حزب اختلاف کے ممبران اسمبلی کو نمائندگی نہیں دی گئی ۔ یہ تو درست ہے کہ موجودہ فضا میں اور بالخصوص موجودہ قائد ایوان یا موجودہ وزیر تعلیم جو اس کے پرو چانسلر بھی ہوں گے ان کی موجودگی میں میں سمجھتا ہوں کہ یہ توقع کی جا سکتی ہے کہ موجودہ حزب اختلاف کو یہ شکایت پیدا نہ ہو کہ انہیں اس نمائندگی سے محروم کیا گیا ہے ۔ مگر میں کہتا ہوں کہ مستقبل کی ضمانت اس میں کس طرح سے ہو سکتی ہے ۔ کون کہہ سکتا ہے کہ ہمیشہ اسی رواداری سے کام لیا جائے گا ۔ یا ہمیشہ اس ایوان کو اس قسم کا قائد ایوان یا اس قسم کا وزیر تعلیم میسر ہو گا ۔ ہو سکتا ہے کہ کل کو حزب اختلاف کو حقوق و مراعات سے ہمیشہ کے لئے محروم کر دیا جائے اور اسے سنڈیکیٹ میں کوئی نمائندگی نہ دی جائے ۔ اس تمام صورت حال کو سامنے رکھتے ہوئے یہ نہایت ضروری ہے کہ ہم اس میں ہی واضح کر دیں ۔ سنڈیکیٹ ایک انتہائی اہم ادارہ ہے اور اس کے فرائض اور اختیارات جو اگلی شق میں آ رہے ہیں کو دیکھنے سے ظاہر ہوگا کہ سنڈیکیٹ میں جب تک اسمبلی کی جانب سے جو نمائندگان جا رہے ہیں وہ دونوں طبقہ

فکر سے تعلق نہ رکھتے ہوں اس وقت تک نمائندگی بے سود ثابت ہو جائے گی - کیونکہ اصل میں جو نمائندگی دینی ہے وہ حزب اختلاف کو دینی مقصود ہے - حکومت کی نمائندگی کے لئے تو وہاں چانسلر موجود ہے - حکومت کی نمائندگی کے لئے پرو چانسلر موجود ہے - حکومت کی نمائندگی کے لئے وائس چانسلر موجود ہے - حکومت کی نمائندگی کے لئے پرو وائس چانسلر موجود ہے اور اسکے بر عکس حکومت کی نمائندگی کے لئے موجودہ تجویز کردہ سنڈیکیٹ کے ۲۲ ارکان میں سے میں سمجھتا ہوں کم از کم ۱۶ ارکان نامزدگی کے ذریعے سے وہاں پر آئیں گے - اس صورت حال میں حکومت کی نمائندگی تو پہلے بھی بہت زیادہ اس میں موجود ہے - اصل ضرورت یہ ہے کہ اس میں حزب اختلاف کی بھی نمائندگی ہو اور وہ اس صورت میں ہو سکتی ہے کہ آپ فراخدلی کا ثبوت دیتے ہوئے اگر ۲۲ ارکان کے سنڈیکیٹ میں حزب اختلاف کے دو ارکان جا کر بیٹھ گئے تو وہ آپکی جمہوریت نوازی کا ثبوت ہوگا اور آپکی اکثریت میں کوئی فرق نہیں پڑے گا۔

جناب والا - جہاں تک اس چیز کا تعلق ہے کہ وہ واحد قابل انتقال ووٹ کے ذریعہ سے منتخب ہوں یعنی اگر یہ تحریک منظور نہ کی جائے کہ حزب اختلاف کے دو ارکان کو نمائندگی سنڈیکیٹ میں دی جائے گی تو پھر یہ منظور کیا جائے کہ وہ قابل انتقال واحد ووٹ کی شکل میں منتخب ہوں گے - میں جناب والا بصد احترام اس تجویز سے متفق نہیں ہوں وہ مقصد پورا نہیں کرتی - اگر آپ اس بل میں سنڈیکیٹ کے الیکشن کا طریقہ کار مقرر کر دیں تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ قانون اور ضابطہ کے تحت اسمبلی پر قطعی طور پر حاوی نہیں ہو سکتا کیونکہ اسمبلی سنڈیکیٹ کے قانون کی پابند نہیں بن سکتی بلکہ اسمبلی اپنے آپ کی پابند ہے اور یہ مسلمہ فارمولا ہے کہ :

Assembly is the judge of its own case.

اس کا یہ طریق کار اسمبلی کے رولز میں متعین کیا جا سکتا ہے جبکہ الیکشن ہوں وہ قابل انتقال واحد ووٹ کے ذریعہ سے ہوں مگر کسی بل کا لیا حصہ نہیں بنایا جا سکتا - اس لئے میں یہ گزارش کروں گا کہ اسمبلی کے پانچ ممبران جو سنڈیکیٹ کی نمائندگی کے لئے منتخب ہوں انہی میں یہ شق درج کر دی جائے کہ ان میں سے کم سے کم دو ممبران

اسمبلی حزب اختلاف سے تعلق رکھیں گے چاہے اسکا الیکشن تمام اسمبلی ہی کیوں نہ کرے ۔ یہ ہم نہیں کہہ رہے ہیں اور یہ قطعاً ہمارا مقصد نہیں ہے کہ وہ دو ارکان جو حزب اختلاف سے تعلق رکھتے ہوں ان کو صرف حزب اختلاف کے ممبران ہی منتخب کریں اور انہیں ہی صرف منتخب کرنے کا حق حاصل ہو بلکہ اس میں تجویز یہ ہے کہ ان کو ساری اسمبلی منتخب کرے گی ۔ ساری اسمبلی کو منتخب کرنے کا حق حاصل ہوگا مگر اس میں صرف یہ ہو جائے گی کہ نامزدگی دیتے وقت فارم نامزدگی حزب اختلاف کے دو ممبران کے الیکشن کے الگ ہونگے ۔ تین ممبران حزب اقتدار سے جو تعلق رکھتے ہیں ان کا الیکشن الگ ہوگا اس طرح دونوں کو نمائندگی برابر مل جائے گی ۔

جناب والا ۔ اب یہ سوال پیدا ہو جاتا ہے جس طرح آپ نے فرمایا تھا کہ اگر کل کو حزب اختلاف کی نمائندگی دو تک رہے ہی نہ تو پھر دو ممبران کا انتخاب کیسے ہو سکے گا ۔ میں جناب والا کی معلومات کے لئے عرض کر دوں ایک ممبر یا دو ممبر اگر حزب اختلاف میں بیٹھ جائیں تو وہ سرکاری طور پر آپوزیشن recognise ہی نہیں ہو سکتی ۔ تا وقتیکہ آپوزیشن میں اسکی مقررہ تعداد آپوزیشن benches پر نہ بیٹھی ہو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ وہ recognised آپوزیشن ہو ۔ وہاں پالچ ارکان ہوں گے ۔ ویسے تو کہیں بھی آئین میں ضابطے میں نہیں ہے کہ اسمبلی میں آپوزیشن لازمی طور پر ہوگی ۔ میں تو کہتا ہوں یہ صورت حال کسی وقت پیدا ہو سکتی ہے کہ اس ایوان میں آپوزیشن کا وجود ہی نہ ہو ۔ آپوزیشن ہو ہی نہیں ۔ یہ بھی واقعات پیدا ہو سکتے ہیں ۔ یہ کوئی ضروری نہیں ہوا کرتا آپ بے شک اس پرویژن میں لکھ دیں ۔

Provided that if there is no opposition party in the House than all the members will be elected by the Assembly from its own members.

جناب والا ۔ یہ ہو سکتا ہے ۔ میں یہ گزارش کروں گا کہ جناب وزیر تعلیم اپنی مسلمہ فراخ دلی اور اپنی مسلمہ شرافت کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہماری اس جائز گزارشات کو ضرور تسلیم کریں گے اور اس ترمیم کو منظور فرمائینگے ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ حاجی سیف اللہ صاحب سے اصولی طور پر اتفاق کرنے کے باوجود میں ان کے ان خیالات کی تائید نہیں کر سکتا ۔ ان خدشات کی تائید نہیں کر سکتا کہ اسمبلی میں کوئی ایسا وقت آ سکتا ہے کہ یہاں اپوزیشن بالکل نہ ہو ۔ یہ تو ہو سکتا ہے جس طرح ہر سر اقتدار پارٹی کی خواہش ہے کہ اپوزیشن کو کم کیا جائے ارکان کی تعداد کم تو ہو سکتی ہے لیکن یہ ناممکن ہے اور مشکل ہوگا کہ اپوزیشن بالکل ختم ہو جائے ۔ ان حالات میں میں اپنی یہ ترمیم پیش کرتا ہوں کہ متعلقہ قانون میں اس قسم کی ترمیم کی جائے جس میں کم از کم ایک رکن حزب اختلاف سے سنڈیکیٹ کا ممبر بن سکے ۔

جناب والا ۔ جس طرح حاجی محمد سیف اللہ صاحب نے فرمایا ہے کہ حکومت کی طرف سے کافی بھاری تعداد نامزد ارکان کی اس ادارے کی رکن ہوگی ان کی موجودگی میں وزیر صاحب کو کوئی خدشہ نہیں ہونا چاہئے کہ وہاں اپوزیشن کے ایک یا دو ارکان بیٹھ کر کوئی گڑ بڑ کر لیں گے اور ان کی پالیسی پر عمل نہیں ہو سکے گا ۔ میرا خیال ہے وزیر صاحب فراخ دلی کا ثبوت دیتے ہوئے اور تنگ نظری چھوڑتے ہوئے کم از کم یہ ترمیم قبول فرما لیں ایک ممبر مستقل طور پر اس میں رکھ دیں ۔ اگر تعداد زیادہ ہو سکے تو وزیر تعلیم صاحب آدمی لے لیا کریں ورنہ کم از کم ایک تو ضرور لینے کے لئے تیار ہو جائیں ۔

مسٹر رؤف طاہر ۔ جناب سپیکر ۔ کیا کوئی قانون سازی ہو سکتی ہے کہ اپوزیشن کا ایک منسٹر بھی ہو ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ جناب سپیکر ۔ میرے فاضل دوستوں نے وضاحت کے ساتھ اس کی اہمیت کو واضح کر دیا ہے کہ اپوزیشن کے بنچز سے تعلق رکھنے والے دو ممبران کو سنڈیکیٹ کا ممبر رکھنے کی یہاں پروویژن رکھی جائے ۔ میں اس میں چند الفاظ کا اضافہ کرنا چاہتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ چودھری صاحب آپ تشریف رکھیں ۔ میں فاضل اراکین کی خدمت میں ایک بات گوش گزار کرنی چاہتا ہوں اگر کسی فاضل رکن نے تقریر کرنی ہو تو یہ کہنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے کہ مجھ سے پہلے فاضل رکن نے بھی وضاحت کی ہے اسکو یہ کر دیا ہے اسکو وہ کر دیا ہے ۔ آپ اپنی تقریر کیجئے ۔ اگر محض اسکی تائید کرنی ہو پھر تو میں سمجھ سکتا ہوں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ آپ نے مجبور کیا ہے کہ ان کی تائید کیا کریں ۔

مسٹر سپیکر ۔ تائید کرنی ہو پھر تو ٹھیک ہے ۔ کہدیا کہ میں اسکی تائید کرتا ہوں ۔ اگر الگ تقریر کرنی ہو تو ان کے پوائنٹ کے آگے شروع کریں ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ اس حصہ کو exclude بھی کرنا ہوتا ہے ۔ اس سے کنارہ کشی بھی کرنی ہوتی ہے ۔

جناب والا ۔ میں گزارش کر رہا تھا کہ میں اس ضمن میں یہاں مزید اضافہ کرنا چاہتا ہوں کہ حزب اختلاف کی جو ہٹیت کذائی اسمبلی کے اندر ہوتی ہے اسکو اب تک بھی سمجھا جا رہا تھا ۔ میں اس موجودہ انقلابی حکومت سے کم از کم یہ توقع کرتا ہوں کہ اس میں اگر اس بات کا اضافہ کر لیا جائے کہ ان کو ذمہ داریوں میں حصہ دار بنا دیا جائے جو ذمہ داریاں حکومتی پارٹی اپنی کمیٹیوں کے ذریعہ اور اپنے منتظمہ اداروں کے ذریعہ پوری کرتی ہے تو میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ بہت حد تک ان واقعات کی تلخی کم ہو سکتی ہے جو بعض اوقات ایوان کے اندر احساس محرومی کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے ۔ میں سمجھتا ہوں یہ سابقہ حکومتوں نے بنیادی غلطی کی ہے اور اب میں موجودہ حکومت کے انقلابی نوجوانوں سے استدعا کرتا ہوں کہ کم از کم اس غلطی کو بالکل نہ دہرائیں ۔ اپوزیشن کو ہر مقام پر محروم کرنے کا ترجمہ یہ کیا جاتا ہے کہ حکومت کامیابی سے چل رہی ہے ۔ اسکے بعد کے تاثرات جو ہوتے ہیں وہ شدید تر ہوتے ہیں اور انہیں اس لئے غیظ و غضب شکار ہونا پڑا ۔

جناب والا ۔ میں اپکی وساطت سے عرض کروں گا کہ دو آدمیوں کی نمائندگی معمولی بات ہے ۔ یہ اس نقطہ نظر کو عملی جامہ پہنانے کے مترادف ہے جیسا کہ کل قومی اسمبلی میں صدر مملکت نے وضاحت کی تھی ۔ کہ اپوزیشن پارٹی اور گورنمنٹ بنچوں میں کوئی تفریق روا نہیں رکھی جائے گی ۔ جناب والا ۔ اس کے پیش نظر میں محسوس کرتا ہوں کہ یہ لازم ہوگا کہ کمیٹیوں میں اور خاص کر سنڈیکیٹ میں گورنمنٹ اپوزیشن کے اس نقطہ خیال کو باقاعدہ نمائندگی دی گئی ہے ۔ اسکے علاوہ اپوزیشن کو اسمبلی کے اندر اور اسمبلی کے باہر ایک اپنا نقطہ نگاہ رکھنے والی جماعت

تصور کرتے ہوئے میں پوچھتا ہوں کہ اس کی ہیئت کذائی کل کو کیا ہوگی ۔ آج کیا ہے اور ماضی میں کیا رہی ہے ۔ اس کے باوجود میں یہ ضروری محسوس کرتا ہوں کہ اصولی طور پر جہاں طالب علموں کو ملحقہ کالجوں کے پرنسپلوں کو نامزدگی دی گئی ہے تو وہاں صوبائی اسمبلی کے اندر حزب اختلاف سے تعلق رکھنے والے ارکان کو نمائندگی دی جائے اور میں سمجھتا ہوں کہ ان کے لئے بہتر ہوگا کہ ذمہ داری ان پر ڈالی جائے جہاں ذمہ داری ان پر ڈالی جائیگی وہاں یقینی طور پر اسمبلی کے اندر اور باہر اپوزیشن کو اس پر تنقید کرنے کا بھی کم موقع ملے گا اور وہ اپنی contribution کو منکیں گے ۔ اور اس نقطہ نگاہ کی تنقید بھی ہو سکے گی کہ گورنمنٹ اپوزیشن کو اس لئے exclude کر رہی ہے کہ وہاں شاید کوئی بدمعاشی چلنے والی ہے یا حکومت اپنا زبردست دباؤ ڈالنے والی ہے اور اپوزیشن کے ممبران کو پتہ نہ چل جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ اگر متعلقہ بات کریں تو زیادہ بہتر ہوگا ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ میں متعلقہ ہی بات کرتا ہوں میں تو آپ سے ڈرتا ہوں اور بہت زیادہ relevant رہتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ تقریر میں خوف خدا بھی کیا کریں ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ میں جناب والا اس خدشے کا اظہار کر رہا ہوں کہ کیوں اپوزیشن کے اراکین کو ان کمیٹیوں میں یہ ان انتظامی امور میں دخل اندازی نہیں کرنے دی جاتی ۔ جناب والا ۔ یہ لازمی طور پر تاثر دیا جاتا ہے اور یہ امر واقع بھی ہے ۔ میں تنقید نہیں کر رہا ہوں بلکہ ہر حکومت کے متعلق یہ تاثر تھا اور موجودہ حکومت کے متعلق بھی میں یہ سمجھتا ہوں کہ نہیں ہونا چاہئیے اور نا معلوم وہ کونسا راز ہے اور وہ کونسی وہاں گڑ بڑ ہے جس کا ان ممبران کے ذریعے پتہ چل جائیگا ۔ اس طرح میں سمجھتا ہوں کہ ذمہ داریاں بھی share ہو جائیں گی ۔ جناب والا اسی اصول کے تحت میں نے یہ ترمیم پیش کی ہے اور میں توقع کرتا ہوں کہ میرے فاضل دوست اس کو منظور کرنے میں کنجوسی سے کام نہیں لیں گے اور اپنی ہٹ دھرمی سے بھی کام نہیں لیں گے ۔ ان گزارشات کے ساتھ میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں ۔

Mr. Speaker ; The question is :

That in para (ii) of sub-clause (1) of Clause 24 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, between the words "Punjab" and "to" occurring in line 2, the words "including two members from Opposition" be inserted.

(The motion was lost)

Mr Speaker : The question is :

That in para (ii) of sub-clause (1) of Clause 24 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, between the word "themselves" and semi-colon, appearing at the end, the words "of whom one shall be elected by the Opposition from amongst themselves" be inserted.

(The motion was lost)

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا ۔ جب بھی کوئی موشن ہاؤس میں پیش ہوتی ہے بالخصوص ترمیم ۔ اس کو اگر کوئی فاضل ممبر oppose کرتا ہے تو یہ precedent ہے کہ اس کو لازمی طور پر call کرنا پڑتا ہے کہ وہ اپنے right to oppose کو express کرے یا تو وہ oppose نہ کیا کرے لیکن اگر مخالفت کرتے ہیں اور اسے باقاعدہ ریکارڈ کراتے ہیں ۔

The it is binding upon you to call him. He may say I am not going to say anything.

مسٹر سپیکر ۔ آئندہ احتیاط کی جائے گی ۔

اب سوال یہ ہے :

That in para (ii) of sub-clause (1) of Clause 24 of the Bill, as recom-

mended by the Standing Committee on Education, between the word "themselves" and the semi-colon appearing at the end, the words "through single transferable Vote" be inserted.

(تحریک منظور نہیں کی گئی)

مسٹر سپیکر - اب چودھری امان اللہ لک کی ترمیم نمبر ۱۰۷ پر رائے شماری غیر ضروری ہے -

میاں خورشید انور - جناب والا - کورم پورا نہیں ہے اور ابھی چائے کا بھی وقفہ ہو گیا ہے -

مسٹر سپیکر - ابھی ۶ منٹ باقی ہیں -

میاں خورشید انور - مگر کورم پورا نہیں ہے -

مسٹر سپیکر - گنتی کی جائے ..... گنتی کی گئی ... اسوقت ایوان میں ۶۷ ممبر ہیں - کورم پورا ہے -

Chaudhri Amanullah Lak : Sir, I move :

That in sub-clause (1) of Clause 24 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education in para (iii), between the word "Senate" and semi-colon occurring at the end, the words "and these Members shall be post-graduates of the University having experience in research and academic fields" be inserted.

Mr. Speaker : The amendment moved is :

That in sub-clause (1) of Clause 24 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education in para (iii), between the word

"Senate" and semi-colon occurring at the end, the words "and these Members shall be post-graduates of the University having experience in research and academic fields" be inserted.

Minister for Education : I oppose it.

چودھری امان اللہ لک - جناب والا - میں بنیادی طور پر سینیٹ جن دو ارکان کا چناؤ کرے گی اس سے اختلاف نہیں کر رہا ہوں لیکن میں یہ چیز ضرور محسوس کرتا ہوں کہ ان کی کچھ نہ کچھ بنیادی qualifications ہوں جس بنا پر ان کا انتخاب کیا جا سکے اور لوگوں کا اعتماد بحال ہو سکے - جناب والا - سنڈیکیٹ کی اہمیت اور اس کی ذمہ داریوں کے پیش نظر یہ اس کے ہاتھ میں blank cheque دینے کے مترادف ہے اور یہ کوئی وزن اور مناسب نظر نہیں آتا - جناب والا اگر میرے چند الفاظ کی ترمیم کو منظور کر لیا جائے تو بہت بہتر ہوگا کیونکہ ان بنیادی qualifications کا بھی ہونا نہایت ضروری ہے ایسا نہ ہو کہ اس طرح سے کوئی خامی رہ جائے -

وزیر تعلیم - جناب والا - یہ اپنی ساری پچھلی تقاریر کی اس ترمیم کے ذریعہ نفی کر رہے ہیں -

چودھری امان اللہ لک - جناب والا - میں یہ عرض کر رہا تھا کہ بنیادی qualifications کا ہونا نہایت ہی ضروری ہے - میں ان الفاظ کو نہ حذف کرانا چاہتا ہوں اور نہ ان کی شکل بدلنا چاہتا ہوں - اگر میں آپ کی وساطت سے ڈاکٹر صاحب تک اپنی آواز پہنچا سکوں تو میں اس کو زیادہ مناسب سمجھتا ہوں -

وزیر تعلیم - جناب والا - فاضل ممبر نے جو ترمیم دی ہے اس میں انہوں نے سینٹ کے دو ممبران کو شامل کرنے کی نسبت کہا ہے - اصل گاز میں لکھا ہے کہ

Two Members of the Senate is be elected by the Senate.

تو اگر آپ کو سینیٹ کو جس کے حق میں آپ نے بہت سی تقاریر

کی ہیں کہ اس کو جمہوری بنایا جائے ۔ اس کو طاقت دی جائے آپ ان کو یہ حق نہیں دینا چاہتے ۔ تو میں پوچھتا ہوں کہ آیا یہ ٹیچرز کے حق میں بات ہے یا ان کے خلاف بات آپ نے کی ہے ؟ ایک جمہوری ادارہ سو ممبران کا آپ create کریں گے اور آپ سینیٹ کو بھی الیکشن کا اختیار نہیں دینا چاہتے تو اس میں بھی ٹیکنیکل qualifications کی بات پھر وہیں آ جاتی ہے ۔ آپ ڈیموکریسی اور ٹیکنوکریسی confuse کر رہے ہیں ۔ ہم سینیٹ کے ممبران کو چناؤ کا اختیار دے رہے ہیں کہ جس کو وہ چاہیں وہ چنیں ۔ کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ مقصد چناؤ کا ہے ڈگری کا نہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

That in sub-clause (1) of Clause 24 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, in para (iii), between the word "Senate" and semi-colon occurring at the end, the words "and these Members shall be post-graduates of the University having experience in research and academic fields" be inserted.

(تحریک منظور نہیں کی گئی)

قرارداد

مسٹر سپیکر ۔ قبل اس کے کہ چائے کا وقفہ کیا جائے میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ایک بہت اہم قرار داد جس پر اتفاق رائے ہے اس ایوان میں پیش کی جا رہی ہے ۔ وزیر قانون و پارلیمانی امور ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ یہ ایک ایسے مسئلہ پر میں اس معزز ایوان کے سامنے قرار داد پیش کر رہا ہوں ۔ جس پر کسی کو بھی اختلاف نہیں ہے جو کل مستقل آئین اس قوم کو صدر پاکستان جناب ذوالفقار علی بھٹو نے دیا ہے اور جس طرح وہاں قومی اسمبلی میں اتفاق رائے ہوا

اسی جذبے سے متاثر ہو کر میں مسرت سے اس بات کا اعلان کرتا ہوں اور اور اس معزز ایوان میں بھی حزب اختلاف کی طرف سے اور حزب اقتدار کی طرف سے فاضل اراکین اس بات پر متفق ہوئے ہیں اور حزب اختلاف سے میری اس موضوع پر تفصیل سے بات ہوئی ہے ۔ اب میں یہ قرار داد آپ کی اجازت سے اس معزز ایوان میں پیش کرنی چاہتا ہوں ۔

آئین میں تدوین پر صوبائی اسمبلی پنجاب کیطرف سے قومی اسمبلی کے اراکین اور صدر مملکت پاکستان کو ھدیہ تبریک

وزیر قانون و پارلیمانی امور ۔ جناب والا ۔ میں یہ قرار داد پیش کرتا ہوں :

> صوبائی اسمبلی کا یہ اجلاس آئین کی تدوین مکمل کرنے پر قومی اسمبلی کے ارکان کی خدمت میں ہدیہ تبریک پیش کرتا ہے اور خصوصاً قائد عوام جناب ذوالفقار علی بھٹو صدر مملکت خدا داد پاکستان کی ذات ستودہ صفات کو خراج تحسین پیش کرتا ہے اس لئے کہ قاعد عوام کی شبانہ روز انتھک محنت اور خلوص سے یہ آئین مکمل ہوا ۔ نیز یہ ایوان حزب اختلاف قومی اسمبلی کو بھی مبارک باد پیش کرتا ہے کہ بالآخر انہوں نے حقیقت پسندی کا ثبوت دے کر آئین کی تدوین میں تعاون کیا اور اپنے قیمتی ووٹ ایک تعمیری اور مثبت آئین کے حق میں استعمال کرکے عوامی نمائندگی کا حق ادا کیا ۔
>
> نیز یہ ایوان اس امر پر انتہائی مسرت کا اظہار کرتا ہے کہ آئین اسلامی ، وفاقی اور جمہوری ہے اور عوامی امنگوں کے عین مطابق مرتب ہوا ہے جس سے ملک کے

استحکام و سلامتی کی ضمانت مل گئی ہے
اور اس طرح قائد عوام جناب ذوالفقار علی
بھٹو نے ملک کو طویل اور کٹھن منزلوں
سے گزار کر حب الوطنی کی مثال قائم کر
دی ہے جس کے لئے قوم ان کی ہمیشہ
ممنون رہے گی ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

مسٹر سپیکر ۔ آج صبح میرے پاس ملک غلام نبی صاحب ، میاں خورشید انور صاحب ۔ میاں منظور احمد مونجل صاحب ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان صاحب ۔ ملک ثناء اللہ خان صاحب ۔ صوفی نذر محمد صاحب مسٹر عبدالکلام خان صاحب اور مسٹر شوکت محمود صاحب تشریف لائے تھے اور وہ ایسی ایک قرارداد پیش کرنا چاہتے تھے ۔ میں نے ان کو مشورہ دیا کہ مناسب یہ ہے کہ آپ اس بات کا انتظار کریں ۔ جو بھی آج اس ایوان میں قائد حزب اختلار کے قرائض سر انجام دے رہے ہیں بنیادی طور پر بہتر بھی ہوتا ہے کہ اس مسئلہ پر انہوں نے کچھ کہنا ہے تو کہیں ۔ میں یہ بات ایوان کے ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں کہ فاضل اراکین بھی آج صبح میرے پاس انہی جذبات کا اظہار کرنے کے لئے تشریف لائے تھے ۔

وزیر قانون : جناب والا ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ تمام فاضل اراکین کے ساتھ گفتگو کرنے کے بعد ۔ ان کا مشورہ لینے کے بعد ۔ ان کی ایما اور مرضی کے عین مطابق میں نے یہ قرارداد لکھی ہے جو تمام فاضل اراکین کے جذبات و احساسات کی ترجمانی کرتی ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ پارلیمانی روایت یہ ہے کہ جب کوئی متفقہ ریزولیوشن کسی معزز ایوان نمائندگان میں پیش کیا جاتا ہے تو اس پر صرف دو تقاریر ہوتی ہیں ۔ ایک قائد ایوان کی اور دوسری قائد حزب اختلاف کیطرف ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں نے تقاریر کے متعلق نہیں کہا میں نے کہا ہے کہ وہ صبح میرے پاس تشریف لائے تھے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ اب آپ اجازت دیجئے

تا کہ میں جناب قائد ایوان کے احساسات میں شرکت کرتے ہوئے اپنی کچھ گزارشات پیش کر سکوں ۔

جناب صدر - دس اپریل ۱۹۷۳ء کا عہد آفرین اور تاریخ ساز دن پاکستان کی تاریخ میں ہمیشہ زندہ جاوید رہیگا ۔ اس روز پاکستان کی سر زمین نے آئین کو اسلامی ۔ وفاقی اور جمہوری آئین ملا اور سب سے زیادہ مسرت انگیز حقیقت یہ ہے کہ یہ آئین متفقہ طور پر منظور ہوا اور جس افہام و تفہیم کی فضا حزب اقتدار اور حزب اختلاف کے درمیان تلخی اور کشیدگی کے بعد پیدا ہو گئی ہے ہم امید کرتے ہیں کہ وہ افہام و تفہیم کی فضا آئندہ بھی قائم رہے ۔ بقائے احترام کا جذبہ ملکی اور قومی مسائل حل کرنے کے لئے واحد اور واحد ذریعہ ہی ہو سکتا ہے ۔ بہر حال ہم واجب الاحترام صدر مملکت کی خدمت میں خراج تحسین پیش کرتے ہیں انہوں نے انتہائی وسعت ظرف سے حزب اختلاف کو اعتماد میں لیکر ایک متفقہ اسلامی ۔ وفاقی اور جمہوری آئین دیا ہے اور ہم حزب اختلاف کے اراکین کی خدمت میں بھی خراج عقیدت پیش کرتے ہیں ۔ کہ انہوں نے آئین سازی میں تعاون کرکے اس ملک پر بیش بہا اور گرانقدر احسان کیا ہے ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

مسٹر سپیکر - قرار داد پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے :

> صوبائی اسمبلی کا یہ اجلاس آئین کی تدوین مکمل کرنے پر قومی اسمبلی کے ارکان کی خدمت میں ہدیہ تبریک پیش کرتا ہے اور خصوصاً قائد عوام جناب ذوالفقار علی بھٹو صدر مملکت خدا داد پاکستان کی ذات ستودہ صفات کو خراج تحسین پیش کرتا ہے اس لئے کہ قائد عوام کی شبانہ روز انتھک محنت اور خلوص سے یہ آئین مکمل ہوا ۔ نیز یہ ایوان حزب اختلاف قومی اسمبلی کو بھی مبارک باد پیش کرتا ہے کہ بالآخر انہوں نے حقیقت پسندی کا ثبوت دے کر آئین کی تدوین میں تعاون کیا اور اپنے قیمتی

ووٹ ایک تعمیری اور مثبت آئین کے حق میں استعمال کرکے عوامی نمائندگی کا حق ادا کیا۔

نیز یہ ایوان اس امر پر انتہائی مسرت کا اظہار کرتا ہے کہ آئین اسلامی وفاقی اور جمہوری ہے اور عوامی امنگوں کے عین مطابق مرتب ہوا ہے جس سے ملک کے استحکام و سلامتی کی ضمانت مل گئی ہے اور اس طرح قائد عوام جناب ذوالفقار علی بھٹو نے ملک کو طویل اور کٹھن منزلوں سے گزار کر حب الوطنی کی مثال قائم کر دی ہے جس کے لئے قوم ان کی ہمیشہ ممنون رہے گی۔

(تحریک متفقہ طور پر منظور کی گئی)

مسٹر سپیکر اب ہاؤس کی کارروائی ۱۲ بجکر ۱۰ منٹ تک کے لئے ملتوی کی جاتی ہے۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی وقفہ چائے کیلئے ملتوی ہو گئی)

مسودہ قانون

مسودہ قانون جامعہ پنجاب مصدرہ ۱۹۷۳ء

(بحث جاری)

(اس مرحلہ پر مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر جلوہ افروز ہوئے)

مسٹر سپیکر۔ حاجی محمد سیف اللہ خان صاحب کی ترمیم نمبر ۱۰۹ ضمن ۳۴ کی تحت ضمن (۱) کے پیرا (پنجم) میں ہے۔ ایک ترمیم بیگم بلقیس حبیب اللہ کی طرف سے ہے اور ایک ترمیم مسٹر رؤف طاہر کی طرف سے آئی ہوئی ہے۔ حاجی صاحب آپکی اپنی ترمیم تھی جو مسٹر رؤف

طاہر اور بیگم بلقیس حبیب‌اللہ کی ہے ۔ اسکے علاوہ آپ نے ایک اور ترمیم کا نوٹس بھی دیا ہے ۔ بیگم بلقیس حبیب‌اللہ خان اپنی ترمیم پیش کریں ۔

بیگم بلقیس حبیب‌اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں تحریک پیش کرتی ہوں :

کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے تعلیم نے سفارش کی ہے کی ضمن ۲۴ کی تحتی ضمن (۱) کے پیرا (پنجم) کی بجائے مندرجہ ذیل عبارت ثبت کی جائے ۔

(پنجم) ایک پروفیسر اور ایک ایسوسی ایٹ پروفیسر جنہیں جامعہ کے اساتذہ اپنے میں منتخب کریں گے ۔

وزیر تعلیم ۔ یہ ٹھیک ہے ہم نے ٹیچرز سے مشورہ کر لیا ۔

Mr. Speaker : Motion moved and the question is :

That for para (v) of sub-clause (1) of Clause 24 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, the following be substituted, namely :—

"(v) one Professor and one Associate Professor to be elected by the teachers of the University from amongst themselves."

(The motion was carried)

Mr. Speaker : Haji Sahib, how can amendment No. 109 be moved now. It is infructuous.

ضمن ۲۴ (۱) کے پیرا (ششم) میں سید تابش الوری ۔ حاجی محمد سیف‌اللہ خان ۔ جاوید حکیم قریشی اور شیخ عزیز احمد کی ترمیم ہیں ۔

حاجی محمد سیف‌اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں تحریک پیش

کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم نے سفارش کی ہے کی ضمن ۲۴ کی تحتی ضمن (۱) کے پیرا (ششم) کی سطر ۳ و ۴ میں وارد ہونے والے الفاظ "جامعہ کے اساتذہ کرام اپنے میں سے کریں گے" کی بجائے الفاظ "جامعہ کے تعلیمی عملہ کی ایسوسی ایشن کرے گی" ثبت کئے جائیں ۔

Sheikh Aziz Ahmad : I beg to move :

That for para (vi) of sub-clause (1) of Clause 24 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, the following be substituted, namely :—

"(vi) two Assistant Professors and two Lecturers to be elected by the teachers of the University from amongst themselves;".

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ آپ دونوں اکٹھی لے رہے ہیں ۔ میں حاجی محمد سیف اللہ صاحب کی ترمیم کی مخالفت کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی صاحب آپکی ترمیم بھی وہی ہے جو شیخ عزیز احمد نے پیش کی ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جی ہاں ۔

مسٹر سپیکر ۔ پہلے یہ لے لیتے ہیں ۔

Mr. Speaker : The question is :

That for para (vi) of sub-clause (1) of Clause 24 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, the following be substituted, namely :—

"(vi) two Assistant Professors and two Lecturers to be elected by the teachers of the University from amongst themselves;".

(The motion was carried)

Mr. Speaker : Amendment No. 110 has become infructuous.

Chaudhri Amanullah Lak : Sir, I beg to move :

That in sub-clause (1) of Clause 24 of the Bill, as recommend by the Standing Committee on Education, for para (vii), the following be substituted, namely :—

"(vii) two persons to be nominated by the Chancellor on the basis of their educational qualifications;".

Mr. Speaker : The amendment moved is :

That in sub-clause (1) of Clause 24 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, for para (vii), the following be substituted, namely :—

(vii) two persons to be nominated by the Chancellor on the basis of their educational qualifications ".

Minister for Education : I oppose it sir.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں یہ ترمیم پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم نے سفارش کی ہے

کی ضمن ۲۴ کی تحتی ضمن (۱) کے پیرا (ہفتم) کی سطر ۱ میں وارد ہونے والے الفاظ "کے دو نامزدگان" کی بجائے الفاظ "کا نامزد کردہ ایک رکن" ثبت کئے جائیں۔

Mr. Speaker: The amendment moved is:

That in para (vii) of sub-clause (1) of the Clause 24 of the Bill, as recommended by the Standing Committe on Education, for the words "two nominees" occurring in line 1, the words "one nominee" be substituted".

Minister for Education: I oppose it.

چودھری امان اللہ لک - جناب والا - اس ضمن میں میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ چانسلر کے وہ اختیارات جو انہیں دو نامزدگان کے سلسلے میں دیئے گئے ہیں اس کو qualify کرنے کے لئے اس کی اہمیت اور افادیت کو قائم رکھنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ میری اس ترمیم کو منظور کر لیا جائے کہ چانسلر صاحب یہ حق نامزدگان کو ان کی تعلیمی قابلیت کے لحاظ سے دے دیں۔

مسٹر سپیکر - لک صاحب آپ ذرا تشریف رکھیں۔ آج میری ملک مختار اعوان صاحب اور لیڈر آف دی اپوزیشن سے بعد از دوپہر کے اجلاس سے متعلق بات ہوئی تھی۔ آج سات بجے شام دوبارہ اجلاس شروع ہوگا اور ساڑھے دس یا گیارہ بجے رات تک چلے گا۔ ساڑھے چھ بجے مغرب کی نماز ہوتی ہے۔ اگر پانچ بجے کا وقت رکھیں۔ اور ساڑھے پانچ یا پونے چھ بجے تک ممبر صاحب تشریف لائیں تو درمیان میں عصر اور مغرب کی نماز کے وقفے آتے ہیں۔ اب یہ دونوں نمازیں پڑھکر آئیں گے اور عشا کی نماز آپ فارغ ہو کر پڑھ سکتے ہیں۔

وزیر قانون - جناب والا - فاضل اراکین کی خدمت میں میں آپ کی وساطت سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ساڑھے چار بجے گورنر صاحب نے کونسل آف منسٹرز کی میٹنگ بلائی ہے۔ اس لئے ساڑھے چار بجے اجلاس مشکل

ہو جائے گا - لہذا سات بجے کا فیصلہ نہایت موزوں ہے اور ممبران اس پر متفق ہیں -

میاں خورشید انور - کل صبح اجلاس ہو جائے تو کیا حرج ہے ؟

مسٹر سپیکر - غالباً کل صبح بھی ہو گا - میری گورنر صاحب سے بات ہوئی تھی ان کی خواہش تھی کہ جشن منانے کا سب سے بہتر طریقہ یہ ہے کہ اسمبلی زیادہ سے زیادہ کام کرے - بہر حال میری ان سے ملاقات ساڑھے چار بجے دوبارہ ہوگی - کیبینٹ میٹنگ سے پہلے زیادہ وقت مل جائے گا تو تفصیل سے بات ہو سکے گی -

میاں مصطفیٰ ظفر - ساری قوم کام کرے یہ بات بہت اچھی ہے - ہم صبح شام کریں گے -

چودھری امان اللہ لک - جناب والا - ہمیں زیادہ کام کرنے کی خوشی ہے - میں عرض کر رہا تھا کہ چانسلر کے ان اختیارات کو محض qualify کرنا مقصود ہے جس کے پیش نظر اس اہم ترین پوسٹ کے لئے جو انہوں نے دو نامزدگان بھیجنے ہیں وہ پڑھے لکھے آدمیوں میں سے بھیجنے کے پابند ہوں - میں اپنی تقریر جناب والا ان گزارشات کے ساتھ ختم کرتا ہوں -

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - سب کلاز (۱) (ہفتم) میں یہ پروویژن رکھی گئی ہے کہ سنڈیکیٹ کے ارکان میں دو ارکان ایسے ہوں گے جنہیں جناب چانسلر نامزد کریں گے - اگر آپ سنڈیکیٹ کی ہیئت ترکیبی کو ملاحظہ فرمائیں تو آپ کو یہ بات معلوم ہو جائے گی کہ اس میں کتنے منتخب شدہ ارکان ہیں اور کتنے اس میں نامزد ہیں کتنے اس میں غیر سرکاری ہیں اور کتنے سرکاری ہیں - اگر اس کے جواز میں یہ کہا جائے کہ جناب چانسلر کو اس لئے یہ اختیار دیا جا رہا ہے کہ وہ سنڈیکیٹ میں اپنی نمائندگی کرا سکیں یا اپنے نامزد کردہ افراد کو اس میں بھیج سکیں تو میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ وائس چانسلر کس کا نمائندہ ہے ؟ اس کے عہدے کی میعاد کس کی خوشی پر ہے - اس نے کس کی خوشنودی مزاج پر کام کرنا ہے - جواب میں لازمی طور پر آپ یہی کہیں گے کہ وائس چانسلر جس طرح ہم پہلے ہی پاس کر چکے ہیں کا تقرر ، اس کی ملازمت ، اس کا قیام ، اس کی تمام تر ورکنگ چانسلر کی خوشنودی مزاج

ہو ہے - ایک طرف آپ پروفیسروں کو لے لیجئے - ڈین کو لے لیجئے - وہ تمام کے تمام سرکاری ملازمین ہیں اور وہ indirectly جناب چانسلر کے ماتحت ہیں - پرو وائس چانسلر بھی ہے - ان تمام عہدوں کے ہوتے ہوئے اول تو اس چیز کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں تھی کہ مزید نامزد کردہ افراد جناب چانسلر کی اس میں نمائندگی کریں اور اگر ضرورت بھی محسوس کی جائے کہ واقعی چانسلر کا کوئی نہ کوئی نمائندہ اس میں ہونا چاہئے تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ دو کی شرط کس لئے لگائی جا رہی ہے ؟ کیا ایک نامزد کردہ فرد سے یہ مقصد حل نہیں ہو سکے گا ؟ کیا ایک آدمی کے نامزد کرنے سے جناب چانسلر کی نمائندگی نہیں ہو جائیگی ؟ خصوصاً جبکہ باقی تمام ممبران جناب چانسلر ہی کے مقرر کردہ ہیں اور وہ یونیورسٹی ہی کے عملے میں سے ہیں اور اس کی چیئرمین شپ بھی وائس چانسلر کے directly کنٹرول میں ہے - تو اس چیز کے ہوتے ہوئے میں پوچھتا ہوں کہ آپ اس بل کو کیوں زیادہ سے زیادہ مبہم بنا رہے ہیں اور اسے شکوک و شبہات سے پر کر رہے ہیں اور یہ تاثر دینے کی کوشش کر رہے ہیں کہ اس میں زیادہ سے زیادہ نامزد ارکان آ رہے ہیں اور زیادہ سے زیادہ چانسلر کا عمل دخل لایا جا رہا ہے - میں سمجھتا ہوں کہ یہ تاثر موزوں نہیں ہے - اور یہ تمام تر یونیورسٹی - یہ تمام تر ادارے یہ تمام تر تقرریاں یہ سینٹ - سنڈیکیٹ یہ سارے کے سارے ایک فراڈ کی حیثیت اختیار کرتے جا رہے ہیں - میں پوچھتا ہوں کہ آخر آپ چانسلر کو اتنا بے بس کیوں بنا رہے ہیں - چانسلر کو یونیورسٹی سے الگ باہر کیوں دکھا رہے ہیں - کہ شاید یہ اگر دو نامزدگیاں چانسلر کی طرف سے نہ ہوں تو چانسلر کا کوئی عمل دخل سنڈیکیٹ میں نہیں ہوگا - حالانکہ ہم نے اس بل میں چانسلر کے لئے ایسے اختیارات بھی رکھے ہیں کہ وہ اگر چاہیں تو سنڈیکیٹ کے فیصلوں کو - سینٹ کے فیصلوں کو اور یونیورسٹی کو یا جس بھی اتھارٹی کے فیصلوں کو چاہیں اس سے وہ اختلاف کرکے رد بھی کر سکتے ہیں - اس کے باوجود مجھے نہیں سمجھ آتی کہ پھر بھی آپ نامزدگیوں پر زور کیوں دیے رہے ہیں اور پھر ایک شق کی شکل یا ایک ضمن کی شکل

میں آپ یہ کہہ رہے ہیں کہ دو ارکان اور بھی چانسلر کی طرف سے نامزد کرکے دیئے جائیں ۔ اولاً تو میں اس چیز کا مخالف ہوں کہ کوئی بھی نامزد کردہ رکن چانسلر کی طرف سے آئے کیونکہ تمام تر ارکان ۔ تمام تر سنڈیکیٹ اور اسکے تمام تر فیصلے تابع منظوری چانسلر ہیں ۔ اور کوئی بھی سنڈیکیٹ کا فیصلہ ایسا نہیں ہے جو میں سمجھتا ہوں کہ چانسلر کی مرضی کے خلاف ہو سکے یا جو چانسلر کے اختیارات کو سلب کر سکے یا چانسلر کی صوابدید اور اس کے اختیارات پر حاوی ہو سکے ۔ جب تمام تر بل ۔ تمام تر قانون ۔ تمام تر ایکٹ چانسلر کی صوابدید پر آ رہا ہے تو پھر آپ اس میں ایسی شق ۔ ایسی پروویژن اور ایسے ممبران کیوں لا رہے ہیں جن سے نامزدگی کا تاثر زیادہ سے زیادہ پیدا ہو ۔ میں جناب وزیر تعلیم سے استدعا کروں گا کہ اگر یہ نامزدگیاں اس لئے نہیں ہیں کہ نامزد ارکان کی تعداد سنڈیکیٹ میں بڑھانا مقصود ہے ۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ اغراض و مقاصد کے تابع یہ یونیورسٹی بل جمہوری بنے ۔ یہ عوام کے لئے قابل قبول بنے اور طلباء کو اس کی تائید حاصل ہو تو پھر یہ نامزدگیوں کا سلسلہ اول تو قطعی طور پر بند کریں اور ختم کریں اور اگر نہیں کر سکتے تو اس کو کم ضرور کریں ۔ اس لئے ہم نے یہ سمجھتے ہوئے ۔ سوچتے ہوئے یہ تجویز پیش کی ہے کہ نامزدگی کا سلسلہ قطعی طور پر بند کریں ۔ کوئی بھی نامزد رکن اس سنڈیکیٹ میں چانسلر کی طرف سے نہ ہو ۔ ہم نے ایک قابل قبول تجویز دی ہے کہ دو کی بجائے ایک رکن نامزد ہونا چاہئے تا کہ آپ کی بھی اس میں منشا پوری ہو جائے ۔ آپ کو بھی جو شکوک و شبہات ہیں کہ اگر کوئی چانسلر کا نامزد کردہ رکن اس میں نہیں ہوگا تو چانسلر کو شائد اس کی ورکنگ کے بارے میں کوئی علم نہ ہو سکے یا چانسلر کو سنڈیکیٹ کا اعتماد حاصل نہ ہو ۔ اس لئے میں اپنے جناب وزیر تعلیم سے گزارش کرونگا کہ از راہ کرم اسے یہ نہ سمجھیں کہ چونکہ آپ کی ایک تجویز ہے اور اسکے مقابلے میں ایک جائز تجویز حزب مخالف کی جانب سے ہے اس لئے اسے ضرور ہی رد کرنا ہے ۔ اس کی ضرور ہی مخالفت کرنی ہے ۔ اسی سے آپ کا اندازہ ہوگا کہ آیا اغراض و مقاصد

کے مطابق بل ہے - آپا اسے آپ جمہوری بنانا چاہتے ہیں - اگر پروفیسر حضرات سے elected ممبر ہونگے طلباء سے بھی elected ممبر ہونگے - ٹیچر حضرات سے بھی elected ممبر ہونگے - اور اس طرح کا سلسلہ آپ نے اگر رکھا ہے تو پھر آپ اس بل کو زیادہ برا بنانے کی بجائے زیادہ اچھا بنائیں اور ایک نامزد کردہ رکن پر اتفاق کرتے ہوئے ہماری اس تجویز کو قبول فرمائیں -

وزیر تعلیم - جناب والا - میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ سنڈیکیٹ اسقدر جمہوری ہے اس سے پہلے کبھی کوئی سنڈیکیٹ نہ تو اس قدر جمہوری تھا اور نہ ہی یونیورسٹی سے تعلق رکھنے والے مختلف شعبوں میں کام کرنے والے اساتذہ کی نمائندگی اتنی اچھی سنڈیکیٹ میں تھی - اور اب میں بالکل سادے طریقے سے پہلی اور دوسری جماعت میں ہم نے جو حساب پڑھا تھا اس سے میں یہ فاضل رکن کو ثابت کرنا چاہتا ہوں کہ کتنے نامزد اشخاص اس میں ہیں - کتنے اس میں Ex-officio ہیں - کتنے اس میں elected ہیں -

I would seek indulgence of the chair.

جناب والا - سب سے ضمن (ہفتم) میں دو nominees آ گئے - اس کے بعد چار ex-officio members ہیں - ایک وائس چانسلر ایک ایجوکیشن سیکرٹری - ایک ریجنل ڈائریکٹر - ایک چیئرمین پبلک سروس کمیشن - اس کے بعد انیس elected لوگ ہیں - اس کی تفصیل اس طرح سے ہے - پانچ صوبائی اسمبلی کے ممبر جو elected ہونگے - دو ممبر جو سینٹ elect کریگا یہ جناب والا - سات ہو گئے ایک ڈین جو ڈینز elect کرینگے یہ جناب والا آٹھ ہونگے - ایک پروفیسر اور ایک ایسوسی ایٹ پروفیسر جو ٹیچرز elect کریں گے - یہ دس ہو گئے - دو اسسٹنٹ پروفیسر اور دو لیکچرار یعنی جناب والا چودہ ہو گئے - کالج میں ایک پرنسپل اور دو ٹیچر وہ بھی elect ہونگے یہ جناب والا ۱۷ ہو گئے - اور دو student representative تحتی ضمن ۱۱ میں ہونگے تو اسطرح جناب والا - ان کی تعداد انیس ہو گئی ہے -

جناب والا - اب میں بہت سادے حساب سے اس ایوان میں یہ کہہ رہا ہوں اور اس کنتی کا میں ذمہ وار ہوں کہ انیس elected ممبر ہیں - چار Ex-officio یعنی بلحاظ عہدہ اور دو nominees of the Chancellor

ہونگے ۔ آپ مناسب دیکھیں کہ elected کا کیا مناسب ہے ۔ پھر اگر میرے فاضل دوست یہ کہیں کہ پروفیسر اور ڈین سب چانسلر کے ملازم ہیں تو پھر اس طرح میں سمجھتا ہوں کہ ساری یونیورسٹی چانسلر کی ملازم ہے ۔ پھر یونیورسٹی کو چھوڑ کر ۔ اسپورٹ اور ایکسٹینشن کے محکمہ کو ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کو یہاں پر نمائندگی دینی چاہئے ۔ یونیورسٹی کو چھوڑ دینا چاہئے کیونکہ وہ سب چانسلر کے ملازم ہیں ۔

سید تابش الوری ۔ میں مختصراً صرف یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ:

میری نوائے پریشاں کو شاعری نہ سمجھ
کہ میں ہوں محرم راز درون مے خانہ

جناب والا ۔ نامزدگیوں کا سلسلہ چونکہ ختم ہونے کو نہیں آ رہا ہے اس لئے میں نے تو اب اس پر احتجاج کا رخ بالکل دوسری طرف کر دیا ہے ۔ میرا اس سلسلے میں بنیادی اعتراض یہ ہے کہ دو افراد کو نامزد کرنے کے لئے چانسلر صاحب کو یہ حق تفویض کیا جا رہا ہے لیکن یہ نہیں بتایا جا رہا ہے کہ یہ لوگ کون ہونگے ۔ ان کی تعلیمی استعداد کیا ہوگی ۔ ان کا علمی مقام کیا ہوگا ۔ یہ کن لوگوں میں سے آخر منتخب کئے جائیں گے ۔ جب ان کی علمی استعداد کا اور ان کے علمی مقام کا اندازہ ہونا چاہئے ۔

میاں منظور احمد وٹو ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ دونوں فاضل ارکان کی ترامیم یہ ہیں کہ دو کی بجائے ایک ہونا چاہئے ۔ یہ پھر نامزدگی پر اعتراض کرتے ہیں ۔ یعنی ہوئیاں حلال اور شوربہ حرام ۔ یہ ہے ان کا مقصد ۔ یعنی ایک نامزدگی تو جائز ہے مگر دو نامزدگیاں ناجائز ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ تو کہتے ہیں کہ مجبوری کی بات ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ آپ حرام سمجھیں ہم تائید کرینگے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ نامزدگی کے سلسلے میں چونکہ حاجی محمد سیف اللہ خان صاحب بڑی تفصیل سے کہہ چکے ہیں لہذا میں اس پر اظہار خیال نہیں کر رہا ۔ میرا نکتہ اعتراض اس سلسلے میں یہ ہے کہ

نامزدگی کے لئے آخر کوئی criteria یا کوئی معیار تو تعین کیا جانا چاہئے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سید تابش الوری صاحب ۔ آپ اپنی ترمیم پر ہی بول سکتے ہیں اور ترمیم میں آپ نے کہیں نہیں کہا کہ ان کا کوئی تعلیمی معیار ہونا چاہئے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ اس کے آگے جو ترمیم ہے وہ اس سے cover ہوگی ۔

مسٹر سپیکر ۔ جب وہ آئے گی پھر آپ اس کے متعلق فرمائیں ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ یہ دوہرا ستم ہو رہا ہے ۔ ایک تو نامزدگی کی جا رہی ہے اور دوسرے یہ نہیں بتایا جا رہا کہ اس نامزدگی کی بنیاد کیا ہوگی ۔ اس کا معیار کیا ہوگا ۔ وہ کون لوگ ہونگے ۔ اگر جناب وزیر تعلیم یہ وضاحت فرما سکیں تو یہ ہاؤس ہی نہیں بلکہ پورا صوبہ ان کا ممنون ہوگا کہ یہ کونسے فرشتے ہونگے جنہیں اس یونیورسٹی میں نمائندگی دی جائے گی ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم نے سفارش کی ہے کہ ضمن ۴۲ کی تحتی ضمن (۱) کے پیرا (ہفتم) کی بجائے مندرجہ ذیل عبارت ثبت کی جائے یعنی ۔

"(ہفتم) دو اشخاص جنہیں چانسلر صاحب تعلیمی قابلیت کی بنیاد پر نامزد کریں گے ۔"

(تحریک منظور نہیں کی گئی)

مسٹر سپیکر ۔ اب سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم نے سفارش کی ہے کی ضمن ۴۲ کی تحتی ضمن (۱) کے پیرا (ہفتم) کی سطر ۱ میں وارد ہونے والے الفاظ

"کے دو نامزدگان" کی بجائے الفاظ "کا نامزد
کردہ ایک رکن" ثبت کئے جائیں ۔

(تحریک منظور نہیں کی گئی)

مسٹر سپیکر ۔ اب ترمیم نمبر ۱۱۳ سید تابش الوری ، اور حاجی محمد سیف اللہ خان کی طرف سے ہے ۔ سید تابش الوری ۔

Syed Tabish Alwari : Sir I move :

That for para (viii) of sub-clause (1) of Clause 24 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, the following be substituted. namely :—

(viii) the Chairman of the Public Service Commission;".

Mr. Speaker : The amendment moved is :

That for para (viii) of sub-clause (1) of Clause 24 of the Bill as recommended by the Standing Committee on Education. the following be substituted namely :—

(viii) the Chairman of the Public Service Commission;".

Minister for Education : I oppose it Sir.

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ پبلک سروس کمیشن کا چیئرمین اس ادارے کا سربراہ ہوتا ہے اور سنڈیکیٹ میں ایک سربراہ ہی کو نمائندگی کا حق حاصل ہونا چاہئے ۔ اصل ضمن میں کہا گیا ہے "کہ پبلک سروس کمیشن کے چیئرمین یا پبلک سروس کمشن کے ایک رکن جنہیں چیئرمین نامزد کریں گے" ۔ جناب والا ۔ نامزدگی میں اس حکومت کو اتنی محبت ہے کہ نہ صرف یہ کہ خود نامزدگی کی تمام قباحتیں اور بدعتیں اپنے اوپر حاوی کئے ہوئے ہے بلکہ چیئرمین پبلک سروس کمشن کو بھی یہ اختیار تفویض کر رہی ہے کہ وہ بھی اپنی طرف سے نامزدگی

فرمائیں۔ اس میں ایک خیانت یہ ہے کہ نہ صرف نامزدگی کے ذریعے نمائندگی دی جا رہی ہے تا کہ ایک ایسی بچت پیدا کی جا رہی ہے جس کے لئے ہر ایک اجلاس میں پبلک سروس کمیشن کا چیئرمین ایک نیا آدمی نامزد کیا کرے گا یہ کسی ایک رکن کی بات نہیں ہے۔ کسی ایک وقت کی بات نہیں ہے جب بھی اجلاس ہوگا وہ ایک نئے رکن کی نامزدگی کر سکیں گے اور اس طرح سے سنڈیکیٹ میں ایک شخص کی مسلسل نمائندگی سے جو فائدہ ہو سکتا ہے اور معاملات کے پیش منظر و پس منظر سے آگاہی کے باعث اسکی رائے سے جس طرح سنڈیکیٹ کے مسائل طے کئے جا سکتے ہیں اس سے سنڈیکیٹ محروم ہو جائے گا۔ مقصد یہ ہوتا ہے کہ ایک شخص سنڈیکیٹ سے وابستہ ہو کر ان تمام مسائل پر عبور حاصل کرے جو یونیورسٹی کے ماضی حال اور مستقبل پر محیط ہوتے ہیں اگر ایک شخص کو نمائندگی بخش دی جائے جو صرف ایک اجلاس میں شرکت کرے اس کے بعد ایک اور شخص نامزد ہو کر دوسرے اجلاس میں شرکت کرے تو سنڈیکیٹ کا بنیادی مقصد فوت ہو جاتا ہے اور اس طرح سے نہ صرف سنڈیکیٹ کی کارکردگی پر برا اثر پڑے گا بلکہ یونیورسٹی کے مسائل اور معاملات کو حل کرنے میں کوئی مدد نہیں ملے گی۔ اس لئے میری تجویز یہ ہے کہ اس کلاز کو اس ترمیم کے ذریعے قبول کر لیا جائے کہ چیئرمین پبلک سروس کمیشن اپنے عہدے کے اعتبار سے مستقلاً سنڈیکیٹ میں نمائندگی کریں اور اپنی مسلسل اصابت رائے سے اس کے ممد معاون ثابت ہوں۔

حاجی محمد سیف اللہ خان۔ جناب والا۔ میں سمجھتا ہوں کہ چیئرمین پبلک سروس کمیشن کو اسلئے سنڈیکیٹ میں نمائندگی دی جا رہی ہے کہ وہ صوبہ میں بالخصوص ملازمتوں کے سلسلے میں بہت بڑے سربراہ کی حیثیت رکھتا ہے اور یہ امر قطعی طور پر ناقابل فہم ہے کہ جب ہم نے سنڈیکیٹ کے کورم کو بھی نصف تک رکھ لیا ہے۔ اس میں ہر رکن کے لئے لازمی نہیں ہے کہ وہ شریک ہوں۔ اخلاقی طور پر بلکہ میں سمجھتا ہوں قانونی طور پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ ہر اجلاس میں شرکت کریں۔ لیکن چیئرمین پبلک سروس کمیشن کو نامزدگی کا اختیار دیا جا رہا ہے کہ وہ اگر کسی وجہ سے اس میں شریک نہ ہو سکے تو وہ کوئی اپنا نمائندہ بھیج سکیں میں سمجھتا ہوں ہو سکتا ہے کہ ایسا بھی ہو کہ نیک نیتی کی بنا پر یہ اختیار دیا جا رہا ہو لیکن واقعات نظائر سامنے

ہیں کہ جتنے اختیارات جس اتھارٹی کو دیتے ہیں ان کا صحیح استعمال کتنا ہوتا ہے - ہم اپنی جان بچانے کے لئے غلط کو صحیح کہنے کے لئے تو کہدینگے کہ صحیح ہوتا ہے - ٹھیک ہوتا ہے - مگر واقعہ یہ ہے کہ اگر اختیارات صحیح استعمال ہوتے تو اس ملک کی یہ حالت نہ ہوتی - میں سمجھتا ہوں آپ نامزدگی کا اختیار چیئرمین پبلک سروس کمیشن کو دے کر اسے اس سے امر کی کھلی اجازت دے رہے ہیں کہ وہ اس کی صوابدید پر ہو جائے - چاہے وہ اس ادارے کی رکنیت سنبھالے یا وہ سنڈیکیٹ میں شرکت کرے اور چاہے وہ اپنے کسی دوسرے ممبر کو نامزد کر دے - جس مقصد کے تابع آپ پبلک سروس کمیشن کے چیئرمین کو اہمیت دیتے ہوئے سنڈیکیٹ کا رکن بنا رہے ہیں میں سمجھتا ہوں وہ ساری اہمیت آپ نے اسے نامزدگی کا اختیار دے کر ختم کر دی ہے - اگر آپ چاہتے ہیں کہ پبلک سروس کمیشن کے چیئرمین کی افادیت واقعی ایسی ہے کہ اسے سنڈیکیٹ کا ممبر ہونا چاہئے - تو پھر پبلک سروس کمیشن کا چیئرمین ایک سرکاری ملازم ہے کیوں نہ اسے پابند کیا جائے کہ وہ سنڈیکیٹ کے اجلاس میں شرکت کرے اور وہ اس میں بذات خود شریک ہو تاکہ وہ افادیت اور مقصد جس کے تحت آپ اسے سنڈیکیٹ کا ممبر بنا رہے ہیں وہ قائم رہے - میں گزارش کروں گا کہ نامزدگی کے اختیارات دینے سے وہ مقصد فوت ہو جائے گا اور اس امر کا قوی امکان ہے کہ پبلک سروس کمیشن کا چیئرمین یہ تکلیف گوارا نہیں کرے گا کہ وہ سنڈیکیٹ کے اجلاس میں شرکت کرے - آپ اسے پوری شکل میں لے آئیں کہ پبلک سروس کمیشن کا چیئرمین سنڈیکیٹ کا ممبر ہوگا اور باقی اختیارات کو حذف کر دیا جائے -

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

That for para (viii) of sub-clause (1) of Clause 24 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, the following be substituted, namely :—

(viii) the Chairman of the Public Service Commission.

(تحریک منظور نہیں کی گئی)

مسٹر سپیکر ۔ ترمیم نمبر ۱۱۵ چودھری امان اللہ لک ۔

چوھدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں اپنی اس ترمیم کو واپس لیتا ہوں ۔

Mr. Speaker : Next amendment No. 115 by Chaudhri Amanullah Lak.

Chaudhri Ammanullah Lak : Sir I move :

> That in sub-clause (1) of Clause 24 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education. in para (x), for the words "one Principal" occurring in line 1, the words "five Principals" be substituted; and for the words "two teachers" occurring also in line 1, the words "five teachers" be substituted.

Mr. Speaker : The amendment moved is :

> That in sub-clause (1) of Clause 24 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, in para (x), for the words "one Principal" occurring in line 1, the words "five Principals" be substituted; and for the words "two teachers" occuring in line 1, the words "five teachers" be substituted.

Minister for Education : I oppose it Sir.

Sheikh Aziz Ahmed : I oppose it Sir.

چوھدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میرے فاضل دوست ڈاکٹر عبدالخالق صاحب کے سابقہ جمہوری انداز فکر کو دیکھتے ہوئے میں یہ

سمجھتا تھا کہ شاید ان سے سہواً ہو گیا ہے کو سنڈیکیٹ میں حق نمائندگی بیشمار کالجوں کے اساتذہ کو پرنسپل اور دیگر اساتذہ کو دینی ہے ۔ میں یہ سمجھا شاید غلط فہمی کی بنا پر ان سے یہ چیز نظر انداز ہو گئی ہے لیکن جب انہوں نے میری ترمیم کی بڑے شد و مد کے ساتھ مخالفت کی تو اس وقت پتہ چلا کہ جہاں نمائندگی دی جانی تھی اور کالجوں کے پرنسپل سے فائدہ اٹھانا تھا وہاں اساتذہ کی تعداد کے پیش نظر انہیں نظر انداز کر دیا گیا لیکن اس میں اساتذہ کی صحیح نمائندگی ضروری تھی ۔ اسے بڑے زور سے ڈاکٹر صاحب نے انکار کر دیا ہے ۔

Mr. Speaker: Please, Dr. Abdul Khaliq is not under discussion. Confine yourself is the amendment.

ملک خالق داد خان بندیال ۔ جناب والا ۔ کورم نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ گنتی کی جائے ۔ ۔ گنتی کی گئی ۔ ۔ کورم پورا ہے ۔ چودھری امان اللہ لک ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں عرض کر رہا تھا کہ جامعہ پنجاب کے ساتھ الحاق شدہ کالجوں کی تعداد بہت سے فاضل اراکین کو یاد ہو گی اور جناب وزیر تعلیم کو بھی خوب حفظ ہو گی ان اساتذہ کی تعداد کیا ہے جو ان کالجوں سے تعلق رکھتے ہیں ۔ تو ان میں محض ایک شر پیدا کرنے کے لئے ۔ ان میں محض انتشار پیدا کرنے کے لئے ایک نامزدگی کا حق انہیں دیا گیا ہے اور میں یہ ہر لحاظ سے محسوس کرتا ہوں کہ ان میں محض توڑ پھوڑ ۔ حسد اور بغض پیدا کرنے کے لئے یہ دانہ ڈالا گیا ہے ۔ اگر ان کو نمائندگی دینی مقصود ہے تو میں عرض کروں گا کہ کم از کم پالچ ڈویژن میں پالچ پرنسپلز کو کسی اصول کے تحت کسی طریقہ کار کے تحت یہ نمائندگی دی جائے ۔ یہ ان کا منہ بند کرنے کے لئے دی جا رہی ہے یا ان پرنسپلوں کو اس الیکشن کی نذر کرنے کے لئے یہ طریقہ واردات استعمال کیا گیا ہے ۔ ابھی ابھی وزیر تعلیم یہ فرما رہے تھے جس کے متعلق سپیکر صاحب نے یہ فرمایا کہ اس کا ۔ ۔ نوٹس نہیں لیا لیکن میں نے چونکہ سن لیا تھا ۔ وہ فرما رہے تھے کہ یہ سنڈیکیٹ ہے یہ پرنسپل صاحبان کے لئے شجر ممنوعہ ہے ۔ جہاں تک مفصل کے اساتذہ کا سوال ہے انکو ایک یا دو کی نسبت سے نمائندگی کیوں دی جائے ۔ اگر دینی ہے تو میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ یہ الکا جمہوریت

حق ہے یا اس سے صاف انکار کر دیا جائے یا ان کی تعداد کسی نسبت کے حساب سے بڑھائی جائے اور وہ تعداد میں نے اپنی ترمیم میں رکھی ہے کہ پانچ اساتذہ ہوں گے اور پانچ پرنسپل ہوں گے کیونکہ تحصیل کالجوں کی تعداد بہت زیادہ ہے - جناب والا - ان کے ساتھ جناب کی وساطت سے یہ گزارش کروں گا کہ میرے فاضل دوست وزیر تعلیم صاحب کم از کم میری اس تجویز کو ضرور مان لینگے کیونکہ میں نے ان کی سنگدلی کے پیش نظر پہلے ہی اپنی ترمیم واپس لے لی ہے اب وہ کچھ نہ کچھ لحاظ کر ہی لیں گے -

Mr. Speaker: The question is :

> That in sub-clause (1) of Clause 24 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, in para (x), for the words "one Principal", occrring in line 1, the words "five Principals" be substituted; and for the words "two teachers", occurring also in line 1, the words "five teachers" be substituted.

(That motion was lost)

Mr. Speaker: Next amendment is by Syed Hassan Mahmood. As the member is not present, the amendment lapses. I will now put the clause to the vote of the House.

The question is :

> That Clause 24, as amended, forms part of the Bill.

Hajj Mohammad Saifullah Khan: I oppose it.

Syed Kabish Alwari: I oppose it.

مسٹر سپیکر - حاجی محمد سیف اللہ خان -

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - جس طرح پہلے کئی مرتبہ یہ کہا جاتا ہے کہ یونیورسٹی اساتذہ اور طلبا پر ہی مشتمل ہونی کرتی

ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ان دونوں عناصر کا نام ہی یونیورسٹی ہوا کرتا ہے ۔ مگر افسوس یہ ہے کہ اس یونیورسٹی کا ایک اہم ترین ادارہ جسے ہم سنڈیکیٹ کہتے ہیں اس میں ہم دیکھتے ہیں کہ ہم نے طلبا اور اساتذہ کو کیا نمائندگی دی ہے ۔ یہ ادارہ جو صرف اور صرف طلبا اور اساتذہ پر مشتمل ہوا کرتا ہے ۔ اس میں اگر ہم غور سے دیکھیں تو ۲۲ ارکان کے اس سنڈیکیٹ میں جس طرح وزیر تعلیم نے فرمایا تھا کہ ہم نے زیادہ سے زیادہ منتخب افراد کی نمائندگی کو سامنے رکھا ہے ۔ میں پوچھتا ہوں کہ ہزاروں طلبا کی تعداد میں سے اگر ہم نے نمائندگی دی تو صرف دو طلبا کو ۔ اساتذہ کو آپ لے لیں ۔ اس میں الحاق شدہ کالج ۔ پروفیسر ۔ ایسوسی ایٹ پروفیسر ۔ ڈین کو ملا کر ۲۲ ارکان کے سنڈیکیٹ میں ہم نے صرف سات کو نمائندگی دی ہے ۔ وہ ادارہ جس کی تمام تر نمائندگی کا حق طلبا اور پروفیسر اور اساتذہ کو حاصل تھا ان کو ہم نے صرف ایک تہائی تک محدود رکھا ہے اور ہم نے تمام تر افراد اور تمام تر نمائندگی اس ادارے سے باہر سے لا کر رکھ دی ہے ۔ جناب والا ۔ سنڈیکیٹ میں نمائندگی دیتے وقت سنڈیکیٹ کے ارکان مقرر کرتے وقت چانسلر کو تو یاد رکھا گیا ۔ وائس چانسلر کو تو یاد رکھا گیا ۔ پبلک سروس کمیشن کو تو یاد رکھا گیا ۔ صوبائی اسمبلی تک کو نمائندگی دی گئی ۔ طلبا کی بھی معمولی طور پر اشک شوئی کی گئی اور اساتذہ کو بھی برائے نام نمائندگی دی گئی اور ایسے اداروں تک کو نمائندگی دی گئی ہے جن کا اس ادارے سے بہت ہی کم تعلق ہے بلکہ میرے خیال میں دور کا تعلق نہیں تھا لیکن ان لوگوں کو اس سے محروم کر دیا گیا ہے جو دن رات اس یونیورسٹی کے لئے کام کرتے ہیں ۔ جو یونیورسٹی کے ملازم تصور ہوتے ہیں ۔ شائد آپ یہ بھول گئے ہیں کہ یونیورسٹی میں صرف طلبا اور اساتذہ ہی نہیں ہوتے بلکہ دوسرا سٹاف بھی ہوتا ہے دوسرا عملہ بھی ہوتا ہے جسے آپ ایگزیکٹو عملہ کا نام بھی دے سکتے ہیں یا جسے ہم کلیریکل سٹاف بھی یہ کہہ سکتے ہیں ان تمام لوگوں کو ہم نے نظر انداز کر دیا ہے اور ہم نے قطعاً ان کی نمائندگی اس سنڈیکیٹ میں نہیں رکھی ۔ جناب والا ۔ جہاں تک نمائندگی دینے کا سوال ہے اگر اس نمائندگی کو صرف اساتذہ اور طلبا تک ہی محدود رکھا جاتا

پھر تو میں کہہ سکتا تھا کہ اس میں کسی ایسے آدمی کو نمائندگی نہ دی جائے جو درس و تدریس سے تعلق نہ رکھتا ہو ۔ جب ہم نے ان لوگوں کو بھی نمائندگی دی ہے جن کا درس و تدریس سے کوئی تعلق نہیں تھا تو کیا وہ لوگ اس چیز کے مستحق نہیں تھے جنہوں نے یونیورسٹی کی فلاح و بہبود کے لئے اپنی زندگیاں وقف کی ہوئی ہیں اور وہ یونیورسٹی میں کام کرتے ہیں ۔ دن رات محنت کرتے ہیں اگر ان کا کوئی مسئلہ پیدا ہو جائے کوئی سوال پیدا ہو جائے ۔ ان کی ملازمتیں خطرے میں پڑ جائیں ۔ انہیں اپنے حقوق اور مراعات کا تحفظ کرنا پڑ جائے تو ان کا کوئی بھی آدمی ایسا نہیں ہے جس کو وہ سنڈیکیٹ میں بھیج کر اپنی نمائندگی کرا سکیں ۔

اس کے ساتھ ساتھ ہم نے سنڈیکیٹ میں رجسٹرڈ گریجوایٹس کو بھی نظر انداز کر دیا ہے ۔ ہم نے ان کی بھی اس میں کوئی نمائندگی نہیں رکھی جو صحیح معنوں میں یونیورسٹی کے فارغ التحصیل ہو کر بعد میں یونیورسٹی کے لئے قابل عمل ۔ مفید اور کارآمد ہو سکتے ہیں ۔ تمام تر نمائندگی دیتے وقت ہم نے جس چیز کو مد نظر رکھا ہے جو چیز ہمارے پیش نظر رہی ہے وہ صرف یہ رہی ہے کہ وہ لوگ جو اس کے صحیح معنوں میں حقدار ہیں جو جو اس کے صحیح معنوں میں مالک ہیں ان کو کم سے کم تو کیا جائے اور ان کا دخل عمل یونیورسٹی میں قطعی طور پر محدود کیا جائے اور اس کے برعکس نامزد کردہ افراد ۔ سرکاری ملازم اور وہ لوگ جن کا یونیورسٹی سے کوئی تعلق نہیں ہے انہیں زیادہ سے زیادہ نمائندگی دی جائے تاکہ یونیورسٹی زیر اثر رہے ۔ یہی نظریہ اگر کارفرما رہا ۔ اگر ہم نے اسی طریقے سے یونیورسٹی کو جمہوری بنانا ہے ۔ اگر ہم نے اسی طریقے سے طلبا اور اساتذہ کی تائید حاصل کرنی ہے تو میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ اس سنڈیکیٹ کا بھی وہی حشر ہوگا جو کہ سابقہ یونیورسٹی آرڈیننسز کے تحت قائم کردہ سنڈیکیٹ اور یونیورسٹی کا ہوا تھا ۔

لہذا میں یہ گزارش کروں گا کہ آپ اس پر نظرثانی کریں ۔ آپ اس کی نمائندگی پر سوچیں کہ یہ اسی وقت طلبا ۔ اساتذہ اور یونیورسٹی کے عملہ کے لئے قابل قبول بن سکتی ہے ۔ یہ اسی وقت صحیح کام کر سکتی ہے ۔ یہ اسی صورت میں اپنے فرائض منصبی بخوبی انجام دے سکتی ہے جب ان تمام متعلقہ افراد کو ان کی تعداد کے مطابق ۔ ان کی استعداد کے مطابق ۔ ان کے حق کے مطابق خاطر خواہ نمائندگی دیں ۔

مسٹر سپیکر - سید قابش الوری -

سید قابش الوری - جناب والا - سنڈیکیٹ کی جو ترتیب اس بل میں موجود ہے وہ یقیناً ۱۹۶۱ء کے پیدائم زمانہ پنجاب یونیورسٹی آرڈیننس کے مقابلے میں زیادہ جمہوری رنگ رکھتی ہے اور اس بات کا اعتراف کرنا چاہیے کہ اس بل میں ہزاروں اساتذہ اور طلبا کو نمائندگی دے کر یقیناً ایک مستحسن قدم اٹھایا گیا ہے - لیکن جناب والا یہ نمائندگی ان کے تناسب تعداد اور حق کے اعتبار سے کسی طرح سے بھی مناسب نہیں اور ان کے مطالبات اور خواہشات سے ہم آہنگ نہیں ہے - لصولاً جب آپ کسی طبقے کو کوئی نمائندگی دیتے ہیں تو اس نمائندگی کے لئے ان کی حیثیت ان کی تعداد اور ان کے فرائض کی نوعیت کو بھی پیش نظر رکھا جانا چاہیے - لیکن یہاں طلبا اور اساتذہ کو نمائندگی دیتے وقت ان کی تعداد - ان کی ضرورتوں اور ان کے فرائض کو پیش نظر نہیں رکھا گیا - یہ بات بھی یقیناً قابل تحسین ہے کہ طلبا کی نمائندگی کے لئے جامعہ کے طلبا کی انجمن کو انتخاب کا حق دیا گیا ہے - لیکن اس بنیادی حق کو اساتذہ سے چھین لیا گیا ہے - جب ایک طبقے کو اس ادارے میں نمائندگی کے لئے ایک استحقاق بخشا جا سکتا ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ دوسرے طبقے کو اس ادارے میں نمائندگی کے لئے اس حق سے محروم کر دیا جائے - اس لئے یہ بات زیادہ مناسب ہوتی کہ اساتذہ کے نمائندوں کے انتخابات کے لئے بھی اساتذہ کی انجمن کو تسلیم کیا جاتا تاکہ وہ اپنے مطالبات اور خواہشات کے مطابق اپنے بہتر نمائندوں کا انتخاب کر سکتے اور ان کی ایسوسی ایشن اپنے نمائندوں کے سلسلے میں نہ صرف جواب دہ ہوتی بلکہ اپنے مقاصد اور نصب العین کے سلسلے میں زیادہ بہتر طور پر اپنا موقف سنڈیکیٹ میں پیش کر سکتی -

جناب والا - اس طرح سے جامعہ میں ایک ایڈمنسٹریٹو ٹیکنیکل ایمپلائز ایسوسی ایشن موجود ہے - اساتذہ کی تعداد تقریباً تین سو ہے - لیکن ان ملازمین کی تعداد تقریباً دو ہزار ہے اور ان میں رجسٹرار سے لے کر چپڑاسی تک شامل ہیں - لیکن یہ بات انتہائی افسوس ناک ہے کہ ان کو کسی بھی ادارے میں اور خاص طور پر سنڈیکیٹ میں نمائندگی کا حق نہیں دیا گیا -

مسٹر سپیکر - سید صاحب - یہ پوائنٹ پہلے ہو چکا - اب کوئی اور پوائنٹ لیجئے -

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ سنڈیکیٹ جامعہ کا ایک اعلیٰ اختیاراتی ادارہ ہوتا ہے ۔ اس لئے اس میں نمائندگی زیادہ بہتر بنانے کے لئے زیادہ موثر اور فعال رکھنے کے لئے اس بات کی ضرورت ہے کہ ان کے نمائندوں کو ان کی انجمن کے ذریعے منتخب کیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سید صاحب ۔ یہ پوائنٹ تفصیل سے argue ہو چکا ہے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں درخواست کرتا ہوں کہ اب بھی وقت ہے کہ جناب وزیر تعلیم اس سلسلے میں اپنے موقف پر نظرثانی کریں اور جامعہ کے طلبا اور اساتذہ کی خواہشات کے مطابق اس یونیورسٹی بل کو زیادہ سے زیادہ قابل قبول بنانے کے لئے ہماری ترامیم پر نظر ثانی فرمائیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب سوال یہ ہے :

کہ ضمن ۲۵ ترمیم شدہ صورت میں مسودہ قانون کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(ضمن ۲۵)

مسٹر سپیکر ۔ اب بل کی کلاز ۲۵ زیر غور ہے ۔ پہلی ترمیم حاجی صاحب کی طرف سے ہے ۔ آپ نے سنڈیکیٹ کو منظور کر لیا ہے ۔ اس کو کچھ نہ کچھ اختیارات تو دیں گے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں حق مخالفت محفوظ رکھتے ہوئے اپنی ترمیم واپس لیتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ ملک محمد اعظم ۔

Malik Muhammad Azam : Sir, I beg to move :

That for *para* (w) of sub-clause (2) of Clause 25 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, the following be substituted, namely :—

(w) to suspend, punish and remove from service in the prescribed

manner such officers, teachers and other employees as are appointed by the Syndicate.

Mr. Speaker: Amendment moved is :

That for para (w) of sub-clause (2) of Clause 25 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, the following be substituted, namely :—

(w) to suspend, punish and remove from service in the prescribed manner such officers, teachers and other employees as are appointed by the Syndicate.

مسٹر سپیکر ۔ شیخ عزیز احمد کی طرف سے بھی یہی ترمیم ہے ۔ کیا آپ نے اس کے متعلق کچھ کہنا ہے ؟

ملک محمد اعظم ۔ جی نہیں ۔

Mr. Speaker : The question is :

That for para (w) of sub-clause (2) of Clause 25 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, the following be substituted, namely :—

(w) to suspend, punish and remove from service in the prescribed manner such officers, teachers and other employees as are appointed by the Syndicate.

(تحریک منظور کی گئی)

Syed Tabish Alwari : Sir, I beg to move :

That in para (w) of sub-clause (2) of Clause 25 of the Bill, as recom-

mended by the Standing Committee on Education, for the words "the Vice Chancellor" occuring in line 2, the words and commas "the Chancellor, the Pro-Chancellor, the Vice-Chancellor and the Pro-Vice-Chancellor" be substituted.

میاں منظور احمد موھل - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - جو کلاز ابھی آپ نے منظور کی ہے - اس سے اس کی نفی ہو جاتی ہے -

مسٹر سپیکر - وہ کلاز substitute ہو گئی اب آپ کی امنڈمنٹ پیش نہیں ہو سکتی -

سید تابش الوری - جناب والا - یہ بڑی اہم ہے - میں اس کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ یہ امنڈمنٹ ہے کیا -

مسٹر سپیکر - انہوں نے prescribed manner کر دیا ہے - اب آپ کی کلاز redundant ہو گئی ہے -

سید تابش الوری - جناب والا - آپ ملاحظہ فرمائیں سنڈیکیٹ چانسلر اور پروچانسلر کا ماتحت ادارہ ہے - لیکن یہاں یہ اختیار دیا گیا ہے - کہ وہ چانسلر اور پروچانسلر کو معطل کر سکتا ہے -

مسٹر سپیکر - ایک دن پہلے بھی ایک فاضل رکن نے تقریر کی تھی - یہ interpretation کے کچھ اصول ہوتے ہیں -

سید تابش الوری - جناب والا - یہ فرما سکیں گے کہ یہ کس طرح سے infructuous ہو چکی ہے -

Mr. Speaker : A new sub-clause instead of (w) has been inserted.

Syed Tabish Alwari : What are the words of this.

Mr. Speaker : The words are "to suspend. punish and remove from service in the prescribed manner such officers, teachers and other employees as are appointed by the Syndicate."

اس لئے جو آپ کی شکایت ہے وہ ختم ہو گئی ہے ۔ صرف وہی افسر جن کو سنڈیکیٹ مقرر کرتا ہے ۔ ان کے خلاف ضابطے میں کارروائی کی جا سکتی ہے ۔ یہ تو بڑا واضح ہو گیا ہے ۔ ضابطے کی بھی ان پر پابندی آ گئی۔

سید تابش الوری ۔ ٹھیک ہے ۔ میری امنڈمنٹ بھی یہی تھی ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کی یہ ترمیم infructuous ہو گئی ہے ۔ اگلی ترمیم پیش کریں ۔

Syed Tabish Alwari : Sir, I move :

That in para (z) of sub-clause (2) of Clause 25 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, between the word "Senate" and semicolon appearing at the end, the following be inserted, namely :—

in accordance with sub-section of Section 30 read with Section 23 (a).

Mr. Speaker : The amendment moved is :

That in para (z) of sub-clause (2) of Clause 25 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, between the word "Senate" and semicolon appearing at the end, the following be inserted, namely :—

in accordance with sub-section (2) of section 30 read with section 23 (a).

Minister for Education : I oppose it.

مسٹر سپیکر ۔ تابش صاحب کبھی یہ حربہ بھی استعمال کر کے دیکھیں

میں نے اکثر یہ دیکھا ہے کہ جو ممبر اپنی ترمیم پر بولتا نہیں اس کی ترمیم منظور ہو جاتی ہے ۔ (قہقہے)

سید تابش الوری ۔ اگر اس سلسلے میں آپ یقین دہانی کرالیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں اس سلسلے میں آپ کی مدد نہیں کر سکتا ۔

سید تابش الوری ۔ پھر اس سلسلے میں صرف اتنی گزارش کروں گا کہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ کلاز اس وقت تک مبہم رہتی ہے جب تک اس کو اس ترمیم کے ساتھ نہ پڑھا جائے ۔ اگر میری یہ ترمیم قبول فرما لی جائے تو سب کلاز بامعنی ہی نہیں بلکہ سموتھ اور جلسع بھی ہو جائے گی ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ یہ سب کلاز بڑی واضح ہے ۔

سید تابش الوری ۔ میری ترمیم بھی بڑی واضح ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب سوال یہ ہے :

That in para (z) of sub-clause (2) of Clause 25 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, between the word "Senate" and semi-colon appearing at the end, the following be inserted, namely : -

in accordance with sub-section (2) of section 30 read with section 23 (a).

(تحریک منظور نہیں کی گئی)

چوہدری امان اللہ لک ۔ میں اپنی ترمیم واپس لیتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب ایوان کے سامنے سوال یہ ہے :

کہ ضمن ۲۵ ترمیم شدہ صورت میں مسودہ قانون کا حصہ ہے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(ضمن ۲۶)

مسٹر سپیکر - اب ایوان کے سامنے بل کی کلاز ۲۶ زیر غور ہے -

The House is adjourned till 7-00 p.m. today.

(اسمبلی کا اجلاس شام سات بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)

شام کی نشست

مسودہ قانون

مسودہ قانون جامعہ پنجاب مصدرہ ۱۹۷۳ء

(بحث جاری)

(اس مرحلہ پر مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر جلوہ افروز ہوئے)

مسٹر سپیکر - ترمیم نمبر ۱۱۹ - حاجی محمد سیف اللہ خان -

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - میری یہ تحریک تھی کہ ضمن ۲۶ جیسا کہ مجلس قائمہ نے سفارش کی ہے کو حذف کر دیا جائے - چونکہ ضمن ۲۶ تعلیمی کونسل کے متعلق ہے جس کا یونیورسٹی میں ہونا نہایت ضروری ہے اس لئے اس کی اہمیت کے پیش نظر میں اپنی تحریک کو اپنا حق مخالفت محفوظ رکھتے ہوئے واپس لیتا ہوں -

مسٹر سپیکر - مسٹر رؤف طاہر -

Mr. Rauf Tahir : Sir, I move :

> That after para (i) of sub-clause (1) of Clause 26 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, the following new para be added as para (ii) and the existing para (ii) and the subsequent paras be re-numbered accordingly, namely : -
> (ii) the Pro-Vice-Chancellor,".

Mr. Speaker : Amendment moved and the question is :

That after para (i) of sub-clause (1) of Clause 26 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, the following new para be added as para (ii) and the existing para (ii) and the subsequent paras be re-numbered accordingly, namely :—

(ii) the Pro-Vice-Chancellor.

(The motion was carried)

حاجی محمد سیف اللہ خان - میں یہ ترمیم پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم نے سفارش کی ہے کی ضمن ۲۶ کی تحتی ضمن (۱) کے پیرا (سوم) کو حذف کر دیا جائے ۔

Mr. Speaker : The amendment moved is :

That para (iii) of sub-clause (1) of Clause 26 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, be deleted.

Minister for Education : I oppose it, Sir.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میری ترمیم Institutes کے ڈائریکٹروں کے متعلق ہے اس کو حذف کرنے کی تحریک اس لئے کی گئی ہے کہ ان Institutes کو واضح نہیں کیا گیا ہے جسکے ڈائریکٹر تعلیمی کونسل کے ممبر ہوں گے ۔ تاوقتیکہ یہ اطمینان نہ ہو جائے کہ وہ کونسے ادارے ہیں اور ان کو کس حد تک واضح کیا گیا ہے اور ان کا کس حد تک ممبر رہنا ضروری ہے ۔ صرف یہ لکھ دینا کہ ان اداروں کے ڈائریکٹر تعلیمی کونسل کے ممبر ہوں گے یہ اس مقصد اور افادیت کو پورا نہیں کرتا اس لئے پیش نظر میں یہ تحریک کرتا ہوں کہ کلاز ۲۶ کی ضمن (سوم) حذف کر دی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سید صاحب آپ ان سے اتفاق کرتے ہیں ۔

سید نابش الوری ۔ میں ان سے اتفاق کرتا ہوں ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ اخلاق اور پارلیمانی روایات ان تمام چیزوں کا تقاضا یہ ہے ۔ کہ جب دو پڑھے لکھے آدمی بات کر رہے ہوں تو اس کی بنیاد دلائل پر ہونی چاہئے ۔ میں کئی دنوں سے دیکھ رہا ہوں کہ ڈاکٹر عبدالخالق صاحب اٹھتے ہیں اور oppose کرکے بیٹھ جاتے ہیں اور ترمیم کو put کر دیتے ہیں ۔ ضروری ہے کہ ڈاکٹر صاحب دلیل کا جواب دلیل سے دیں اور اس ایوان کی رائے بعد میں معلوم کریں ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ Institutes دو ہیں انہیں اصل میں انسٹیٹیوٹ کیوں کہا جاتا ہے اور یونیورسٹی کا ڈیپارٹمنٹ کیوں نہیں کہا جاتا ۔ وہ اس لئے کہ کہ ایسے ڈیپارٹمنٹ جن میں ایک سے زائد مضامین پڑھائے جائیں ان کو ہم انسٹیٹیوٹ کہہ دیتے ہیں اس لئے ڈائریکٹر ہوتے ہیں نہ پہلے پروفیسر ہوتے ہیں اور ان میں سے اکثر ڈین بھی ہوتے ہیں تو یہ ڈائریکٹر ایسے انسٹیٹیوٹ کے نہیں ہیں جن کا یونیورسٹی سے کوئی تعلق نہ ہو وہ پہلے تعلیمی ادارے ہیں انسٹیٹیوٹ کہنے کا مقصد یہ ہوگا کہ وہاں ایک سے زائد مضامین پڑھائے جائیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کا سوال یہ ہے :

> کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم نے سفارش کی ہے کی ضمن ۲۶ کی تحتی ضمن (۱) کے پیرا (سوم) کو حذف کر دیا جائے ۔
>
> (تحریک منظور نہیں کی گئی)

مسٹر سپیکر ۔ ترمیم نمبر ۱۲۱ ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ میں یہ ترمیم پیش کرتا ہوں :

> کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم نے سفارش کی ہے

کی ضمن ۲۶ کی تحتی ضمن (۱) کے پیرا
(چہارم) کو حذف کر دیا جائے۔

Mr. Speaker : The amendment moved is :

That para (iv) of sub-clause (1) of Clause 26 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, be deleted.

Minister for Education : I oppose sir :

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - میں اسے واپس لیتا ہوں -

سید تابش الوری - جناب والا - میں اپنی ترمیم پیش نہیں کرتا -

علامہ رحمت اللہ ارشد - جناب والا - میں بھی اسے واپس لیتا ہوں -

مسٹر سپیکر - اب ترمیم نمبر ۱۲۲ زیر غور ہے -

علامہ رحمت اللہ ارشد - جناب والا - میں اپنی یہ ترمیم پیش نہیں کرتا -

سید تابش الوری - میں یہ ترمیم پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم نے سفارش کی ہے کہ ضمن ۲۶ کی تحتی ضمن (۱) کے پیرا (ہشتم) کی سطر ۳ و ۴ میں وارد ہونے والے الفاظ "وہ اپنے میں سے منتخب کریں گے" کی بجائے الفاظ "تعلیمی عملہ کی ایسوسی ایشن جامعہ کے تدریسی عملہ میں سے منتخب کریگی" ثبت کئے جائیں -

Mr. Speaker : The amendment moved is :

That in para (viii) of sub-clause (1) of Clause 26 of the Bill, as recommended by the Standing Com-

mittee on Education, for the words "and from amongst themselves" occurring in line 3, the words "the Academic Staff Association from amongst the teaching staff of the University" be substituted :

Minister for Education : I oppose Sir.

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ تعلیمی کونسل میں تدریسی شعبوں کے نمائندوں کی موجودگی نہایت اچھی اور اطمینان بخش بات ہے لیکن یہاں ایک بار پھر ان کی نمائندہ انجمن کو التخاب کے حق سے محروم کر دیا گیا ہے ۔ آپ جانتے ہیں کہ ایسوسی ایشن یونیورسٹی اساتذہ کے مختلف طبقوں سے متعلق ہے اور انہوں نے اس سلسلہ میں متعدد بار سرکاری اور غیر سرکاری سطح پر اپنی حیثیت کو منوانے کی جدوجہد کی ہے ۔ آج جبکہ یونیورسٹی کے لئے قانون سازی کی جا رہی ہے تو میرا یہ فرض ہے کہ میں ان کے اس دیرینہ مطالبہ کو آپکی وساطت سے ایوان کے سامنے رکھوں ۔ ان کا یہ مطالبہ حقائق پر مبنی ہے انصاف پر مبنی ہے اور جمہوری اقدار سے ہم آہنگ ہے ۔ جناب والا ۔ میں نے اپنی ترمیم میں یہ کہا ہے کہ اکیڈمک ایسوسی ایشن کو تدریسی عملے میں سے نمائندہ منتخب کرنے کا اختیار دیا جائے ۔ اور کوئی وجہ نہیں ہے کہ اس ترمیم کو قبول نہ کیا جائے ۔ جناب وزیر تعلیم مجھ سے متفق ہونگے کہ ان کی یہ نمائندہ ایسوسی ایشن مختلف مراحل میں مختلف معاملات کے سلسلے میں لا دینی اتحاد اور اپنی موثر نمائندہ حیثیت کا اظہار کرتی رہی ہے اور آج بھی ان کی یہ حیثیت اسطرح قائم ہے ۔ اس لئے میں درخواست کرتا ہوں کہ جس طرح موجودہ حکومت نے مزدوروں کی مختلف ایسوسی ایشن کو تسلیم کیا ہے یہاں بھی اس ترمیم کے ذریعے ان کی اس نمائندہ حیثیت کو تسلیم کرتے ہوئے انہیں بھی اپنی رائے کا حق دیا جائے ۔ اس طرح سے نہ صرف تعلیمی کونسل میں موثر نمائندگی ہو سکے گی بلکہ وہ جمہوری طور پر اس کو زیادہ فعال اور موثر بنا سکیں گے ۔ ان معروضات کے ساتھ میری درخواست ہے کہ اس ترمیم کو قبول کر لیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان ۔

حاجی محمد سیف‌اللہ خان - جناب والا - جہاں تک تعلیمی عملہ کی ایسوسی ایشن کا تعلق ہے اس ضمن میں کیونکہ پہلے عرض کی گئی تھی - اور ہاؤس نے تعلیمی عملہ کی ایسوسی ایشن بنانے کی منظوری دینے سے انکار کر دیا تھا اس لئے میری رائے میں اب میری یہ ترمیم غیر موثر ہو چکی ہے جسے میں واپس لیتا ہوں -

مسٹر سپیکر - الوری صاحب - آپ کی کیا پوزیشن ہے ؟

سید تابش الوری - اچھی بات جس مرحلے پر بھی مان لی جائے اچھی رہتی ہے - اس لئے میں ایک بار پھر وزیر تعلیم سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس کو منظور کر لیں -

مسٹر سپیکر - اگر وہ نہ مانیں تو میں اسے ووٹنگ کے لئے پیش کر دوں ؟

سید تابش الوری - آپ میری ترمیم ووٹنگ کے لئے پیش کر دیں -

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

That in para (viii) of sub-clause (1) of Clause 26 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education for the words "and from amongst themselves" occurring in line 3, the words "the Academic Staff Association from amongst the teaching staff of the University" be substituted.

(تحریک منظور نہیں کی گئی)

مسٹر سپیکر - علامہ رحمت‌اللہ ارشد - نمبر ۱۲۴ -

علامہ رحمت‌اللہ ارشد - میں اسے پیش نہیں کرتا -

مسٹر سپیکر - سید تابش الوری - نمبر ۱۲۵ -

Syed Tabish Alwari : Sir I move :

That in para (ix) of sub-clause (1)

of Clause 26 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, for the words "and from amongst themselves" occurring in lines 2-3. the words "the Academic Staff Association from amongst the teaching staff of the University" be substituted.

Mr. Speaker : The amendment moved is :

That in para (ix) of sub-clause (1) of Clause 26 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education. for the words "and from amongst themselves" occurring in line 2-3, the words "the Academic Staff Association from amongst the teaching staff of the University" be substituted.

Minister for Education : I oppose it, Sir.

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں اس سلسلے میں مزید کچھ گزارش کرنے کی بجائے صرف یہ عرض کروں گا کہ میں اس ترمیم پر اس لئے اصرار کر رہا ہوں کہ میری یہ ترمیم اس معزز ایوان کے ریکارڈ میں محفوظ رہے ۔

Mr. Speaker : The question is :

That in para (ix) of sub-clause (1) of Clause 26 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, for the words "and from amongst themselves" occurring in lines 2-3, the words "the Academic Staff Association from

amongst the teaching staff of the University" be substituted.

(The motion was lost)

مسٹر سپیکر ۔ میاں بھ افضل حیات ۔ میاں خورشید انور ۔ میاں مصطفیٰ ظفر ۔ کیطرف سے ترمیم نمبر ۱۲۶ ہے ۔

Mian Khurshid Anwar : Sir I move :

That in para (xii) of sub-clause (1) of Clause 26 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, between the word "Chancellor" and semi-colon appearing at the end, the words "in consultation with Syndicate" be inserted.

Mr. Speaker : The amendment moved is :

That in para (xii) of sub-clause (1) of Clause 26 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, between the word "Chancellor" and semi-colon appearing at the end; the words "in consultation with Syndicate" be inserted.

Minister for Education : I oppose it, Sir.

مسٹر سپیکر ۔ چوہدری امان اللہ لک کی بھی ترمیم یہی ہے ۔ میں اس کو بھی ساتھ لے رہا ہوں ۔

ڈاکٹر ملک حلیم رضا ۔ پوائنٹ آف پرولیج ہے جناب والا ۔ یہ سیٹیں جہاں ہر ہم پر بیٹھے ہیں یہاں مچھر بڑی کثرت سے ہمیں کاٹ رہا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ معلوم ہوتا ہے کہ تحریک التواء کار کے خوف سے یہ کثرت سے یہاں آ گیا ہے ۔

ڈاکٹر حلیم رضا - جناب والا - محکمہ انسداد ملیریا سے کہا جائے کہ وہ اس کا انسداد کریں -

مسٹر سپیکر - اس کے متعلق حکم ہو جائے گا - ان کا استحصال تو ہم کر رہے ہیں - کہ رات کو ہم یہاں آ گئے ہیں - وہ بڑے اطمینان سے رات کو یہاں بیٹھا کرتے ہوں گے - چوہدری امان اللہ لک صاحب جب بھی کھڑے ہوتے ہیں تو کسی نہ کسی طرف سے مداخلت ہو جاتی ہے - چوہدری امان اللہ لک -

Chaudhri Amanullah Lak : Sir I move :

> That in Clause 26 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, in para (xii) of sub-clause (1), between the word "Chancellor" and semi-colon appearing at the end, the words "on the recommendation of the Syndicate" be inserted.

Mr. Speaker : The amendment moved is :

> That in Clause 26 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, in para (xii) of sub-clause (1), between the word 'Chancellor" and semi-colon appearing at the end, the words "on the recommendation of the Syndicate" be inserted.

Minister for Education : I oppos it, Sir.

مسٹر سپیکر - میاں محمد افضل حیات موجود ہیں -

میاں خورشید انور - جی ہاں موجود ہیں -

میاں محمد افضل حیات - میری طرف سے میاں صاحب ہی تقریر کر دیتے ہیں -

میاں خورشید انور - جناب والا - اس ضمن میں کہا گیا ہے کہ تین

اشخاص جو آرٹ - سائنس اور پیشہ ورانہ مضامین میں ممتاز ہوں گے وہ ہر ایک شعبہ سے نامزد کئے جائیں گے جن کو چانسلر نامزد کریں گے ۔ جناب والا ۔ نامزدگی تمام مسودہ قانون میں بھری پڑی ہے ۔ اگر چانسلر صاحب کو جناب وزیر صاحب مشورہ دیں گے تو وہ اپنے ڈھب کے آدمی منتخب کرا سکتے ہیں یا شائد محکمہ تعلیم کا کوئی سیکشن افسر وہ نام بھیج دے گا تو وہ نام منظور ہو جائیں گے ۔ سنڈیکیٹ جس کی جناب وزیر تعلیم نے تھوڑی دیر پہلے بڑی تعریف کی تھی کہ اس کو بڑا اعلیٰ اور جمہوری ادارہ بنا دیا گیا ہے اس کے ساتھ اگر مشورہ کر لیا جائے تو کوئی فرق نہیں پڑے گا ۔ وزیر صاحب کو عادت ہو گئی ہے کہ وہ معقول بات بھی تسلیم نہیں کرتے تو تو وہ ضد میں آئے ہوئے ہیں ۔ اس ترمیم سے ان کی شان میں کوئی فرق نہیں پڑے گا ۔ فرق یہ ہوگا کہ چند آدمی بیٹھ کر مشورہ کر لیں گے ۔ ویسے آپ کے پرائیویٹ سیکرٹری یا سیکشن افسر جو نام لکھ کر بھیجیں گے وہی منظور ہو جائیں گے ۔

مسٹر سپیکر - چوہدری امان اللہ لک ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں جناب کی وساطت سے اپنے اس طرف بیٹھنے والے فاضل دوستوں سے پرزور اپیل کروں گا کہ وہ میری اس ترمیم کو اس لئے منظور کر لیں کہ اس ترمیم میں ایک ایسی حقیقت اور ایسی صداقت ہے اور اس میں وہ افادیت ہے جو میں آپ کو واضح کرنی چاہتا ہوں ۔ تعلیمی کونسل کی ہیئت کذائی جو اس ضمن میں دی گئی ہے اگر اس کو ملاحظہ کیا جائے تو تمام کالجوں کے پرنسپل اور تمام لیکچرار اور اس کے علاوہ ہر مکتبہ فکر سے تعلق رکھنے والے اساتذہ جن کا کسی نہ کسی شعبے سے تعلق تھا اس میں شامل ہوں گے ۔ اب ان دوستوں کے بعد مجھے نظر نہیں آتا کہ کون سا وہ حصہ ہے اور کون سے وہ فاضل آدمی ہیں جن کو نظر انداز کیا گیا ہے ۔ اس لئے میں ضرورت ہی محسوس نہیں کرتا کہ چانسلر صاحب کو نامزدگی کا اختیار دیا جائے لیکن اگر چانسلر صاحب کو نامزدگی کے اختیارات دینے ہیں تو اس کے لئے ضروری ہے کہ سنڈیکیٹ سے مشورہ کرنے کے بعد نامزدگی کی جائے اور یہ میں واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ یہ بات سنڈیکیٹ کے بنیادی حقوق ، بنیادی فرائض اور منصب میں سے ہے ۔ سنڈیکیٹ اس کی تجویز پر درس و تدریس کے ارتقا کے لئے موثر اقدام کرے گی سنڈیکیٹ ملی تقاضوں کی روشنی میں درس و تدریس ۔ تحقیق اور

اشاعت کے معیار کو بلند کرنے کے لئے موثر اقدام کرے گی ۔ اور اس کے بعد سنڈیکیٹ کے ہی یہ دائرہ اختیار میں ہے کہ وہ دیگر علمی مشاغل کا معیار بلند کرنے کے لئے موثر اقدام کرے ۔ میرا یہ ثابت کرنے کا مدعا یہ تھا کہ چانسلر صاحب کو ویسے ہی سنڈیکیٹ سے یہ پوچھنا پڑے گا ۔ مشورہ لینا ہوگا کہ وہ کون سے فاضل تین اشخاص ہیں جن کے بغیر تعلیمی کونسل کا معیار بلند نہیں ہو سکتا ۔ یا تعلیمی کونسل کام نہیں کر سکتی ۔ اس لئے اگر اس کو پروویژن میں رکھ لیا جائے تو وہ چانسلر صاحب کو مجبور کر سکیں گے ۔ چانسلر صاحب کو صحیح مشورہ دے سکیں گے اور اس کے علاوہ میں عرض کروں ۔ جیسا کہ اس ضمن سے ظاہر ہے ۔ جناب والا ۔ اغلباً پرائیویٹ لائف میں سے ۔ ملازمین میں سے نہیں ۔ پرائیویٹ لائف میں سے ان لوگوں کو ایک چور دروازے سے اکیڈمک کونسل میں داخل کرنا مقصود ہے ۔ جن کا یونیورسٹی سے ۔ کالجوں سے یا کسی تدریسی شعبے سے تعلق نہیں ۔ اس میں بھی میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ سنڈیکیٹ کا مشورہ لازمی ہے ۔ چانسلر صاحب بذات خود اگر ان لوگوں کی نامزدگی کریں گے تو بے بنیاد ۔ غلط اور بالکل اس کی کوئی افادیت نہیں ہوگی ۔ جناب والا ۔ میں جناب کی وساطت سے استدعا کرتا ہوں کہ چونکہ یہ سنڈیکیٹ کے بنیادی فرائض و منصب میں داخل ہے ۔ اس لئے ان سے مشورہ لازمی ہے ۔ میں یہ محسوس کرتا ہوں ۔ اب اس کے بعد اس میں کوئی گنجائش باقی نہیں رہے گی کہ اب بھی میرے فاضل دوست اس سے انکار کریں ۔ میں ان گزارشات کے ساتھ اپنی تقریر ختم کرتا ہوں ۔

Mr. Speaker : The question is :

> That in para (xii) of sub-clause (1) of Clause 26 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, between the word "Chancellor" and semi-colon appearing at the end, the words "in consultation with Syndicate", be inserted.

(The motion was lost)

Mr. Speaker : The question is :

> That in Clause 26 of the Bill, as

recommended by the Standing Committee on Education, in para (xii) of sub-clause (1), between the word "Chancellor" and semi-colon, appearing at the end, the words "on the recommendation of the Syndicate", be inserted.

(The motion was lost)

Mr. Speaker : Chaudhry Amanullah Lak, please move your ammendment No. 128.

Chaudhri Amanullah Lak : I beg to move :

That in Clause 26 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, in sub-clause (3), for the word "one-third", occuring in line 2, the word "one-half", be substituted.

Mr. Speaker : The motion is:

That in Clause 26 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, in sub-clause (3), for the word "one-third", occuring in line 2, the word "one-half", be substituted.

Minister for Education : I oppose it, Sir.

Mr. Speaker : Syed Tabish Alwari is not present. Haji Muhammad Saifullah Khan to move his amendment, please

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم نے سفارش کی ہے کہ ضمن ۲۶ کے تحت ضمن (۳) کے آخر میں

الفاظ "اور کسر کو ایک شمار کیا جائے گا"
ثبت کئے جائیں۔

Mr Speaker: The motion is:

> That in sub-clause (3) of Clause 26 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, between the word "members" and full-stop appearing at the end, the words "a fraction being counted as one", be inserted.

Minister for Education: Opposed.

علامہ رحمت اللہ ارشد۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا۔ کورم نہیں ہے۔

مسٹر سپیکر۔ گنتی کی جائے۔۔۔۔ گنتی کی گئی۔۔۔۔ کورم پورا ہے۔ چودھری امان اللہ لک۔

چوھدری امان اللہ لک۔ جناب والا۔ یہ دفعہ جس میں میں نے ترمیم کی ہے وہ بھی کورم کے ہی متعلق ہے کہ تعلیمی کونسل کے اجلاس کے لئے کورم ارکان کی کل تعداد کا ایک تہائی ہوگا۔ کیونکہ تعلیمی کونسل کے ذمے بہت کم فرائض ہیں۔ جناب والا۔ کسی کونسل کے لئے۔ کسی اسمبلی کے لئے۔ کسی انجمن کے لئے۔ کورم کی اہمیت اس کی افادیت کے پیش نظر مقرر کی جاتی ہے۔ تعلیمی کونسل میں چونکہ ان لوگوں کو شامل کیا گیا ہے جن کی صائب رائے مطلوب ہے جنہوں نے جامعہ کے تعلیمی ماحول کو تعلیمی معیار کو اور بچوں کے مستقبل کو بلند رکھنا ہے۔ ان کے لئے کورسز۔ ان کے لئے امتحانات کے طریقے وضع کرنا ہے اور اس لئے ہر ممبر کی عملی طور پر شرکت۔ اس کا مشورہ لازمی اور ضروری ہے۔ ایک تہائی کی شرط کورم کی ناکافی تصور کرتے ہوئے میں نے یہ ترمیم پیش کی ہے کہ اس کو ۲/۳ کیا جائے یعنی کورم کی تعداد کو نصف کیا جائے۔ ۱/۳ کا مطلب یہ ہے کہ ۲/۳ کو ہم آج سے اپنے طور پر چھٹی دے رہے ہیں۔ یا ان کو یہ اجازت نامہ دے رہے ہیں کہ اگر وہ نہ آئیں تو ان کے بغیر بھی کارروائی چلتی رہے گی۔ اس لئے میں جناب کی وساطت سے اپنے فاضل دوستوں

یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ یہ کھلی چھٹی نہ دیں کیونکہ اس کی ہیئت کذائی بہت وسیع ہے ۔ اس میں بے شمار لوگ ہیں اور ان سب کی ضرورت ہے ۔ ان کے مشوروں کی ضرورت ہے ۔ اگر ایک تہائی کا کورم منظور کر لیا گیا تو دو تہائی سے اکیڈمک کونسل بذات خود قانونی اور آئینی طور پر محروم ہو جائے گی ۔ جناب والا ۔ میں توقع کرتا ہوں کہ میرے فاضل دوست اکیڈمک کونسل کی اس افادیت کو پیش نظر رکھتے ہوئے جس میں عملی طور پر لوگوں کے مشوروں کی ضرورت ہے وہ میری ترمیم منظور کر لیں گے اور میرے فاضل دوست ڈاکٹر خالق صاحب اس پر بضد نہیں ہوں گے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میری ترمیم ان تمام شکوک و شبہات اور ابہام کو دور کرنے کے لئے ہے جو کورم کی گنتی کے سلسلے میں پیدا ہو سکتا ہے ۔ جناب والا ۔ یہ ترمیم اتنی واضح ہے ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ ڈاکٹر صاحب اس میں تو بڑی پریکٹیکل سی بات ہے ۔

وزیر تعلیم ۔ پہلے رولز اینڈ ریگولیشن میں موجود ہے ویسے جو آپ advise کریں ہمیں منظور ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ advise تو میں نہیں کر سکتا ۔

وزیر تعلیم ۔ قانون دان کے طور پر میں نے کہا ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں ڈاکٹر عبدالخالق صاحب کو یاد دلاؤں گا کہ اگر وہ منظور شدہ ضمن ۲۴ کی سب کلاز ۳ دیکھ لیں تو اس میں یہی الفاظ سنڈیکیٹ کے کورم کے سلسلے میں وہ پہلے سے لکھ چکے ہیں اور جس نظریہ کے تحت انہوں نے وہاں یہ الفاظ لکھے ہیں :

> کہ سنڈیکیٹ کے اجلاس کے لئے کورم ارکان
> کی کل تعداد کا نصف ہوگا کسر کو ایک
> سمجھا جائے گا ۔

کورم ایک تہائی ہو اس میں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے ۔ لیکن میں اس ابہام کو دور کرنے کے لئے یہ ترمیم دے رہا ہوں جس طرح سنڈیکیٹ کے سلسلے میں انہوں نے واضح طور پر یہ کر دیا ہے اسی طرح تعلیمی کونسل کے لئے بھی کر دیں ۔

وزیر تعلیم ۔ ٹھیک ہے ۔ جناب والا ۔ میں اس پر متفق ہوں یہ کر دیتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ قبول کرتے ہیں ۔

وزیر تعلیم ۔ یہ understood تھا لیکن اگر یہ واضح کرنا چاہتے ہیں تو ٹھیک ہے مجھے کوئی اعتراض نہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں ڈاکٹر صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اس ترمیم کو باوجود یہ سمجھتے ہوئے کہ اپوزیشن کی طرف سے آئی ہے منظور فرمایا ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ سپیکر صاحب نے اس ترمیم کو منوایا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں کسی سے نہیں منواتا ۔

سوال یہ ہے :

> کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم نے سفارش کی ہے کی ضمن ۲۶ کی تحتی ضمن (۳) کی سطر ۲ میں الفاظ ''ایک تہائی'' کی بجائے لفظ ''نصف'' ثبت کیا جائے ۔

(تحریک منظور نہیں کی گئی)

چوہدری غلام قادر ۔ پوائنٹ آف انفارمیشن ۔ میں ہاؤس کو انفارمیشن دیتا ہوں کہ رانا پھول محمد خان اور سردار محمد عاشق صاحب نے ابھی ابھی پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے پیپلز پارٹی میں اپنی شمولیت کا اعلان کر دیا ہے ۔

Mr. Speaker : I cannot take notice of that unless I am officially informed by them.

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

> کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم نے سفارش کی ہے کہ ضمن ۲۶ کی تحتی ضمن (۳) کے آخر میں

لفاظ ''اور کسر کو ایک شمار کیا جائے گا'' ثبت کئے جائیں ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر سپیکر ۔ مخدوم زادہ سید حسن محمود موجود نہیں ہیں ۔ اب سوال یہ ہے :

کہ ضمن ۲۶ ترمیم شدہ صورت میں مسودہ قانون کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(نئی ضمن)

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ میں ترمیم پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم نے سفارش کی ہے کہ ضمن ۲۶ کے بعد مندرجہ ذیل نئی ضمن بطور ضمن ۲۶ ۔ الف ایزاد کی جائے یعنی ۔

۲۶ ۔ الف ۔ سینٹ ۔ سنڈیکیٹ اور تعلیمی کونسل میں اساتذہ کے نمائندگان کا انتخاب جامعہ پنجاب کے اساتذہ کی ایسوسی ایشن کرے گی ۔

Mr. Speaker : The amendment moved is :

That after Clause 26 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education. the following new clause be added as Clause 26-A, namely :—

26.A. The representatives of teachers on the Senate. the Syndicate and the Academic Council will be elected by the teachers' Association of the University of the Punjab.

Minister for Education : I oppose it with regret.

علامہ رحمت اللہ ارشد - اس میں معذرت کی کوئی ضرورت نہیں ہے - جناب والا - میں اس ترمیم سے وزیر تعلیم کی توجہ اس جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ جہاں تک وہ زندگی کے ہر شعبے میں انقلاب اور جمہوریت کے داعی ہیں اسی طرح میں سمجھتا ہوں کہ اگر اس میں بھی اسی جمہوری طریقے کو نافذ کر دیا جائے اور ان کو ان عہدوں پر نامزدگی کی بجائے ان کے اپنے اندر سے ان کا انتخاب کیا جائے تو یہ زیادہ موزوں اور زیادہ منصفانہ ہوگا -

وزیر تعلیم - جناب والا - میں اتنی گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ نامزدگی تو ہے وہاں پر مسئلہ صرف یہ ہے کہ بجائے اس کے کہ الیکشن اکیڈمک سٹاف ایسوسی ایشن کرائے سارے ٹیچرز کرائیں - اصل میں اس میں بہت سی قباحتیں ہیں - بہت سے ٹیچر - شمولیت نہیں کرتے - وہاں پر جوان سال لیکچرار اور سینئر پروفیسر میں کافی زیادہ تفاوت پایا جاتا ہے -

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

That after Clause 26 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, the following new Clause be added as Clause 26-A, namely :—

26-A. The representatives of teachers on the Senate, the Syndicate and the Academic Council will be elected by the teachers' Association of the University of the Punjab.

(تحریک منظور نہیں کی گئی)

(ضمن ۲۷)

مسٹر سپیکر - اب ایوان کے سامنے کلاز ۲۷ زیر غور ہے -

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - میری ترمیم یہ ہے

کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم نے سفارش کی ہے کی ضمن ۲۷ کو حذف کر دیا جائے۔ چونکہ کلاز ۲۶ پاس ہو چکی ہے اور اس کی موجودگی میں یہ کلاز اس کے اختیارات اور فرائض کے متعلق ہے جو میں سمجھتا ہوں کہ اب میری امنڈمنٹ infructuous ہو چکی ہے اس لئے میں اسے پیش نہیں کرتا۔

مسٹر سپیکر - اب ایوان کے سامنے سوال یہ ہے :

کہ ضمن ۲۷ مسودہ قانون کا حصہ بنے۔

(تحریک منظور کی گئی)

(ضمن ۲۸)

مسٹر سپیکر - اب مسودہ قانون کی ضمن ۲۸ زیر غور ہے - حاجی محمد سیف اللہ خان۔

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - میں ترمیم پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارے
میں مجلس قائمہ برائے تعلیم نے سفارش کی
ہے کی ضمن ۲۸ کو حذف کر دیا جائے۔

مسٹر سپیکر - ترمیم پیش کی گئی ہے :

That Clause 28 of the Bill be deleted.

Minister for Education : I oppose it.

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - جیسا کہ کلاز ۲۸ سے واضح ہے اور جس کے الفاظ یہ ہیں کہ :

۲۸-ایسی ہئیت ہائے حاکمہ جن کے لئے
قانون ہذا میں کوئی خصوصی اہتمام
نہیں کیا گیا ہے ان کی تشکیل ،
فرائض اور اختیارات وہی ہوں گے
جو از روئے دساتیر مقرر کئے جائیں -

چونکہ اس کلاز کے تحت ایک ابہام پیدا ہو گیا ہے کہ ان تمام

authorities کو mention نہیں کیا گیا جن کے اختیارات و فرائض کا تعین statutes کے ذریعے کیا جانا مقصود ہے ۔ چنانچہ قانون واضح ہونا چاہئے جو قابل عمل ہو سکے اور یہ کلاز واضح نہیں ہے بلکہ ایک مبہم سی کلاز ہے ۔ بجائے اس کے کہ ان کا کسی طور پر غلط استعمال یا حد سے زیادہ اختیارات یا ضرورت سے کم اختیارات انہیں تفویض نہ ہوں ۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ کلاز حذف کر دی جائے تا کہ وہ اختیارات جو ان کونسلوں کے سلسلے میں منڈیکیٹ یا سینیٹ یا ان اداروں کو جن کے اختیارات انہوں نے بنانے کا اعادہ کیا ہے حاصل ہوں وہ حاصل نہ ہو سکیں ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ میں اس کا جواب دینا چاہتا ہوں ۔ جہاں اتھارٹی لکھا ہوا ہے وہاں پر یہ بھی لکھا ہوا ہے "Authorities may be prescribed by Statutes" اس طرح سے جب Statute کے ذریعہ سے کوئی اتھارٹی ہو تو Statute اس کی powers and constitution کو determine کرے گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم نے سفارش کی ہے کی ضمن ۲۸ کو حذف کر دیا جائے ۔

(تحریک منظور نہیں کی گئی)

مسٹر سپیکر ۔ اب سوال یہ ہے :

کہ ضمن ۲۸ مسودہ قانون کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ آپ نے فرمایا تھا کہ بعد میں اعلان کریں گے ۔ گورنر صاحب سے آپ کی میٹنگ ساڑھے چار بجے تھی ۔

مسٹر سپیکر ۔ ابھی دس منٹ میں مجھے اس کی اطلاع آ رہی ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ ہمیں اس کے مطابق اپنے وقت کو adjust کرنا ہے ۔

(ضمن ۲۹)

مسٹر سپیکر ۔ اب بل کی کلاز ۲۹ ایوان میں زیر غور ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں تحریک کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارے
میں مجلس قائمہ برائے تعلیم نے سفارش کی ہے
کی ضمن ۲۹ کو حذف کر دیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریک پیش کی گئی ہے :

کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارے میں
مجلس قائمہ برائے تعلیم نے سفارش کی ہے
کی ضمن ۲۹ کو حذف کر دیا جائے ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ جس طرح اس بل سے واضح ہے کہ یہ ضمن قطعی طور پر ناقابل فہم ہے اور مبہم ہے ۔ اس کے الفاظ اس چیز کی دلالت کرتے ہیں :

سینٹ ۔ سنڈیکیٹ ۔ تعلیمی کونسل اور دیگر
ہئیت حاکمہ کالجے بنانے ایسی مجالس
قائمہ مجالس خصوصی یا مشاورتی مجالس کا
تقرر کر سکتی ہیں جیسا کہ وہ موزوں خیال
کریں اور وہ ان مجالس میں ایسے اشخاص
نامزد کر سکتی ہیں جو ان مجالس کا تقرر
کرنے والی ہئیت حاکمہ کے ارکان نہ ہوں ۔

جناب والا ۔ یہ صاف واضح ہے ۔ نہ تو اس میں مجالس کی تشریح بیان کی گئی ہے نہ ہی ان کے متعلق کسی قسم کی واضح طور پر دلالت کی گئی ہے بلکہ ایک ایسی کمیٹی ۔ ایک ایسی مجالس کی constitution کے اختیارات ان ہئیت حاکمہ کو دئے گئے ہیں جن کی اس میں وضاحت ہو چکی ہے ۔ جو انہوں نے constitute کرنا ہے اس کے متعلق جہاں کوئی وضاحت نہیں ہے ۔ میں نہیں سمجھتا کہ ہم ایسے اختیارات ان اداروں کو دے دیں جن کے متعلق یہ ہاؤس لاعلم ہو ۔ جس کے متعلق ہاؤس میں کسی قسم کی انفرمیشن نہ رکھی گئی ہو ۔ اس لئے میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ اس ضمن کو حذف کر دیا جائے ۔

وزیر تعلیم - جناب والا - جہاں بڑی بڑی باڈیز ہیں - اکثر یہ ہوتا ہے کہ وہاں سب کمیٹی یا سلیکٹ کمیٹی قائم کر دی جاتی ہے - یہ بالکل واضح کلاز ہے - اس لئے اس ترمیم کو نامنظور فرمایا جائے -

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم نے سفارش کی ہے کی ضمن ۲۹ حذف کر دی جائے -

(تحریک منظور نہیں کی گئی)

مسٹر سپیکر - اب سوال یہ ہے :

کہ ضمن ۲۹ مسودہ قانون کا حصہ بنے -

سید تابش الوری - جناب والا - میں اس کی مخالفت کرتا ہوں -

مسٹر سپیکر - شاہ صاحب میں آپ کو ایک بات بتا دوں کہ جب آپ باہر گئے ہوئے تھے آپ کی ایک ترمیم منظور ہوگئی ہے -

سید تابش الوری - جناب والا میں آپ کا ممنون ہوں کہ آپ نے یہ کرم فرمائی کی ہے اس لئے میں آپ کا شکر گزار ہوں -

جناب والا - یہ ضمن جس میں مختلف ہئیت حاکمہ کو اپنی مجالس قائمہ یا مجالس خصوصی کی تقرری کے اختیارات دیئے گئے ہیں اس میں یہ عجیب بات ہے کہ مجالس کے لئے جن ارکان کا انتخاب ہونا ہے یا نامزدگی عمل میں آنی ہے وہ لوگ ہوں گے جو اس ہئیت حاکمہ کے ممبر نہیں ہوں گے - میرے خیال میں جناب وزیر تعلیم اس کی وضاحت کر سکتے ہیں - یہ ایک نئی رعایت اور ایک نیا طریقہ ایجاد کیا گیا ہے - اب تک یہ ہوتا ہے اور آپ بہتر طور پر جانتے ہیں کہ جس ہئیت حاکمہ کی مجلس مقرر کی جاتی ہے وہ ان اراکین پر مشتمل ہوتی ہے جو اس ہئیت حاکمہ میں شامل ہوتے ہیں - یہ ہمارا ایوان ایک ہئیت حاکمہ کی حیثیت رکھتا ہے اس میں بھی جب سٹینڈنگ کمیٹی یا مجلس خصوصی مقرر کرنی ہوتی ہے تو وہاں اراکین پر مشتمل ہوتی ہے لیکن اس میں یہ عجیب شرط رکھی گئی ہے کہ جو ہئیت حاکمہ اپنے لئے مجالس خصوصی یا مجالس عمومی مقرر کریں گی ان کے ارکان انہیں ہئیت حاکمہ کے رکن نہیں ہوں گے بلکہ بیرونی طور پر ایسے

لوگوں سے یہ خدمت لی جائے گی جو اس حیثیت سے کمیٹی کے ممبر نہ ہوں ۔ یہ ایک ایسا ابہام ہے ۔ یہ ایک اس قسم کی الجھن ہے جسے قابل وزیر تعلیم ہی دور کر سکتے ہیں ۔ موجودہ صورت میں یہ مبہم ہے غیر واضح ہے بلکہ یہ ایک نئی ایجاد ہے ہم اس کو کسی طور پر قابل قبول نہیں سمجھتے۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ جناب وزیر تعلیم اس سلسلے میں وضاحت بھی فرمائیں گے اور جو ابہام موجود ہے اسے دور کرنے کے لئے ضروری ترمیم بھی فرمائیں گے ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ میں گزارش کرتا ہوں کہ اس میں کوئی ابہام نہیں ہے ۔ سب لوگ یونیورسٹی سے تعلق رکھتے ہیں وہ یونیورسٹی کے تمام پروفیسر ہیں ۔ وہ تمام teaching سے تعلق رکھتے ہیں ۔ فرض کیا اگر سب کمیٹی یا سلیکٹ کمیٹی قائم کی جاتی ہے تو اس کو قائم کرنے والا کوئی چانسلر یا کوئی ایک شخص نہیں ہوتا ۔ اگر وہ سمجھتے ہیں کہ فلاں شخص بڑا ایکسپرٹ ہے اور وہ اس کمیٹی کا by chance ممبر نہیں ہے اس کو اس سلیکٹ کمیٹی میں رکھ دیں تو یہ کمیٹی بری بات نہیں ہے ۔ اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ یونیورسٹی کے باہر کے شخص کو قائم کیا جائے گا تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ پھر اس اتھارٹی کی عقل پر منحصر ہے ۔ اس اتھارٹی میں عقلمند لوگ شامل ہیں ان پر ہمیں انحصار کرنا چاہئے ۔ commonsense کو استعمال کرتے ہوئے غیر متعلقہ آدمی کو کسی سلیکٹ کمیٹی میں نہیں رکھیں گے ۔ یہ اس کی وضاحت ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب سوال یہ ہے :

کہ ضمن ۲۹ مسودہ قانون کا حصہ ہے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(ضمن ۳۰)

مسٹر سپیکر ۔ اب ایوان کے سامنے کلاز ۳۰ زیر غور ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میری تحریک یہ تھی :

کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارے
میں مجلس قائمہ برائے تعلیم نے سفارش کی
ہے کی ضمن ۳۰ حذف کر دی جائے ۔

یہ ضمن ۳۰ statutes کے متعلق ہے ۔ جن کو وضع کرنا ہم پہلے پاس کر چکے ہیں ۔ اس لئے میری یہ ترمیم infructuous ہو گئی ہے اور میں اس کو پیش نہیں کرنا چاہتا ۔

سید قابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم نے سفارش کی ہے کی ضمن ۳۰ کی تحتی ضمن ۲ کی سطر ے میں وارد ہونے والے الفاظ "یا" اور "اسے" کے درمیان الفاظ "جامعہ کی اعلیٰ مجلس قانون ساز کی حیثیت سے" ایزاد کئے جائیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریک پیش کی گئی ہے :

کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم نے سفارش کی ہے کی ضمن ۳۰ کی تحتی ضمن (۲) کی سطر ے میں وارد ہونے والے الفاظ "یا" اور اور "اسے" کے درمیان الفاظ "جامعہ کی اعلیٰ مجلس قانون ساز کی حیثیت سے" ایزاد کئے جائیں ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔

سید قابش الوری ۔ جناب والا ۔ اصل ضمن ۳۰ (۲) میں کہا گیا ہے کہ :

سنڈیکیٹ دسائیر کا مسودہ تجویز کرنے سینٹ کو پیش کرے گی اور سینٹ اسے بعینیہ منظور کر سکتی ہے اور یا ایسی ترمیمات کے ساتھ منظور کر سکتی ہے جیسا کہ سینٹ موزوں خیال کرے یا دوبارہ غور و خوض کے لئے اسے سنڈیکیٹ کے پاس بھیج سکتی ہے یا اسے مسترد کر سکتی ہے۔

جناب والا ۔ میری ترمیم کے مطابق "یا" اور "اسے" کے درمیان

اس "جامعہ کی اعلیٰ مجلس قانون ساز کی حیثیت ہے" کے الفاظ ایزاد کئے گئے ہیں۔اکا مقصد یہ ہے کہ جس طرح سنڈیکیٹ کے متعلق فاضل وزیر تعلیم نے فرمایا ہے اور خود اس بل کی مختلف کلاوز میں کہا گیا ہے کہ وہ جامعہ کا اعلیٰ قانون ساز ادارہ ہوگی یہ ترمیم خالصاً فنی نوعیت کی ہے۔ اس سینڈیکیٹ کی جو حیثیت کو زیادہ مستحکم اور مضبوط بنانا ہے۔ اس لئے میں درخواست کرتا ہوں کہ اسے قبول کرکے سینڈیکیٹ کی حیثیت کو زیادہ باوقار اور زیادہ فعال اور زیادہ موثر بنا دیا جائے۔

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

That in sub-clause (2) of Clause 30 of the Bill, as recommeded by the Standing Committee on Education, between the word "reject" and the colon appearing in line 5, at the end, the words "as supreme Legislative Body of the University" be inserted.

(تحریک منظور کی گئی)

(اس مرحلہ پر مسٹر ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

مسٹر ڈپٹی سپیکر۔ ترمیم نمبر ۱۳۶ اور ۱۳۷ دونوں ایک ہی قسم کی ہیں۔ ان کو اکٹھے لے لیتے ہیں۔

سید تابش الوری - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - کورم نہیں ہے۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر - گنتی کی جائے . . . گنتی کی گئی . . . ۷ ممبران موجود ہیں - ایوان میں کورم پورا ہے۔ سید تابش الوری اپنی ترمیم پیش کریں۔

سید تابش الوری - جناب والا - میں ترمیم پیش کرتا ہوں:

کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم نے سفارش کی

ے کی ضمن ۳۰ کی تحتی ضمن (۲) کے دوسرے جملہ شرطیہ کی سطر ۵ میں وارد ہونیوالے الفاظ "کو" اور "پیش" کے مابین الفاظ "منظوری کے لئے" ثبت کئے جائیں اور سطر ۵ ۶ - ۷ میں وارد ہونے والے الفاظ "اور یہ اس وقت تک موثر نہیں ہوگا جب تک کہ چانسلر صاحب اس کی منظوری نہ دے دیں" حذف کر دئے جائیں -

Mr. Deputy Speaker : The amendment moved is :

That in the second Proviso to sub-clause (2) of Clause 30 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, for the words "and shall not be effective until it has been approved by the Chancellor" occurring in lines 4-5, the words "for his assent" be substituted.

Minister for Education : I oppose it, Sir.

Sheikh Aziz Ahmed : I oppose it, Sir.

چوہدری امان اللہ لک - جناب والا - چونکہ میرے فاضل دوست شیخ عزیز احمد صاحب اور جناب ڈاکٹر عبدالخالق صاحب دونوں سرکاری بنچوں سے اس قدر ضد میں آ چکے ہیں اور آج سارے دن کی کارروائی کے بعد میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ ان لوگوں کی سنگدلی اور ہٹ دھرمی کے پیش نظر مجھے اس ترمیم کو واپس لے لینا چاہئے - چنانچہ میں اس کو واپس لیتا ہوں -

سید تابش الوری - جناب والا - میں نے جو ترمیم آپ کے توسط سے اس ایوان میں پیش کی ہے اس کے اصل جملہ شرطیہ میں کہا گیا ہے :

مگر مزید شرط یہ ہے کہ دفعہ ھذا کی تحتی

دفعہ (۱) کی ضمن ہائے (الف) و (ب) میں
متذکرہ معاملات میں سے کسی معاملے سے
متعلق دساتیر کا مسودہ چانسلر کو پیش کیا
جائے گا اور یہ اس وقت تک موثر نہیں ہو گا
جب تک کہ چانسلر صاحب اس کی منظوری
نہ دیں ۔

جناب والا ۔ میری ترمیم کے مطابق ''کسی معاملے سے متعلق دساتیر کا مسودہ چانسلر کو منظوری کے لئے پیش کیا جائے گا'' اور اس کے بعد کے یہ الفاظ ''اور یہ اس وقت تک موثر نہیں ہوگا جب تک کہ چانسلر صاحب اس کی منظوری نہ دے دیں،، حذف کرنے ضروری ہیں ۔ جناب والا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس میں ایک طرح کا ابہام موجود ہے کہ چانسلر صاحب کو دساتیر کا جو مسودہ بھجوایا جائے وہ کس مقصد کے لئے بھجوایا جائے ۔ آیا چانسلر کو یہ اختیار ہوگا کہ وہ اس کی منظوری دے یا یہ اختیار ہو گا کہ وہ اسے مسترد کر دے یا یہ کہ وہ اس کا جائزہ لے گا یا اس پر صرف ایک طائرانہ سی نظر ڈالے گا ۔ جناب والا ۔ یہ ضمن اس سلسلے میں بالکل خاموش ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ قانون بڑا واضح ہونا چاہئے ۔ بڑا صاف ہونا چاہئے ۔ غیر مبہم ہونا چاہئے ۔ اس لئے اب اس بات کی ضرورت ہے کہ یہ چانسلر کو کے بعد ''منظوری کے لئے'' الفاظ ثبت کئے جائیں تاکہ چانسلر کے اختیارات بھی متعین ہو جائیں اور دساتیر کا مسودہ جو ان کے پاس آئے وہ اختیار بھی متعین ہو جائے ۔ اس کے ساتھ ہی جناب والا ۔ آخر میں یہ دو لائنیں موجود ہیں ''کہ یہ اس وقت تک موثر نہیں ہوگا جب تک کہ چانسلر صاحب اس کی منظوری نہ دے دیں،،۔ اس میں یہ چیز خالصتاً تاخیر اور تعویق کا باعث بن سکتی ہے ۔ جناب والا ۔ آپ سمجھتے ہیں کہ چانسلر صاحب اس سلسلے میں اپنے اختیارات کو کس حد تک استعمال کر سکتے ہیں اور یونیورسٹی کے معاملات کو وہ کس طرح سے تعویق کا شکار کر سکتے ہیں کیونکہ ان کی منظوری آنے تک یونیورسٹی کا جو مسودہ ہے وہ قابل عمل نہیں رہے گا ۔ اس لئے جناب والا ۔ میں

گزارش کرتا ہوں کہ ان الفاظ کو یہاں سے حذف کر دیا جائے اور اس کو زیادہ واضح اور زیادہ موثر اور غیر مبہم بنانے کے لئے اس کو قبول کر لیا جائے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ اس میں چونکہ وضاحت کر دی گئی ہے کہ چانسلر کو صرف تحتی دفعہ (الف) اور (ب) جن کا تعلق جامعہ کے ملازمین کے لئے پینشن ۔ انشورنس ۔ گریجوٹی ۔ پراویڈنٹ فنڈ اور بہبود فنڈ کا قیام اور جامعہ کے افسران و اساتذہ اور دیگر ملازمین کی تنخواہوں کے سکیل اور ان کی ملازمت کی دیگر شرائط اور قیود سے متعلق ہے اور صرف انہیں دو کلازوں کی حد تک چونکہ چانسلر کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ ایسی دساتیر جو صرف جزو (الف) اور (ب) سے متعلق ہوں گے ان کی منظوری روک سکتا ہے ۔ مزید کسی دساتیر کی منظوری نہیں روک سکتا ۔ یہ قیود اور پابندیاں اور چانسلر کا یہ اختیار بہر حال چونکہ میری رائے میں مناسب ہے لہذا اسے رہنا چاہئے کیونکہ اگر یہ اختیار چانسلر کو نہ دیا جائے تو ہو سکتا ہے کہ سنڈیکیٹ یا سینیٹ کسی بھی دستور کی تیاری کرتے وقت یا ملازمین یا ان کی گریجوٹی یا پینشن مقرر کرتے وقت یونیورسٹی کو بحران میں مبتلا کر دے ۔ چونکہ میں اس کو ضروری سمجھتا ہوں اس لئے میں اپنی یہ تحریک پیش نہیں کرنی چاہتا ہوں ۔

وزیر تعلیم ۔ حاجی سیف اللہ صاحب نے بہت اچھی تقریر کی ہے ۔

Mr. Deputy Speaker : The question is ;

> That in the second Proviso to sub-clause (2) of Clause 30 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, for the words "and shall not be effective until it has been approved by the Chancellor" occurring in lines 4-5, the words "for his assent" be substituted.

(The motion was lost)

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ مخدوم ایوان میں موجود نہیں ہیں ۔

اب سوال یہ ہے :

کہ ضمن ۳۰ مسودہ کا حصہ بنے

(تحریک منظور کی گئی)

(ضمن ۳۱)

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ اب ضمن ۳۱ زیر غور ہے ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میری یہ تحریک تھی کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارے میں سلیکٹ کمیٹی برائے تعلیم نے سفارش کی ہے کی ضمن ۳۱ حذف کر دی جائے ۔ چونکہ یہ ضمن ضوابط کے متعلق ہے اور یونیورسٹی کے لئے ضوابط ہونا نہایت ضروری ہے اس کے پیش نظر میں اس ضمن پر اپنا حق مخالفت محفوظ رکھتے ہوئے اپنی اس ترمیم کو پیش نہیں کرتا ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ اب سوال یہ ہے :

کہ ضمن ۳۱ مسودہ قانون کا حصہ بنے

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔

جناب والا ۔ ضمن ۳۱ جس کو ضوابط کا نام دیا گیا ہے اور جسے ہم Rules and regulations بھی کہہ سکتے ہیں اس میں جو ضوابط کا طریقہ کار یا جن معاملات کے متعلق ضوابط یونیورسٹی نے بنانے ہیں وہ میں ایک نظر میں عرض کر دوں تاکہ ہم یہ دیکھ سکیں کہ یہ ضوابط یونیورسٹی کے لئے کس حد تک مفید ہیں ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ کورم نہیں ہے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ ابھی تو تھوڑی دیر پہلے ہاؤس کورم میں تھا ۔ اگر آپ ہر پانچ منٹ کے بعد کہیں تو یہ کوئی اچھی پارلیمانی روائیت نہ ہوگی ۔

چودھری امان‌اللہ لک ۔ جناب والا ۔ یہ ہمارا حق ہے کہ ہم کورم کے متعلق point out کریں ۔ (قطع کلامیاں)

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ چودھری امان‌اللہ لک صاحب ۔ آپ کا حق بنتا ہے ۔ میں آپ کے حق کو deny نہیں کرتا ۔ refuse نہیں کرتا ۔ میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر آپ ہر پانچ منٹ کے بعد کورم کے متعلق point out کریں گے تو یہ کوئی اچھی پارلیمانی روائت نہیں ہوگی ۔

(قطع کلامیاں)

چودھری امان‌اللہ لک ۔ جناب والا ۔ یہ مذاق بنایا ہوا ہے کہ ہر چند منٹ کے بعد کورم ٹوٹ جاتا ہے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ چودھری صاحب آپ میری بات سنیں ۔ میں نے صرف یہ کہا ہے کہ آپ کا حق ضرور بنتا ہے لیکن ہر پانچ منٹ کے بعد کورم کے متعلق point out کرنا کوئی اچھی پارلیمانی روایت نہیں ہو گی ۔

چودھری امان‌اللہ لک ۔ جناب والا ۔ پارلیمانی روایت یہ بھی نہیں ہے کہ گورنمنٹ پارٹی لابی میں چلی جائے و اس کے بعد ہم کورم کے متعلق point out کریں تو rebuke ہمیں کیا جائے ۔ مذاق ہمارا کیا جائے ۔ طنز ہمیں کی جائے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ آپ کے اس نقطۂ نظر سے میں اتفاق کرتا ہوں ۔

وزیر مال ۔ جناب والا ۔ بات یہ نہیں ہے ۔ اصل بات یہ ہے کہ رانا پھول محمد خان ۔ چودھری امان اللہ لک صاحب کا ساتھ چھوڑ کر اکیلے ایوان پارٹی میں شامل ہو گئے ہیں اس لئے انہیں آج افسوس ہے اور وہ گرم ہو رہے ہیں (قطع کلامیاں) اور میں ان سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ بھی ان کے ساتھ ہی شامل ہو جائیں ۔

چودھری امان‌اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں استدعا کرتا ہوں کہ اس پنجرے میں پہلے بہت قید ہو چکے ہیں اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ مجھے تو کم از کم باہر رہنے دیا جائے ۔ (قطع کلامیاں)

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ ہاؤس میں کورم ہے ۔ حاجی محمد سیف‌اللہ خان ۔

(اس مرحلہ پر مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

حاجی محمد سیف‌اللہ خان ۔ جناب والا ۔ یہ ہیں وہ ضوابط جو کہ یونیورسٹی کے لئے بنائے جائیں گے ۔

(اول) قانون ھذا اور دساتیر کے احکامات کے تابع مندرجہ ذیل معاملات یا ان میں سے کسی ایک معاملے کے لئے ضوابط وضع کئے جا سکتے ہیں ۔

(الف) جامعہ کی ڈگریوں ۔ ڈپلوموں اور سرٹیفکیٹوں کے لئے انعامات دینا ۔

(ب) دفعہ ۸ کی تحتی دفعہ (۱) میں متذکرہ منظور شدہ تعلیم کو منضبط کرنے اور اس کے انتظام کا طریق ۔

(ج) جامعہ میں طلبہ کا داخلہ ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی صاحب آپ ذرا تشریف رکھیں ۔ مجھے ایک ضروری اعلان کرنا ہے ۔ کل اجلاس نہیں ہوگا اور آج اجلاس ملتوی ہو کر ۲۰ اپریل کو جمعہ کے دن دوبارہ ہوگا اور جمعہ ۔ ہفتہ اور اتوار کو تینوں دن اجلاس ہوگا ۔ اور ڈبل اجلاس ہوگا ۔ یعنی صبح بھی اجلاس ہوگا اور شام کو بھی ہوگا ۔

علامہ رحمت‌اللہ ارشد جناب والا ۔ ۲۰ اپریل کو ہم اکٹھے ہونگے ۔ ۲۰ تاریخ کا وقت آپ مقرر فرما دیں اور اس کے بعد ضرورت کے مطابق دوسری شفٹ ہوگی یا چھٹی ہوگی ۔ جیسے ہم نے آپ کی خدمت میں گزارش کر دی ہے کہ ہم اپنا وقت آپ کو دے دیں گے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ٹھیک ہے ہم ۲۰ تاریخ کو اکٹھے ہونگے اور اس دن دو سیشن ہونگے اور صبح ساڑھے آٹھ بجے پہلا سیشن ہوگا ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ میری اس سلسلہ میں گزارش نہیں کہ جیسے قائد حزب اختلاف فراخدلی کا ثبوت دے رہے ہیں کہ وہ اپنا وقت بھی قانون سازی کے لئے دینا چاہتے ہیں تو بہتر یہ ہوگا کہ ۲۱ اپریل کو

اگر یوم اقبال کی چھٹی ہے تو ۱۹ اپریل کو آپ سیشن کریں کیونکہ جمعرات کو Private Member's Day ہے وہ بھی اگر قانون سازی پر صرف کیا جائے تو ۲۱ اپریل کو یوم اقبال کی چھٹی کر لیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ ۲۲ اپریل کو اجلاس رکھ لیں ۔ ۲۲ اپریل تک ۔ ۔ دن ہوتے ہیں اس طرح ۲۱ کو چھٹی بھی ہو جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ۲۲ اپریل کو Sunday ہے اور اتوار کو پہلے دن ہی meet کرنا ٹھیک نہیں ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ ایک Sunday بھی کر لیں تو یہ ایک precedent بھی بن جائے گا تا کہ Sunday شجر ممنوعہ نہ رہے ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ تمام حزب اختلاف میری اس بات سے اتفاق فرمائینگے کہ اگر ۱۹ اپریل کو meet کریں تو اس روز Private Member's Day ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ Sunday کر لیں ۔ کیونکہ Sunday کوئی شجر ممنوعہ نہیں ہے ۔

Mr. Speaker: The House shall re-assemble on 22nd at 8.30 A.M.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ ٹھیک ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب سیٹوں کو re-arrange کیا گیا ہے ۔ یہ چار اراکین دیوان سید غلام عباس بخاری ۔ سید فیض مصطفیٰ گیلانی ۔ سردار عبد اقبال خان ۔ اور چودھری لال خان ۔ یہ قیوم لیگ سے تعلق رکھتے ہیں ۔ انہوں نے تحریری طور پر درخواست دی ہے کہ ان کو سیٹیں re allocate کی جائیں ۔ سیٹ نمبر ۱۸۹ ۔ ۱۹۸ ۔ ۱۹۹ اور ۲۰۹ ان کی پرانی سیٹیں ہیں ان کی نئی سیٹیں ۱۴۰ ۔ ۱۴۶ ۔ ۱۵۳ اور ۱۶۱ نمبر ہیں اب چوہدری طالب حسین کی سیٹ ۱۳۸ نمبر ہو گئی ہے ۔ مسٹر شمیم احمد خان کی سیٹ ۱۳۹ نمبر ہو گئی ہے ۔ چوہدری مشتاق احمد کی سیٹ ۱۸۹ نمبر ہو گئی ہے ۔ مسٹر نوازش علی خان صاحب کی سیٹ

۱۹۸ نمبر ہو گئی ہے اور کنور محمد یاسین خان صاحب کی سیٹ ۲۰۹ نمبر ہو گئی ہے۔ (تعریف و تحسین)۔

(قطع کلامیاں)

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ جو سیٹوں کی allocation کا اگر اعلان فرما دیا گیا ہے تو فاضل اراکین اگر اپنی اپنی سیٹوں پر تشریف لے آئیں تو میرا خیال ہے کہ نہایت ہی بہتر ہوگا۔

سید ناظم حسین شاہ ۔ جناب ۔ میں وزیر قانون صاحب کی تائید کرتا ہوں۔

دیوان سید غلام عباس بخاری ۔ جناب والا ۔ قیوم لیگ کے فاضل ممبران کے ناموں کے ساتھ سیٹ کا نمبر واضح فرما دیا جائے۔

مسٹر سپیکر ۔ دیوان سید غلام عباس بخاری کا سیٹ نمبر ۱۴۰ ۔ سید فیض مصطفیٰ گیلانی کا سیٹ نمبر ۱۴۶ ۔ ملک سردار محمد اقبال خان کا سیٹ نمبر ۱۵۳ اور چوہدری لال خان کا سیٹ نمبر ۱۶۱ ہے۔

میاں خورشید انور ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر ۔ کچھ دوستوں کو اعتراض ہے کہ وہ اپوزیشن کی طرف بیٹھنا نہیں چاہتے میرا خیال ہے کہ آپ ایک رسہ درمیان میں ڈالدیں تاکہ پتہ چل سکے۔

(قطع کلامیاں)

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ جو حزب اراکین اپنی اپنی نشستوں پر تشریف لے جا رہے ہیں کیا انہوں نے حکمران پارٹی میں شمولیت اختیار کر لی ہے اور کوئی تحریری طور پر لکھ کر دیا ہے؟

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے مجھے تحریری طور پر لکھ کر دیا ہے۔ قیوم لیگ کے چار ممبران نے دیوان سید غلام عباس بخاری لیڈر مقرر کیا ہے اس کے لئے علیحدہ نشستیں مخصوص کی گئی ہیں۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں ضمن ۳۱ کے ضوابط کے متعلق عرض کر رہا تھا:

(د) شرائط جنکے تابع طلباء کو جامعہ کے
کورسوں اور امتحانات میں داخل کے

جائے گا اور جنکے تابع وہ ڈگریوں ڈپلوموں اور سرٹیفیکیٹوں کو حاصل کرنے کے اہل قرار دئے جائیں گے ۔

(ھ) امتحانات کا انعقاد ۔

(و) فیس اور دیگر واجبات جو طلباء کی جانب سے جامعہ کے مطالعاتی کورس امتحانات کے لئے ادا کی جائے گی ۔

(ز) جامعہ کے طلباء کا چال چلن اور نظم و ضوابط ۔

(ح) جامعہ یا کالجوں کے طلبا کی رہائش کی شرائط جس میں رہائش ہالوں اور اقامت گاہوں میں سکونت اختیار کرنے کے لئے فیسوں کا عائد کرنا بھی شامل ہے ۔

شیخ عزیز احمد ۔ جناب والا ۔ حاجی صاحب نے اپنی ترمیم نمبر ۱۳۸ پیش کرتے ہوئے یہ الفاظ فرمائے ہیں چونکہ یہ ضمن ضوابط کے متعلق ہے اور نہایت ضروری ہے ۔ اسلئے میں حق مخالفت کو محفوظ رکھتا ہوں ان کی ترمیم یہ تھی کہ "کلاز ۳ حذف کر دی جائے" لیکن جسوقت یہ کہا گیا "It stands part of the Bill" تو وہ مخالفت کر رہے ہیں ۔ اس لئے میں دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ یہ بل کا حصہ حذف کرنے اور بل کا حصہ بننے میں کوئی واضح فرق ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ بڑا واضح فرق ہے ۔ وہ ترمیم رولز کے مطابق پیش نہیں ہو سکتی ۔ کسی ممبر کو اختیار حاصل ہے کہ وہ بل کی مخالفت کرے اگر وہ اکثریت ووٹ حاصل کر لے

Then the Bill is defeated.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب ضمن ۳۱ (۲) میں بتایا گیا ہے کہ :

(۲) تعلیمی کونسل ضوابط تیار کرے گی

اور یہ سنڈیکیٹ کو پیش کئے جائیں گے
جو انہیں منظور کر سکتی ہے یا اپنی
منظوری روک سکتی ہے ۔ یہ تعلیمی
کونسل کو دوبارہ غور و خوض کے لئے
بھیج سکتی ہے - تعلیمی کونسل کی جانب
سے مرتبہ کوئی ضابطہ اس وقت تک قانونی
طور پر جائز نہیں ہوگا جب تک کہ اسے
سنڈیکیٹ کی منظوری حاصل نہ ہو جائے ۔

(قطع کلامیاں)

Mr. Speaker : The House is called to order please.

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا ۔ اس ضمن میں جن امور کے متعلق ضوابط وضع کرنے کا اختیار دیا گیا ہے ان میں سے اکثر امور ایسے ہیں جن کی وضاحت کرنے کی ضرورت نہیں تھی اور بہت سے امور ایسے ہیں جو وضاحت طلب تھے مگر وہ تشنہ وضاحت ہیں ۔ جس طرح ۳۰ (۲) (الف) میں کہا گیا ہے :

(الف) جامعہ کی ڈگریوں ڈپلوموں اور
سرٹیفکیٹوں کے لئے نصابات تدریس ۔

میری سمجھ میں نہیں آیا جامعہ ڈپلومے ۔ ڈگریوں ۔ اور سرٹیفکیٹوں کے لئے نصابات تدریس کے ضوابط وضع کرے گا ۔ اس کے ساتھ دوسری ڈگریاں ایسی بھی ہیں جو آنریری کہی جا سکتی ہیں ۔ جن کے لئے کوئی نصابات موجود نہیں ہوتے ان کے متعلق کوئی وضاحت نہیں کی گئی اس لئے میں اسکی پر زور مخالفت کرتا ہوں ۔

سید ناہش الوری ۔ جناب والا ۔ اس بل کی یہ ضمن اس اعتبار سے نہایت اہم ہے کہ اس کے تحت جامعہ کے لئے ایسے دساتیر اور قواعد مرتب کرنے کا اختیار دیا جا رہا ہے جو مناسب ۔ اہم اور بنیادی معاملات سے متعلق ہیں ۔ ان میں سے جناب والا ۔ ایک بنیادی بات نصابات تدریس کی تدوین ہے ۔ آپ جانتے ہیں اس ملک میں مختلف اداروں میں اس بات پر شدید نکتہ چینی کی گئی ہے کہ انگریز کے ورثے کے طور پر ہم نے

ابھی وہی نصاب بر قرار رکھا ہے جس کا مقصد اس ملک کے لئے ایک خاص قسم کی نوکر شاہی اور کل پرزوں کو جنم دینا تھا ۔ ہم نے بار ہا مطالبہ کیا ہے اور اس مطالبے میں خود حکمران پارٹی بھی شامل رہی ہے کہ اس ملک میں سماجی ، معاشرتی اور سیاسی انقلاب لانے کے لئے تعلیمی انقلاب لانا ضروری ہے ۔ جناب والا ۔ آج جبکہ ہم یہ بل منظور کر رہے ہیں ۔ جس کے تحت جامعہ کو نصابات تدریس کی تدوین کا اختیار دیا جا رہا ہے ۔ میں یہ ریکارڈ پر بات لانا چاہتا ہوں کہ اب بھی اس ملک میں صحیح جمہوری اور علمی اقتدار کو فروغ دینے کے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنے نصابات از سر نو ماہرین تعلیم کے مشورے اور حالات اور اپنی مقتضیات اور دینی ، سیاسی اقتدار کی روشنی میں ترتیب دیں ۔ تا کہ ہماری آنے والی نسل زیادہ بہتر طور پر با علم ہو ۔ جناب والا ۔ اسی ضمن کے تحت یہ امتحانات کے انعقاد کے لئے ضابطوں کی ترتیب کا اختیار دے رہے ہیں ۔ پوری نشست میں اس مسئلہ پر بحث کی جاتی رہی ہے کہ ہمارے امتحانات بالخصوص یونیورسٹی کے امتحانات ایک دھوکہ بنتے جا رہے ہیں اور امتحانات میں اس قسم کی دھاندلیاں ، بدعنوانیاں ، بدعتیں اور خرابیاں جگہ پا گئی ہیں کہ طلبا کے لئے نہ صرف امتحان دینا مشکل ہو گیا ہے بلکہ انہیں یقین دلانا مشکل ہو گیا ہے کہ جو امتحانات دیکر کامیاب اور سرفراز ہوئے وہ واقعی انہوں نے امتحان دیکر کامیابی حاصل کی ہے ۔ یا دوسرے ذرائع سے کامیابی حاصل کی ہے ۔

جناب والا ۔ امتحانات کے انعقاد کا یہ طریقہ اس بات کا مقتضی ہے کہ ہم اس سلسلے میں از سر نو ضابطے نہ دیں بلکہ امتحانات زیادہ بہتر طور پر اور آزادانہ فضا میں اور ایماندارانہ طور پر عمل میں لائے جائیں ۔ اور نقل کا ایک جو قبیح طریقہ اس ملک میں رائج ہو گیا ہے اس سے نجات حاصل کر سکیں ۔ کیونکہ اسکی وجہ سے بیرونی دنیا میں ہماری یونیورسٹیاں بدنام ہو رہی ہیں ۔ ہمارے تعلیمی ادارے رسوا ہو رہے ہیں اور انکی ڈگریاں شکوک و شبہات کی بنیاد پر ان کے نزدیک محل نظر بن گئی ہیں ۔ اس لئے میں وزیر تعلیم سے درخواست کرونگا کہ وہ اس سلسلے میں بل پاس

ہونے کے ساتھ ہی ایسے ضوابط مرتب کریں جن سے امتحانات کی بد عنوانیاں ختم ہو سکیں ۔ جناب والا ۔ اس ضمن کی ایک اہم تحتی ضمن میں جامعہ یا کالج کے طلبا کی رہائش گاہوں میں سکونت اختیار کرنے کیلئے فیسیں عائد کرنا بھی شامل ہے ۔ میرے پاس طلبا کے وفود مسلسل آتے رہے ہیں جنہوں نے شکایت کی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کہہ رہے ہیں کہ وہ اچھے ضابطے بنائیں آپ بل پاس ہونے کے بعد ان کو یہ مشورہ دیں ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ اس کلاز میں اختیار دیا گیا ہے کہ وہ اس سلسلے میں ضابطے بنا سکیں ۔ جب آپ یہ بل پاس کر لیں تو جو ضابطے آپ بنائیں وہ نہ صرف طلبا کے لئے مفید ہوں بلکہ اس ایوان کی رائے سے بھی ہم آہنگ ہوں ۔ تو میں یہ کہہ رہا تھا کہ رہائش گاہوں میں جو انتظام موجود ہے طلبا اس سے غیر مطمئن ہیں اور یہ جو فیسوں کا نظام رائج ہوا ہے طلبا اس سے نالاں ہیں ۔ اس کے علاوہ میں آپ کی توجہ جامعہ کے لباس کے مسئلہ کی طرف دلانا چاہتا ہوں ۔ آپ بخوبی واقف ہیں کہ جامعہ کے ماحول میں فیشن کو ایک برائی کی حیثیت حاصل ہو گئی ہے وہ صرف اس لئے ہے کہ جامعہ کے ضابطوں کو لباس کے سلسلے میں اتنا موثر نہیں بنایا گیا ۔ وہاں اونچ نیچ اور ایک دوسرے کے درمیان امارت و غربت کی امتیازی دیوار حائل ہو گئی ہے ۔ مصنوعی زندگی کی ایک دوڑ جاری ہے جس میں بیشتر طلبا جو مختلف طبقوں سے تعلق رکھتے ہیں ایک دوسرے سے بازی لے جانے کی کوشش میں نہ صرف مالی طور پر اپنے آپ کو تباہ کر لیتے ہیں بلکہ اخلاقی اور معاشرتی برائیوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں ۔ اس لئے میں آج اس بل کی اس اہم کلاز پر تقریر کرتے ہوئے یہ توقع کرتا ہوں کہ حکومت اور جامعہ ایسے ضابطے بنائے گی جن کے تحت جامعہ کا سادہ لباس ہوگا اور ان ضابطوں پر سختی سے عمل درآمد کرایا جائے گا ۔ اگر اس کلاز کو ان حقائق کی روشنی میں لئے ہوئے سے ترتیب دیا جائے تو یہ یونیورسٹی کے طلبا کے لئے ۔ انتظامیہ کے لئے اور اس صوبے کے عوام کے لئے ایک نیک فال ہوگی ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب سوال یہ ہے :

کہ ضمن ۳۱ مسودہ قانون کا حصہ بنے ۔

(تحویک منظور کی گئی)

(ضمن ۳۲)

مسٹر سپیکر - اب بل کی کلاز ۳۲ زیر غور ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا - میری یہ ترمیم تھی کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم نے سفارش کی ہے کی ضمن ۳۲ حذف کر دی جائے کیونکہ ضمن ۳۲ کا تعلق دساتیر اور ضوابط میں ترمیم اور ان کی منسوخی سے متعلق ہے ۔ اس لئے میں اپنا حق مخالفت محفوظ رکھتے ہوئے اپنی یہ ترمیم پیش نہیں کرتا ۔

مسٹر سپیکر - اب سوال یہ ہے :

کہ ضمن ۳۲ مسودہ قانون کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(ضمن ۳۳)

مسٹر سپیکر - اب بل کی کلاز نمبر ۳۳ زیر غور ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میری تحریک یہ تھی کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم نے سفارش کی ہے کی ضمن ۳۳ حذف کر دی جائے ۔ کیونکہ یہ ضمن قواعد کے متعلق ہے اور قواعد کا ہونا ضروری ہے البتہ اس میں چونکہ تصحیح کی ضرورت ہے ۔ اس لئے میں اپنا حق مخالفت محفوظ رکھتے ہوئے اس کو پیش نہیں کرتا ۔

مسٹر سپیکر - اب سوال یہ ہے :

کہ ضمن ۳۳ مسودہ قانون کا حصہ بنے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ جہاں تک رولز کے بنانے کا تعلق ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ اس ادارہ کو اپنی کارکردگی بہتر بنانے کے لئے اور اپنے ضابطوں کو زیادہ منضبط بنانے کے لئے اور ان میں ربط اور ہم آہنگی پیدا کرنے کے لئے قوانین اور قواعد بنانے نہایت ضروری ہوتے ہیں مگر ہمیشہ سے یہ ایک دستور ہے کہ جس ادارے کے لئے رولز بنانے کا سوال پیدا ہوتا ہے اس میں پولیٹیرمیٹی ہونی چاہئے ۔ اس کے قواعد ۔

رولز اور ریگولیشنز ایک جیسے ہی ہونے چاہئیں اور ان قواعد کا اس کے اجلاس ۔ اس کی میٹنگ اور ان کے انعقاد پر ہی زیادہ تر انحصار ہوتا ہے ۔ مجھے حیرانی ہوئی ہے کہ بجائے اس کے کہ ان قواعد کو بنانے کا پورا اختیار یونیورسٹی یا سنڈیکیٹ کو دے دیا جاتا کہ وہ تمام اتھارٹیز کے لئے قواعد ۔ رولز اور ریگولیشنز بنائے گی اس میں ایسا طریق کار متعین کیا گیا ہے کہ ہر اتھارٹی کو یہ حق دے دیا گیا ہے کہ وہ خود ہی اپنے لئے قواعد بنائے ۔ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ کیا اس قسم کے اختیارات ہر اتھارٹی کو دے دینے سے یا اس کی اجازت دے دینے سے کہ ہر اتھارٹی اپنی صوابدید کے مطابق قواعد بنائے اس سے یونیورسٹی کے تمام شعبوں میں یا اس کی کارکردگی میں ہم آہنگی پیدا ہو سکتی ہے یا ہو سکے گی ؟ میں سمجھتا ہوں کہ کارکردگی میں قطعاً ہم آہنگی پیدا نہیں ہو سکتی ۔ چونکہ اس ضمن میں تمام اتھارٹیز کو اختیار دیا گیا ہے جو نہ صرف ناقابل عمل ہوگا بلکہ اس سے بہت سی پیچیدگیاں پیدا ہو جائیں گی ۔ لہذا میں استدعا کروں گا اپنے فاضل وزیر تعلیم سے کہ وہ اس ضمن میں اس قسم کی ترمیم کریں یہ نہیں ہے کہ ترمیم کے دروازے بند ہو چکے ہیں بلکہ اب تو اس حد تک مثالیں قائم ہو چکی ہیں کہ تیسری خواندگی میں بھی ترمیمیں ہو سکتی ہیں ۔ اگر اس کے متعلق اس قسم کی ترمیم پیش کر دیں کہ یونیورسٹی یا سنڈیکیٹ جو بھی وہ تجویز کریں ان میں سے ایک ادارہ ہوگا جو اپنے تمام اداروں کے لئے رولز بنائے گئے تو اس سے یونیورسٹی کا نظام منضبط ۔ مربوط اور بہتر ہو جائے گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب ایوان کے سامنے سوال یہ ہے :

کہ ضمن ۳۳ مسودہ قانون کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(ضمن ۳۴)

مسٹر سپیکر ۔ اب بل کی کلاز ۳۴ زیر غور ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ کیا ابھی چھٹی نہیں کرنی ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ کیا recess کر دیں ؟

حاجی محمد سیف اللہ خان - جی ہاں - اب ہم تھک گئے ہیں -

چودھری امان اللہ لک - ہم نے کہیں جانا ہے -

مسٹر سپیکر - اب تھوڑا سا کام رہ گیا ہے -

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - اگر شیڈول بھی ساتھ ملا لیں تو آدھا بل رہ گیا ہے -

مسٹر سپیکر - حاجی صاحب - ساڑھے دس - گیارہ بجے تک کام کرنے کا پہلے اعلان بھی ہو چکا ہے - کلاز ۳۴ پر حاجی محمد سیف اللہ خان کی طرف سے پہلی ترمیم ہے -

(قطع کلامیاں)

سید قابض الوری - جناب والا - ہم اس بل کے سلسلے میں اپنی بساط کے مطابق جو contribution کر رہے ہیں - اس کا آپ کو بھی اندازہ ہے - آپ "دانا" ہیں "نادان" نہیں ہیں آپ موقع کی نزاکت کو سمجھ رہے ہوں گے - اس لئے میں مزید گزارش نہیں کرنی چاہتا -

حاجی محمد سیف اللہ خان - کیا جناب آپ انٹرول ہوگی یا میں تحریک پیش کروں ؟

مسٹر سپیکر - اب کام ہو رہا ہے - آپ اپنی ترمیم پیش کریں -

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - میری تحریک یہ تھی کہ "مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم نے سفارش کی ہے - کی ضمن ۳۴ حذف کر دی جائے" - چونکہ ضمن ۳۴ تعلیمی اداروں کا جامعہ سے الحاق سے متعلق ہے اور اس کی ۳۳ کلاز پاس ہو چکی ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ اب میری یہ ترمیم پیش نہیں ہونی چاہئے - میں اپنا حق مخالفت محفوظ رکھتے ہوئے اس کو پیش نہیں کرتا -

مسٹر سپیکر - چوھدری امان اللہ لک -

چودھری امان اللہ لک - جناب والا - آج کے تاریخی دن اس معزز ایوان کے اندر جس طریقے سے ہماری عقل - ہمارے تجربے اور ہماری محنت کو چرایا گیا ہے - جو ترمیمیں ہماری طرف سے پیش کی گئی تھیں - وہی گورنمنٹ بینچز کی طرف سے پیش کر دی گئی تھیں - ادھر ہماری اچھی تجاویز بھی منظور نہیں ہوئیں - اس لئے میں خود بھی ابھی تک مشکوک

ہوں ۔ اور اس کے پیش نظر میں اپنی ترمیم واپس لیتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ ضمن ۳۴ مسودہ قانون کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(ضمن ۳۵)

مسٹر سپیکر ۔ اب بل کی کلاز ۳۵ زیر غور ہے ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ چونکہ کلاز ۳۵ کا تعلق الحاق شدہ تعلیمی اداروں کی جانب سے نصابات میں اضافہ کرنے سے ہے اس لئے میں اپنا حق مخالفت محفوظ رکھتے ہوئے اپنی اس ترمیم کو پیش نہیں کرتا ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ ضمن ۳۵ مسودہ قانون کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(ضمن ۳۶)

مسٹر سپیکر ۔ اب بل کی کلاز ۳۶ زیر غور ہے ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ کیا اسکی بھی وہی پوزیشن ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب پوزیشن تو وہ نہیں ۔ یہ ایسی کلاز نہیں ہے جو کسی کلاز کی نفی کرتی ہو ۔ یہ جداگانہ کلاز ہے جس کا تعلق الحاق شدہ تعلیمی اداروں سے رپورٹیں طلب کئے جانے سے ہے ۔ میں سمجھتا ہوں جب الحاق کا حق ہم دے رہے ہیں تو یہ یونیورسٹی کو حق ہونا چاہئے کہ وہ ان سے رپورٹ بھی طلب کر سکے ۔ اس لئے میں اپنی ترمیم پیش نہیں کرتا ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ ضمن ۳۶ مسودہ قانون کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر سپیکر ۔ قبل اس کے کہ ضمن ۳۷ زیر غور آئے ۔ مجھے ایک اعلان کرنا ہے ۔ ہمارے ایک ممبر سید نوازش علی شاہ صاحب کی وفات سے مجلس قائمہ برائے صحت میں نشست خالی ہو گئی تھی ۔ اس کے لئے

جب نامزدگی کے کاغذ طلب کئے گئے تو اس کے لئے صرف ایک ہی نام آیا مجھے ان کی جگہ چونکہ ڈاکٹر غلام ہلال شاہ صاحب کے نامزدگی کے کاغذات موصول ہوئے ہیں۔ اس لئے میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ ان کو مجلس قائمہ برائے صحت میں منتخب کر لیا گیا ہے۔

(نعرہ ہائے تحسین)

ایک دوسرا اعلان یہ ہے کہ پرسوں بروز جمعہ پریذیڈنٹ صاحب تشریف لا رہے ہیں۔ ان کا یہ State visit ہوگا جہاں تک مجھے اطلاع موصول ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ وہ ۵۰-۱۰ پہ آ رہے ہیں - کبھی کبھی ہوائی جہاز کو tail wind مل جاتی ہے تو ہوائی جہاز دس منٹ پہلے بھی آ جاتا ہے - جو فاضل اراکین اس موقع پر موجود ہونا چاہیں وہ دس سوا دس بجے تک پہنچ جائیں۔

(ضمن ۳۷)

مسٹر سپیکر - اب بل کی کلاز ۳۷ زیر غور ہے۔

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - کیونکہ کلاز ۳۷ کا تعلق تنسیخ الحاق سے ہے اس لئے میں نہیں سمجھتا کہ جس ادارے کے الحاق کا اختیار یونیورسٹی کو دیا جا چکا ہو اس کو تنسیخ کا اختیار نہ دیا جائے۔ اس لئے میں اپنی ترمیم پیش نہیں کرتا۔

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ ضمن ۳۷ مسودہ قانون کا حصہ بنے۔

(تحریک منظور کی گئی)

(ضمن ۳۸)

مسٹر سپیکر - اب بل کی کلاز ۳۸ زیر غور ہے۔

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - کلاز ۳۸ چونکہ الحاق کی نامنظوری یا تنسیخ کے فیصلے کے خلاف اپیل کے متعلق ہے - اس لئے میں اس کو حذف کرنے کی تحریک پیش نہیں کرتا۔

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ ضمن ۳۸ مسودہ قانون کا حصہ بنے۔

(تحریک منظور کی گئی)

(ضمن ۳۹)

مسٹر سپیکر - اب بل کی کلاز ۳۹ زیر غور ہے -

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - کلاز ۳۹ کا تعلق جامعہ کے فنڈز سے ہے - یہ ایک ٹیکنیکل کلاز ہے جس کو حذف کرنے کی میں نے تحریک دی تھی اب یونیورسٹی کی حیثیت منظور ہو جانے کی بناء پر یہ infructuous ہو گئی ہے اس لئے میں اسے پیش نہیں کرتا -

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے -

کہ ضمن ۳۹ مسودہ قانون کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(ضمن ۴۰)

مسٹر سپیکر - اب بل کی کلاز ۴۰ زیر غور ہے -

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - یہ کلاز حسابات اور انکی جانچ پڑتال کے متعلق ہے اور جامعہ کے حسابات کا آڈٹ ہونا چاہئے اس لئے میں اپنی ترمیم پیش نہیں کرتا -

سید خلیش الزمان - میں ترمیم پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم نے سفارش کی ہے کی ضمن ۴۰ کی تحتی ضمن (۲) کی سطر ۲ میں لفظ ''حکومت'' کی بجائے الفاظ ''جامعہ کے گرانٹ کمیشن'' ثبت کئے جائیں -

مسٹر سپیکر - ترمیم نمبر ۱۵۰ بھی ساتھ ہی ہے کیں یونیورسٹی گرانٹ کمیشن کا وعدہ تو انہوں نے کیا ہوا ہے -

سید خلیش الزمان - میں ترمیم پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم نے سفارش کی ہے کی ضمن ۴۰ کی تحتی ضمن (۲) کی سطر ۲ میں لفظ ''حکومت'' کی بجائے الفاظ ''جامعہ کے گرانٹ کمیشن'' ثبت کئے جائیں -

مسٹر سپیکر ۔ ترمیم نمبر ۱۵۱ بھی پیش کر دیں ۔

سید ناہش الوری ۔ میں ترمیم پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے اس کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم نے سفارش کی ہے کی ضمن ۴۰ کی تحتی ضمن (۵) کی سطر ۱ میں لفظ ''سرکاری'' کی بجائے الفاظ ''جامعہ کے گرانٹ کمیشن کے'' ثبت کئے جائیں ۔

Mr. Speaker : The motion is :

That in sub-clause (3) of the Clause 40 of the Bill, as recommended by the Standing Commiittee on Education, for the word "Government", occuring in line 3, the words "University Grant Commission" be substituted.

Minister for Education : I oppose it.

Mr. Speaker : The motion is :

That in sub-clause (4) of Clause 40 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, for the word "Government", occurring in line 4, the words "University Grant Commission" be substituted.

Minister for Education : I oppose it.

Mr. Speaker : The motion is :

That in sub-clause (5) of Clause 40 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, for the word "Government", occur-

In line 1, the words "University Grant Commission" be substituted.

Minister for Education : I oppose it.

مسٹر سپیکر ۔ علامہ صاحب آپ کی ترمیم نمبر ۱۵۲ ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ میں اپنی ترمیم واپس لیتا ہوں ۔

سید ناہش الوری ۔ جناب والا ۔ جیسا کہ آپ نے فرمایا ہے گرانٹ کمیشن کے سلسلے میں وزیر تعلیم نے ہمیں مختلف دوسری کلاززز پر بحث کے دوران یقین دہانی فرمائی تھی ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر ان کلاززز کے سلسلے میں بھی وہ اپنی اس یقین دہانی کا اعادہ کر دیں تو میں اپنی ترمیم پر اصرار نہیں کرتا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں بھی اس یقین دہانی کے پیش نظر اپنی ان ترامیم کو پیش نہیں کرتا ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ یہ حقیقت ہے کہ یونیورسٹی گرانٹ کمیشن قائم کیا جا رہا ہے اور اس میں کافی کام بھی ہو چکا ہے ۔ جونہی یہ کام ہو جائے گا تو پھر اس کے مطابق جو بھی ترامیم ہوں گی وہ کر دی جائیں گی ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ تینوں ترامیم withdraw ہو گئی ہیں ۔

سوال یہ ہے :

کہ ضمن ۴۰ مسودہ قانون کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(ضمن ۴۱)

مسٹر سپیکر ۔ اب ایوان کے سامنے کلاز ۴۱ زیر غور ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ چونکہ بل کی کلاز ۴۱ کا تعلق اظہار وجوہ کا موقعہ فراہم کرنے سے ہے ۔ چونکہ وہ موقعہ پورے طور پر فراہم نہیں کیا گیا اس لئے میں اپنا حق مخالفت محفوظ رکھتے ہوئے اپنی ترمیم پیش نہیں کرتا ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ ضمن ۴۱ مسودہ قانون کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(ضمن ۴۲)

مسٹر سپیکر - اب بل کی کلاز ۴۲ زیر غور ہے -

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - بل کی کلاز ۴۲ سنڈیکیٹ سے اپیل اور اس کی نظرثانی سے متعلق ہے - کیونکہ اپیل اور نظرثانی کے مواقع پورے طور پر فراہم نہیں کئے گئے اس لئے میں اپنا حق مخالفت محفوظ رکھتے ہوئے اپنی یہ ترمیم پیش نہیں کرتا -

مسٹر سپیکر - علامہ رحمت اللہ ارشد -

علامہ رحمت اللہ ارشد - جناب والا - میں اپنی ترمیم پیش نہیں کرتا -

مسٹر سپیکر - اس کے بعد یہ دونوں ترامیم اکٹھی لی جائیں گی - یہ مسٹر محمد حنیف خان - سید تابش الوری اور حاجی محمد سیف اللہ خان صاحب کی طرف سے ہیں -

Mr Muhammad Hanif Khan : Sir, I beg to move :

That for Clause 42 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, the following be substituted namely :—

42. Where an order is passed punishing any officer, other than the Vice-Chancellor, teacher or other employee of the University or altering or interpreting to his disadvantage the prescribed terms or conditions of his service, he shall, where the order is passed by the Vice-Chancellor or any other Officer or teacher of the University, have the right to appeal to the Syndicate against the order and where the order is made by the Syndicate have

the right to apply to the Chancellor for review of that order. The appeal or application for review shall be submitted to the Vice-Chancellor and he shall present it to the Chancellor with his views.

Mr. Speaker: The amendment moved is :

That for Clause 42 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, the following be substituted, namely :—

42. Where an order is passed, punishing any officer, other than the Vice-Chancellor, teacher or other employee of the University or altering or interpreting to his disadvantage the prescribed terms or conditions of his service, he shall, where the order is passed by the Vice-Chancellor or any other Officer or teacher of the University, have the right to appeal to the Syndicate against the order and where the order is made by the Syndicate, have the right to apply to the Chancellor for review of that order. The appeal or application for review shall be submitted to the Vice-Chancellor and he shall present it to the Chancellor with his views.

The Minister of Education does not oppose it.

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں ترمیم پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم نے سفارش کی ہے کی ضمن ۲۴ کو بطور تحتی ضمن (الف) مکرر نمبر لگایا جائے اور اس طور پر مکرر نمبر شدہ تحتی ضمن (الف) کے بعد مندرجہ ذیل نئی ضمن (ب) ایزاد کی جائے یعنی ۔

(ب) اگر وہ سنڈیکیٹ کے فیصلے سے مطمئن نہیں ہے تو پھر سینٹ کے سامنے اپیل دائر کی جائے گی ۔ اپیل میں سینٹ کی طرف سے دیا گیا فیصلہ حتمی اور واجب التعمیل ہوگا ۔

مسٹر سپیکر - ترمیم پیش کی گئی ہے :

کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم نے سفارش کی ہے کی ضمن ۲۴ کو بطور تحتی ضمن (الف) مکرر نمبر لگایا جائے اور اس طور پر مکرر نمبر شدہ تحتی ضمن (الف) کے بعد مندرجہ ذیل نئی ضمن (ب) ایزاد کی جائے یعنی ۔

(ب) اگر وہ سنڈیکیٹ کے فیصلے سے مطمئن نہیں ہے تو پھر سینٹ کے سامنے اپیل دائر کی جائے گی ۔ اپیل میں سینٹ کی طرف سے دیا گیا فیصلہ حتمی اور واجب التعمیل ہوگا ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔

مسٹر محمد حنیف خان ۔ جناب سپیکر - میری جو ترمیم ہے اس میں چانسلر کو right of appeal اس طرح دیا گیا ہے کہ اگر سنڈیکیٹ نے کسی کے خلاف کوئی حکم کیا ہو تو اسے چانسلر سے اس پر نظرثانی کرنے کی درخواست کرنے کا حق حاصل ہوگا ۔

Mr. Speaker : The question is :

That for Clause 42 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, the following be substituted, namely :—

42. Where an order is passed, punishing any officer, other than the Vice-Chancellor, teacher or other employee of the University or altering or interpreting to his disadvantage the prescribed terms or conditions of his service, he shall, where the order is passed by the Vice-Chancellor or any other Officer or teacher of the University, have the right to appeal to the Syndicate against the order and where the order is made by the Syndicate, have the right to apply to the Chancellor for review of that order. The appeal or application for review shall be submitted to the Vice-Chancellor and he shall present it to the Chance with his views.

(The motion was carried)

Mr. Speaker : In view of the adoption of the amendment of Mr. Muhammad Hanif Khan, the amendment moved by Syed Tabish Alwari has become infructuous.

سید تابش الوری ۔ جن نے اپنی کا حق سینٹ کو دیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ساری کاز redundant ہو گئی ہے ۔

سید نابش الوری ۔ جناب والا ۔ اگر انہوں نے اس ترمیم کے ذریعہ سینٹ کو حق دے دیا ہے تو پھر میں اس کو پیش نہیں کرتا ۔

مسٹر سپیکر ۔ کس کلاز میں آپ نے ترمیم دی ہے ۔

سید نابش الوری ۔ میں اس میں نئی ضمن ایزاد کرانا چاہتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ کلاز ۴۲ میں آپ نے . . . ایک ترمیم پیش کی ہے ۔ اب وہ کلاز ۴۲ نہیں رہی بلکہ اب نئی کلاز آ گئی ہے ۔

سید نابش الوری ۔ ابھی نمبر نہیں لگا ہے ۔ میں اپنی ترمیم اسی میں پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ ترمیم . . . ہو گئی ہے ۔ ترمیم ہاؤس نے منظور کی ہے کہ موجودہ کلاز ۴۲ کی جائے substitute clause منظور کر لی جائے ۔

سید نابش الوری ۔ بجا ہے ۔ میرا اعتراض اس پر نہیں ہے ۔ میں موجودہ کلاز ۴۲ میں بالکل کوئی تبدیلی نہیں چاہتا ہیں تو اس میں ایزادی چاہ رہا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ substituted کلاز میں ایزادی چاہتے ہیں ؟

سید نابش الوری ۔ جو کلاز آپ نے ابھی منظور کی ہے اس میں بھی ایزادی ہے ۔ اس میں کوئی فرق نہیں پڑتا اس لئے میں نے کہا ہے کہ اگر وہ سینڈیکیٹ کے فیصلے سے مطمئن نہیں ہے پھر سینٹ میں اپیل کی جائیگی ۔ سینٹ کی طرف سے دیا گیا فیصلہ حتمی طور پر واجب التعمیل ہوگا ۔

مسٹر سپیکر ۔ مگر اسکو substitute کر دیا ہے ۔

Decision of the Syndicate goes to the Chancellor by way of appeal. This has been decided that the appeal will go to the Chancellor through the Vice-Chancellor.

آپ کہہ رہے ہیں کہ اپیل سینٹ کو جانا چاہئے ۔

مسٹر نابش الوری ۔ جناب والا ۔ نظر ثانی کے لئے کہا گیا ہے ۔ اپیل کے لئے نہیں ۔

Mr. Speaker : If he is not satisfied with the decision of the Syndicate the appeal shall lie to the Senate. Where the order is made by the Syndicate, he shall have the right to appeal or make application for review. The appeal or application for review shall be submitted to Vice-Chancellor and he shall present it to the Chancellor with his views.

سید تابش الوری - پہلے یہ کہا گیا تھا کہ یہ حق پہلے وائس چانسلر کو ہے - صرف وائس چانسلر کی جگہ انہوں نے اپیل یا نظر ثانی کی درخواست چانسلر کو پیش کرنے کی اجازت دی ہے - میری ترمیم اس سے بالکل مختلف ہے -

مسٹر سپیکر - یہ کس طرح ہو سکتا ہے - وہ سنڈیکیٹ کے فیصلے سے تو مطمن نہیں ہے وائس چانسلر کے فیصلے سے تو مطمئن ہے -

سید تابش الوری - نظر ثانی کی درخواست پھر سنڈیکیٹ کے سامنے رکھی جائے -

چودھری محمد یعقوب اعوان - جناب کی اجازت سے میں تھوڑی سی گزارش کرنا چاہتا ہوں - نظر ثانی اگر ہوتی ہے تو اسی اتھارٹی کو حق ہوتا ہے جو آرڈر پاس کرے - نظر ثانی کے لئے ہائر اتھارٹی کو اختیارات نہیں ہیں - نظر ثانی کے معنی یہ ہیں کہ وہ اتھارٹی جس نے آرڈر پاس کیا ہو وہ اس پر نظر ثانی کرے - میرے فاضل دوست کے ذہن میں یہ misconception ہے -

سید تابش الوری - وہ نظر ثانی کے لئے ہے اور یہ اپیل کے لئے ہے -

مسٹر سپیکر - ڈاکٹر عبدالخالق صاحب آپ نے اس ترمیم کو دیکھا ہے جسے مسٹر محمد حنیف خان نے پیش کیا ہے اور جس پر ووٹنگ ہو گئی ہے - اس میں اپیل کا حق تو سنڈیکیٹ کے پاس ہے لیکن نظرثانی کرنے کا اختیار چانسلر کے پاس ہے -

Right of appeal is with the Syndicate and the right of representation for review is with the Chancellor, but it goes to the Chancellor irrespective of the fact whether it is an appeal. Appeal only goes to the Syndicate and not to the Chancellor.

وزیر تعلیم - جناب والا - جب سنڈیکیٹ نے فیصلہ کیا ہو تو وہ نظرثانی کے لئے چانسلر کے پاس جائے گا نہ کہ سنڈیکیٹ کے پاس -

Mr. Speaker : Please look at it. The appeal or application for review or both.

یہ اپیل کون سی ہے جو وائس چانسلر کی وساطت سے چانسلر کے پاس جائے گی -

وزیر تعلیم - یہ اپیل جو Syndicate میں دی گئی ہے -

Mr. Speaker : Appeal or application for review.

پہلے اپیل سنڈیکیٹ کے پاس گئی ہے - اس کے بعد اس نے نظرثانی کی - دونوں کو رکھنا پڑے گا -

It will be presented to the Chancellor. It is in the alternative.

وزیر تعلیم - میرا خیال ہے ٹھیک ہے اس میں ایک دو الفاظ کاٹنے ہوں گے - "or application for review." یہ حذف کرنا ہے -

مسٹر سپیکر - اپیل تو سنڈیکیٹ کے پاس چلی گئی - سنڈیکیٹ نے اپیل dispose of بھی کر دی - لیکن چانسلر کے پاس اپیل کیسے جائے گی - اصل میں جس اتھارٹی نے فیصلہ کیا ہو نظر ثانی بھی اسی اتھارٹی کے پاس ہوتی ہے - اگر قانون کے ذریعہ dispose of کر رہے ہیں تو یہ حق کسی اور کے پاس بھی ہو سکتا ہے -

سید تابش الوری - اصل میں ہے کہ چانسلر پھر سنڈیکیٹ کے سامنے پیش کرے گا -

مسٹر سپیکر - اصل کو چھوڑیئے - آپ ترمیم دیکھیں - substituted clause 42 میں "appeal or" کے الفاظ کو حذف کرنا پڑے گا - تیسری خواندگی کے موقعہ پر بھی ایسی ترمیم کی اجازت ہو سکتی ہے -

Any body can move the amendment.

شیخ عزیز احمد - یہ ترمیم در ترمیم ہو گی -

مسٹر سپیکر - یہ ترمیم در ترمیم نہیں ہو گی بلکہ نئی ترمیم ہو گی -

شیخ عزیز احمد - مجھے ترمیم پیش کرنے کی اجازت دی جائے -

مسٹر سپیکر - میں اس کی اجازت دیتا ہوں -

Sheikh Aziz Ahmad : I move :

That in line 11 of the amended Clause 42, the words "appeal or" be deleted.

Mr. Speaker : Amendment moved is :

That in line 11 of the amended Clause 42, the words "appeal or" be deleted.

(The motion was carried)

سید تابش الوری - تو پھر amended form کیا بنی ؟

مسٹر سپیکر - اس میں "appeal or" کے الفاظ حذف کر دیئے گئے ہیں -

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں اپنی ترمیم کے متعلق یہ گزارش کرنی چاہتا ہوں کہ یہ ہر ملازم کا حق ہے کہ اسے سزا ملنے کے بعد صفائی کا موقع دیا جائے اپیل اور نظر ثانی کے مواقع فراہم کئے جائیں ۔ جناب والا ۔ سینٹ کو جو اعلیٰ ترین ادارہ ہے اگر اپیل کا اختیار دے دیا جائے تو یہ زیادہ منصفانہ اور مناسب ہو گا ۔ اس لئے میں نے اس ترمیم کے ذریعے متاثرہ ملازمین کو یہ استحقاق دلوانے کی کوشش کی ہے کہ اگر وہ سنڈیکیٹ کے فیصلے سے مطمئن نہ ہوں تو پھر سینٹ کے سامنے اپیل دائر کی جائیگی اور اس کا فیصلہ حتمی اور واجب التعمیل ہوگا ۔ جناب والا ۔ اگر آپ نے یہ حق دے دیا تو پھر ہر ملازم کی ملازمت کے متعلق اس کی ہر طرف کے متعلق آخری فیصلہ جامعہ کی سطح پر ہو سکے گا جامعہ میں سینیٹ انصاف کا آخری دروازہ ہے یہ جامعہ کی سپریم کورٹ کی حیثیت رکھتی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ حق اگر اس کو تفویض کر دیا جائے تو یہ انصاف پر مبنی ہوگا اور اس سے سے ملازمین میں اعتماد اور یقین بحال کرنے میں مدد ملے گی ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم نے سفارش کی ہے کی ضمن ۴۲ کو بطور تحتی ضمن (الف) مکرر نمبر لگایا جائے اور اس طور پر مکرر نمبر شدہ تحتی ضمن (الف) کے بعد مندرجہ ذیل نئی ضمن (ب) ایزاد کی جائے یعنی ——

"(ب) اگر وہ سنڈیکیٹ کے فیصلے سے مطمئن نہیں ہے تو پھر سینٹ کے سامنے اپیل دائر کی جائیگی ۔ اپیل میں سینٹ کی طرف سے دیا گیا فیصلہ حتمی اور واجب التعمیل ہو گا۔

(تحریک منظور نہیں کی گئی)

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ ضمن ۴۲ ترمیم شدہ صورت میں مسودہ قانون کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(ضمن ۴۳)

مسٹر سپیکر ۔ اب ضمن ۴۳ زیر غور ہے ۔ حاجی محمد عنایت اللہ خان

ایوان میں موجود نہیں ہیں ۔

سوال یہ ہے :

کہ ضمن ۴۳ مسودہ قانون کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(ضمن ۴۴)

مسٹر سپیکر ۔ اب ضمن نمبر ۴۴ ایوان میں زیر غور ہے ۔ حاجی محمد سیف‌اللہ خان ۔ ایوان میں موجود نہیں ہیں ۔

سوال یہ ہے :

کہ ضمن ۴۴ مسودہ قانون کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(ضمن ۴۵)

مسٹر سپیکر ۔ اب ضمن ۴۵ ایوان میں زیر غور ہے ۔ پہلی ترمیم حاجی محمد سیف‌اللہ کی طرف سے ہے ۔ وہ ایوان میں موجود نہیں ہیں 2nd supplement میں مخدوم زادہ سید حسن محمود کی ترمیم ہے ۔ وہ بھی موجود نہیں ہیں ۔ چودھری امان‌اللہ لک ۔

Chaudhri Amanullah Lak : Sir, I move.

That in sub-clause (2) of Clause 45 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, for the words "as the Chancellor may direct" occurring in lines 7-8, the words "as the Senate may determine" be substituted.

Mr. Speaker : The amendment moved is :

That in sub-clause (2) of Clause 45 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, for the words "as the Chancellor may direct" occurring in lines 7-8, the words "as the Senate may determine" be substituted.

وزیر مال ۔ جناب والا ۔ میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ میں بھی اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔

چودھری امان‌اللہ لک ۔ انہوں نے مخالفت کیوں کی ہے ۔

وزیر مال ۔ بہتر ہو گا اگر وہ اس کو واپس لے لیں ۔ ابھی وقت ہے ۔

Mr. Speaker : I am not directly concerned with the back door Parleys.

چودھری امان اللہ اک ۔ ہم آپ کی اس Partiality کے بہت ممنون ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان کو خیال رکھنا چاہئے ۔ جناب والا ۔ ایوان میں کورم نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ کورم پورا ہے ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ حالات کچھ اس قسم کے پیدا ہو چکے ہیں اور جو کچھ ڈاکٹر خالق صاحب نے اس مسودہ قانون میں ہمیں دیا ہے اب رات کے بقایا حصے میں ہمیں اس کو تسلیم کر نامناسب نظر آ رہا ہے اس لئے میں اپنی ترمیم کو واپس لیتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب سوال یہ ہے ۔

کہ ضمن ۴۵ مسودہ قانون کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(ضمن ۴۶)

مسٹر سپیکر ۔ اب ضمن ۴۶ ایوان میں زیر غور ہے ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ ایوان میں موجود نہیں ہیں ۔ سید تابش الوری آپ اپنی ترمیم پیش کریں :

Syed Tabish Alwari : Sir, I move :

> That in Clause 46 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, between the word "Authority" and coma occurring in line 2, the words "other than Senate" be inserted, and this clause as so amended be re-numbered as sub-clause (a) of that clause and after sub-clause (a) as so re-numbered, the following new sub-clause (b) be added, namely :—
>
> "(b) In case simllar dispute arises in respect of a member of the Senate, the matter shall be referred to a Committee consisting of tne Vice-Chancellor, the senior most dean and the two other members of the Senate and the decision of the Committee shall be final.

Mr. Speaker : The amendment moved is :

That in clause 46 of the Bill, as

recommended by the Standing Committee on Education, between the word "Authority" and coma occurring in line 2, the words "other than Senate" be inserted; and this clause as so amended be re-numbered as sub-clause (a) of that clause and after sub-clause (a) as so re-numbered, the following new sub-clause (b) be added, namely :

"(b) In case similar dispute arises in respect of member of the Senate, the matter shall be referred to a Committee consisting of Vice-Chancellor, the senior most dean and two other members of the Senate, and the decision of the Committee shall be final.

Minister for Education : I oppose Sir.

مسٹر سپیکر - ترمیم ۱۶۴ - میاں محمد افضل حیات - وہ ایوان میں موجود نہیں ہیں - ترمیم نمبر ۱۶۵ - چوہدری امان اللہ لک -

وزیر قانون - جناب والا - میں ابھی اس طرف لابی میں گیا تھا - حاجی محمد سیف اللہ خاں بڑی بے تابی سے سید تابش الوری صاحب کا انتظار فرما رہے ہیں -

مسٹر سپیکر - Please آپ ان کے پاس جا کر کہیں -

وزیر قانون - جناب والا - اگر وہ آدھے گھنٹے کے لئے لابی میں تشریف لے جائیں تو عوام کے بڑے مسائل حل ہو سکتے ہیں -

سید تابش الوری - جناب والا - عوام کے مسائل حل ہو جائیں گے - مجھے ہاؤس سے باہر نہ کریں -

Chaudhri Amanullah Lak : Sir I move :

That in Clause 46 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, for the words "final and binding" occurring in lines 6-7, the words "subject to appeal before the Senate" be substituted.

جناب والا - اس سے قبل کہ جناب اس ترمیم کو ہاؤس میں پیش کریں میں یہ گزارش کروں گا کہ چونکہ کچھ آثار ایسے نظر آ رہے ہیں کہ اس بل کو پاس کرانا مقصود ہے اس لئے میں اپنی ترمیم واپس لیتا ہوں -

مسٹر سپیکر ۔ ایک ترمیم کے متعلق فاضل وزیر تعلیم بتا رہے تھے یہ کسی فاضل رکن نے پیش کرنی ہے ۔

چوہدری امان اللہ لنگ ۔ جناب والا ۔ ایک ترمیم آپوزیشن کو بھی دے دیں ۔ ہم سارا دن یہاں بیٹھے بیٹھے مر گئے اور آخر وقت کو تعاون بھی کیا اور دن کو سارا وقت صرف کیا آج پھر آپ کنجوسی کر رہے ہیں ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ اگر آپ اجازت دیں تو فاضل رکن چوہدری امان اللہ لنگ ہی اسے پیش کر دیں ۔

Chaudhri Amanullah Lak : Sir I move :

That in Clause 46 of the Bill, as recommended by the Standing Commitee on Education, for the words and comma "Vice Chancellor and the Secretary Education and the senior-most Dean" occurring in lines 3-5, the words and comas "Vice Chancellor, the Secretary, Education and the Dean or Deans" be substituted.

Mr. Speaker : The amendment moved is :

That in clause 46 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, for the words and coma "Vice Chancellor and the Secretary, Education and the senior-most Dean" occurring in lines 3-5, the words and comas "Vice Chancellor, the Secretary, Education and the Dean or Deans" be substituted.

مسٹر سپیکر ۔ سید تابش الوری ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ جو ضمن اس وقت زیر بحث ہے اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ اگر یہ مسئلہ پیدا ہو جائے کہ کوئی شخص کسی ہیئت حاکمہ کا رکن بننے کا استحقاق رکھتا ہے یا نہیں تو اس کا فیصلہ کرنے کی کیا شکل ہو گی ۔ اس میں ایک الجھن اور ابہام بلکہ تضاد یہ پیدا ہو گیا ہے کہ "کسی بھی ہیئت حاکمہ" کے الفاظ کہہ کر الہوں نے سینٹ کو بھی اس میں شامل کر دیا ہے جو سب سے اعلیٰ ادارہ ہے اور اس کے رکن کی رکنیت یا اس کے استحقاق کا فیصلہ کرنے کے لئے جو کمیٹی یا جو افراد لئے جا رہے ہیں وہ "وائس" چانسلر ۔ سیکرٹری محکمہ تعلیم

اور سب سے سینئر ڈین ہو گا ۔ جناب والا ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ بالکل ایسے ہی بات ہے جیسے سپریم کورٹ کے کسی جج کے معاملات کی تحقیقات کے لئے ہائی کورٹ کے جج یا سیشن جج کو مقرر کر دیا جائے۔ اس لئے میری ترمیم اس میں بڑی سادہ اور واضح ہے کہ جہاں ہیئت حاکمہ کہا گیا ہے وہاں میری ترمیم کے مطابق صرف اتنا اضافہ ہو گا کہ ۔

> اگر سینٹ کے کسی رکن کے متعلق ایسا ہی مسئلہ پیدا ہو جائے تو یہ معاملہ ایک مجلس کے سپرد کیا جائے گا جو وائس چانسلر ۔ سب سے سینئر ڈین اور سینٹ کے دو دیگر ارکان پر مشتمل ہو گی اور مجلس کا فیصلہ حتمی ہوگا ۔

جناب والا ۔ میری یہ ترمیم بڑی واضح ہے جسکا مقصد یہ ہے کہ سینٹ جیسے با اختیار ادارے کے رکن کے استحقاق کو چھوٹی سطح پر دوسرے ارکان کی دستبرد میں دینے کی بجائے اس کے status کے فیصلہ کے ذریعے اس کا فیصلہ ہونا چاہئے ۔ اس لئے میں نے تجویز کی ہے کہ خود سینیٹ کے خود دو ارکان بھی اس مجلس میں شامل ہوں جو وائس چانسلر اور سب سے سینئر ڈین کے علاوہ ہوں گے ۔ جناب والا ۔ سینٹ کے وقار ۔ احترام اور بالا تری کو بر قرار رکھنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ اس کے ارکان کا بھی استحقاق ۔ وقار اور عزت کو بر قرار رکھا جائے ۔ اگر سینٹ کے ارکان کو ہر طرف یا ان کی رکنیت کے استحقاق کا مسئلہ نچلے اداروں کو دے دیا گیا تو سینیٹ کے ارکان اپنے آپ کو کسی صورت میں بھی محفوظ نہیں پائیں گے ۔ میں درخواست کرتا ہوں کہ مبینہ ابہام کو دور کرنے کے لئے میری اس ترمیم کو جو نہایت واضح اور غیر مبہم ہے قبول کر لیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب ایوان کے سامنے سوال یہ ہے :

> کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم نے سفارش کی ہے کی ضمن ۳۶ کی سطر ۲ و ۳ کے الفاظ ''ہیئت حاکمہ،، اور ''کا،، کے مابین الفاظ ''جو سینیٹ کے علاوہ ہو'' ثبت کئے جائیں اور اس طرح سے ترمیم شدہ ضمن کو بطور تحتی ضمن (الف) مکرر نمبر لگایا جائے اور

اس طرح سے مکرر نمبر شمار شمار شدہ تحتی ضمن
(الف) کے بعد مندرجہ ذیل نئی تحتی ضمن
(ب) ایزاد کی جائے یعنی ۔

(ب) اگر سینیٹ کے کسی رکن کے متعلق
ایسا ہی مسئلہ پیدا ہو جائے تو یہ معاملہ
ایک مجلس کے سپرد کیا جائے گا جو وائس
چانسلر ۔ سب سے سینئر ڈین اور سینیٹ کے
دو ارکان پر مشتمل ہوگی اور اس مجلس
کا فیصلہ حتمی ہوگا ۔

(تحریک منظور نہیں کی گئی)

مسٹر سپیکر ۔ اب چوہدری امان‌اللہ لک کی ترمیم برائے منظوری پیش ہے ۔

Mr. Speaker : The question is :

That in Clause 46 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, for the words and coma "Vice Chancellor and the Secretary Education and the senior-most Dean" occurring in lines 3-5, the words and comas "Vice Chancellor, the Secretary, Education and the Dean or Deans" be substituted.

(The motion was carried)

مسٹر سپیکر ۔ اب سوال یہ ہے :

کہ ضمن ۴۶ ترمیم شدہ صورت میں مسودہ
قانون کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر سپیکر ۔ اب نئی ضمن کے لئے علامہ رحمت‌اللہ ارشد صاحب کی طرف سے ترمیم نمبر ۱۶۶ ہے ۔ علامہ صاحب موجود نہیں ہیں ۔

(ضمن ۴۷)

مسٹر سپیکر ۔ اب بل کی ضمن ۴۷ زیر غور ہے ۔ حاجی محمد سیف‌اللہ خان ۔

حاجی محمد سیف‌اللہ خان ۔ جناب والا ۔ چونکہ ضمن ۴۷

ٹیکنیکل کلاز ہے جس میں یہ قرار دیا گیا ہے کہ کوئی آسامی خالی ہونے کی وجہ سے کسی صورت حاکمہ کی کارروائی ناجائز قرار نہیں دی جائے گی اس لئے میں اسے پیش نہیں کرتا ہوں۔

مسٹر سپیکر۔ اب سوال یہ ہے :

(کہ ضمن ۴۷ مسودہ قانون کا حصہ بنے۔

(تحریک منظور کی گئی)

(ضمن ۴۸)

حاجی محمد سیف اللہ خان۔ جناب والا۔ یہ بھی ایک ٹیکنیکل کلاز ہے اس لئے میں اپنی ترمیم پیش نہیں کرتا۔

مسٹر سپیکر۔ سوال یہ ہے :

کہ ضمن ۴۸ مسودہ قانون کا حصہ بنے۔

(تحریک منظور کی گئی)

(ضمن ۴۹)

مسٹر سپیکر۔ اب بل کی ضمن ۴۹ زیر غور ہے۔ حاجی محمد سیف اللہ خان۔

حاجی محمد سیف اللہ خان۔ جناب والا۔ بل کی ضمن ۴۹ میں سمجھتا ہوں کہ یہ اب بے کار ہو گئی ہے چونکہ اب وہ ہنگامی قانون نہیں رہا جس کی تعمیل کی اس میں سفارش کی گئی ہے۔ اس لئے میں اپنی ترمیم پیش کرتا ہوں :

That Clause 49 of the Bill as recommended by the Standing Committee on Edutation, be deleted.

Mr. Speaker : The motion moved is :

That Clause 49 of the Bill as recommended by the Standing Committee on Education, be deleted.

Minister for Education : I oppose it Sir.

حاجی محمد سیف اللہ خان۔ جناب والا۔ ضمن ۴۹ میں یہ کہا گیا ہے کہ :

ہنگامی قانون (جامعہ پنجاب) مغربی پاکستان
مجریہ ۱۹۶۱ء جسے عبارت متذکرہ ما بعد
میں ہنگامی قانون مذکور کہا گیا ہے اور

جسے ہنگامی قانون جامعہ پنجاب مجریہ ۱۹۷۲ء (ہنگامی قانون نمبر ۱۷ بابت ۱۹۷۲ء) کے ذریعہ منسوخ کر دیا گیا تھا دفعہ ۵۲ کے احکامات کے باوجود منسوخ شدہ متصور ہوگا ۔

جناب والا ۔ چونکہ وہ ہنگامی قانون ہی ختم ہو گیا ہے جو اس کو ختم کر رہا تھا تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ اب ضمن infructuous ہو گئی ہے ۔ اس لئے اس ضمن کو حذف کیا جائے اور اس کی بجائے وہ ضمن لائی جائے جسے re-enactment کے بعد اس قانون کو نافذ کیا گیا ہے تا کہ یہ صحیح معنوں میں نافذالعمل ہو سکے ۔

Mr. Speaker : The question is :
That Clause 49 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, be deleted.
(The motion was lost)

مسٹر سپیکر ۔ اب سوال یہ ہے :
کہ ضمن ۴۹ مسودہ قانون کا حصہ بنے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

(ضمن ۵۰)

مسٹر سپیکر ۔ اب ضمن ۵۰ ایوان میں زیر غور ہے ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ یہ عبوری احکامات سے متعلق کلاز ہے ۔ اس لئے میں اپنی ترمیم کو پیش نہیں کرتا ۔

مسٹر سپیکر ۔ چوہدری امان اللہ لک صاحب موجود نہیں ہیں ۔ سید ثابش الوری ۔

سید ثابش الوری جناب والا ۔ میں ترمیم پیش کرتا ہوں :
کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم نے سفارش کی ہے کی ضمن ۵۰ کی تحتی ضمن (۱) کی سطر ۸ کے لفظ ''اگر'' کی بجائے الفاظ ''بشرطیکہ ایسی معقول مدت کے اندر جو قانون ہذا کے آغاز نفاذ کی تاریخ سے چھ ماہ سے زائد نہ ہو،، ثبت کئے جائیں ۔

Mr. Speaker : The motion moved is :

That in sub-clause (1) of Clause 50 of the Bill as recommended by the Standing Committee on Education, for the words "till such time", occurring in line 7, the words "till such reasonable time not exceeding six months from the date of commencement of this Act", be substituted.

Minister for Education : I oppose it.

مسٹر سپیکر ۔ مخدوم زادہ سید حسن محمود صاحب نہیں ہیں ۔ سید تابش الوری ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ ضمن ۵۰ اس اعتبار سے نہایت اہم ہے کہ اس کے تحت سینڈیکیٹ کا وجود ختم ہونے سے فوراً پہلے چانسلر صاحب کو ایک چانسلر کمیٹی بنانے کا اختیار دیا گیا ہے ۔ اس ضمن میں کہا گیا ہے کہ دفعہ ۴۹ کے احکامات کے باوجود قانون ہذا کے آغاز سے فوراً پہلے تشکیل شدہ سینڈیکیٹ کا وجود ختم ہو جائے گا ۔ اور وائس چانسلر کی سفارشات پر چانسلر صاحب ایک چانسلر کمیٹی کی تشکیل کریں گے جو قانون ہذا کے تحت سینٹ اور سنڈیکیٹ کو مفوضہ اختیارات استعمال کرے گی تا آنکہ قانون ہذا کے احکامات کے بموجب سنڈیکیٹ یا سینٹ جیسی بھی صورت ہوگی تشکیل نہ کر دی جائے ۔ جناب والا ۔ یہ درست ہے کہ اس قانون کے نفاذ کے فوراً بعد سنڈیکیٹ اور سینٹ کے خلا کو پر کرنے کے لئے چانسلر کمیٹی کی تشکیل کی سفارش کی جا رہی ہے ۔ لیکن جناب والا ۔ یہ عجیب بات ہے کہ اس چانسلر کمیٹی کے لئے کسی میعاد کا تعین نہیں کیا گیا ۔ اس کا نتیجہ یہ مرتب ہو گا ۔ کہ چانسلر کمیٹی جب تک چاہے گی اپنے آپ کو برقرار رکھکر یونیورسٹی کے تمام نظم و نسق کی آمر مطلق بنی رہیگی اور اس طرح سینٹ اور سنڈیکیٹ کے ذریعے یونیورسٹی کو جمہوری بنانے اور خود مختار حیثیت دینے کی جو کوشش کی جا رہی ہے ۔ وہ ایک خواب بنکر رہ جائیگی ۔ میں نے اس ترمیم کے ذریعے یہ مدت متعین کرانے کی کوشش کی ہے اور اس کے لئے ایک معقول اور مناسب مدت چھ ماہ مقرر کی ہے ۔ جناب والا ۔ آپ بہتر طور پر جانتے ہیں اگر قانون میں کسی ہیئت حاکمہ کو تشکیل دینے کیلئے کسی مدت کا تعین نہ کیا جائے یا اسکی عمر متعین نہ کیجائے تو وہ ہیئت حاکمہ اپنے اختیارات کو بڑی مدت تک استعمال کر سکتی ہے اور اسے پھر کوئی روکنے والا نہیں ہوگا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس بل کے

مرلین کی بھی یہ خواہش نہیں ہوگی کہ سینٹ اور سنڈیکیٹ پر لمبے عرصہ تک یا طویل مدت تک چانسلر کمیٹی مسلط رہے ۔ چانسلر کمیٹی نامزد کمیٹی کو زیادہ عرصہ تک یونیورسٹی کے نظم و نسق اپنے کنٹرول میں رکھنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی ۔ اسلئے میں آپ کے توسط سے اس ایوان سے گزارش کرونگا کہ چانسلر کمیٹی کو غیر میعادی کمیٹی بنانے کی بجائے ایک محدود مدت کی کمیٹی بنا دیا جائے تاکہ حکومت پابند ہو کہ چانسلر کمیٹی کی جگہ سینٹ اور سنڈیکیٹ کو جلد سے جلد تشکیل کر سکے اور چانسلر کمیٹی کو یہ موقعہ نہ مل سکے کہ وہ اپنے اختیارات کو لا محدود عرصے کے لئے استعمال کر سکے ۔ جناب والا ۔ میری گزارش ہے کہ میری ترمیم نہایت اہم ہے ۔ اصل ضمن کے تحت چانسلر کمیٹی کو آمر مطلق بنا کر محدود عرصے کے لئے اختیارات دئے جا رہے ہیں جو کسی طرح بھی مناسب نہیں ۔ یونیورسٹی کے بہتر حال اور مستقبل کے لئے اس بات کی ضرورت ہے کہ سینٹ اور سینڈیکیٹ جلد سے جلد قائم کئے جائیں ۔ اور میری اس ترمیم کے ذریعے یہ پابندی لگائی جا رہی ہے کہ یہ عرصہ زیادہ سے زیادہ چھ ماہ کا ہونا چاہئے اگر یہ ترمیم نہ کی گئی تو یہ اندیشہ بجا طور پر موجود رہے گا کہ چانسلر کمیٹی لا محدود عرصہ تک کام کریگی اور سینٹ اور سنڈیکیٹ کے انتخابات یا تشکیل عمل میں نہیں آ سکے گی ۔ میں ان گزارشات کے ساتھ اپنی ترمیم پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم نے سفارش کی ہے کہ ضمن ۵۰ کی تحتی ضمن (۱) کی سطر ۸ کے لفظ ''تا آنکہ،، کی بجائے الفاظ ''تا وقتیکہ ایسی معقول مدت کے اندر جو قانون ھذا کے آغاز نفاذ کی تاریخ سے چھ ماہ سے زائد نہ ہو،، ثبت کئے جائیں ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے ۔

کہ ضمن ۵۰ مسودہ قانون کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور نہیں کی گئی)

(ضمن ۵۱)

مسٹر سپیکر ۔ اب ضمن ۵۱ ایوان میں زیر غور ہے ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان - اب میری ترمیم غیر موثر ہو گئی ہے اسلئے میں پیش نہیں کرتا ۔

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ ضمن ۵۱ مسودہ قانون کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(ضمن ۵۲)

مسٹر سپیکر ۔ اب ضمن ۵۲ ایوان میں زیر غور ہے ۔ شیخ عزیز احمد ۔

Sheikh Aziz Ahmad : I beg to move ;

That for Clause 52 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, the folowing be substituted, namely :—

Repeal and Validation

"52 (1) The Punjab Ordinances Temporary Enactment Act, 1973, in so far as it enacts the provisions of the University of the Ordinance, 1972 (Punjab Ordinance No. XVII of 1972), as amended by the University of the Punjab (Amendment) Ordinance, 1973 (Punjab Ordinance No. IV of 1973), is here by repealed.

(2) Every thing done, action taken, statutes, regulations or rules made under the University of the Punjab Ordinance, 1972 (Punjab Ordinance No. XVII of 1972), as amended by the University of the Punjab (Amendment) Ordinance, 1973 (Punjab Ordinance No. IV of 1973) and its provisions as enacted by the Punjab Temporary Ordinonces Enactment Act, 1973, on or after the 30th September, 1972 and before the commencement of this Act, shall be deemed to have been validly done, taken or madei'.

Mr. Speaker : Amendment moved is :

That for Clause 52 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Educotion, the following be substituted, namely :—

"52. (1) The Punjab Ordinances

Repeal and Validation

Temporary Enactment Act, 1973, in so far as it enacts the provisions of the University of the Punjab Ordinance, 1972 (Punjab Ordinance No. XVII of 1972), as amended by the University of the Punjab (Amendment) Ordinance, 1973 (Punjab Ordinance No. IV of 1973), is hereby repealed.

(2) Every thing done, action taken, statutes, regulations or rules made under the University of the Punjab Ordinance, 1972 (Punjab Ordinance No. XVII of 1972), as amended by the University of the Punjab (Amendment) Ordinance, 1973 (Punjab Ordinance No. IV of 1973) and its provisions as enacted by the Punjab Temporary Ordinances Enactment Act, 1973, on or after the 30th September, 1972 and before the commencement of this Act, shall be deemed to have been validly done, taken or made."

مسٹر سپیکر ۔ شیخ عزیز احمد ۔ میاں منظور احمد وٹو اور حاجی سیف اللہ خان کی ترامیم ایک جیسے الفاظ میں ہیں ۔ کوئی ممبر اس پر تقریر کریں گے ۔

آوازیں ۔ نہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب سوال یہ ہے :

That for Clause 52 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, the following be substituted, namely :—

Repeal and Validation

"52 (1) The Punjab Ordinances Temporary Enactment Act, 1973, in so far as it enacts the provisions of the University of the Punjab Ordinance, 1972 (Punjab Ordinance No. XVII of 1972), as amended by the the University of the Punjab (Amendment) Ordinance, 1973 (Punjab Ordinance No. IV of 1973), is hereby repealed.

(2) Every thing done, action taken, statutes, regulations or rules made

under the University of the Punjab Ordinance, 1972 (Punjab Ordinance No. XVII of 1972), as amended by the University of the Punjab (Amendmont) Ordinance, 1973 (Punjab Ordinance No. IV of 1973) and its provisions as enacted by the Punjab Temporary Ordinonces Enactment Act, 1973, on or after the 30th September, 1972 and before the commencement of this Act, shall be deemed to have been valldly done, taken or made."

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے ۔

کہ ضمن ۵۲ ترمیم شدہ صورت میں ،سودہ قانون کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

گوشوارہ

مسٹر سپیکر ۔ اب ہم شیڈول پر آتے ہیں ۔ اس میں حاجی محمد سیف اللہ صاحب کی ترمیم نمبر ۱۷۴ یہ ہے کہ اس کو حذف کیا جائے۔ یہ شیڈول پہلے آیا ہوا ہے ۔ اس لئے یہ غیر موثر ہو گئی ہے ۔ مسٹر احسان الحق پراچہ ۔ موجود نہیں ہیں ۔ اب سید قابش الوری صاحب کی ترمیم نمبر ۱۷۶ ہے ۔

شیخ عزیز احمد ۔ اس سے پہلے محترمہ حسینہ بیگم صاحبہ کی ترمیم ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ محترمہ حسینہ بیگم ۔

Mrs. Hussina Begum Khokhar : Sir, I beg to move :

That for sub-paragraph (2) (iii) of parrgraph 1 of the Schedule to the Bill, as recommeneed by the Standing Committee on Education, the following be substituted, namely:—

"(iii) on Lecturer, one Assistant Professor and one Associate Professor to be appointed by rotation in order of seniority from each Department constituted in the Faculty; and."

Mr. Speaker : The amendment moved is :
That for sub-paragraph (2) (iii) of paragrap 1 of the Schedule to the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, the following be substituted, namely:—
(iii) one Lecturer, one Assistant Professor and one Associate Professor to be appointed by rotation in order of seniority from each Department constituted the Faculty ; and."

Malik Shah Muhammad Mohsin : Sir, I beg to move :
That for sub-paragraph (2) of Paragraph 2 of the Schedule to the Bill., as recommended by the Standing Committee on Education, the following be substituted, namely :—
"(2) A Dean shall be elected by the teachers of each Faculty from amongst the Professors in the Faculty concerned."

Mr. Speaker : The amendment moved is :
That for sub-paragraph (2) of Paragraph 2 of the Schedule to the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, the following be substituted, namely:—
"(2) A Dean shall be elected by the teachers of each Faculty from amongst the Professors in the Faculty concerned."

صید تابش الوری - جناب والا ۔ میں ترمیم پیش کرتا ہوں :
کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم نے سفارش کی ہے کہ گوشوارے کے پیرا ۲ - ۱ کے تحتی پیرا (۲) (چہارم) کے بعد مندرجہ ذیل عبارت ایزاد کی جائے یعنی ۔

"(پنجم) کم از کم ایک ایسوسی ایٹ پروفیسر اور کم از کم ایک اسسٹنٹ پروفیسر/لیکچرار جو فیکلٹی میں شامل ہر شعبہ سے سینارٹی کے مطابق باری باری لئے جائیں گے ۔"

مسٹر سپیکر ۔ ترمیم پیش کی گئی ہے :

کہ سفارش نمبر ۱ کے پیرا ۱ ۔ کے تحت پیرا (۲) (چہارم) کے بعد مندرجہ ذیل عبارت ایزاد کی جائے ۔ یعنی ۔

"(پنجم) کم از کم ایک ایسوسی ایٹ پروفیسر اور کم از کم ایک اسسٹنٹ پروفیسر لیکچرار جو فیکلٹی میں شامل ہر شعبہ سے سینیارٹی کے مطابق باری باری لئے جائیں گے ۔"

مسٹر سپیکر ۔ شیخ عزیز احمد ۔

Sheikh Aziz Ahmad : Sir, I beg to move :

That for sub-paragraph (3) of Paragraph 2 of the Schedule to the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, the following be substituted, namely:—

"(3) The Dean shall hold office for three years."

Mr. Speaker : The amendment moved is :

That for sub-paragraph (3) of paragraph 2 of the Schedule to the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, the following be substituted, nameiy:—

(3) The Dean shall hold office for three years.

مسٹر سپیکر ۔ حاجی محمد سیف اللہ صاحب اس میں آپ کی بھی ترمیم آئی ہوئی ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خاں ۔ جی ہاں ۔ بالکل یہی ترمیم میری ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ حافظ علی اسداللہ کی ترمیم نمبر ۱۶ 1st supplement میں ہے ۔

حافظ علی اسداللہ ۔ میری نظر ٹھیک نہیں ہے ۔ میاں منظور احمد موہل صاحب میری طرف سے پڑھ دیں گے ۔

Mian Manzoor Ahmad Mohal :—Sir. I beg to move :

That sub-paragraph (4) of Para-

graph 2 of the Schedule to the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, be deleted and the subsequent sub-paragraphs be re-numbered accordingly

سید قابش الوری ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ قواعد کے مطابق کمیٹی رکن کی ترمیم کوئی دوسرا رکن پیش نہیں کر سکتا ۔

مسٹر سپیکر ۔ کیا اس کی اتھارٹی ہے بھی نہیں ؟

سید قابش الوری ۔ نہیں جناب ۔ اتھارٹی ہے بھی نہیں ۔ آپ پڑھ سکتے ہیں لیکن کوئی دوسرا رکن اس کو پیش نہیں کر سکتا ۔

مسٹر سپیکر ۔ ترمیم انہوں نے پیش کی ہے پڑھی کسی اور نے ہے ۔ ۔ ۔

حافظ حق اسداللہ ۔ میں پیش کر دیتا ہوں ۔ (قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر ۔ وہ اس لائٹ میں پڑھ نہیں سکتے ۔ (قطع کلامیاں)

چودھری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کرنی چاہتا ہوں ۔ ۔ ۔

آوازیں ۔ وہ اپنی سیٹ پر نہیں ہیں ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ جب صاحب اور میں نے سیٹیں تبدیل کر لی ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ ہمیں آج پتہ چلا ہے کہ آپ ممبر ہو گئے ہیں ۔

(قہقہے)

وزیر مال ۔ جناب والا ۔ میں اپنے ساتھی کو عادت ڈال رہا ہوں کہ وہ ان بنچز پر بیٹھا کریں ۔

Mr. Speaker : I would like the honourable members to know that they have to speak while they are in their seats. They cannot speak when they are not in their seats.

حافظ علی اسداللہ کی چونکہ عینک ٹوٹ گئی ہے ۔ اس لئے میں ان کی جگہ ترمیم پیش کرتا ہوں ۔

Mr. Speaker : The amendment moved is :

That sub-paragraph (4) of Paragraph 2 of the Schedule to the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, be deleted and the subsequent sub-paragraphs be re-numbered accordingly.

Mr Speaker : Mr. Muhammad Haneef Khan to move amendment No. 17 of 1st supplement.

Mr. Muhammad Haseef Khan : Sir, I beg to move :

That in sub-paragraph (2) (ii) of Paragraph 4 of the Schedule to the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, the proviso be deleted.

Mr. Speaker : The amendment moved is :

That in sub-paragraph (2) (ii) of Paragraph 4 of the Schedule to the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, the proviso be deleted.

Mr. Speaker : Next Mian Manzoor Ahmad Mohal please.

Mian Manzoor Ahmad Mohal : Sir, I beg to move :

That in sub-paragraph (2) (iii) of Paragraph 4 of the Schedule to the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, the following new sub-paragraph be added as sub-paragraph (2) (iv), namely .—

(iv) one Assistant Professor and one Lecturer to be appointed by rotation in order of seniority from the Department concerned."

Mr. Speaker : The amendment moved is :

That after sub-paragraph (2) (iii) of Paragraph 4 of the Schedule to the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, the following new sub-paragraph be added as sub-paragraph (2) (iv), namely :

"(iv) one Assistant Professor and one Lecturer to be appointed by rotation in order of seniority from the Department concerned."

Mr. Speaker : Next Syed Nazim Hussain Shah.

Syed Nazim Hussain Shah : Sir, I move :

That for part (iii) of the first Proviso to sub-paragraph (2) of Paragraph 4 of the Schedule to the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, the

following be substituted, namely ;—

"(iii) one Assistant Professor and one Lecturer to be appointed by rotation in order of senority by the Academic Council; and."

Mr. Speaker : The amendment moved is :

That for part (iii) of the first Proviso to sub-paragraph (2) of Paragraph 4 of the Schedule to the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education the following be substituted, namely :—

"(iii) one Assistant Professor and one Lecturer to be appointed by rotation in order of seniority by the Academic Council ; and".

Mr. Speaker : Mian Abdul Rauf.

Mian Abdul Rauf : Sir, I move :

That for sub-paragraph (4) (a) of Paragraph 5 of the Schedule to the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, the following be substituted, namely:—

"(a) to advise the authorities on all matters connected with the promotion of Advanced Studies and Research in the University;"

Mr. Speaker : The amendment moved is ;

That for sub-paragraph (4) (a) of Paragraph 5 of the Schedule to the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, the following be substituted, namely:—

"(a) to advise the authorities on all matters connected with the promotion of Advanced Studies and Research in the University."

سید نابش الوری ۔ میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میری ترامیم کے الفاظ میں کچھ دیگر ممبران کی طرف سے ترامیم پیش کی گئی ہیں ۔ مجھے معلوم نہیں کہ اب آپ پہلے میری ترمیم پیش کریں گے یا نہیں ۔ ورنہ ظاہر ہے میری ترمیم رد کی جائے گی ۔ اس لئے آپ اس الجھن کو پیش نظر رکھیں ۔ یا ان کو ایک ساتھ لے لیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ کونسی ترمیم ہے جو آپ کی ترمیم کے ساتھ

ملتی ہے ؟

سید ثابش الوری - میری ترمیم یہ ہے کہ کم از کم ایک ایسوسی ایٹ پروفیسر اور کم از کم ایک اسسٹنٹ پروفیسر لیکچرار جو فیکلٹی میں شامل ہو جو شعبہ سے سینیارٹی کے مطابق باری باری لئے جائیں گے -

مسٹر سپیکر - آپ کی ترمیم اس کلاز میں نہیں ہے - آپ نمبر بتائیں -

سید ثابش الوری - ۱۷۶ نمبر ہے -

مسٹر سپیکر - اس سے ملتی جلتی کونسی ترمیم ہے تاکہ میں ان سب کو اکٹھے لے لوں -

سید ثابش الوری - جناب والا - دو ترمیمیں پڑھی گئی ہیں وہ بالکل نہی ہیں -

مسٹر سپیکر - وہ Sub-paragraph (2) (iii) of paragraph 4 کے متعلق ہے - آپ کی ترمیم پیرا - ۱ (۲) (چہارم) کے متعلق ہے - اس لئے آپ سے بالکل کوئی نہیں ملتی -

سید ثابش الوری - جناب والا - میرے خیال میں وزیر تعلیم سے یہ سہوا ہو گیا ہے - باقیوں کو آپ نے جو حق دیا ہے ان سے یہ faculty کیوں محروم رہ جائے -

مسٹر سپیکر - ڈاکٹر صاحب کیا آپ ان کی بات نوٹ کر رہے ہیں ؟

وزیر تعلیم - جی ہاں -

Mr. Speaker : I will take up other amendment in the meanwhile. I will take up this amendment afterwards.

اب مسز حسینہ بیگم کھوکھر کی ترمیم نمبر ۱۲ ایوان میں برائے منظوری پیش کی جاتی ہے -

Mr. Speaker : The question is :

> That for sub-paragraph (2) (iii) of Paragraph 1 of the Schedule to the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, the following be substituted, namely:—
>
> "(iii) one Lecturer, one Assistant Professor and one Associate Professor to be appointed by rotation in order of seniority from each Department constituted in the Faculty; and."

(The motion was carried)

مسٹر سپیکر ۔ اب ملک شاہ محمد محسن کی ترمیم برائے منظوری پیش ہے ۔

سوال یہ ہے :

That for sub-paragrap (2) of Paragraph 2 of the Schedule to the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, the following be substituted, namely:—

"(2) A Dean shall be elected by the teachers of each Faculty from amongst the Professors in the Faculty concerned.

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر سپیکر ۔ اب حاجی محمد سیف اللہ خان کی ترمیم ہے ۔ جو شیخ عزیز احمد صاحب نے بھی پیش کی تھی ۔

The question is :

That for sub-paragraph (3) of Paragraph 2 of the Schedule to the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, the following be substituted. namely :—

"(3) The Dean shall hold offic for three years."

(The motion was carried)

مسٹر سپیکر ۔ اب حافظ علی اسداللہ کی ترمیم نمبر ۶ ایوان میں برائے منظوری پیش ہے ۔

The question is :

That sub-paragraph (4) of Paragraph 2 of the Schedule to the Bill as recommended by the Standing Committee on Education be deleted and the subsequent sub-paragraphs be re-numbered accordingly.

(The motion was carried)

مسٹر سپیکر ۔ اب مسٹر محمد حنیف خان کی ترمیم برائے منظور پیش ہے ۔

The question is :

That in sub-paragraph (2) (iii) of Paragraph 4 of the Schedule to the Bill, as recommended by the

Standing Committee on Education, the Proviso be deleted.

(The motion was carried)

مسٹر سپیکر - اب میاں منظور احمد موہل صاحب کی ترمیم برائے منظوری پیش ہے -

The question is :

That after sub-paragraph (2) (iii) of Paragraph 4 of the Schedule to the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, the following new sub-paragraph be added as sub-paragraph (2) (iv), namely : —

"(iv) one Assistant Professor and one Lecturer to be appointed by rotation in order of seniority from the Department concerned".

(The motion was carried)

مسٹر سپیکر - اب سید لاظم حسین شاہ کی ترمیم برائے منظوری ایوان میں پیش ہے -

The question is :

That for part (iii) of the first Proviso to sub-paragraph (2) of Paragraph 4 of the Schedule to the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, the following be substituted, namely :—

"(iii) one Assistant Professor and one Lecturer to be appointed by rotation in order of seniority by the Academic Council; and"

(The motion was carried)

مسٹر سپیکر - اب میاں عبدالرؤف کی ترمیم برائے منظوری ایوان میں پیش ہے -

The question is :

That for sub-paragraph (4) (a) of Paragraph 5 of the Schedule to the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, the following be substituted, namely :—

"(a) to advise the authorities on all

matters connected with the promotion of Advanced Studies and Research in the University;"

(The motion was carried)

مسٹر سپیکر ۔ ڈاکٹر صاحب ٹیکنیکل اے کامرس میں جو ترمیم پیش ہو رہی ہے ۔ اس کی کیا پوزیشن ہے ۔ کیا آپ اس کی مخالفت کر رہے ہیں ؟

وزیر تعلیم ۔ میں نے بات کر لی ہے ۔ اس کی اب ضرورت ہی نہیں ۔

سردار صغیر احمد ۔ میرا کرافٹ ۵ میں میری ایک ترمیم تھی ۔ جو نہیں آئی ۔

مسٹر سپیکر ۔ ساری ترامیم پڑھی گئی ہیں ۔ میرے پاس کوئی ترمیم بقایا نہیں ہے آپ کی ترمیم کا نمبر کیا ہے ؟

سردار صغیر احمد ۔ نمبر تو مجھے بتایا نہیں گیا تھا ۔ میں نے دی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سید تابش الوری کی ترمیم برائے منظوری پیش ہے ۔

The question is :

That after sub-paragraph (2) (iv) Paragraph 1 of the Schedule to the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, the following be added, namely :—

"(v) one Associate Professor at least and one Assistant Professor/Lecturer at least to be taken by rotation in order of seniority from each department constituted in the Faculty."

(The motion was lost)

مسٹر سپیکر ۔ شیڈول کے پیرا ۔ ۲ میں سید تابش الوری کی طرف سے ترمیم ہے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں ترمیم پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم نے سفارش کی ہے کے گوشوارہ کے پیرا ۔ ۲ کے تحتی پیرا ۔ (۲) کی سطر ۱ کے لفظ "وائس چانسلر" کی بجائے لفظ "سنڈیکیٹ" ثبت کیا جائے ۔

Mr. Speaker : Amendment moved is and the questionis :

That in sub-paragraph (2) of Paragraph 2 of the Schedule to the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, for the word "Vice-Chancellor" occurring in line 2, the word "Syndicate" be substituted,

(The motion was lost.)

اسپیکر - ترمیم نمبر ۷۸ ، مسٹر احسان الحق پراچہ - ایوان میں موجود نہیں ہیں - ترمیم نمبر ۷۹ ، سید قابش الوری -

سید قابش الوری - میں ترمیم پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم نے سفارش کی ہے کے گوشوارے کے پیرا ۳ کے تحتی پیرا (۲) کے آخر میں الفاظ "اور مشمولہ کالجوں کے پرنسپل صاحبان اور انسٹی ٹیوٹوں کے ڈائرکٹر صاحبان کا تقرر بھی اس طریق پر کیا جائے گا" ثبت کئے جائیں -

Mr. Speaker : Amendment moved is :

That in sub-paragraph (2) of Paragraph 3 of the Schedule to the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, between the word "rotation" and full-stop appearing at the end, the words "and similarly the Principals of Constituent College and Directors of Institutes" be inserted.

Minister for Education : I oppose it Sir.

سید قابش الوری - جناب والا - یہ ترمیم اتنی واضح ہے کہ خود اس ضمن میں دوسرے شعبوں کے سربراہوں کو جو حق دیا گیا ہے میں اس ترمیم کے ذریعے وہی حق مشمولہ کالجوں کے پرنسپل صاحبان اور انسٹی ٹیوٹوں کے ڈائرکٹر صاحبان کے لئے مانگ رہا ہوں اور میرے خیال میں اس پر جناب وزیر تعلیم کو بھی اعتراض نہیں ہوگا -

Mr. Speaker : The question is :

That in sub-paragraph (2) of paragraph 3 of the Schedule to the

Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, between the word "rotation" and full-stop appearing at the end, the words "and similarly the Principals of Constituent Colleges and Directors of Institutes" be inserted.

(The motion was lost)

Mr. Speaker : Next amendment of Syed Tabish Alwari.

Syed Tabish Alwari : Sir I move :

That for sub-paragraph (2) (i) of Paragraph 4 of the Schedule to the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, the following be substituted namely :—

"(i) theChairman/Chairmen of the teaching department/departments as the case may be."

Mr. Speaker : The amendment moved is :

That for sub-paragraph (2) (i) of paragraph 4 of the Schedule to the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, the following be substituted, namely :—

"(i) the Chairman/Chairmen of the teaching department/departments as the case may be."

Minister for Education : I oppose it Sir.

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ یہ ترمیم اتنی واضح ہے کہ میں اس پر کسی تقریر کی ضرورت نہیں سمجھتا ۔

Mr. Speaker : The question is :

That for sub-paragraph (2) (i) of Paragraph 4 of the Schedule to the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, the following be substituted namely :—

"(i) the Chairman/Chairmen of the teaching department/departments as the case may be."

(The motion was lost)

Mr. Speaker : Next amendment.

Syed Tabish Alwari : Sir I move :

That for sub-paragraph (2) (ii) of

Paragraph 4 of the Schedule to the Bill, as recommended by the Standing Committee on Educat;on, between the word "department" and colon occuring in line 2, the word "and at least two representatives of Assistant Professors/ Lecturers by rotation in order of seniority" be inserted.

Mr. Speaker : The amendment moved is :
That in sub-paragraph (2) (ii) of Paragraph 4 of the Schedule to the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, between the word "department" and colon occuring in line 2, the words "and at least two representatives of Assistant Professors/ Lecturers by rotation in order of seniority" be inserted.

Minister for Education : Sir, I oppose it.

Syed Tabish Alwari : Sir I move :

That after sub paragraph (2) (ii) of Paragraph 4 of the Schedule to the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, the following be added as sub-paragraph (2) (iii) and the existing sub-paragraph (2) (iii) be re-numbered, as sub-paragraph (2) (iv) namely :—

"(iii) at least three representatives of the teachers in the affiliated colleges doing teaching at graduate and post graduate levels in that subject to be nominated by the Academic Council."

Mr. Speaker : The amendment moved is :

That after sub-paragraph (2) (ii) of Paragraph 4 of the Schedule to the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, the following be added as sub-paragraph (2) (iii) and the existing sub-paragraph (2) (iii) be re-numbered, as sub-paragraph (2) (iv), namely : —

"(iii) at least three representatives of the teachers in the affiliated colleges doing teaching at greduate and post graduate levels in that subject to be nominated by the Academic Council."

Minister for Education : I oppose it Sir.

سید تابش الوری - جناب والا۔ شعبوں کے اسسٹنٹ پروفیسروں اور لیکچراروں کو سینارٹی کی بنیاد پر باری باری نمائندگی کا حق عطا کیا جائے گا اور میں یہاں پر اسی کا اعادہ کر رہا ہوں ۔ اسی طرح میں اپنی دوسری ترمیم کے ذریعے الحاق شدہ کالجوں میں گریجویٹ اور پوسٹ گریجویٹ کی سطح پر اس مضمون کی تدریس کرنے والے اساتذہ کے کم از کم تین نمائندوں کے نامزد کرنے کا مطالبہ کر رہا ہوں تاکہ اکیڈمک کونسل ان کو نامزد کرکے ان کی موثر نمائندگی کا اہتمام کر سکے - دوسری ترامیم کی طرح یہ ترمیم بھی اتنی واضح ہے کہ اسے بحث کے بغیر قبول کر لیا جائے۔

Mr. Speaker : The question is :

That in sub-paragraph (2) (ii) of Paragraph 4 of the Schedule to the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, between the word "department" and colon occurring in line 2, the words "and at least two representatives of Assistant Professors/Lecturers by rotation in order of seniority" be inserted.

(The motion was lost)

Mr. Speaker : The question is :

That after sub-paragraph (2) (ii) of Paragraph 4 of the Schedule to the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, the following be added as sub-paragraph (2) (iii) and the existing sub-paragraph (2) (iii) be re-numbered as sub-paragraph (2) (iv), namely :—

"(iii) at least three representatives of the teachers in the affiliated colleges doing teaching at graduate and post graduate levels

in that subject to be nominated by the Academic Council."

(The motion was lost)

Mr. Speaker : Next ammendment:

Sheikh Aziz Ahmad : Sir, I move :

That for sub-paragraph (4) (a) of Paragraph 5 of the Schedule to the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, the following be substituted namely :—

"(a) to advise the authorities on all matters connected with the promotion of Advanced Studies and Research in the University."

Mr. Speaker : Amendment moved and the question is :

That for sub-paragraph (4) (a) of Paragraph 5 of the Schedule to the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, the following be substituted namely :—

"(a) to advise the authorities on all matters connected with the promotion of Advaneed Studies and Research in the University."

(The motion was carried)

Mr. Speaker : Next amendment.

Syed Tabish Alwani : Sir I move :

That in sub-paragraph (1) of Paragraph 7 of the Schedule to the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, between the words "advertisement" "and" occuring in line 3, the following commas and words be inserted, namely :—

"excepting the post of Assitant Professors which shall not be advertised and shall be filled by promotion."

Mr. Speaker : The amendment moved is :

That in sub-paragraph (1) of paragraph 7 of the Schedule to the

Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, between the words "advertisement" and "and" occuring in line 3, the following commas and words be inserted, namely :—

"excepting the post of Assistant Professors which shall not be advertised and shall be filled by promotion."

Minister for Education : I oppose it Sir.

سید طالش الوری : جناب والا ۔ آپ جانتے ہیں کہ لیکچررز کے لئے سب سے بڑی [illegible] یہ ہوتی ہے کہ انہیں ان کی کارکردگی کی بنا پر آئندہ ترقی کے مواقع میسر ہوں ۔ چنانچہ میں نے اس ترمیم کے ذریعے یہ گنجائش پیدا کرنے کی کوشش کی ہے کہ وہ اسسٹنٹ پروفیسروں کے طور پر promote کئے جا سکتے ہیں ۔ اس طرح سے اگر ہم نے اس ترمیم کو قبول کرکے لیکچررز کو یہ حق دیا تو وہ زیادہ محنت ، زیادہ جفاکشی اور زیادہ صلاحیت کار کے ساتھ اپنی خدمت انجام دے سکیں گے ۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ میری اس ترمیم کو قبول کرکے لیکچررز کو ترقی کا موقع فراہم کیا جائے ۔

Mr. Speaker : The question is :

That in sub-paragraph (1) of Paragraph 7 of the Schedule to the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, between the word "advertisement" "and" occuring in line 3, the following commas and words be inserted namely :—

"excepting the post of Assistant Professors which shall not be advertised and shall be filled by promotion."

(The motion was lost)

Mr. Speaker : Next amendment.

Syed Tabish Alwari : Sir, I move :

That after sub-paragraph (1) (vi) of Paragraph 8 of the Schedule to the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, the following sub-paragraph (1) (vii), be added namely :—

"(vii) two representatives of the Academic Staff Association."

Mr, speaker : Amendment moved is :

That after sub-paragraph (1) (vi) of Paragraph 8 of the Schedule to the Bill, as recommeded by the Standing Committee on Education. the following sub-paragraph (1) (vii), be added, namely .

"(vii) two representatives of the Academic Staff Association."

Minister of Education : Sir, I oppose it.

Mr. Speaker : Next Amendment.

سید تابش الوری : میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم نے سفارش کی ہے کے گوشوارہ کے پیرا ۸ کے تحتی پیرا (۳) کی سطر ۲ میں وارد ہونے والے ہندسہ "۳" کی بجائے ہندسہ "۴" ثبت کیا جائے۔

Mr. Speaker : Amendment moved is .

That in sub-paragraph (3) of Paragraph 8 of the Schedule to the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, for the word "three", occurring in line 2, the word "four" be substituted.

Minister for Education : Sir, I oppose it,

Mr. Speaker : Next amendment.

Syed Tabish Alwari : Sir I move :

That after sub-paragraph (1) (vi) of Paragraph 8 of the Schedule to the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, the following new sub-paragraphs be added, as sub-paragraphs (1) (vii), (1) (viii) and (1) (ix), namely :—

"(vii) two repreesentatives of the University teachers to be elected from amongst themselves ;

(viii) two representatives of University Students Union to be elected

from amongst themselves ; and

(ix) two representatives of University Administration and Technical Staff to be elected from amongst themselves."

Mr. Speaker : Amendment moved is :

That after sub-paragraph (1) (vi) of Paragraph 8 of the Schedule to the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, the following new sub-paragraphs be added as sub-paragraphs (1) (vii), (1) (viii) and (1) (ix), namely :

"(vii) two representatives of the University teachers to be elected from amongst themselves;

(viii) two representatives of University Student, Union to be elected from amongst themselves ; and

(ix) two representatives of University Administrative and Technical Staff to be elected from amongst themselves."

Minister for Education : Opposed.

ھید ٹابش الوری ۔ جناب والا - یہ ترمیم اپنی جگہ بالکل واضح ہے اس لئے میں اس پر کسی مزید تقریب کی ضرورت نہیں سمجھتا ۔

Mr. Speaker : The question is :

That after sub-paragraph (1) (vi) of Paragraph 8 of the Schedule to the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, the following sub-paragraph (1) (vii), be added, namely :—

"(vii) two representatives of the Academic Staff Association."

(The motion was lost)

Mr. Speaker : The question is :

That in sub-paragraph (3) of Paragraph 8 of the Schedule to the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, for the word "three" occurring in line 2, the word "four", be substituted.

(The motion was lost)

Mr Speaker: Now, we will take up amendment No. 4 of the 5th Supplement.

The question is :

That after sub-paragraph (') (vi) of paragraph 8 of the Schedule to the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, the following new sub-paragraphs be added, as sub-paragraphs (1) (vii), (1) (viii) and (1) (ix), namely :

"(vii) two representatives of the University teachers to be elected from amongst themselves ;

(viii) two representatives of University Students Union to be elected from amongst themselves ; and

(ix) two representatives of University Administration and Technical Staff to be elected from amongst themselves."

(The motion was lost)

Mr. Speaker: The question is :

That the Schedule, as amended, be part of the Bill.

(The motion was carried)

(ضمن ۲)

مسٹر سپیکر - اب بل کی ضمن ۲ ایوان میں زیر غور ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - جانے سے پہلے کیا آپ یہ فرمائیں گے کہ اب ہاؤس re-assemble کب ہوگا - کیا یہ ٹھیک ہے - کہ ۲۲ تاریخ کو ہاؤس re-assemble ہوگا ۔

مسٹر سپیکر - آپ اپنی ترمیم پیش کریں - کیا یہ تجویز آ سکتی ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - باقی ضمنیں پاس ہو چکی ہیں - اس لئے ضمن کو حذف کرنے سے متعلق اب ترمیم پیش کرنے کی ضرورت باقی نہیں رہی ۔

مسٹر سپیکر - ترمیم نمبر ۱۸۷ - علامہ رحمت اللہ ارشد ۔

Allama Rehmatullah Arshad: On the same grounds, I don't move my amendment.

مسٹر سپیکر - سید ناہش الوری ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں ؛

کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارے میں
مجلس قائمہ برائے تعلیم نے سفارش کی ہے
کہ ضمن ۲ کے پیرا (چہارم) کی سطر ۲
کے الفاظ "تدریسی شعبہ کا سربراہ ہے" کی
بجائے الفاظ "تدریسی یا تحقیقی شعبہ کا
سربراہ انسٹیٹیوٹ کا ڈائرکٹر اور مشمولہ
کالج کا پرنسپل ہے" ثبت کئے جائیں ۔

Mr. Speaker : Amendment moved and the question is

That in para (iv) of Clause 2 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, for the word "Department" occurring in line 2, the words "or Research Department, Director of Institute and Principal of a Constituent College" be substituted.

(The motion was lost)

مسٹر سپیکر ۔ ترمیم نمبر ۱۸۹-۱۹۰-۱۹۱ اور ۱۹۲ علامہ رحمت اللہ ارشد کی طرف سے ہیں ۔

Mr. Speaker : Not pressed. The amendments lapse. Next amend by Syed Tabish Alwari.

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ میں ان کو پریس نہیں کرتا ہوں ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں ؛

کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارے میں
مجلس قائمہ برائے تعلیم نے سفارش کی ہے
کی ضمن ۲ کے پیرا سیزدھم کی سطور ۱ ، ۲
میں الفاظ "کسی" اور "کالج" کے مابین
لفظ "مشمولہ" ثبت کیا جائے ۔

Mr. Speaker : Amendment moved is :

That in para (xiii) of Clause 2 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, between the words 'a' and 'College' occurring in line 1, the word "Constituent" be inserted.

Minister for Education : Opposed,

Mr. Speaker : Next amendment

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم نے سفارش کی ہے کہ ضمن ۲ کے پیرا سیزدہم کی سطور ۱ و ۲ میں الفاظ "کمی" اور "کالج" کے مابین لفظ "منسوخہ" ثبت کیا جائے ۔

Mr Speaer : The motion is :

That in para (xiii) of Clause 2 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, between the words "a" and "College" occurring in line 1, the word "Constituent" be inserted.

Minister for Education : Opposed.

Haji Muhammad Saifullah Khan : It is quite clear.

Mr. Speaker : The question is :

That in para (xiii) of Clause 2 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, between the words "a" and "College" occurring in line 1, the word "Constituent" be inserted,

(The motion was lost)

Mr. Speaker : Mr. Rauf Tahir to move his amendment No. 21 of the 1st Supplement.

Mr. Rauf Tahir : I beg to move :

That after para (xiii) of Clause 2 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, the following para be added as para (xiv) and the existing para (xiv) and the subsequent paras be re-numbered accordingly, namely :-

"(xiv) "Pro-Vice-Chancellor" means the Pro-Vice-Chancellor of the University ;"

Mr Speaker : Motion moved and the question is :

That after para (xiii) of Clause 2 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education,

the following para be added as para (xiv) and the existing para (xiv) and the subsequent paras be re-numbered accordingly, namely :-

"(xiv) "Pro-Vice-Chancellor" means the Pro-Vice-Chancellor of the University."

(The motion was carried)

Mr. Speaker : Now, we come to amendment No. 194. Rana Phul Muhammad Khan Mian Muhammad Afzal Hayat and Mian Khurshid Anwar are not present. Allama Sahib please move your amendment.

Allama Rehmatullah Arshad : Not pressed.

Mr. Speaker : Haji Muhammad Saifullah Khan to move amendment No. 194.

Haji Muhammad Saifullah Khan : I beg to move :

That para (xiv) of Clause 2 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, be deleted and subsequent paras re-numbered accordingly.

Mr. Speaker : The motion moved is :

That para (xiv) of Clause 2 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, be deleted and subsequent paras re-numbered accordingly.

Minister for Education : Opposed.

Mr. Speaker : The question is :

That Para (xiv) of clause 2 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education be deleted and subsequent paras re-numbered accordingly.

(The motion was lost)

Mr. Speaker : Amendment No. 195 by Allama Rehmatullah Arshad.

Allama Rehmatullah Arshad : Not moved.

Mr Speaker : Haji Muhammad Saifullah Khan to move amendment No. 196.

Haji Muhammad Saifullah Khan : I beg to move :

That para (xvii) (b) of Clause 2 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, be deleted.

Mr Speaker : The motion is :

That para (xvii) (b) of Clause 2 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education be deleted.

Minister for Education : Opposed.

Mr. Speaker : The question is :

That para (xvii) (b) of Clausa 2 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, be deleted.

(The motion was lost)

مسٹر سپیکر ۔ علامہ رحمت اللہ ارشد ترمیم نمبر ۱۹۲ ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ میں اپنی ترمیم پیش نہیں کرتا ۔

Mr. Speaker : Not moved. Haji Muhammad Saifullah Khan amendment 193.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم نے سفارش کی ہے کی ضمن ۲ کے پیرا (ہژدھم) کی سطر ۵ میں الفاظ "رتبہ" اور لفظ "میں" کے مابین الفاظ "اور استحقاقات" ثبت کئے جائیں ۔

Mr. Speaker : The amendment moved is :

That in para (xviii) of Clause 2 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, between the words "rank" and "to" occuring in line 3, the words "and Privilege" be inserted.

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ یہ self explanatory ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

That in para (xviii) of Clause 2 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education,

between the word "rank" and "to" occuring in line 3, the words "and Privilege" be inserted.

(تحریک منظور نہیں کی گئی)

Mr. Speaker : Next amendment by Syed Tabish Alwari.

میاں خورشید انور - پوائنٹ آف آرڈر - بل تو پاس ہو گیا ہے اب ایسے ہی محنت خواہ مخواہ کر رہے ہیں -

سید تابش الوری - جناب والا - میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم نے سفارش کی ہے کی ضمن ۲ کے پیرا (بست و دوم) کی سطر ے میں الفاظ "لئے" اور "مقررہ" کے مابین الفاظ "یا تحقیقی کام کی سر انجام دہی کی غرض سے" ثبت کئے جائیں -

Mr. Speaker : The amendment moved is :

That in para (xxii) of Clause 2 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, between the words "classes" and "and" occuring in lines 5-6, the words "or for conducting research" be inserted.

وزیر تعلیم - جناب والا - میں اس کی مخالفت کرتا ہوں -

سید تابش الوری - جناب والا - ترمیم بڑی واضح ہے اور مجھے یقین ہے کہ جس صورتحال سے اس وقت یہ ایوان دوچار ہے اس کے پیش نظر جناب وزیر تعلیم کم از کم میری اس ترمیم کو اونگھتے ہوئے قبول فرما لیں گے - (قہقہہ)

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

That in para (xxii) of Clause 2 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, between the words "classes" and "and" occuring in lines 5-6, the words "or for conducting research" be inserted.

(تحریک منظور نہیں کی گئی)

مسٹر سپیکر - علامہ رحمت اللہ ارشد - ترمیم نمبر ۲۰۰ -

علامہ رحمت اللہ ارشد - جناب والا - میں اس کو پیش نہیں کرتا -

مسٹر سپیکر - پیش نہیں کی گئی - سید تابش الوری -

سید تابش الوری - جناب والا - میں ترمیم پیش کرتا ہوں -

کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم نے سفارش کی ہے کی ضمن ۲ کے پیرا (بست و پنجم) کی سطر ۳ و ۵ میں وارد ہونے والے الفاظ "اور جامعہ نے اس کی منظوری دیے دی ہو" کو حذف کر دیا جائے -

Mr. Speaker : The amendment moved is :

That in para (xxv) of Clause 2 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, the words "and recognised by the University" occuring in line 3, be deleted.

Minister for Education : Opposed.

سید تابش الوری - جناب والا - میری ترمیم self explanatory ہے -

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

That in para (xxv) of Clause 2 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, the words "and recognised by the University" occuring in line 3, be deleted.

(تحریک منظور نہیں کی گئی)

مسٹر سپیکر - علامہ رحمت اللہ ارشد ترمیم نمبر ۲،۲ -

علامہ رحمت اللہ ارشد - جناب والا - ڈاکٹر صاحبہ نے مجھے خاص request کی ہے کہ میں اس کو پیش نہ کروں - اس لئے میں اپنی ترمیم پیش نہیں کرتا ہوں -

مسٹر سپیکر - ترمیم نمبر ۳،۲ سید تابش الوری صاحب کی طرف سے ہے - کیا الوری صاحب آپ کو کسی نے request نہیں کی ؟ گرانٹ کمشن تو اس میں آتا ہی نہیں ہے -

سید تابش الوری - جناب والا - میری ترمیم چونکہ گرانٹ کمشن سے متعلق ہے اور اس کی یقین دہانی کرائی جا چکی ہے - اس لئے میں اس کو پیش نہیں کرتا ہوں -

مسٹر سپیکر - اب سوال یہ ہے :

کہ ضمن ۲ ترمیم شدہ صورت میں مسودہ قانون کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(ضمن ۱)

مسٹر سپیکر - اب مسودہ قانون کی ضمن ۱ ایوان میں زیر غور ہے ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا ۔ میری یہ ترمیم infructions ہو چکی ہے ۔ لہذا میں اس کی تحریک نہیں کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر - چودھری امان اللہ لک ۔ وہ ایوان میں موجود نہیں ہیں ۔ شیخ عزیز احمد آپ اپنی ترمیم پیش کریں ۔

Sheikh Aziz Ahmad : Sir I move :

That for sub-clause (2) of Clause 1 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, the following be substituted, namely :—

"(2) It shall come into force at once and shall be deemed to have taken effect on and from the day the University of the Punjab Ordinance, 1972 (Punjab Ordinance No. XVII of 1972), as amended by the University of the Punjab (Amendment) Ordinance, 1973 (Punjab Ordinance No. IV of 1973) ceased to operate in accordance with the provisions of Clause (2) (a) of Article 135 of the Interim Constitution of the Islamic Republic of Pakistan."

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

That for sub-clause (2) of Clause 1 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, the following be substituted, namely :—

"(2) It shall come into force at once and shall be deemed to have taken effect on and from the day the University of the Punjab Ordinance, 1972 (Punjab Ordinance No. XVII of 1972) as amended by the University of the Punjab (Amendment) Ordinance, 1973 (Punjab Ordinance No. IV of 1973) ceased to operate in accordance with the provisions of Clause (2) (a) of Article 135 of the Interim Constitution of the Islamic Republic of Pakistan."

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر سپیکر - جناب منظور احمد موہل کی ترمیم شیخ عزیز احمد جیسی ہے - اس لئے اب یہ infructuous ہوگئی ہے -

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ ضمنی ، ترمیم شدہ صورت میں مسودہ قانون کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(ترمیم پیش)

مسٹر سپیکر - اب مسودہ قانون کے کھنڈ ایوان میں زیر غور ہے - حاجی محمد سیف اللہ خان -

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - اب میری ترمیم infructuous ہو گئی ہے - لہٰذا میں اس کو پیش نہیں کرتا -

مسٹر سپیکر - چودھری ایثار اللہ لک - ایوان میں موجود نہیں ہیں - یہ بھی infructuous ہو گئی ہے - سید تابش الوری -

Syed Tabish Alwari : Sir, I move :

That in the Preamble of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, the comma and the words, "safeguarding its autonomy and democratising its constitution" occuring in lines 4-6, be deleted.

Mr Speaker : The amendment moved is :

That in the Preamble of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, the comma and the words "safeguarding its autonomy, and democratialng its constitution" occuring in lines 4-6, be deleted.

Minister for Education : Opposed.

سید نذیر حسین الوری ؛ جناب والا ۔ میں نے اپنی ابتدائی تقریر میں بل کے جو بعض اچھے پہلو ہیں ان کو سراہا تھا اور جو اس کے برے پہلو ہیں ان پر بھی تفصیل سے اظہار خیال کیا تھا ۔ پھر اسی اظہار رائے کی روشنی میں یہ تفصیلی تراسیم میں نے پیش کی ہیں تاکہ اس تمہید اور ابتدائیہ کے مطابق اس بل کو زیادہ سے زیادہ جمہوری اور خود مختاری کا حامل بنایا جا سکے ۔ لیکن چونکہ جناب والا ۔ میری ان قیمتی مفید اور اہم تراسیم کو قبول نہیں کیا گیا اور طلباء ، اساتذہ اور رائے عامہ کی خواہشات و مطالبات کو پائے حقارت سے ٹھکرا دیا گیا ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اس بل نہ یونیورسٹی کی خود مختاری کی ضمانت دیتا ہے اور نہ جمہوری اقدار کے تحفظ اور فروغ کا باعث بن سکتا ہے ۔ بل کے ابتدائیہ میں ضمانت کے طور پر جو الفاظ بیان کئے گئے ہیں وہ superfluous ہیں اور نہ قابل عمل ہیں ۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ ان کو اس ابتدائیہ سے خارج کر دیا جائے تاکہ بل میں کوئی جھوٹا دفعوں موجود نہ ہو اور طلباء اور اساتذہ کو اس سلسلے میں کسی قسم کی غلط فہمی پیدا ہونے کا امکان نہ رہے ۔

مسٹر سپیکر ؛ سوال یہ ہے :

That in the Preamble of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, the comma and the words, "safeguarding its autonomy and democratising its constitution" occuring in lines 4-6, be deleted.

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر سپیکر ۔ اب سوال یہ ہے ۔

کہ تمہید مسودہ قانون کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(طویل عنوان)

مسٹر سپیکر ۔ اب طویل عنوان ایوان میں زیر غور ہے ۔ اگر

محمد سیف اللہ خان ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں اس کو واپس لیتا ہوں ۔ کیونکہ اب میری ترمیم infructuous ہو گئی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی محمد سیف اللہ کی ترمیم واپس ہو گئی ہے ۔ لہذا طویل عنوان مسودہ قانون کا حصہ بنتا ہے ۔ اب بل کی دوسری خواندگی مکمل ہو گئی ہے ۔

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ جناب والا میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون جامعہ پنجاب مصدرہ ۱۹۷۳ء
منظور کیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریک پیش کی گئی ہے :

کہ مسودہ قانون جامعہ پنجاب مصدرہ ۱۹۷۳ء
منظور کیا جارہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ جہاں تک اس بل کی خوبیوں یا برائیوں کا تعلق ہے میں سمجھتا ہوں کہ وہ واضح طور پر ہم بیان کر چکے ہیں ۔ اور ہمیں توقع تھی کہ جو نقائص اور جو خرابیاں ہم نے حزب اقتدار کی خدمت میں پیش کی تھیں ان پر غور کیا جائے گا اور نہایت ٹھنڈے دل سے طلباء کو مطمئن کرنے کے لئے یونیورسٹی کے نظام کو بہتر بنانے کے لئے اس جامعہ کے قانون کو صحیح معنوں میں جامع بنایا جائے گا ۔ مگر یہ انتہائی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ہماری ان معروضات پر قطعاً کوئی توجہ نہیں دی گئی اور یہ سمجھا گیا ہے کہ شائد یہ حزب اختلاف کی طرف سے تجاویز ہیں ۔ یہ نہیں سوچا گیا کہ اس بل کو جس کو انہوں نے جمہوری بل قرار دیا ہے اور یونیورسٹی کی خود مختاری کا حامل قرار دیا ہے وہ اپنی نفی آپ کر رہا ہے ۔ جن لوگوں کو ۔ جن طلباء کو اور جن اساتذہ کو مطمئن کرنے کے لئے یہ بل پیش کیا گیا ہے اس کا ردعمل روزانہ اخبارات سے صاف ظاہر ہو چکا ہے کہ طلباء تک نے یہ اعلان کر دیا ہے کہ اگر اس قانون کو ہم پر مسلط کیا گیا تو ہم اسے قطعاً تسلیم نہیں کریں گے اور اس کا حشر بھی وہی ہوگا جو ۱۹۶۱ء کے یونیورسٹی آرڈیننس کا ہوا تھا ۔ ان تمام معروضات کے پیش نظر اب بھی وقت ہے ۔ چونکہ تیسری خواندگی ہو رہی ہے اور اس میں بھی اکثر ترامیم ہوا کرتی ہیں ۔ میں چاہتا

ہوں کہ حزب اقتدار ٹھنڈے دل سے غور کر کے ہماری ان ترامیم کو جو طلباء کی بہتری کے لئے ۔ اس جامعہ کے قانون کو جامع بنانے کے لئے - اساتذہ کی خوشحالی کے لئے - یونیورسٹی کو صحیح معنوں میں یونیورسٹی بنانے کے لئے اور اس قانون کو طلباء - عوام اور اساتذہ کے لئے قابل تسلیم اور قابل قبول بنانے کے لئے ہم نے جو ترامیم دی تھیں ان کو تسلیم کریں تاکہ یہ بل صحیح معنوں میں یونیورسٹی بل کہلایا جا سکے ۔

مسٹر سپیکر - سید ناہش الوری ۔ آپ خود ہی وقت کا اندازہ کر لیں ۔

سید ناہش الوری ۔ جناب والا ۔ میں نہایت اختصار کے ساتھ آپ کی ذہنی کیفیات کے مطابق اپنی گزارشات پیش کرنے کی کوشش کروں گا ۔

جناب والا ۔ جامعہ پنجاب سے متعلق یہ بل نہایت اہم مرحلے میں داخل ہوگیا ہے ۔ آج تیسری خواندگی کے دوران میں ایک بار پھر اس ایوان کے در و دیوار کو گواہ کر کے آپ کے توسط سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ قانون اپنی نوعیت کے اعتبار سے بہت حد تک غیر جمہوری بنا دیا گیا ہے اسے جس طرح جامعہ کی خود مختاری کا ضامن ہونا چاہئے تھا ویسا نہیں ہو سکا اور ہم اس بل کے ذریعے جامعہ کو نئی حیثیت نہیں دے سکے - جامعہ پنجاب اس ملک کا عظیم ترین منفرد ادارہ ہے جسے اس نسل کی تربیت اور تعمیر کا کام سپرد کیا جا رہا ہے ۔ جامعہ کے حال اور مستقبل کو زیادہ بہتر بنانے کے لئے اس بات کی ضرورت تھی کہ جامعہ کا قانون بھی زیادہ جمہوری - زیادہ آئینی اور رائے عامہ کی خواہشات و جذبات کا زیادہ آئینہ دار ہوتا ۔ لیکن آپ بھی جانتے ہیں اور یہ سارا ایوان واقف ہے کہ اس سلسلے میں طلباء ۔ اساتذہ اور عوام کے مختلف طبقوں نے اپنے جذبات کا جس طرح سے اظہار کیا ہے اور اپنے مطالبات کے پیش نظر حکومت سے جو توقعات وابستہ کی تھیں وہ سب نقش بر آب ثابت ہو رہی ہیں اور ہماری ترامیم کو جو عوامی خواہشات سے ہم آہنگ تھیں حقارت سے ٹھکرا دیا گیا ہے ۔ میں التباہ کرنا چاہتا ہوں کہ یہ طریقہ کار نہ صرف یہ کہ آمرانہ اور فسطائی ہے بلکہ کسی طرح سے بھی اس ملک کے تعلیمی مستقبل کے لئے خوش آئند نہیں ہے ۔ اگر حکمران پارٹی نے یہ طرقہ کار اختیار کیا اور تعلیمی اداروں میں بھی سیاسی مداخلت کرنے کے لئے اسی قسم کے بل نافذ اور رائج کرنے کی کوشش کی تو میں سمجھتا ہوں کہ تعلیمی اور بالخصوص جامعہ پنجاب کا ماحول کسی طرح سے بھی خوشگوار نہیں ہو سکے گا ۔ آپ جانتے ہیں کہ اساتذہ نے اس بل کو مجموعی طور پر ناپسندیدہ قرار دیا ہے اور طلباء نے حال ہی میں اسے مسترد کر دیا ہے - بالکل اسی طرح جامعہ طلباء اور رائے عامہ نے ۱۹۶۱ء کے یونیورسٹی آرڈیننس کو مسترد کیا تھا کیونکہ

وہ بھی اپنی نوعیت کے اعتبار سے آمرانہ اور غاصبانہ تھا ۔ میں تسلیم کرتا ہوں کہ اس بل میں یقیناً بعض بہتر دفعات رکھی گئی ہیں اور اس آرڈیننس کے مقابلے میں اس بل کو یقیناً بہتر بنایا گیا ہے لیکن آج کے حالات میں عوامی حاکمیت کی دعویدار پارٹی سے جو توقعات وابستہ کی جا رہی تھیں اس بل میں وہ توقعات کسی طور پر بھی پوری نہیں ہوئیں ۔ آپ بھی واقف ہے کہ حالات کی نزاکت اور عوامی مطالبات کی شدت کے پیش نظر حکمران پارٹی اپنی روش پر نظرثانی کرتے ہوئے نہ صرف یہ کہ ہماری ان معقول اور منصفانہ تراسیم کو قبول کر کے اسے رائے عامہ کے لئے قابل قبول بناتے بلکہ اس صوبے کا تعلیمی مستقبل محفوظ کرنے کے لئے مثبت اقدامات کرتے ۔ اگر وہ اپنی اس ڈیوٹی میں ۔ اپنے اس بنیادی فرض میں فیل ہو گئی تو اسے یاد رکھنا چاہئے کہ اس کا حشر بھی ماضی کی ان حکمرانوں سے مختلف نہیں ہوگا جنہوں نے عوام کی خواہشات کے برعکس صرف اکثریت کی بنیاد پر اپنے فیصلے مسلط کرنے کی کوشش کی اور تاریخ اور وقت نے ان فیصلوں کو نہ صرف منسوخ کر دیا بلکہ ان حکمرانوں کی حکمرانی ہی کو ذلت اور رسوائی سے دوچار کر دیا ۔ میں نہیں سمجھتا کہ یہ حکومت اپنے اس انجام کے سلسلے میں زیادہ باخبر اور زیادہ ہوشیار نہیں ہے ۔ لیکن جس قسم کے اقدامات کئے جا رہے ہیں اور جس بے رحم اکثریت کی بنیاد پر یہ بل منظور کرائے جا رہے ہیں ان سے یہ اندیشہ ہو رہا ہے کہ یہ حکمران بھی ماضی کے حکمرانوں کی طرح نشہ اقتدار میں بدمست ہو کر رائے عامہ سے بے نیاز ہو گئے ہیں اور انہوں نے اپنے لئے جو راہ متعین کر لی تھی اس سے انحراف کر لیا ہے ۔ وہ صرف دعووں اور نعروں کی بنیاد پر زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں ۔ لیکن انہیں یاد رکھنا چاہئے کہ نعروں کی بیساکھیوں کے سہارے اب اس ملک میں حکومت نہیں کی جا سکے گی ۔

جناب والا ۔ میں آپ سے توقع رکھتا ہوں اور آپ کے توسط سے اس ایوان سے ایک بار پھر دردمندانہ گزارش کرتا ہوں کہ وہ رائے عامہ کے اور خواہشات و جذبات کے احترام میں اس بل کو زیادہ جمہوری بنانے اور جامعہ کو زیادہ خود مختار بنانے کے لئے اب بھی ہماری تراسیم قبول کر لے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ڈاکٹر عبدالخالق وزیر تعلیم ۔

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ جناب والا ۔ یہ مسودہ قانون جو آج پاس کیا جا رہا ہے اس سے پہلے جتنے بھی مسودے آئے ہیں ان میں سے کبھی کوئی مسودہ اتنا جمہوری نہیں تھا اور میں یہی بتانا چاہتا ہوں کہ اس سے پہلے کبھی طلباء کو یونیورسٹی کی کسی باڈی میں نمائندگی نہیں دی گئی ۔ کسی پہلی حکومت نے کبھی یہ نہ سوچا کہ ان کو نمائندگی دینی چاہئے ۔

تو اس لئے یہ بہت بڑا ایک جمہوری اقدام ہے کہ طلباء کو ہم نے یونیورسٹی کی سینیٹ اور سنڈیکیٹ دونوں میں حصہ دیا ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا ۔ اس کے بعد ہمیشہ اسسٹنٹ پروفیسر ۔ لیکچررز جو کہ تعداد میں بہت زیادہ اور عمر میں کم ہوتے ہیں ان کی نمائندگی نہیں تھی ہونے کے برابر تھی بلکہ نہیں تھی ۔ ہم نے پہلی بار اس بہت بڑے گروپ اور ٹیچرز کو ایک معقول نمائندگی دی ہے اور اس طرح سے میں سمجھتا ہوں کہ ان دو طبقوں کے آنے سے یعنی طلباء اور لیکچررز کے آنے سے یہ قانون واقعی یونیورسٹی کے لئے ایک جمہوری قانون ہے ۔ اس لئے کہ جتنے لوگ یونیورسٹی سے متعلق ہیں وہ اس میں representatives ہیں ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا ۔ پھر ہم نے عظیم یونیورسٹی علی گڑھ کی روایات اور اس کے عظیم اداروں سے فائدہ اٹھایا ہے اور اس یونیورسٹی میں پہلی بار پروچانسلر اور پرووائس چانسلر کے لئے عہدے create کئے ہیں (نعرہ ہائے تحسین) ۔

جناب والا ۔ اس کے بعد جہاں تک خود مختاری کا تعلق ہے دنیا میں جمہوریت کی ماں جو ملک کہلاتا ہے وہ برطانیہ ہے ۔ وہاں پر لارڈ رابنز نے یونیورسٹیوں کی Autnomies کے متعلق ایک کمیٹی بنائی تھی اس کی ایک رپورٹ ہے ۔ اسی طرح جناب والا ۔ ہندوستان کھوٹھاری رپورٹ موجود ہے ۔ یہ دونوں رپورٹیں اگر کوئی شخص ملاحظہ کرے اور پڑھے تو وہ دیکھے گا کہ ان دونوں ممالک میں جو یونیورسٹی کو خود مختاری کا تعین کیا گیا تھا اس سے کہیں زیادہ خود مختاری اس قانون کے ذریعے دی جا رہی ہے ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ جناب والا ۔ سینٹ جو یونیورسٹی کا قانون ساز ادارہ ہوتا ہے اس میں سوائے ایسے قوانین کے جو پیسے ، پنشن ، گریجوٹی انشورنس اور اس قسم کی دوسری چیزوں سے تعلق رکھتے ہیں جو کہ ملک میں ایک economic norm رکھنے کے لئے چانسلر کو maintain کرنے چاہئیں ۔ باقی تمام قوانین کے لئے سینٹ ، سنڈیکیٹ ، اکیڈیمک کونسل ۔ بورڈ آف سٹڈیز اور جتنی فیکلٹیز ہیں وہ سب خود مختار ہیں پہلے اتنی کو کبھی نہیں دی گئی تھی ۔ اس کے علاوہ جناب والا ۔ اکثر یہ سمجھا جاتا ہے کہ یونیورسٹیوں کا کام پڑھانا اور امتحان لینا ہے ۔ تیسرا اہم چوتھا کام اس کا ریسرچ کرنا اور اس کی publication کرنا بھی ہے ۔ پاکستان میں پہلے اس پہلو پر کبھی بھی اس پر غور نہیں کیا گیا کہ یونیورسٹی کا کام ریسرچ کرنا اور publication کرنا ہے ۔ اس کام کو اجاگر کرنے کے لئے ہم نے ایسے ادارے

قائم کئے ہیں جن کے ذریعے اب بہت زیادہ اچھی ریسرچ ہو سکے گی اور اور اس کے نتائج چھپائے جا سکیں گے۔ اسلئے جناب والا۔ میں معزز ایوان سے عرض کرتا ہوں کہ یہ قانون نہایت جمہوری ہے۔ اس میں یونیورسٹی کو زیادہ سے زیادہ خود مختاری دی گئی ہے اور یہ طلبا برادری میں بہت مقبول ہے۔ اب سوال ان بیانات کا ہے جو فاضل اراکین نے یہاں دیئے ہیں۔ جناب والا۔ جس دن یہ قانون آرڈیننس کی صورت میں نافذ ہوا تھا۔ اس دن وہ لڑکا یونیورسٹی میں ناچ رہا تھا خوش تھا۔ اس نے کہا کہ کمال ہو گیا کہ میں یکدم سینٹ اور سنڈیکیٹ کا ممبر بن گیا یہ کوئی بارہ بجے کا واقعہ ہے۔ لیکن ساڑھے تین بجے ایک سائیکلو سٹائلڈ پیپر اس کو دیا گیا اور ایک پریس کانفرنس کا انتظام کیا گیا۔ وہاں چائے پیسٹری سب کچھ رکھا گیا اور اس نے وہ سائیکلو سٹائلڈ پیپر پڑھ دیا۔ جناب والا۔ بات یہ ہے کہ اس بل یا آرڈیننس کی مخالفت ایک فاضل سیاسی جماعت کی طرف سے ہے اور اس سیاسی جماعت کی وجہ سے ہمارے اچھے کام کو برا کہا جاتا ہے اگر ہم نماز بھی پڑھیں تو وہ کہیں گے کہ اس کی نماز ٹیڑھی ہے قبلہ کی طرف منہ نہیں۔ ذرا تھوڑا سا فرق رہ گیا ہے اگر اس قسم کا کوئی attitude رکھے گا وہ قانون کا جائزہ بھی نہ لے اور کوئی فیصلہ دے دے یا پھر کہیں سے فیصلہ لکھا ہو آ جائے اور اگر آپ ایسے فیصلوں کو ٹھیک سمجھتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ انصاف پر مبنی نہیں ہے۔ یہ قانون آپکے سامنے ہے آپ کسی بھی neutral ادارے کو یا کسی شخص کو دیں تو وہ اس نتیجے پر پہنچے گا کہ اس سے پہلے پاکستان میں کبھی اس قدر جمہوری دستور نہیں تھا۔ نہ کبھی اس قدر جمہوری قانون یونیورسٹی میں تھا اور نہ کبھی اس قدر یونیورسٹی کو خود مختاری دی گئی تھی۔

مسٹر سپیکر۔ اب سوال یہ ہے:

کہ مسودہ قانون جامعہ پنجاب مصدرہ ۱۹۷۳
منظور کیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر سپیکر۔ اب ایوان کی کارروائی ۲۲ اپریل ۱۹۷۳ بروز اتوار ساڑھے آٹھ بجے صبح تک کے لئے ملتوی کی جاتی ہے۔ جو ایجنڈا ۲۰ اپریل کے لئے جاری ہوا ہے وہ ۲۲ اپریل کے لئے متصور ہوگا۔ چونکہ اس روز اتوار ہے اس لئے وقفہ سوالات نہیں ہوگا۔

(اسمبلی کا اجلاس ۲۲ اپریل ۱۹۷۳ بروز اتوار ساڑھے آٹھ بجے صبح تک کے لئے ملتوی ہو گیا۔